تخ
۱۸۲

ہمارا پنجاب

عزت اللہ

PRICE RS. 12

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ

حصّہ اوّل

باب اوّل

عہدِ قدیم سے عہدِ حال

محلِ وقوع ۲
پاکستان کا دل ۲
آب و ہوا ۳
درے ۳
باشندے ۳
ہندو و [illegible] .. ۴
فریدوں کی سلطنت .. ۴
سکندرِ اعظم ۴
سلجوق ۴
خاندانِ موریا ۴
باختری یونانی ۵
شاکا اور پہلوی ۵
اہلِ کشاں ۵
عہدِ راجپوت ۵
مذہبِ اسلام ۶
مغل ۶
سکھ ۶
انگریزوں کا زمانہ .. ۶
مسلم لیگ ۷
ہجرتِ عظیم ۷
حکومتِ پاکستان .. ۸
متروکہ اراضی ۹
آبادکاری ۱۲
وکلا کا سیاسی امتیاز ۱۳
لاہور شہر ۱۴
جہانگیر کا مقبرہ .. ۱۵
نورجہاں کا مقبرہ ۱۶
[illegible]

باب دوم

جنگلات

تقسیم ۲۲
اقسام ۲۳
ہمالیہ کے جنگلات .. [illegible]
چیل کے درخت .. [illegible]
جلوٹیکڑی ۲۴
آلوچے کے درخت ۲۴
دیودار ۲۴
آگ کی وارداتیں .. ۲۴
چوڑے پتوں والے درخت [illegible]
داشتہ جھاڑ یا جنگل [illegible]
کاشتہ جنگل .. [illegible]
رکھوں کے درخت .. ۲۶
ون ۲۶
فراش ۲۷
رکھوں کے دیگر درخت ۲۷
رکھوں کی عام حالت ۲۷
پہاڑوں پر جنگلات کی ضرورت [illegible]
پانی جمع کرنے کی [illegible]
جنگل [illegible] [illegible]
جنگلات کی [illegible]
چارہ [illegible] [illegible]
سالانہ [illegible] [illegible]
[illegible]

باب سوم

5892

Marfat.com

صفحہ	مضمون	صفحہ

[illegible] ۸۲
[illegible] ۸۳
[illegible] ۸۳
[illegible] ۸۴
[illegible] ۸۴
[illegible] ۸۵
[illegible] ۸۶
[illegible] ۸۶
[illegible] ۸۷
[illegible] ۸۷
[illegible] ۸۷
[illegible] ۸۸
[illegible] ۸۹
[illegible] ۹۰
[illegible] ۹۰
[illegible] ۹۰
[illegible] ۹۱
[illegible] ۹۱
مالی ٹریننگ سکول ۹۱
ورکشاپیں اور سٹورز ۹۲
لیبارٹری ۹۳
جنرل سٹورز ۹۳
[illegible] کالج ۹۳
[illegible] ۹۴
[illegible] ۹۴
[illegible] ۹۴

باب نہم
پنجاب یونیورسٹی

موجودہ تعلیم کا آغاز ۹۶
لاہور کے کالج ۹۷
یونیورسٹی کالج کا قیام ۹۷
یونیورسٹی کا اجراء ۹۸
افتتاحی رسم ۹۸
خطبات ۹۸
تعلیمی ترقیات ۹۸
طلباء کے وظائف اور ڈگریاں ۹۹
یونیورسٹی کے اختیارات ۹۹
علمی تگ و دو ۱۰۰
فضیلت ۱۰۱
ضروری تجدید ۱۰۱
تعمیرات ۱۰۱
انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری ۱۰۲
تحقیقاتی کمیٹی ۱۰۳
مال گزاری ۱۰۳
سینیٹ ۱۰۴
سعیٔ جمیلہ ۱۰۴
سابقہ ہندوستانی رجسٹرار ۱۰۵
سابقہ ہندوستانی وائس چانسلر ۱۰۵
پاکستانی رجسٹرار ۱۰۵
پاکستانی وائس چانسلر ۱۰۶
آئندہ فلاح و بہبود ۱۰۶

باب دہم
صوبجاتی حکومت
(قیام پاکستان سے پہلے)

نظام مملکت پنجاب ۱۰۷
مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارمز ۱۰۸
سر ہنری کریک کا بیان ۱۰۸
میاں سر فضل حسین مرحوم ۱۰۸
مقروضیت کے خلاف مہم ۱۰۹
چند مفید قوانین ۱۰۹
ایکٹ زرعی پیداوار ۱۰۹
ایکٹ پنچایت ہائے ۱۱۰
قانون متعلقہ ملازمین ادارہ تجارت ۱۱۰
قانون امداد زچگان پنجاب ۱۱۰
نیا دور ۱۱۱
وزارت ۱۱۲
دو اہم مشکلات ۱۱۲
آٹھ سالہ دور کی استحکامت ۱۱۳
عملی تدابیر ۱۱۳
کسانوں کی فوری امداد ۱۱۳
زمینداروں کی بہبود کا فنڈ ۱۱۴
عام تبصرہ ۱۱۴
وزارت کی مشکلات ۱۱۵
انسداد رشوت ستانی ۱۱۵
شاہی مسجد کی مرمت ۱۱۵
فوجی حقوق ۱۱۶
زراعت پیشہ مقروضین کی اعانت ۱۱۷
آبپاشی کی سہولتیں ۱۱۷
جنگلاتی کمیٹی ۱۱۷
زراعت ۱۱۸
ہسپتال اور حفظان صحت کا اہتمام ۱۱۸
زچگان اور بچگان کی دیکھ بھال ۱۱۸
جیلوں کا انتظام ۱۱۸
پٹواریوں کی تنخواہ میں اضافہ ۱۱۹

صوبجاتی حکومت
(قیام پاکستان کے بعد)

پہلے وزیر اعلیٰ ۱۱۹

Marfat.com

[illegible] ترقیات	۱۱۹
[illegible]	۱۲۰
معزولی وزارت مستعفی	۱۲۰
نمائندہ نشتر	۱۲۱
محل کا کام	۱۲۱
سیلاب	۱۲۱
نشتر آباد	۱۲۲
نشتر میڈیکل کالج	۱۲۲
میٹرنٹی بینی، فٹ ایکٹ	۱۲۲
مسلم مزارعین کے لئے قانونِ شریعت	۱۲۲
فوجی ٹکسٹائل مل	۱۲۴
یونیورسٹی تحقیقاتی کمیشن	۱۲۲
نئی وزارت	۱۲۳
مہاجرین کی آبادکاری	۱۲۴
تحفظِ مزارعین	۱۲۴
قادر بخش رپورٹ	۱۲۵
رشوت ستانی کا قلع قمع	۱۲۶
چونتیس لاکھ روپیہ کی معافی	۱۲۷
صنعتی ترقی	۱۲۷
محل کی بستیاں	۱۲۷
شراب کی ممانعت	۱۲۷
تعلیمی ترقیات	۱۲۹
(ا) موروثی مزارعین کے لئے مالکانہ حقوق	۱۲۹
(ب) مزارعین کے لئے زیادہ اراضی کا انتظام	۱۳۰
(ج) مزارعوں کے لئے بہتر شرائط	۱۳۱
(د) مزارعت کی وراثت	۱۳۲
تنسیخ جاگیرات	۱۳۲
(ترمیم) اظہار خدمدہ پنجاب معدنیہ ۱۹۵۲ء	۱۳۲
اوقاف [illegible]	۱۳۳
[illegible]	۱۳۳
صوبائی اوقاف، سپروائزری بورڈ	۱۳۳
عدالتِ اوقاف	۱۳۳

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
ذکر [illegible]	[illegible]
مشائخ [illegible]	[illegible]
حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ	۱۶۴
شاہ یعقوب زنجانی رح صدر دیوان	۱۶۹
کیا سید حسین زنجانی رح اور سید یعقوب زنجانی رح ہم عصر تھے	۱۷۰
حضرت میاں میر صاحب رح	۱۷۱
حضرت مادھو لال حسین رح	۱۷۲
حضرت شاہ محمد غوث صاحب رح	۱۷۵
حضرت بی بی پاکدامنان رح	۱۷۵
حضرت شاہ خیر الدین ابو المعالی صاحب رح	۱۷۷
حضرت میاں سید محمد شاہ موج دریا بخاری قدس سرہ	۱۷۹
حضرت محمد اسمٰعیل صاحب المشہور میاں وڈا	۱۷۹
حضرت سید عزیز الدین رح الحسنی الحسینی المشہور پیر مکی	[illegible]
حضرت عبدالرزاق شاہ چراغ گیلانی رح	۱۸۱
حضرت عبداللہ شاہ صاحب	۱۸۳
سید احمد توختہ ترمذی رح	۱۸۳
حضرت حاکم علی شاہ صاحب المعروف ابو العطا	۱۸۵
حضرت غوث [illegible]	[illegible]
ذکر [illegible]	۱۸[illegible]
شاہ [illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

Marfat.com

مضمون	صفحہ
[illegible]	۱۹۸
[illegible]	۱۹۹
[illegible]	۲۰۰
[illegible]	۲۰۱
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲۰۴
[illegible]	۲۰۵
[illegible]	۲۰۶
مرزا [illegible] / [illegible]	۲۰۶
[illegible]	۲۰۷
مظفر علی خان قزلباش	۲۰۷
[illegible] چوہدری / [illegible] خزانہ	۲۰۷
[illegible]	۲۰۸
[illegible]	۲۰۸
[illegible]	۲۰۸
[illegible]	۲۰۹
[illegible]	۲۱۰
[illegible]	۲۰۹
[illegible]	۲۱۰
[illegible]	۲۱۲
[illegible]	۲۱۳
[illegible] چہارم	
[illegible] منڈی	
ضلع جہلم	
[illegible]ما	۲۱۶
اصلاع شہر و منڈیاں	۲۱۷
جہلم	۲۱۸
پنڈ دادن خان	۲۲۰
چکوال	۲۲۱
سرائے عالمگیر	۲۲۲
دینہ	۲۲۳
ٹھڈیال	۲۲۳
[illegible]	۲۲۴
[illegible]	۲۲۴
ضلع جھنگ	
[illegible]	۲۱۵
[illegible]	۲۲۶
[illegible]لیاں	۲۱۰
[illegible]کوٹ	۲۲۷
[illegible]	۲۲۸
شاہ جیونہ	۲۲۸
ڈیرہ غازی خان	
ڈیرہ غازی خان	۲۲۸
تونسہ	۲۳۱
روجھان	۲۳۱
مٹھن کوٹ	۲۳۱
راولپنڈی	
راولپنڈی	۲۳۲
گوجر خان	۲۴۰
مری	۲۴۲
ٹیکسلا	۲۴۳
مندرا	۲۴۳
واہ	۲۴۳
کہوٹہ	۲۴۳
سرگودھا	
سرگودھا	۲۴۴
بھیرہ	۲۴۸
پھلروان	۲۴۸
بھلوال	۲۴۹
خوشاب	۲۴۹
سلانوالی	۲۵۰
گنجیال	۲۵۰
مٹھا ٹوانہ	۲۵۱
میانی	۲۵۱
درچھا	۲۵۱
ہڈالی	۲۵۱
سیالکوٹ	
سیالکوٹ	۲۵۲
نارووال	۲۵۷
پسرور	۲۵۸
بدوملہی	۲۵۹
نورکوٹ	۲۵۹
شکر گڑھ	۲۵۹
ڈسکہ	۲۶۰
کوٹلی لوہاراں	۲۶۰
سمبڑیال	۲۶۱
شیخوپورہ	
شیخوپورہ	۲۶۱
بچیکی	۲۶۲
ڈھاباں سنگھ	۲۶۲
ریحان	۲۶۳
سانگلہ ہل	۲۶۳
شاہدرہ	۲۶۴
مڑہ بلوچاں	۲۶۴
مریدکے	۲۶۵
نارنگ	۲۶۵
ننکانہ صاحب	۲۶۶
واربرٹن	۲۶۷
چوہڑکانہ	۲۶۷
کیمبل پور	
کیمبل پور	۲۶۸
پنڈی گھیب	۲۶۹
جنڈ	۲۶۹
فتح جنگ	۲۷۰
تلہ گنگ	۲۷۰
حسن ابدال	۲۷۰
حضرو	۲۷۱
گجرات	
گجرات	۲۷۱
جلال پور جٹاں	۲۷۴
کوٹلہ اسدلی خان	۲۷۵
کنجاہ	۲۷۵
کھاریاں	۲۷۵
مونہ	۲۷۶
ملک وال	۲۷۶
لالہ موسیٰ	۲۷۶
منڈی بہاؤالدین	۲۷۷
گوجرانوالہ	
گوجرانوالہ	۲۷۸
اکال گڑھ	۲۸۳
پنڈی بھٹیاں	۲۸۳
جامکی چیٹھہ	۲۸۴
خانقاہ ڈوگراں	۲۸۴
سکھیکی	۲۸۴
کالے کی	۲۸۴
نظام آباد	۲۸۵
کاموکے	۲۸۵
حافظ آباد	۲۸۶
وزیر آباد	۲۸۷
گکھڑ	۲۸۸
لائل پور	
لائل پور	۲۸۸
جڑانوالہ	۲۹۳
چک جھمرہ	۲۹۴

Marfat.com

[illegible]		[illegible]	[illegible]
پیر محل	۲۹۶	[illegible]	[illegible]
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۲۹۶	[illegible]	[illegible]
بنڈالہ روڈ	۲۹۸	[illegible]	[illegible]
سمندری	۲۹۸	[illegible]	۳۲۲
ماموں کانجن	۲۹۹	[illegible]	[illegible]
گوجرہ	۲۹۹	بصیر پور	۳۲۳
		حویلی لکھا	۳۲۴
لاہور		دیپالپور	۳۲۴
لاہور	۳۰۱	عارف والا	۳۲۵
قصور	۳۱۴	کسووال	[illegible]
پتوکی	۳۱۵	منڈی ہیرا سنگھ	[illegible]
کنگن پور	۳۱۶	ہڑپہ	[illegible]
کھڈیاں	۳۱۶	ریتالہ خورد	[illegible]
وان رادھا رام	۳۱۷	**ملتان**	
چونیاں	۳۱۷		
رائے ونڈ	۳۱۷	ملتان	[illegible]
عثمان والا	۳۱۸	خانیوال	[illegible]

Marfat.com

[illegible]رف

[illegible] کا تقاضا ہے ۔ اور اُن روایات کا جاننا جو اُس سرزمین سے وابستہ ہوں اُس [illegible] اس لئے [illegible] حُبِ وطن کے ساتھ ساتھ اپنی روایات برقرار رکھنا چاہتی ہے ۔ انہیں [illegible] کی تعمیر کرتی ہے اور انہیں کی بدولت اپنی بگڑی ہوئی قسمت پلٹ کر اقوامِ عالم میں ممتاز [illegible] روایات مٹ جائیں تو حُبُ الوطنی بیکار اور خیالات میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے ۔

[illegible] پاکستان کا دل ہے ۔ اس مملکتِ خداداد کی تمام سرگرمیاں اسی کی بدولت زندہ ہیں ۔ پاکستان [illegible] سے قائم ہے ۔ کتاب ہٰذا کے حصۂ اول کے اندر معاشرتی ، تاریخی ، تمدنی ، سیاسی اور اقتصادی [illegible] ذی شان کے گروہ عظام کا ذکرِ خیر ۔ حصۂ سوم کے اندر اکابرین کی عزت مآبی اور حصۂ چہارم [illegible] دلکش منظر دکھلاتی ہیں ۔ جن سے متاثر ہو کر عام بھائیوں کو مستفید کرنا مقصود [illegible] کتاب میں محض شاعرانہ رنگ یا فاضلانہ ڈھنگ کے متلاشی ہوں میں ان سے

[illegible] کی پہلی مختصر سی کتاب ہے ۔ بیانات حقائق پر مبنی ہیں اور اعداد و شمار [illegible] گئے ہیں تاکہ اسے صوبہ کی شاہراہِ ترقی میں معلومات کا ذخیرہ بنایا جا سکے [illegible] خان دولتانہ موجودہ وزیر اعلیٰ پنجاب و خان افتخار حسین خان صاحب سابق وزیر [illegible] ہوں جنہوں نے صوبجاتی حکومت کے باب میں میری رہنمائی کی ۔ خاں اے ۔ رحمان صاحب [illegible] وزارت حکومتِ پاکستان کا اور سید نور احمد شاہ صاحب ڈائریکٹر محکمہ تعلقات عامہ پنجاب [illegible] صاحب آفیسر سمال سیونگ سکیم پنجاب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے قیمتی [illegible] اس کتاب کی افادی وقعت بڑھانے میں کافی امداد دی ۔

[illegible] علاوہ حکومتِ پنجاب کے اور پنجاب کے عوام کے ان تمام رہبروں کا کہ جنہوں نے میری حوصلہ [illegible] شکریہ ادا کرتا ہوں اور اہلِ ذوق حضرات کی خدمت میں کتاب ہٰذا کا یہ نسخہ پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عزّ و شرف

نیاز مند
(شیخ) عزّت اللہ

Marfat.com

پیشکش

کتاب موسومہ "ہمارا پنجاب" علمی اور ادبی شاہکار [illegible]

جس کی تیاری میں مصنف کی محققانہ محنت [illegible]

طریق سے پیش کئے گئے ہیں۔ عبارت [illegible]

جسے ہر بار پڑھنے میں بیش از بیش لطف [illegible]

یہ کتاب سکولوں، کالجوں۔ لائبریریوں اور [illegible]

کے لئے گراں قدر تحفہ ہے۔

امید ہے کہ ضرورتِ وقت کے موافق [illegible]

(مطبوعہ ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس [illegible])

Marfat.com

حصّہ اوّل

Marfat.com

باب اول

عہد قدیم

محلِ وقوع:۔ پنجاب کا صوبہ بحیثیت محلِ [illegible]

کی زمین آب وہوا۔ زرخیزی اور پانی کی افراط [illegible]

اس خیال کی تصدیق ہندوؤں کی متبرک کتابوں [illegible]

موجودہ پنجاب کا رقبہ ۲۰۱۲۶ مربع [illegible]

نے سابقہ صوبے کو پاکستان اور بھارت میں تقسیم [illegible]

کے اعتماد سے صریح غداری کی وجہ سے [illegible]

سے چھین لینے کی کوشش کی۔ مگر اس [illegible]

نے جزوی پنجاب میں ہی رہا جو پاکستان میں [illegible]

پاکستان کا دل:۔ پنجاب پاکستان [illegible]

کی [illegible] عالم نہری نظام [illegible]

[illegible]

Marfat.com

...ہیں سے ہیں۔

...اسی طرح نمایاں ہے۔ اس صوبے کی یونیورسٹی ملک
...پنجاب کے زراعتی انجینئرنگ اور میڈیکل کالجوں کا ہے۔ پنجاب کا
...بڑا تاریخی شہر ہے۔ بلکہ اہم ترین علمی اور ثقافتی مرکز بھی ہے۔ یہاں اگر
...ہیں۔ تو دوسری طرف عظیم ترین کتب خانے اور اشاعتی ادارے ہیں۔ پاکستان
...ہیں۔

...پنجاب کو پاکستان کا دل کہا تھا۔ تو ان کا یہ خطاب بہترین وجوہ اور استحقاق سے

...کے شمال مغرب میں کوہستان نمک کا سلسلہ سطح کے لحاظ سے سندھ اور راجپوتانہ کے گرد و نواح
...ہے۔ ہمالیہ ... چوٹیوں سے شروع ہو کر اس کی سبزی قدرتی طور پر پنجاب کے
...اس کی خشک جھاڑیدار زمین تک بدل جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس سلسلہ کوہ
...ہے۔

...پنجاب کے شمال مغرب میں سابقہ ہندوستان کو برِاعظم ایشیا سے کلی طور پر الگ نہیں
...ہندوستان کی تاریخ پر بھاری اثر پذیر ہیں۔ اگر یہ راستے نہ ہوتے تو سابقہ ہندوستان
...کم از کم جہازرانی کے زمانہ سے پیشتر تک غیر ممالک کے حملوں سے ہمیشہ
...سابقہ ہندوستان کے اندر داخل ہونے والوں کے واسطے بہت بڑا ذریعہ بنے
...کے لوگ شکل و صورت میں آسٹریلیا کے قدیم لوگوں کے مشابہ تھے۔ لیکن ابھی
...اب آنے والے کون لوگ تھے اور وہ کب سابقہ ہندوستان میں آئے۔
...صرف ۰۰ ۷ قبل مسیح میں مقام ہڑپا اور موہنجودڑو میں کچھ تہذیب والی زندگی کے
...دراوڑین لوگوں ہی کی صنعتی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جبکہ دراوڑین لوگ پنجاب کے میدانوں
...لوگوں نے شمال مشرقی دروں کے ذریعے سابقہ ہندوستان میں داخل ہو کر آہستہ آہستہ کوہ ہمالیہ
...شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ پنجاب اور کشمیر کے علاقوں میں گھر بنا کر رہنے سہنے لگ گئے۔ مذکورہ بالا
...قبل مسیح میں آریہ لوگوں کے کچھ دستے مشرق کی جانب آوارد ہوئے۔ اور آخر کار موقع پا کر
...میں داخل ہو کر انہوں نے دراوڑین کو بھگا دیا۔ مگر انہیں ملک سے نہ نکال سکے۔ اس
...ہندو دھرم پیدا ہوا جس کی تفصیل ملنی محال ہے۔ اسی وجہ سے ہی گنگا کی وادی کے

Marfat.com

آریاؤں نے پنجاب کے آریاؤں سے جنہوں نے غیر آریہ لوگوں سے مصاہرت ...
ہندو دھرم سے کئی چھوٹی چھوٹی راجدھانیاں قائم ہوگئیں مگر سلطنت ...

ہندو درویش :- یونانی مؤرخوں نے ہندو درویشوں کی زندگی کا کافی ... لوگ جنگلوں میں رہتے تھے۔ درختوں کے پتے کھاتے تھے۔ اور ان کے چھلکے سے اپنے ... سے پرہیز کرتے تھے۔ اور بعض اوقات متواتر کئی کئی روز بحیس و حرکت ایک ہی جگہ بیٹھے ... بیٹھتے تھے۔ اور بادشاہان وقت عقیدت دلی سے سلطنت کے بارے میں دعا کروانے ... ان کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

فریدوں کی سلطنت :- شاہ فریدوں کی سلطنت کے اندر ہندوستانی مقبوضات کا پختہ پتہ نہیں ملتا لیکن پنجاب ... ضرور شامل تھا۔ کیونکہ مہابھارت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ پانچویں صدی قبل مسیح میں فارس کے حملہ سے پنجاب کا ... اور سندھ کے دامن کا کچھ حصہ سلطنت فارس سے ملحق کیا گیا تھا مزے کی بات یہ ہے کہ اس وقت بھی یہ ... فارس والوں کے نزدیک سب سے زیادہ زرخیز شمار کیا جاتا تھا۔ اور اس کی نمایاں حیثیت سے جلد ہی ... کے مشہور شہروں میں شمار ہوگیا۔

سکندر اعظم :- چوتھی صدی قبل مسیح میں فارس کی سلطنت کو زوال آیا۔ اور وہ ... یونان کے سامنے سرنگوں ہوئی۔ اس وقت سابقہ ہندوستان کے کئی چھوٹے چھوٹے راجے ... کی جان کے درپے تھے۔ ٹیکسلا کی سلطنت بغیر جنگ وجدال کے اس کے حوالے کر ... مال و دولت کی افراط تھی۔ اور حکومت اچھی تھی۔ متعدد ازدواج اور رسم ستی کا ... نہ کی۔ اور وہ سنہ ۳۲۳ قبل مسیح میں راہئ ملک عدم ہوا۔ اس لئے پنجاب کے تمام مقبوضات ... نہ رہ سکے۔ اور جب اس حادثہ کے تقریباً پانچ سال بعد مفتوحہ علاقے کا یونانی حاکم ... خلاف یودسے نیز کی حمایت کے لئے دریائے اٹک پر پہنچا تو چندر گپت نے یونانی افواج کو ... کی دیگر ریاستوں کو اپنے دارالسلطنت مگدھ میں شامل کر لیا۔

سلجوق :- سکندر اعظم کی وفات کے قریباً اٹھارہ سال بعد سلجوق نے یونانی مقبوضات کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اور ذلت آمیز صلح سے وہ تمام مقبوضات چندر گپت موریا کے حوالے کر دیئے۔

خاندان موریا :- موریا خاندان نے سلطنت پنجاب کی بنیاد ڈالی۔ اور اسے فوجی ... وہ ثابت نہ ہوئی نتیجہ یہ ہوا چندر گپت کے بیٹے بندوسار کے تخت نشین ... اشوک نے اپنے عہد حکومت میں ٹھیک کیا۔ سنہ ۲۳۲ قبل مسیح میں اشوک کی وفات ...

Marfat.com

[illegible] ہندوستان کے علاقے خودمختار ہوگئے۔

[illegible] :۔ سلطنت موریا کے زوال پر باختر کے اندر سکندر اعظم کے آباد کئے ہوئے یونانیوں میں پھر کچھ تازہ دم [illegible] ڈی میٹریس کی سرکردگی میں ۱۹۰ قبل مسیح کے قریب کابل۔ پنجاب اور سندھ کے علاقے لے لئے پندرہ سال کے بعد [illegible] یوکرے ٹائیڈز کی فوج غالب آئی جس نے ڈی میٹریس سے باختر اور سابقہ ہندوستان کے مقبوضات جن میں ٹیکسلا بھی شامل تھا چھین لئے۔ آئندہ ان دونوں حریف خاندانوں میں تنازعات ہمیشہ جاری رہے اور دونوں ہر وقت ایک دوسرے سے ملک چھین لینے کے درپے رہے۔ ٹیکسلا کی بعد کی تاریخ سے صرف اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ اینٹی ئلیس ڈس یوکرٹائیڈز کے خاندان سے اور اپالوڈوٹس بظاہری ڈی میٹریس کے خاندان سے معلوم ہوتے ہیں۔ پنجاب کے اندر یونانی بادشاہوں کی تاریخ بڑی دھندلی سی ہے۔ جس کے متعلق ہماری معلومات بہت قلیل ہے۔

شاکا اور پہلوی :۔ تحقیقات سے یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ اپالونیس ۴۴ قبل مسیح میں مغربی سمت سے ٹیکسلا میں داخل ہوا۔ نیز یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ وہ شہر میں داخل ہونے سے پیشتر اس مندر میں قیام پذیر ہوا جو اس وقت تک موضع جنڈیال کے قریب پایا جاتا ہے۔ اس نے اپنے بیان میں ٹیکسلا کے شہر کو یونانی شہر کی طرح ناموزوں بتایا ہے۔ جس کے گلی کوچے تنگ اور بے ترتیب ہیں۔ اور جس کے عام مکانات یک منزلہ بگرتہ خانوں والے بنائے ہیں۔ نیز یہ بھی بتایا ہے کہ شہر کے عین بیچ میں سورج دیوتا کا مندر اور شاہی محل واقع ہے۔ اور شہر کی ظاہری نمائش بڑی ہے ٹیکسلا کے متعلق اس کے لکھے ہوئے حالات کی تصدیق ابھی تک ہو سکتی ہے۔

اہل کشاں :۔ چینی مورخوں نے انہیں یوئے چی لکھا ہے یہ لوگ کبھی چین کے شمال مغربی حصہ سے نکالے جانے پر وادئ کابل میں تسلط جمانے پر کامیاب ہوئے۔ اور شمالی ہند کے میدانوں تک چھا گئے کجول کیڈفائیسس نے پہلویوں سے ٹیکسلا چھینا۔ اور ولیم کیڈفائیسس نے ۷۸ء میں اس کا جانشین بننے پر اپنی سلطنت کو وسعت دی۔ اور سکے جاری کئے۔ ہوشک اور واسدیو بھی بڑے مشہور بادشاہ گذرے ہیں پنجاب کے اندر اہل کشاں کی حکومت اگرچہ پانچویں صدی عیسوی تک رہی۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ تیسری صدی کے پہلے نصف حصہ میں واسدیو کی وفات پر اہل کشاں کی سلطنت کو زوال آنا شروع ہوا جنہیں سفید ہنسہ نے پانچویں صدی میں پنجاب سے بھی نکال دیا۔

عہد راجپوت :۔ یونان میں سکاتھین کے حملوں سے تنگ آکر کچھ بیکٹرین یونانی (BACTRIAN GREEKS) بلخ۔ کابل اور ٹیکسلا کے پایہ تخت پر حکمران تھے۔ سکاتھین پراتھین۔ ٹرکش اور کوشنز کے حملوں سے کچھ عرصہ تک محض بے آرامی رہی۔ آخرش ان چپقلشوں کے بعد چوتھی صدی عیسوی میں ایک مذہب ظہور پذیر ہوا جو نئے ہندو دھرم یا نیا آنہ بدھ مذہب کے نام سے موسوم کیا گیا۔ اور جسے برہمنوں نے ہنسہ اور راجپوتوں کی مدد سے اپنے اثر میں لے لیا۔ برہمنوں نے اپنے آپ کو دیوتا کہلانا شروع کر دیا۔ اور ذات پات کی پابندی عائد کر دی۔ جاٹوں کے ذمے جو

Marfat.com

[illegible]

گیا۔ یہ حالات [illegible]

مذہب اسلام :۔ ایک وقت [illegible]

اقوام سے شجاعت جاتی رہی۔ اور [illegible]

تھا جبکہ رومائی سلطنت اپنی انتہائی [illegible]

وقت کی تمام دنیا میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ مذہب اسلام [illegible]

دکھلایا اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔

مغل :۔ راجپوتی دور کے اندر ہی مذہب اسلام ایشیا کے کئی [illegible]

جانے کے بعد کافی مسلمان سابقہ ہندوستان میں داخل ہو گئے [illegible]

سلطنت دہلی قائم کر دی۔ تعداد کی نسبتاً کمی اور سابقہ ہندوستانی [illegible]

دستور سے تبدیلیاں نہ کی گئیں۔ حاکم اور محکوم کے باہمی میل جول [illegible]

مگر اس وقت کے غیر تسلی بخش حالات میں اتحاد قائم نہ ہو سکا [illegible]

کر مغل حملہ آور ہوئے۔ حتیٰ کہ ۱۵۲۶ء میں بابر بادشاہ نے [illegible]

زمانہ بلکہ ۱۵۸۰ء تک مرزا حکیم کے انتقال تک مضبوط ہو سکی۔ مغلوں [illegible]

رکھا بلکہ پنجاب کی سرحد سے پرے افغانستان میں اپنے سیاسی [illegible]

آیا۔ تو یہ ملک اتنا کمزور ہو چکا تھا۔ کہ اٹھارھویں صدی عیسوی کے [illegible]

رہتی سہتی جان لے گئے۔

سکھ :۔ مغلوں کی حکومت کے زوال پر یہاں کی کشمکش [illegible]

زور پکڑ کر پنجاب میں سکھ سلطنت بنائی۔ سکھ سرداروں [illegible]

آخر کار دسویں گورو کی فوجی تعلیم اور مہاراجہ رنجیت سنگھ [illegible]

تیس سال کے اندر اندر ہی مہاراجہ رنجیت سنگھ تقریباً تمام [illegible]

تھا۔ مہاراجہ کے انتقال کے دس برس بعد تک سکھوں میں [illegible]

انگریزوں کے ہاتھ لگا۔ تب سے پنجاب [illegible]

سلطنت ہند کا ایک نمایاں جزو سمجھا جانے لگا۔

انگریزوں کا زمانہ :۔ ۱۸۵۷ء [illegible]

Marfat.com

...ے عمل شروع ہوا جس کی وجہ سے مغربی طریقہ تعلیم
...اندر ہی اپنا ایسا زبردست اثر دکھائی دیتا ہے۔ جس کی پہلے کسی
...ں سے نکھر جانے کے لیئے بڑی تیز گامی سے کام لے رہا ہے۔ اور
...میں اس کے لوگوں کی ذہنی اور قوائی ہمتوں کو پوری طرح کام میں لایا
...ت کی تقسیم اور ثالثی فیصلہ جات کی الجھنوں میں پھنسی ہوئی ہیں۔ اس چیز کے
...ات جو ترقی نصیب ہوئی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

...صدی کے پہلے پینتیس برس تک یورپ کی انتہائی تقلید کے باوجود برادران وطن اپنے
...کے ساتھ منصفانہ سلوک کرنے کا طریق نہ سیکھ سکے۔ اس کا بین ثبوت کانگریس کا وہ حد درجہ
...انہ سلوک تھا جو اس نے سابقہ ہندوستان کی دوسری بڑی قوم یعنی مسلمانوں کے ساتھ
...قائد اعظم محمد علی جناح کی قیادت میں مسلم لیگ کا وجود ظہور میں آیا۔

...شروع سے آخر تک مسلم لیگ اور اس کے محترم قائد کے ہر اقدام کو پبلک کے سامنے
...پیش کر کے ان کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے چلے گئے۔ اور کانگرس کے مختار مطلق (گاندھی جی)
...قوم کے منصفانہ مطالبۂ پاکستان کو تسلیم کرنا ایک سیاسی غلطی بلکہ مہاپاپ خیال کرتے تھے۔
...ان پارٹی کانفرنسیں منعقد ہوئیں۔ وائسرے سے ملاقاتیں ہوئیں۔ وصوالی دار
...سے کانگرس کی ناکامی کی خفت کو مٹانے کی کوشش کی گئی۔

...گئی تھی۔ اور منافرت کی خلیج زیادہ وسیع ہوتی جارہی تھی۔ جبکہ اس مرد مجاہد قائد اعظم
...کی کروٹ رہتی دنیا تک اغیار کو لرزہ براندام کر دے) اپنی حکمت عملی سے لیگ کے
...سے دوسری سیاسی جماعتیں پاکستان کے متعلق مسلم صوبوں کی آبادی استصواب رائے عامہ
...ہی۔ کو منوا کر پاکستان کا وجود قائم کر دکھلایا۔

...اپنے پہلے اثاثوں کے لئے پنجاب کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑی۔ ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان کی
...اس کے حصول سے ایک تند و تیز نزاع کا تو خاتمہ ہوگیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہاں کے لوگوں کے لئے
...آزمائش کا دور شروع ہوگیا۔ تقسیم کے وقت ہمارے نئے پنجاب کی سرحد کے اس پار وسیع پیمانے
...کے جان و مال کی غارت گری کی پیمانہ مہم شروع ہوگئی۔ اس سے ایسے نتائج پیدا ہوئے۔ جن سے پاکستان کا
...مجروح ہو گیا۔ اس مہم نے ہندو پاکستان کے تعلقات کے ابتدائی باب کو ایسا سیاہ
...اعتراض زدہ رہ کر کف افسوس مل رہے ہیں۔

Marfat.com

اس مہم کا فوری نتیجہ یہ تھا کہ اس کے بدنصیب شکار مہاجرین کی تعداد [illegible]
ناگزیر ردِ عمل کے تحت یہاں کے ہندو اور سکھ ہندوستان کی طرف کوچ کر گئے [illegible]
میں انتظامی اور معاشی افراتفری کا عالم پیدا کر دیا۔

تقسیم سے پہلے اس صوبے میں تجارت، بنکنگ اور صنعتوں پر زیادہ تر ہندوؤں اور سکھوں [illegible]
میں بھی زیادہ حصہ انہی کا تھا۔ ٹیکنیکل ملازمتوں میں بھی غیر مسلموں کی تعداد ۷۰ سے ۸۰ فی صد تھی [illegible]
ہو جانے سے یہاں کی انتظامیہ مشینری اور معاشی زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ بنک اور کاروباری ادارے [illegible]
بند ہو گئے۔ تجارت کے عام وسائل مسدود ہو گئے۔ زرعی پیداوار کو کھیتوں سے منڈیوں یا کارخانوں تک پہنچانے کے لئے
مالی امداد دینے والے ادارے ختم ہو گئے۔ صنعت کے پہیئے رک گئے۔ انتظامیہ مشینری میں بڑے بڑے خلا پیدا ہو گئے۔
ہسپتالوں میں ڈاکٹر اور ڈسپنسر نہ رہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ صوبائی زراعت کو آبِ حیات بہم پہنچانے والی نہروں [illegible]
کا کام محال نظر آنے لگا۔

یہ تھے وہ حالات جن میں پنجاب کو ان مسلمان مہاجرین کو پناہ دینے کی عظیم ذمہ داری کا بوجھ اٹھانا پڑا [illegible]
سے پچاس ہزار فی یوم کی تعداد میں آ رہے تھے۔ سرحد کے دونوں طرف انتقامی کارروائیوں کے [illegible]
صورتِ حال کو بد سے بدتر بنا دیا۔ آخر بھارت اور پاکستان کی نئی حکومتوں نے ایک طرف سے پچاس [illegible]
مسلمانوں اور دوسری طرف سے پینتیس لاکھ کے قریب ہندوؤں اور سکھوں کو جلد از جلد سرکاری انتظام [illegible]
کے مشترکہ منصوبے تیار کئے۔ دونوں طرف انخلاء کے لئے فوجی نظام قائم کئے گئے، جنہوں نے [illegible]
پاکستانی فوج کا حال صوبائی نظم و نسق سے بھی گیا گزرا تھا۔ نئی تنظیم کا یہ ابتدائی دور تھا۔ [illegible]
بہر حال جو عملہ موجود تھا۔ اس نے پاکستان کے ریلوے ملازمین، صوبائی افسروں اور دیگر امدادی [illegible]
انداز میں اس کام کا بیڑہ اٹھایا۔ اور متحدہ مساعی سے شاندار نتائج پیدا کئے۔ صرف چار ماہ کے عرصہ میں [illegible]
بعض دیگر ملحقہ رقبوں سے ۵۵ لاکھ کے قریب مسلمانوں کو ریل اور لاریوں سے یا پیدل قافلوں کی صورت میں [illegible]
بن پڑا۔ پاکستان پہنچایا گیا۔ اس مدت میں تقریباً ۳۰ لاکھ ہندو اور سکھ ادھر سے رخصت ہوئے۔ آمد و رفت [illegible]
ہو رہے تھے۔ اور سیلاب پورے زوروں پر تھے۔ مگر ان سب مشکلات کے باوجود انخلاء کا کام [illegible]
جاری رہا۔

حکومت پاکستان:- تباہ حال مہاجرین کے اس لامتناہی ہجوم کی امداد و بحالی کا بوجھ [illegible]
اٹھانا پڑا۔ چنانچہ ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پناہ گزینوں کے کیمپ قائم کئے گئے۔ اور [illegible]
کی قیادت میں عارضی کمیٹیاں اور رضاکاروں کی جماعتیں قائم کی گئیں جن کا کام پناہ [illegible]

Marfat.com

[illegible] اور پھر انہیں صوبے کے اندر جلد از جلد جذب کرنا تھا تاکہ دوسرے پناہ گزینوں

[illegible]

[illegible] امداد و بحالی نے مہاجرین اور بحالیات کے محکمے کی صورت اختیار کر لی۔ جو مرکزی اور صوبائی [illegible] کی ہدایات کے تحت کام کرنے لگا۔ صوبائی حکومت کو اس کے ساتھ کئی اور اہم مسائل [illegible] صوبے کی معاشی زندگی کی بحالی اور ضروری ملازمتوں کو صحیح طور پر جاری رکھنے سے تھا۔

[illegible] یہ تھے۔

[illegible] مسلم کسانوں اور کاشتکاروں کے چلے جانے سے زرعی کاروبار کی فوری تلافی۔

[illegible] اراضی :۔ پنجاب میں گندم کی فصل اکتوبر نومبر میں بوئی جاتی ہے۔ اس فصل کے حسب معمول کاشت کے [illegible] ہندوؤں سکھوں کی متروکہ زرعی اراضی کو کمال سرعت کے ساتھ زراعت پیشہ یا زراعت پیشہ ہونے کے [illegible] مہاجروں کو الاٹ کرنا پڑا۔ زمینوں کی الاٹمنٹ کے تو سبھی خواہاں تھے۔ بلکہ اس کے لئے بیتاب نظر آتے تھے۔ [illegible] اور دیگر آلات کشاورزی ہر ایک کے پاس نہیں تھے۔ یہ سب کچھ وہ پیچھے چھوڑ آئے تھے۔ محکمہ زراعت [illegible] پرورش حیوانات نے ان کی ہر ممکن مدد کی۔ اول الذکر محکمے نے کثیر مقدار میں اعلیٰ قسم کے بیج مہیا کئے۔ [illegible] الذکر نے کم و بیش ۱۵ ہزار متروکہ مویشیوں کو جمع کر کے مہاجرین کے حوالے کیا۔

(ب) [illegible] آبپاشی کی خامی کو پورا رکھنا:۔ صوبے کے حصے میں اگرچہ متحدہ پنجاب کے نہری نظام کا دو تہائی حصہ آیا تھا مگر ان نہروں کو چلانے کے لئے جس قدر عملے کی ضرورت تھی۔ اس کا صرف ایک چوتھائی حصہ موجود تھا۔

فصلوں کی کاشت اور نچگی کے لئے نہروں کے وسیع نظام کو رواں رکھنا ازبس ضروری تھا۔ ہندو سکھ انجینئروں اور ماتحت عملہ کی روانگی کے بعد بہت تھوڑا سٹاف باقی رہ گیا تھا۔ نہریں جاری رکھنا ان کے بس کا روگ نظر نہیں آتا تھا۔ آبپاشی کے کئی سیکشنوں کو آپس میں ملا دیا گیا تاکہ ایک ایک انجینئر زیادہ سے زیادہ کام سرانجام دے سکے۔ ریٹائرڈ شدہ آدمیوں کو دوبارہ بلا لیا گیا۔ اور کئی جگہ عارضی طور پر غیر تربیت یافتہ عملے کو مامور کر دیا گیا۔ ہزاروں ٹیکنیکل اور نیم ٹیکنیکل آسامیوں کو پر کرنے کے لئے امیدواروں کو تربیت دینے کی کلاسیں جاری کی گئیں۔ پاکستان سے نکلتے وقت ہندو اور سکھ تارکین وطن کے قافلوں نے نہروں کے تار اور ٹیلیفون کے سلسلوں کو کافی نقصان پہنچایا۔ ان کی مرمت کے لئے خاص دستے مقرر کئے گئے۔ جو موٹر ٹرکوں میں جلد جلد مختلف مقامات تک پہنچ کر ضروری [illegible] کام کرتے تھے۔ نہروں کے ہیڈ ورکس کو بھی نقصان پہنچنے کا خطرہ تھا۔ ایک کے نزدیک تو ایک کارآمد [illegible] ایک ہیڈ ورکس کو اگر نقصان پہنچتا۔ تو اس سے لاکھوں ایکڑ فصلیں تباہ ہو جاتیں۔ چنانچہ اس خطرے

Marfat.com

کے پیش نظر تمام اہم مقامات پر خاص فوجی پارٹیوں اور پولیس کو متعین کیا گیا۔ پہلے پانچ چھ مہینوں تک ذرائع [illegible] کو جاری رکھنے کی جدوجہد انتہائی کٹھن اور دشوار تھی۔ مگر اس کے باوجود اس میں پوری پوری کامیابی [illegible] جہاں بھی کسی نقصان کی خبر آئی۔ اس کی فی الفور مرمت کی گئی۔ اور اس طرح صوبے کی معاشی زندگی [illegible] کو بے روک ٹوک جاری رہیں۔

(ج) زرعی پیداوار کے نرخوں کو معمول پر لانے کے لئے ایسی ایجنسیوں کے اجرا کے لئے کوشش شروع ہوئی جو ایسی پیداوار خرید کر استعمال کنندگان کے ہاتھ بیچیں۔

(د) ہر لحظہ بڑھتے ہوئے پناہ گزینوں کے کیمپوں میں خوراک، ایندھن اور دیگر ضروریات زندگی کی بہم رسانی۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ بیماروں اور زخمیوں کی طبی امداد کا انتظام کرنا۔

پناہ گزینوں کے لئے خوراک۔ ایندھن۔ صاف پانی اور دیگر ضروریات زندگی مہیا کرنا ایک کٹھن کام تھا۔ مگر اس سے زیادہ مشکل کام بیماروں اور زخمیوں کی طبی امداد کا تھا۔ ہزاروں لوگ کٹے پھٹے اعضا کے ساتھ پاکستان میں وارد ہو رہے تھے۔ یہ زخموں سے چور انسان فوری طبی امداد کے محتاج تھے۔ پھر لاکھوں افراد ایسے تھے۔ جو راستے کی صعوبتوں کی وجہ سے جی ہار رہے تھے۔ راستے میں کھانے پینے کا کوئی انتظام نہ ہونے کی وجہ سے بے شمار لوگ فاقوں پر فاقے کرتے یہاں پہنچ رہے تھے "مرے کو مارے شاہ مدار" یہی مصائب کیا کم تھے، کہ مشرقی پنجاب سے مہاجرین کے ساتھ ہیضے کی وبا بھی کیمپوں میں پہنچ گئی۔ اور پھر وہاں سے ان کے ساتھ ساتھ صوبے کے طول و عرض میں پھیل گئی۔

میڈیکل اور صحت عامہ کے محکموں نے بھاری مشکلات پر قابو پانے کے لئے انتہائی جدوجہد سے کام لیا۔ متحدہ پنجاب کا قریباً ۵۰ فی صد طبی عملہ (ڈاکٹر نرسیں وغیرہ) یہاں سے رخصت ہو چکا تھا چنانچہ ڈاکٹروں اور ادویہ کی سخت قلت تھی۔ اس کے باوجود جس مہاجر کو بھی ہسپتال میں داخل ہو کر علاج کرانے کی ضرورت تھی۔ اس کی ضرورت پوری ہو کر رہی۔ دیگر مریضوں کا علاج ہسپتالوں سے باہر ہی کیا گیا۔ تمام میڈیکل طلبہ نے اپنی خدمات رضاکارانہ طور پر پیش کر دیں۔ اسی طرح کئی دوسرے افراد نے بھی ہر ممکن تعاون پیش کیا۔ بڑے بڑے گھرانوں کی مسلم خواتین پہلی بار سینکڑوں کی تعداد میں بیماروں اور زخمیوں کی تیمارداری کے لئے میدان میں آگئیں۔ اگرچہ انہیں اس کام کی مہارت نہیں تھی۔ مگر ان کی ہمدردی اور جوش خدمت نے یہ کمی پوری کر دی۔

ہیضے کی وبا کا مقابلہ غیر معمولی کامیابی سے کیا گیا۔ بیمار ہونے والوں کے مقابلے میں مرنے والوں کا تناسب اس موقع پر اتنا کم رہا کہ متحدہ پنجاب کی تاریخ اس کی مثال نہیں پیش کر سکتی تھی۔ سردیوں میں چیچک کی وبا پھوٹ گئی مگر اس پر بھی ہیضے کی طرح کامیابی سے قابو پا لیا گیا۔ اس میں شک نہیں کہ ان دو وباؤں کی وجہ سے [illegible]

Marfat.com

کی بدولت پریشان حال آبادی میں سے بہت سی جانوں کا اتلاف ہوا۔ مگر صوبے کو وباؤں کی اس وسیع تباہی سے بچا لیا گیا جس کا خطرہ پیدا ہو چکا تھا۔ محکمہ میڈیکل اور صحت عامہ نے اپنے عملے کی انتھک جانفشانی اور دوسروں کے سرگرم تعاون سے جو کامیابی حاصل کی۔ اس پر بین الاقوامی شہرت کے طبی ماہرین نے بھی شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا جنہیں ان دنوں یہاں کے انتظامات دیکھنے کا موقع ملا۔ ان کی رائے یہ تھی۔ کہ موجودہ حالات میں دنیا کی کوئی قوم اس سے بہتر نتائج پیدا نہ کر سکتی تھی۔

(ک) مہاجرین کو کیمپوں سے صوبے کے اندر جلد از جلد پھیلانا تاکہ ایک تو کیمپوں میں مقررہ حدود سے زیادہ اژدحام نہ ہو۔ دوسرے زرعی زمینوں پر تاخیر کے بغیر کام شروع ہو سکے۔ اس آخری مسئلہ کی اہمیت دوسرے مسائل سے کسی طرح کم نہ تھی۔

اپنی اپنی جگہ ہر مسئلہ ایسا تھا۔ کہ اگر اسے بر وقت کسی نہ کسی طرح حل نہ کیا جاتا۔ تو اس کا نتیجہ صوبے میں وسیع قحط اور فاقہ زدگی یا بیماری اور وبائی صورتیں رونما ہوتا تھا۔ پنجاب نے نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ پاکستان کو بچانے کے لئے بے حد مشکلات اور رکاوٹوں کا جان توڑ کر مقابلہ کیا۔

صوبائی نظم و نسق کے تمام مرکزی اور اضلاعی صیغے ان چھوٹے بڑے مسائل کو سلجھانے کے لئے اپنے وسائل سے انتہائی حد تک کام لیتے رہے۔ کچھ وقت تک تو کام کی محکمانہ تقسیم اور تفریق بھی باقی نہیں رہی تھی۔ جس شخص سے جو کچھ بن پڑتا تھا۔ کئے جاتا تھا۔ جسے جس کام پر لگا دیا گیا۔ وہ اس میں سرگرداں ہو گیا۔ اگر مجسٹریٹ مستریوں کی مدد سے بجلی کے پاور ہاؤس چلا رہے تھے۔ تو مزدور انجینئروں کی ذمہ داری نباہ رہے تھے کہیں سکول ماسٹر مشترکہ باورچی خانوں میں کھانا پکانے کی نگرانی پر مامور تھے۔ عجیب افراتفری کا عالم تھا۔ قریباً ہر محکمے نے پناہ گزینوں کے کیمپ چلانے کے لئے عملہ دیا۔ ان متحدہ کوششوں سے یہ عظیم گتھی آہستہ آہستہ سلجھتی گئی۔ سلجھاؤ کے چند پہلو ملاحظہ ہوں۔

صوبے میں تجارت۔ بنکنگ اور صنعت کے احیا میں محکمہ امداد باہمی نے بہت امداد دی محکمہ کے مسلمان افسروں اور ملازمین نے محکمہ کے ۲۰ سنٹرل کواپریٹو بنکوں ان کی چار شاخوں اور متعدد انجمن ہائے امداد باہمی کے ذریعے کام شروع کر دیا۔ سنٹرل بنکوں نے فی الفور اہم منڈیوں میں ۱۵ نئی شاخیں کھول دیں۔ اور اس نظام کے ذریعے محکمہ نے دیہات میں دھان۔ کپاس اور گندم کی خرید کا آغاز کر دیا۔ اس محکمے نے بہت سی دھان چھڑنے کی ملیں۔ کپاس اوٹنے کے کارخانے اور آٹا پیسنے کی مشینیں بھی عارضی الاٹمنٹ کے ماتحت سنبھال لیں۔ اضلاع میں سنٹرل بنک اس قسم کا کام سنبھالنے والے افراد کو مالی امداد بہم پہنچانے لگے۔ ان سرکاری اور غیر سرکاری سرگرمیوں کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ زرعی پیداوار کی قیمتیں بہت جلد مستحکم ہو گئیں جس سے کاشتکار تباہ حالی سے اور عوام فاقہ کشی سے

Marfat.com

بچ گئے پنجاب ...

جہازوں تک پہنچانے کے لئے گوالیر ...

اور دو پرائیویٹ بنکوں کے اشتراک سے ایک خاص ...

تقسیم کے وقت کھڑی تھی۔ خاطر خواہ طریق پر سنبھالنے کے لئے ...

وقت کے مقابلے کی اس مدو میں کئی کوتاہیاں بھی ہوئیں ...
مفلوج ہو رہا تھا۔ بحالیات کے کام میں باقاعدگی کے مقابلے میں تیز رفتاری ...
معمولی حالات کی وجہ سے ملازموں اور ان کے معاونوں نے زیادہ ...
کنندگان کے دعاوی کی جانچ پڑتال کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس لئے ...
غلطیاں ہوئیں۔ بددیانتی اور خویش پروری کے مظاہرے بھی ہوئے۔ فریب ...
مگر مجموعی طور پر دیکھا جائے۔ تو یہ ایک عظیم جنگ تھی جو صوبے کے منتظمین اور عوام ...
باوجود جیت کر دکھائی پنجاب اور پاکستان کے مستقبل کے متعلق کہنے والوں نے ...
کامیابی نے پنجاب اور پاکستان دونوں کی لاج رکھ لی۔

آبادکاری :- اپریل ۱۹۴۸ء کے اواخر تک حالات کا رخ پلٹ چکا تھا ...
پر آباد کیا جا چکا تھا۔ اور پناہ گزینوں کے کیمپوں میں صرف چار لاکھ کے قریب ...
کرنا نسبتاً آسان ہو چکا تھا۔ تمام صوبے میں افراتفری کی بجائے امن و امان ...
منڈیوں میں عام استعمال کی اشیاء وافر مقدار میں پہنچنے لگی تھیں۔ گندم کی ایک ...
کی جو صورت حال حد درجہ نازک تھی۔ اب بہتر ہو رہی تھی۔ صوبائی نظم و نسق ...
رکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہے تھے۔ اب تقسیم کے بعد پیدا ہونے والی تبدیلیوں ...
والے مسائل کی روشنی میں تعمیر و ترقی کی طرف توجہ دینے لگے۔

کیمپوں سے پناہ گزینوں کے آخری گروہ اکتوبر ۱۹۴۸ء تک رخصت ہو گئے ...
تھا۔ نہ ہی اس کا یہ مطلب تھا۔ کہ سو فی صدی مہاجر بحال ہو کر روزگار پر لگ ...
کی اکثریت معاشی طور پر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی تھی۔ اور یہ لوگ ...
مطلب تھا۔ کہ ہندوؤں اور سکھوں کے چلے جانے سے یہاں کی ...
حد تک پر ہو چکا تھا۔ بحالیات کا جو عام ڈھانچہ اس وقت قائم ہو چکا تھا ...
یہی کوشش رہی ہے۔ کہ ان عارضی انتظامات کو مستقل ...

Marfat.com

[illegible] جائداد کے سوال پر دونوں حکومتوں نے فیصلہ کیا کہ اس جائداد [illegible] تقسیم کیا جائے جو دوسری طرف ویسی ہی جائداد کے مالک تھے ۔

[illegible] جانچنے کے لئے پاکستان اور پنجاب کی مشترکہ ریفیوجی کونسل کی نگرانی میں ایک مفصل [illegible] تحت مشرقی پنجاب اور بھارت کے دوسرے متروکہ علاقوں میں زرعی اراضی رکھنے والے [illegible] یہاں کی متروکہ اراضی میں سے اتنی ہی مالیت پیداوار کی زمین ۵۰ ایکڑ تک دے دی جائے [illegible] کے حقداروں کو ان کے مزید حق کا نصف دیا جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ایکڑ زمین اس طرح [illegible] حاصل کی جا سکے گی۔

تقسیم ملک کے تقریباً تین سال بعد پورے اعتماد سے یہ دعوٰے کیا جانے لگا کہ جو مہاجرین لاکھوں کی تعداد میں ہندوؤں [illegible] سکھوں سے بقدر تیس لاکھ زیادہ بے گھر ہو کر انتہائی بے سروسامانی اور سراسیمگی کے عالم میں پنجاب پہنچے تھے۔ ان میں [illegible] اقتصادی صوبے کی معاشی زندگی میں کھپایا جا چکا ہے۔ نئے ماحول میں ان کا معیار زیست پہلے کی نسبت [illegible] بلکہ اکثر صورتوں میں بہتر ہی ہے۔)

[illegible] سیاسی امتیاز:۔ عہد کہن سے اب تک قانون کا مدار اصطلاحات کی بجائے کاغذی کارروائی کے [illegible] حالات پر چلا آرہا ہے۔ ہندوؤں کے اندر ہمیشہ ذات پات کی قید رہی۔ اور وہ برہمنوں کے بنائے ہوئے [illegible] پر چلتے رہے۔ چندر گپتا موریا کے خوشحال زمانہ میں لوگوں کے اندر لکھے قوانین موجود نہ تھے۔ باایں ہمہ ان کے درمیان [illegible] کم چلتے تھے۔ ان کے جھگڑوں کا فیصلہ پنچائتیں کر دیتی تھیں۔ مغل بادشاہوں کے وقت فوجداری اور دیوانی کے تمام [illegible] معاملات افسران محکمہ مال کے ذریعے اور شہری معاملات انتظامیہ افسران کے ذریعے طے ہوتے تھے۔ سکھ بھی اپنے عہد حکومت میں مغلوں کے نقش قدم پر چلتے تھے۔

انگریزوں کی آمد پر ۱۸۶۱ء سے پیشتر تک وضع قوانین کا تمام کام پنجاب گورنمنٹ نے اپنے ہاتھوں میں رکھا۔ ان [illegible] صاحبان انتظامیہ بورڈ کے ماتحت محکمہ مال اور محکمہ پولیس کے سپرنٹنڈنٹ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ دیوانی معاملات میں دادرسی انہیں سے حاصل ہوتی تھی۔ انہیں سیشن ججوں کے پورے اختیارات حاصل تھے [illegible] ماتحت عدالتوں [illegible] طے ہوتے تھے۔ نیز انہیں خزانہ کے متعلق خصوصی اختیارات حاصل تھے۔ انڈین کونسل ایکٹ کے تحت دیوانی اور فوجداری مقدمات کی دادرسی کے لئے ۱۸۶۶ء میں پنجاب چیف کورٹ کھول دی گئی۔ اور وکلاء کو وکالت کی اجازت مل گئی۔ اس وقت سے ہندوستانی حالات سے ناواقف انگریز ججوں کے سامنے موقع محل کے مطابق [illegible] گئے

[illegible] کرتے وقت ممتاز ترین وکلاء مقدمات کو استفساری معاملات کی بجائے اپنے درمیان مرکز

Marfat.com

ہائے عظیم سمجھتے تھے۔ اور مقدمات کو طوالت دے کر دولت کماتے تھے۔ ماتحت عدالتیں [illegible]
سیاسی تدابیر سے فیصلہ دیتی تھیں اس لئے عدالتی فیصلہ جات میں قبائلی رواجوں نے جڑ پکڑ لی تھی۔ حالانکہ [illegible]
کے لحاظ سے ان چیزوں کو جلد تبدیل کر دینے میں مصلحت ہے۔ کیونکہ عدالتوں میں رواجی قانون [illegible]
نہیں ہوتا۔

اب پاکستان کے اندر افسران محکمہ مال مقامی رواجوں کو اور قبائلی رواجوں کو دور کرنے میں کسی حد تک [illegible]
ہو سکے ہیں۔ کاشتکاری کے طریق زمینوں کی ملکیت اور دیگر زرعی باتوں کی طرف لوگوں کو خیال دلایا گیا ہے۔ قبائلی
رواجوں کی اور صحیح قواعد کی یادداشتیں تیار کی گئی ہیں۔ ایسی تدابیر سے قانونی عدالتوں کو بہت سہولت ہو جاوے گی
اور عدالتیں نئے قوانین کو رواج دے سکیں گی۔ مگر بدقسمتی سے ابھی تک یہ باتیں پنجاب کے رواجی قوانین میں اثر
پذیر نہیں ہو سکیں۔

لاہور شہر: ۔ یہ مختصر سا بیان لاہور کا ذکر کئے بغیر مکمل نہیں سمجھا جا سکتا۔ جو پنجاب کا دارالسلطنت اور صوبہ بھر کی تمام ترقی کا مرکز ہے۔ یہ شہر دریائے راوی کے بائیں کنارے واقع ہے۔ اور دنیا کے سب سے قدیم شہروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ [illegible] عرصہ ہوا کہ دریا شہر اور قلعہ کے قریب گزرتا تھا۔ اور دونوں کے لئے خطرے کا موجب تھا۔ سترھویں صدی عیسوی کے درمیان میں اس کا رخ بدل دیا گیا۔ اور اس وقت سے خطرہ جاتا رہا ہے۔ اس وقت لاہور ریلوے کا مقام [illegible] سٹیشن ہے۔ مشہور صحت افزا مقامات۔ چھاؤنیوں اور شمال مغربی سرحدی حدوں کے نزدیک ہے۔ تعلیم، پریس، تجارت اور گورنمنٹ کا مرکزی مقام ہے۔ اور صوبہ بھر کی ترقی کے میدان میں مثال پیش کرتا ہے۔

پہلی صدی عیسوی سے پیشتر کی تاریخ شہر لاہور کے بارے میں کوئی پتہ نہیں دیتی۔ سکندر اعظم کے تاریخ دان اس شہر کا کوئی حوالہ نہیں دیتے۔ البتہ ہیون سانگ ساتویں صدی کے شروع شروع میں پنجاب سے گزرتے ہوئے لاہور کو رام چندر جی کے لڑکے لوح کے نام سے منسوب کرتے ہوئے سانگلہ اور جالندھر کے درمیان برہمنوں کا ایک بھاری شہر بتلاتا ہے۔

۱۰۲۲ء میں غزنویوں نے پنجاب کو فتح کر کے اچھرہ کے نزدیک ہندوؤں کے بنائے ہوئے لاہور کی نقل جاہ علیحدہ طور پر لاہور شہر کی بنیاد ڈالی۔ جو اٹھارہویں صدی عیسوی کے آخر تک مسلمانوں کے پاس صوبہ کا مشہور پایہ تخت رہا۔ [illegible] مغلوں کے زمانے میں شمال مغربی گزرگاہوں اور پنجاب کی وسطی شاہراہوں کے یہاں مل جانے سے لاہور نے بڑی شان حاصل کی۔ اور ان کے زوال پر یہ شہر بھی عالم بے چارگی میں جا پڑا۔ سکھ اپنی طاقت کو مستحکم بنانے کے دھندے میں مشغول رہے۔ اور عمارتی کاموں کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ پھر بھی اس وقت کے امیرزادوں اور افسروں نے بڑی بڑی [illegible] کیں۔ جو عمارتی نفاست کی بجائے گراں ڈیل ہونے کی وجہ سے امتیازی حیثیت رکھتی تھیں بلکہ [illegible]

Marfat.com

شہر نے اس طرف بتدریج ترقی شروع کی حتٰی کہ اب مغربی پاکستان میں لاہور ایک نفیس ترین شہر ہے۔

لاہور کے اندر کی یادگاریں یا تو مغل بادشاہوں کی یادگاریں ہیں۔ اور یا بعد کی تعمیر کردہ ہیں۔ موچی دروازہ۔ رنگ محل کی گنجان آبادی میں سلطان محمود غزنوی کے منظور نظر ملک ایاز کی تربت بطور ایک خانقاہ مانی جاتی ہے۔ عوام کے لئے یہ بھی ایک زیارت گاہ ہے۔ بازار انارکلی کے قریب ایک تنگ سی گلی میں خاندان غلاماں کے بانی شاہ قطب الدین ایبک کا مزار ہے جس پر سراپا حسرت برستی ہے۔ شاہدرہ میں جہانگیر بادشاہ اور اس کی ملکہ نور جہاں کا مقبرہ ہے۔ اور ملکہ کے بھائی آصف جاہ کا مقبرہ۔ لاہور کا قلعہ۔ شالامار باغ۔ مرزا کامران کی بارہ دری۔ بادشاہی مسجد۔ وزیر خاں کی مسجد اور چوبرجی جو کہ زیب النساء دختر عالمگیر اورنگ زیب کے اجڑے ہوئے باغ کا دروازہ کہا جاتا ہے۔ سترھویں صدی عیسوی کی مشہور یادگاریں ہیں۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ اس جلیل القدر سکھ حکمران کی عظمت کے لحاظ سے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ دریائے راوی کا پل۔ منٹو پارک کا کھلا میدان۔ ریلوے سٹیشن۔ میو ہسپتال۔ لارنس گارڈن۔ گورنمنٹ ہاؤس۔ چیفس کالج۔ اسمبلی ہال۔ ریڈیو کا سٹیشن نیز لاہور کے اندر ڈیڑھ میل میں ٹھنڈی سڑک۔ (یعنی مال روڈ) پر تعمیر کردہ عمارتوں کا سلسلہ پنجاب میں حکومت کی کارگزاریوں کا نمونہ پیش کرتا ہے۔

جہانگیر کا مقبرہ:۔ شہنشاہ جہانگیر ۱۵۶۹ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۶۰۵ء میں تخت نشین ہوا۔ اس نے ۲۲ سال حکومت کی ۱۶۲۷ء میں وہ کشمیر سے لاہور واپس آ رہا تھا۔ مگر راستے ہی میں راجوری کے مقام پر فوت ہو گیا۔ اس کی وصیت کے مطابق اسے لاہور میں دلکشا باغ میں دفن کیا گیا۔ یہ باغ اس کی پیاری ملکہ نور جہاں کا اپنا تھا۔

شاہجہان نامہ میں شیخ محمد صالح لکھتا ہے۔ کہ یہ مقبرہ اس کے بیٹے اور جانشین شاہجہان نے بنوایا تھا۔ اس پر دس لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ اور دس سال کے عرصہ میں ۱۶۳۷ء میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ سکھ حکمرانوں کے ظالم ہاتھوں سے یہ عمارت بھی محفوظ نہ رہ سکی۔ لہنا سنگھ اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے خاص طور پر اسے سخت نقصان پہنچایا۔ وہ بیش قیمت اور چیدہ چیدہ پتھر اتروا کر لے گئے۔ جو آج کل امرتسر کے خالصہ مندر کی زیب و زینت ہیں۔ لہنا سنگھ ان تین سکھ سرداروں میں سے تھا جنہوں نے ۱۷۶۷ء سے ۱۷۹۷ء تک لاہور میں سکھا شاہی کی۔

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے عہد میں اس کی فوج کا ایک فرانسیسی افسر جنرل امیسی اس عمارت کو بطور رہائشی مکان استعمال کرتا رہا۔ اس افسر کے مرنے کے بعد سلطان محمد کے حوالہ ہوئی۔ سلطان محمد امیر دوست محمد خاں والئے افغانستان کا بھائی تھا۔ اس کے افغان سائیسوں نے اسے خراب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔

یہ مربع شکل ہے جس کا ضلع ۲۲۵ فٹ ہے۔ لال پتھر کی بنی ہوئی ہے جس پر رنگ مرمر سے نہایت نفیس اور فریب نظر مصوری کی ہوئی ہے۔ اور یہ ایک عریض و بسیط باغ میں واقع ہے۔ جسے پٹڑیوں اور پانی کی نالیوں نے ۱۶ قطعوں میں تقسیم کر رکھا ہے۔ اس پر دیدہ زیب مختلف النوع رنگین زینت و آرائش اتنی شان کا اظہار کر رہی ہے

Marfat.com

اس پر لطیف رنگ برنگ ...

صرف یہی نہیں ۔ بلکہ اس کی بلندی ...

ہے ۔ اور یہ ایک فنی خامی ہے ۔ اس کے چار ...

معلوم ہوتا ہے ۔ کہ یہ مینار تاج پہنے ہوئے ہیں ۔ اس کی بلندی ...

ہیں ۔ جہاں ناظرین ٹھہر کر قدرت کے مناظر سے دل بہلاتے ہیں ...

کے ہشت پہل میناروں کے پیش رو تصور کئے جاتے ہیں ۔ اس کا ...

اس پر غضب کی نفیس خوشخطی سے آیات قرآنی ۔ بادشاہ کا نام اور اس کی تاریخ ...

چندھیا دینے والی رنگ برنگی زینت باعث صد توصیف ہے ۔

نور جہاں کا مقبرہ : ۔ نور جہاں کا اصلی نام مہرالنسا بیگم تھا ۔ اس کا باپ مرزا غیاث بیگ

وہ جہانگیر کا وزیر اعظم تھا ۔ نور جہاں کی شادی پہلے علی قلی خاں مخاطب بہ شیر افگن ...

ہیں اس کا عقد ثانی جہانگیر کے ساتھ ہوا ۔ چنانچہ

ملکہ نور جہاں حکومت کے نظم و نسق میں شریک کار ہوئی ۔ اور اسے نور جہاں ...

کے مشترک نام کی سنہری مہر لگائی جاتی تھی ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ رعایا آگاہ ...

کی حصہ دار ہے ۔ جہانگیر کی وفات کے بعد وہ اٹھارہ سال تک زندہ رہی ...

مقبرے میں مدفون ہے ۔ کہتے ہیں کہ اس مقبرہ کو اس نے خود ہی تعمیر کرایا ...

افسوس کہ یہ عمارت بھی سکھوں کے ظالم ہاتھوں سے نہ بچ سکی ...

کر لے گئے ۔ جن سے انہوں نے اپنی عمارتوں کو سجایا ۔

یہ یک منزلہ مقبرہ اب سادہ اور بے آرائش ہے ۔ اس کا ایوان ...

اس کے پہلو میں ہی اس کی دختر لاڈلی بیگم کی قبر ہے ۔ ان دونوں قبروں کے ...

تعویز بہت پرانا ہے ۔ مگر دوسرا بہت دیر بعد کا بنا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔

آصف خاں کا مقبرہ : ۔ مرزا ابوالحسن آصف خاں ملکہ نور جہاں کا ...

کا باپ تھا ۔ آصف خاں نے سنہ ۱۶۴۱ء میں وفات پائی ۔ اس کا مقبرہ ...

سال کے عرصے میں مکمل ہوا ۔ اور اس پر تین لاکھ روپے اٹھے ...

یہ ہشت پہل ہے ۔ اور اس کا گنبد پیاز نما ہے یہ عمارت ...

اس باغ میں جا بجا خوبصورت حوض اور فوارے ...

Marfat.com

... اب بھی وہاں کے بچے کچھے موجود ہیں۔ اس عمارت کو رنجیت سنگھ ر ۱۷۹۹ء ...
... نقصان پہنچا۔ اس وقت سکھوں نے گنبد کے خوبصورت سنگ مرمر کا بے دردی سے صفایا
... کی دیگر زینت و آرائش کے سامان کو بھی برباد کر دیا۔ گویا کہ اس کے جسم سے کھال اتار کر اسے

... کی دیواروں پر آنچ سے موم رنگ چڑھانے کا کام نہایت ہی دیدہ زیب تھا۔ اس نے عمارت کے اندرونی
... خاص طور پر حسین بنا رکھا تھا۔ اس کے آثار اب بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔

لاہور کا قلعہ: یہ قلعہ شہر کی شمال مغربی جانب واقع ہے۔ اس کی عمارت کا نقشہ بے ڈھنگا سا ہے۔ اس کی سب سے بڑی طرف مشرق سے مغرب کو ۱۵۰۰ فٹ لمبی جاتی ہے۔ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ قلعہ کب تعمیر ہوا۔ البتہ شہاب الدین محمد غوری کے لاہور پر حملوں کے ضمن میں ایک قلعہ کا ذکر آتا ہے۔ یہ حملے لاہور پر ۱۱۸۰ء اور ۱۱۸۶ء کے درمیانی عرصے میں ہوئے۔ غالباً یہ وہی قلعہ ہے۔ جو ۱۲۴۱ء میں مغلوں کے ہاتھوں اجڑا۔ اور جسے ۱۲۶۷ء میں غیاث الدین بلبن نے دوبارہ بنایا۔ پھر ۱۳۹۸ء میں تیمور کی فوجوں نے اسے تباہ کیا۔ اور ۱۴۲۱ء میں سلطان مبارک شاہ سید نے اسے مٹی گارے سے بنایا۔ لیکن ۵ ماہ کے اندر ہی اندر شیخا کھکھڑ نے اس پر حملہ کیا اور اسے سخت نقصان پہنچایا ۱۴۳۲ء میں شیخ علی نے اس پر قبضہ کر کے مرمت کرایا۔

ہمایوں کی بادشاہت کے سال اول میں جب مرزا کامران کابل سے یہاں آیا۔ تو اس سلسلے میں اس کے دروازوں کا ذکر آتا ہے۔ ہمایوں کے جانشین اکبر نے پرانے قلعے کو مسمار کرا دیا۔ اور ۱۵۶۶ء میں اینٹ پتھروں سے مضبوط تعمیر کرایا۔ جہانگیر کے علاوہ شاہجہان اور اورنگ زیب نے بھی اپنے اپنے زمانے میں مناسب تبدیلی کی۔ باہر کی شمالی فصیل اور خندق کو رنجیت سنگھ نے بنایا تھا۔ ۱۸۴۶ء میں انگریزوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور ۱۹۲۷ء تک فوج کی تحویل میں رہا۔ اس کے بعد اس کی جنوبی فصیل کو گرا کر محکمہ آثار قدیمہ کے حوالہ کر دیا گیا۔

اس قلعہ میں ذیل کی قابل ذکر عمارات ہیں۔

(۱) **دیوان عام:** اسے اکبر نے بنایا۔ اور شاہجہان نے ۱۶۳۱ء میں اس میں اضافہ کیا۔
(۲) **مسجدی دروازہ:** یہ دروازہ اکبر نے قلعہ کے مشرقی جانب بنایا تھا۔
(۳) **جہانگیر کا چوکوشہ قطعہ:** اس کی بنیاد اکبر نے رکھی۔ اور جہانگیر نے مکمل کیا تھا۔
(۴) **مکتب خانہ:** اسے ۱۶۱۷ء میں جہانگیر نے تعمیر کرایا۔
(۵) **شاہ برج:** شیش محل، اسے شاہجہان نے ۱۶۳۱ء میں بنوایا تھا۔ یہ بیگمات کی رہائش گاہ تھی۔
(۶) **موتی مسجد:** یہ سنگ مرمر کی بنی ہوئی مسجد ہے۔ اور اسے شاہجہان نے بنوایا تھا۔

Marfat.com

(۷) دیوان خاص :- یہ عمارت سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اور اسے ۱۶۳۳ء میں شاہجہان نے بنوایا تھا۔

(۸) نولکھا :- یہ خوبصورت عمارت چھوٹے چھوٹے سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اور گلکاری کی ہوئی ہے ۱۶۳۳ء میں شاہجہان نے بنوایا تھا۔

(۹) حضوری باغ :- غالباً بادشاہی مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ اورنگ زیب نے اسے بنوایا تھا۔

لاہور کا شالامار باغ :- اس قلعہ دار باغ میں دریچے اور شہ نشین ہیں۔ اور اس کے بین وسط میں نہر بہتی ہے فن تعمیر کی رو سے مغربی پاکستان میں ایک مخصوص جدت ہے۔ جو شاہجہان کے دور میں ظہور پذیر ہوئی۔ یہ باغ شالامار کے نام سے مشہور ہے جو سنسکرت کا ایک لفظ ہے۔ جس کے معنی محبت کا گھر ہے۔

شاید ہی ایشیا بھر میں کوئی اور باغ ہو۔ جسے قدرت اور انسان نے مل کر ایسا خوبصورت بنا دیا ہو۔ جس کے ساتھ طرح طرح کے افسانے اور روایات منسوب کئے گئے ہوں۔

اس نام کے تین باغ ہیں۔

(۱) سری نگر میں :- اسے شاہجہان نے اپنے باپ جہانگیر کے فرمان کے مطابق ۱۶۱۹ء میں بنایا تھا۔

(۲) لاہور میں۔

(۳) دہلی میں :- یہ ۱۶۵۳ء میں بنا تھا۔ لیکن یہ باغ نیست و نابود ہو چکا ہے۔

یہاں ہم لاہور کے شالامار باغ کا ذکر کرتے ہیں۔ شاہجہان کے احکام کے مطابق یہ باغ کشمیر کے شاہی باغات کے نمونہ پر بنایا گیا تھا۔ اور ۱۶۳۳ء میں خلیل اللہ خاں کی نگرانی میں ۱۷ ماہ ۴ دن کے عرصے میں مکمل ہوا۔ اور اس پر چھ لاکھ روپیہ صرف ہوا۔ باغ کو سیراب کرنے کی غرض سے مادھوپور سے نہر لائی گئی۔ یہ مقام سو میل سے اوپر دور ہے مشہور انجینئر علی مردان خاں اور ملا علاؤالملک تونی نے مل کر یہ نہر بنوائی تھی۔

ملا عبدالحمید لاہوری نے شاہجہان کے حکم کے مطابق بادشاہ نامہ لکھا۔ اور اورنگ زیب کے جانشین شاہ عالم کے زمانہ میں محمد ساقی نے سیر عالمگیری لکھی۔ ان ہر دو حوالوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس باغ کا نام فرح بخش تھا۔ موجودہ مقبول عام نام پہلی دفعہ ان کتابوں میں پایا گیا۔ جو نادر شاہ کے دور میں تاریخ دانوں نے لکھیں۔ جو ۱۷۳۸ء میں نادر شاہ کے ساتھ اس قلعہ میں فروکش تھے۔ لیکن قطعی طور پر یہ نہیں بتایا جا سکتا۔ کہ نام میں تبدیلی کب اور کس طرح ظہور میں آئی۔

احمد شاہ ابدالی کے افراتفری کے زمانہ میں اس باغ کو شدید نقصان پہنچا۔ اس کے علاوہ سکھوں نے یہاں سے قیمتی پتھر اور زینت کے سامان کو لے جا کر اپنی عمارتوں میں بڑنا لطیف اپنی تاریخ لاہور میں لکھتا ہے۔ کہ لہنا سنگھ نے بڑے دروازے کا شہ نشین اتارا۔ اور شہر میں چوبیس ہزار روپیہ کے عوض ایک سنگ ساز کے ہاتھ فروخت کر دیا [illegible]

Marfat.com

ملا ۲۰۰ ایکڑ ہے۔ اور تین قطعوں میں تقسیم ہے۔ پہلے دو میں سطح کا فرق ۱/۲ ۱۰ فٹ ہے۔ اور آخری دو میں ۱/۲ ۹ فٹ۔
پہلے قطعے کی حد پر ایک بڑا چھتے دار شہ نشین ہے۔ جو سنگ مرمر سے نفیس طور پر آراستہ تھا۔ درمیانی نہر اس کے نیچے سے گزرتی ہے۔ اور سنگ مرمر پر خوبصورت آبشار بناتی ہے جس کا پانی ہلکی ہلکی لہروں کے ساتھ ایک مرکزی تالاب میں بہتا ہے۔ اس تالاب میں بے شمار سنگ مرمر کے فوارے ہیں جہاں سے پانی باغ کے آخری تالاب میں جا پہنچتا ہے۔ مرکزی تالاب اور آبشار کے درمیان ایک شاہی تخت اب بھی موجود ہے۔ باغ کے احاطہ میں چھ خوبصورت سرخ پتھر کے بنے ہوئے گنبد اور بہت سے شہ نشین ہیں۔ ان کے علاوہ ترکی کے نمونے کے شاہی حمام اور دوسری کئی عمارتیں مناسب جگہوں پر تفریح کا سامان ہیں۔

حضوری باغ اور سنگ مرمر کی بارہ دری: ۔ (۱) یہ چوگوشہ قطعہ حضوری باغ کہلاتا ہے۔ اس کے وسط میں سنگ مرمر کی بارہ دری ہے۔ شروع میں یہ سرائے تھی۔ جسے اورنگ زیب نے تعمیر کرایا تھا۔ مغلیہ دور میں یہاں سواروں کے دستے اور مسلح فوج جمع رہتی تھی۔

(۲) جنوبی بڑے دروازے کے ساتھ دو منزلہ عمارت بھی اورنگ زیب کے عہد میں بنی تھی۔ یہ ایسے طالبعلموں کی قیام گاہ تھی۔ جو شاہی مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ لیکن بعد میں آبدار خانہ کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ جہاں فرحت بخش باغ مشروبات کا گودام ہوتا تھا۔ رنجیت سنگھ کے زمانہ میں اس کو گلاب خانہ کہنے لگے۔

(۳) سنگ مرمر کی بارہ دری مہاراجہ رنجیت سنگھ نے ۱۸۱۸ء میں تعمیر کرائی تھی۔ اس نے لاہور میں مغلیہ عمارات کو تباہ کیا۔ ان کے سامان کو اس بارہ دری کی تعمیر پر لگایا۔ یہی وہ مقام ہے جہاں مہاراجہ اپنا دربار لگایا کرتا۔ اور حکومت کے امور طے کرتا تھا۔ بعد میں اسی بارہ دری میں شیر سنگھ نے انگریزی سفیر کو شرف باریابی بخشا۔ اس سفیر کو لارڈ ایلن برو نے ۱۸۴۳ء میں بھیجا تھا۔

(۴) یہ دو منزلہ ہے۔ اور ۱/۲ ۴۴ فٹ × ۴۵ فٹ لمبی چوڑی ہے۔ اس میں نہ خانے ہیں۔ اور تمام تر سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہے۔ اس کی اصلی چھت پر گچ سے پتھر کے کٹاؤ سے آرائش کی ہوئی تھی۔ اور اس میں محدب آئینے جڑے ہوئے تھے۔ جو اس کی خوبصورتی کو دوبالا کرتے تھے۔ اس کے بچے ہوئے حصے اب بھی وہاں پائے جاتے ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اگرچہ یہ عمارت ایسے سامان اور مسالہ سے تیار ہوئی جو برباد کی ہوئی عمارتوں سے اکٹھا کیا گیا تھا۔ تاہم دیدہ زیب اور فریب نظر ہے۔ اس پر ۱۹ جولائی ۱۹۳۲ء کو بجلی گری۔ جس کی وجہ سے اس کی دوسری منزل دفعتاً گر گئی۔ اس کے بائیں طرف کچھ فاصلے پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سمادھ ہے۔ یہ سمادھ ۱۸۳۹ء میں تعمیر ہوئی۔

بادشاہی مسجد: ۔ (۱) بڑے دروازے پر کا منقوش کتبہ پتہ دیتا ہے۔ کہ یہ مسجد شہنشاہ اورنگ زیب کے

Marfat.com

ذو دعہ بھائی مظفر حسین المعروف فدائے خاں […]

لاہور کا حاکم مقرر کیا تھا۔ فدائے خاں شاہی جنگی سامان اور […]

کے مطابق اس پر چھ لاکھ روپے سے اوپر اخراجات اُٹھے تھے۔

۲۔ […]ء میں شدید زلزلہ آیا جس نے کونوں والے چاروں بڑے میناروں […]

جس کی وجہ سے انہیں اترنا ہی پڑا لیکن حالیہ مرمت کے دوران میں جو ۱۹۳۹ء میں […]

ان گنبدوں کو از سر نو تعمیر کیا گیا ہے۔ ۱۸۳۹ء میں مہاراجہ رنجیت سنگھ کی موت کے بعد اس کے وارث […]

میں لگ گئے۔ (مصروف) اس افراتفری کے عالم میں قلعے کے سامنے والے بلند میناروں پر ہلکی توپیں

اور وہاں توڑے دار بندوق استعمال کرنے والے سپاہی کھڑے کیے گئے تاکہ وہ قلعہ کے اندر محصور […]

سکیں۔ خالصہ راج کے دور میں یہ مسجد سامانِ جنگ و رسد کے گودام کے طور پر استعمال ہوتی رہی لیکن […]

کے پیش نظر مشرقی دالانوں کو منہدم کر کے انگریزی حکومت نے اسے ۱۸۵۶ء میں مسلمانوں کے […]

۳۔ اس کا روپ پر جمال اور رعب دار ہے۔ اپنی نرالی طرز۔ استواری اور وسعت کے لحاظ سے […]

اس کا شمار مشرقی دنیا کی عظیم ترین مساجد میں ہوتا ہے۔ اس کا کھلا صحن […]

کونے والے میناروں کا باہر کا محیط ۶۷ فٹ ہے۔ اور وہ اپنی کرسیوں سے […] فٹ اونچے ہیں […]

سے بنی ہوئی ہے۔ یہ پتھر و متعدد ارگکاری سے مرصع ہیں۔ ان کے نقوش ایوانِ عبادت […]

اور اجالے میں فرق پیدا کر کے اس کے وسیع اور متناسب سائے کو زیادہ جاذب نظر […]

۴۔ ایوانِ عبادت کے چاروں کونے والے چھوٹے مگر دیدہ زیب مینار فنی حیثیت […]

ہوئے ہیں۔ ان کے گنبد گردنی حصے پر کھنچے ہوئے ہیں۔ اور ان کی گولائی نہایت نفیس ہے

یہ سب مل کر اس شہرہ آفاق عمارت کے فنی کمال کو چار چاند لگا رہے ہیں۔

مسجد وزیر خاں: (۱) جیسا کہ کتبوں میں مذکور ہے علم الدین انصاری ملقب بہ نواب وزیر خاں […]

کی بنیاد ۱۰۴۴ ہجری یعنی ۱۶۳۴ء میں رکھی۔ نواب وزیر خاں چنیوٹ ضلع جھنگ کا رہنے والا تھا […]

میں پنجاب کا نائب السلطنت تھا۔

۲۔ یہ عمارت عہد مغلیہ کے فن تعمیر کی بے مثال ہنرمندی کو بدرجہ کمال واضح کرتی ہے […]

بخش پہلو ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ چکنی مٹی کے ٹھیکرے پر مختلف الالوان […]

کا ہنر ہے۔ ظاہری طور پر سولھویں صدی میں ٹھٹھہ و […] سندھ […]

صدی کے اوائل میں ہی لاہور میں بے حد مقبول ہو چکا تھا

Marfat.com

... میں ... مختلف طرزوں کی ایک درسگاہ ہے پچی کاری پر نہایت نفیس خطاطی اور
... اس کے لئے مخصوص زینت کا باعث ہیں۔
... ہے۔ کہ یہ مسجد زینت و آرائش کی وجہ سے لاہور شہر کا زیور ہے۔

... دراصل یہ عمارت ایک باغ کا دروازہ تھی۔ جو اب نابود ہو چکا ہے۔ اس کے محرابی دروازہ پر کے
... سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۰۵۶ھ یعنی سنہ ۱۶۴۶ء میں زبیدہ بیگم نے اس کی تعمیر شروع کرائی۔ اور بعد میں میاں
... عطا کر دیا۔ جن بیگمات کا ان کتبوں میں ذکر ہے۔ ان کے متعلق تاریخ بالکل خاموش ہے۔ البتہ مقامی روایت
... ہے۔ کہ زبیدہ بیگم کا نام زیب النساء بیگم سے مختص ہے۔ جو شہنشاہ اورنگ زیب کی دختر باکمال تھی۔ میاں بی بی
... کی خادمہ تھی۔ لیکن روایت درست معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ زیب النساء سنہ ۱۶۳۹ء میں پیدا ہوئی تھی۔ اور اس باغ
... کے وقت وہ ابھی کم سن تھی۔

ایک کہانی بیان کی جاتی ہے۔ کہ جب باغ بنایا جا رہا تھا۔ ان دنوں زبیدہ بیگم نے اتفاق سے سن پایا۔ کہ
لوگ اسے میاں بی بی کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس بات پر اس نے یہ باغ میاں بی بی کو عطا کر دیا۔ اور یہ عطیہ کتبے میں
... اس عمارت کا ہر سبب سے نمایاں فنی پہلو اس کا لطیف گوناگوں زینت بخش مرقع ہے۔

Marfat.com

باب دوم

جنگلات

تقسیم :- پاکستان کے معرض وجود میں آنے وقت پنجاب کی تقسیم میں صرف ۲۸ فی صدی جنگلاتی رقبہ پاک پنجاب میں آیا۔ اور ۷۲ فی صدی ہندوستان کے حوالے کر دیا گیا۔ اس طرح پاک پنجاب کے جنگلوں کا رقبہ کل اراضی کے بالمقابل ۴ء۵ فی صدی ہوتا ہے۔ یہ تناسب بہت حقیر ہے یعنی اہل الرائے کے نزدیک کسی ملک کی اقتصادی ضروریات کا نظام صحیح رکھنے کے لئے اس کے کم ازکم چوتھائی رقبہ ۲۵ فیصدی پر جنگلات کا ہونا ضروری ہے ان اعداد کی روشنی میں پاک پنجاب میں جنگلات کی از حد کمی ظاہر ہوتی ہے۔

عمارتی کاموں میں لکڑی کے کثیر خرچ کے علاوہ ایندھن کے لئے بےحد لکڑی درکار ہوتی ہے۔ خاص کر جن ملکوں کی معدنیات میں کوئلہ شامل نہیں۔ ان میں جلانے کی لکڑی کا تمام تر بار ملک کے جنگلوں ہی پہ ہوتا ہے یہی حال پاک پنجاب بلکہ کل مغربی پاکستان کا ہے۔ بدیں وجہ اس صوبہ میں جنگلات کو خاص اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔ اور عوام کا فرض ہے۔ کہ وہ درختوں کو ملک کی خاص دولت سمجھیں۔ انہیں بے وقت کاٹنے اور [illegible]

58924

Marfat.com

پہنچانے سے باز رہیں ۔ تاکہ ہر درخت بڑھت حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ لکڑی اور اپنی زیادہ سے زیادہ قیمت ملک کو دے سکے ۔ ساتھ ہی نئے درخت لگانے کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔ تاکہ درخت جو پہلے ہی کم ہیں ۔ اور زیادہ کم نہ ہونے جائیں ۔ اس کے لئے محکمہ ہر سال "یوم درختاں" مناتا ہے ۔ اور لوگوں کو درخت لگانے کے لئے مفت قلمیں ، پودے تقسیم کرتا ہے ۔

محکمہ جنگلات صوبہ میں جنگلوں کی کمی کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے ۔ تقسیم ملک سے تا ایں دم رقبے فارسٹ ایکٹ کی دفعہ ۳۸ کے ماتحت تجدید جنگلات کے سلسلے سرکاری حفاظت میں آ چکے ہیں ۔ پہاڑی ڈھلوانوں اور تھل پروجیکٹ کے متعلق بھی بہت کام کیا جا رہا ہے ۔ تاکہ صوبہ میں سیلاب اور زمین کے گھساؤ کی روک تھام ہو سکے ۔

اقسام :۔ جنگلات پاک پنجاب کے اضلاع ہمالیہ کے دامن سے سندھ اور راجپوتانہ کے صحرائی حصہ تک پھیلے ہوئے ہیں ۔ یہ خطہ سمندر سے کافی دور واقع ہے ۔ جس سے مون سون ہوائیں اس پر براہ راست اثر انداز نہیں ہو سکتیں ۔ محل وقوع کی خصوصیت کے بلحاظ یہاں مختلف قسم کی آب و ہوا پائی جاتی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ اس صوبہ کے جنگلات مندرجہ مختلف اقسام پر مشتمل ہیں ۔

۱ ۔ سلسلہ کوہ کی بلندیوں پر واقع گھنے جنگلات ۔

۲ ۔ ۷۰۰۰ فٹ سے کم بلندی پر واقع جنگلات جن میں چیل کے درخت اور بانس بھی شامل ہیں ۔

۳ ۔ بنجر علاقوں کے چھیدرے جنگل ۔

۴ ۔ میدانی علاقوں کے کاشتہ جنگل ۔

ہمالیہ کے جنگلات :۔ اقتصادی لحاظ سے مخروطی شکل کے جنگلات سب سے زیادہ مفید سمجھے جاتے ہیں ۔ کیونکہ ان سے دیودار ، کیل ، چیل اور رائی چھال وغیرہ کی عمارتی لکڑی دستیاب ہوتی ہے ۔ ہمالیہ کے جنگلات سطح سمندر سے گیارہ بارہ ہزار فٹ کی اونچائی تک مختلف قسم کے درختوں کے علیحدہ علیحدہ خطے یا پٹیاں (BELTS) واقع ہیں ۔ بارش کی کمی بیشی اور زمین کی موافقت سے کہیں کہیں ایک خطے کے دوسرے خطے میں بھی پیدا ہو جاتے ہیں جن کے ساتھ فی الحقیقت ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا ۔ یہ خطے متوازی قطاروں (BELTS) کی صورت میں نہایت جاذب نظر معلوم ہوتے ہیں ۔

چیل کے درخت :۔ چیل کے جنگلات تین ہزار فٹ سے چھ ہزار فٹ کی بلندی تک ملتے ہیں ۔ یہ جنگلات بالعموم ریتلی اور خشک زمینوں میں پائے جاتے ہیں ۔ ماہرین جنگلات کا قول ہے ۔ کہ چیل کے جنگلوں میں اور کوئی چیز پیدا نہیں ہوتی چیل کی لکڑی عمارتی کاموں کے لئے کم اہمیت رکھتی ہے ۔ اسے زیادہ تر ہلکے عمارتی کاموں ریلوے

Marfat.com

لائنوں کے سلیپروں اور پیکنگ ... بھی جاتی ہے۔

چیل کی قدر و قیمت اس کی لکڑی پر ہی موقوف نہیں ... راولپنڈی، مری اور جہلم کے صدہا دیہاتیوں کو با کار بنائے رکھتی ہے۔

جلّو فیکٹری: اس رال کو لاہور سے بارہ میل کے فاصلہ پر جلّو کی فیکٹری میں ... تیل نکالتے ہیں۔ ۱۹۳۷ء میں راجہ سر دیا کشن کول کی شرکت اس فیکٹری سے ... کیا گیا۔

آلوچے کے درخت: چیل کے خطّہ سے اوپر چھ ہزار سے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک آلوچوں ... اس خطّہ میں سفید بلوط کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ جو اس بلندی سے زیادہ اوپر نہیں ... آلوچہ کے ساتھ ہی دیودار کے درخت بھی پائے جاتے ہیں۔ آلوچہ کی لکڑی ہندوستان ... عمدہ ہوتی ہے۔ اور بالعموم فرنیچر میں استعمال ہوتی ہے۔ اس کے سلیپر بھی عمدہ ہوتے ہیں۔ اس ... کا رال بھی حاصل ہوتا ہے۔ مگر بوجہ موسم گرما کے مختصر ہونے کے اس کو اکٹھا کرنا مشکل کام ہے۔

دیودار: چھ ہزار سے ساڑھے آٹھ ہزار فٹ کی بلندی تک دیودار کے جنگل پائے جاتے ہیں ... پر دیودار کے ساتھ آلوچے کے درخت مخلوط ملتے ہیں۔ مگر یہ بات قابل ذکر ہے ... دیودار کا جنگل ملتا ہے۔ اس جنگل کے اوپر کی جانب چھال دار درختوں کی ... ہو جاتی ہے۔

دیودار کا پورا درخت بالعموم ۱۵۰ فٹ اونچا ہوتا ہے۔ اور اس کا قطر چھتیس انچ ... درختوں کو ہی کاٹ لیا جاتا ہے۔ بعض حالات میں کئی درخت اس سے بھی زیادہ اچھے ... درخت کسی مندر کے قریب کسی وجہ سے نہیں کاٹے جاتے تیس چالیس فٹ بھی موٹے ہو جاتے ...

دیودار کی لکڑی بہت مضبوط اور پائیدار ہوتی ہے۔ عمارتی اغراض بلوں کی تعمیرات ... میں اس کی کافی مانگ ہے۔ پنجاب میں عمارتی کاموں میں اس لکڑی کا پچاس فی صدی ... نوّے فیصدی تک جا پہنچا ہے۔

نو ہزار سے بارہ ہزار فٹ کی بلندی تک چھال دار درخت پائے جاتے ... اور اوپر کے حصوں میں بلوط کے بھورے رنگ کے درخت پیدا ہوتے ...

آگ کی وارداتیں: جنگلات کے اندر سرکاری طور پر ...

Marfat.com

وارداتیں کم سنائی دینے لگی ہے۔ راولپنڈی ڈویژن میں ایسی آگ کی واردات کم کرنے کے لئے اونچے ڈھلوانوں اور پہاڑوں کے اوپر ذرائع آمدورفت میں سہولت پیدا کر دینے کی تدابیر عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ اور آگ کی واردات کم کرنے کی خاطر دیہاتی لوگوں سے ہر طرح اتفاق و یک جہتی پیدا کی جاتی ہے۔

چوڑے پتوں والے درخت: ۔ پہاڑی جنگلات میں سوئی نما پتی والے درختوں کے علاوہ کچھ چوڑے پتوں والے درخت بھی پیدا ہوتے ہیں جن سے سخت قسم کی لکڑی حاصل کی جا سکتی ہے۔ مگر چونکہ ان کی شاخوں کو مویشی کے چارے کے لئے کاٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی افزائش کم ہوتی جا رہی ہے۔ ایسے درخت مری کے علاقہ میں پائے جاتے ہیں ان کی محافظت کے لئے اگر وہاں کے مقامی لوگوں کو تلقین نہ کی گئی۔ تو تھوڑے ہی عرصہ بعد ایسے درخت ناپید ہو جاویں گے۔

جھاڑیدار جنگل: ۔ یہ جنگلات کوہ ہمالیہ کی چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر جہلم کی مشرقی جانب پائے جاتے ہیں۔ اور پانچ چھ ہزار فٹ کی بلندی تک واقع ہیں۔ یہ کسی قدر ڈیرہ دون کے جنگلوں سے مشابہت رکھتے ہیں۔

ان جنگلات میں تین ہزار فٹ سے کم بلندی پر محض جھاڑیاں دکھائی دیتی ہیں۔ جو ایندھن کے سوا اور کسی کام نہیں آ سکتیں۔ اگرچہ ان میں بہت سے درخت موافق حالات میں بڑھ کر عمارتی کاموں کے لئے بھی مفید ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ عموماً ہلکی قسم کی زمینوں میں اگتے ہیں۔ اس لئے اونچے نہیں ہو سکتے۔ اچھی قسم کی زمینوں میں کاشت کی جاتی ہے۔ دوسرے چھوٹے چھوٹے درختوں میں کاؤ، پھلائی اور کیکر شامل ہیں۔ یہ درخت باڑ لگانے، جلانے اور جھانگا کر مویشیوں کو چرانے کے کام میں لائے جاتے ہیں۔

انہیں جنگلات میں کہیں کہیں بانس بھی ہوتا ہے۔ بانس بعض ضروریات میں بے بدل چیز ہے۔ اس سے عمدہ کاغذ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جس سے بانس کی پیداوار کو اقتصادیات میں خاص درجہ حاصل ہے۔

جھاڑیدار ڈھلوانوں والے علاقوں میں کاشتکاری ایک مشکل امر ہے۔ کیونکہ کافی محنت کے باوجود وہاں پر لوگوں کو زمین سے گزران نہیں مل سکتی۔ نیز ڈھلوانوں پر کھونٹ بند کھیت بنائے بغیر جس سے کہ برساتی پانی کی نکاسی کا انتظام ٹھیک رہے۔ کاشتکاری خود ڈھلوانوں کے لئے خطرناک ہے۔

بنجر علاقوں کے جنگلات: ۔ خشک آب و ہوا والے ریتیلے علاقوں میں خاردار جھاڑیوں کے جنگل پائے جاتے ہیں۔ ان میں جنڈ، کیکر، پھلائی، ون اور کریر کی خاردار جھاڑیاں شامل ہیں۔ لیکن صوبہ میں نہری آبپاشی کے ساتھ ساتھ زرعی رقبوں میں توسیع ہو رہی ہے۔ اور ایسے جنگلوں کا حلقہ کم ہوتا جاتا ہے۔

کاشتہ جنگل یا (PLANTATION) انیسویں صدی عیسوی میں نارتھ ویسٹرن ریلوے، اور دریائے سندھ کے اندر جہاز رانی کے لئے ایندھن کی سخت قلت پیش آئی۔ اس وقت پنجاب کے جنگلات سے ان کی ضروریات کے مطابق لکڑی دستیاب

نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے [illegible] میں [illegible]

سال رکھ چھانگا مانگا میں کام شروع کر دیا گیا۔ اس رکھ سے [illegible]

اور بعد ازاں کئی برس تک چھانگا مانگا رکھ کی لکڑی سے بہت مدد لی گئی [illegible]

بجائے کوئلہ کا استعمال ہونے لگا۔ اور ادھر لکڑی کی ضرورت ختم ہو گئی۔ لیکن [illegible]

میں لکڑی کا خرچ بتدریج بڑھتا گیا۔ اس لئے پنجاب گورنمنٹ کو مزید رکھوں میں چھانگا [illegible]

کی ضرورت کا احساس ہوا۔ چنانچہ اس وقت ایسی آٹھ رکھیں اکاسی ہزار (۸۱۰۰۰) ایکڑ میں [illegible]

کی ضرورت کو پورا کر رہی ہیں۔ ان رکھوں سے ایندھن اور عمارتی لکڑی دستیاب ہوتی ہے۔ ان [illegible]

پیداوار دو لاکھ اسی ہزار (۲۸۰۰۰۰) مکعب فٹ کے شمار کی جاتی ہے۔ ذیل کے نقشہ سے اس پیداوار کا

اندازہ ہوگا۔

نام رکھ	رقبہ	جس سال جاری [illegible]
چھانگا مانگا	۱۲٫۵۱۶	[illegible]
چیچاوطنی	۹٫۰۸۵	۱۹۱۳
خانیوال	۱۲۵۰۹	۱۹۱۶
تیرہ	۸۴۷	۱۹۱۷
واپھر	۶۵۹۸	[illegible]
میراں پور	۱۰٫۰۰۶	[illegible]
عارف والہ	۹٫۸۳۹	[illegible]
دیپالپور	۹٫۵۴۷	[illegible]

رکھوں کے درخت :۔ مذکورہ بالا رکھوں میں ایندھن کی لکڑی کے لئے چار قسم کے درخت پیدا [illegible]

کریر۔ ون اور فراش یہ چاروں قسم کے درخت قدرتی طور پر الگ الگ خطوں کی پیداوار ہیں [illegible]

جنڈ :۔ ایندھن کے لئے جنڈ کی لکڑی سب لکڑیوں پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس لئے [illegible] درخت

خصوصیت سے پائے جاتے ہیں شیشم کی طرح اس کے درخت بھی دریاؤں [illegible]

کریر :۔ کریر کا درخت عام طور پر اپنی قسم کے کئی اور درختوں کے [illegible]

اس قسم کی زمین میں کھاد کے عناصر نہیں پائے جاتے۔

Marfat.com

... زمینوں سے ازخود اگ آتے ہیں۔ اس درخت کی لکڑی سے اگرچہ ہلکی قسم
... ہے۔ مگر یہ درخت اونٹوں کے لئے چارہ مہیا کرتے ہیں۔

... کے درختوں کے جھنڈ اکثر برساتی پانی کے گڑھوں۔ نہروں کے کنارے اور ندی نالوں کے قریب ... جاتے ہیں۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ ون اور فراش کے درختوں والی زمین زرعی اعتبار سے ہلکی شمار ہوتی ہے۔
فراش بالائی زمینوں کا ایک نہایت مفید درخت ہے۔ اس کے سائے میں کئی ایسے پودے لگائے جا سکتے ہیں جن کی پرورش سایہ کے بغیر محال ہے۔ پہلے اس کی لکڑی کا کوئی خاص مصرف نہیں سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب اس کی ضرورت محسوس کی جانے لگی ہے۔

رکھوں کے دیگر درخت :۔ مذکورہ بالا درختوں کے علاوہ کئی اور قسم کے مفید درخت بھی رکھوں میں اگائے جاتے ہیں۔ جن میں شیشم خاص طور پر مشہور ہے۔ اس کی لکڑی عمارتی کاموں کے لئے اور فرنیچر بنانے کے واسطے از بس مفید ہے۔ شہتوت کی لکڑی سیالکوٹ کی کھیل کا سامان بنانے والی فیکٹریوں کے کام آتی ہے۔ دھریک یا بکائن ایک اور مضبوط درخت ہے۔ یہ پانی کی کمی کو پہلے دونوں درختوں کی بہ نسبت زیادہ برداشت کرتا ہے۔

رکھوں کی عام حالت :۔ ان کاشتہ درختوں والی رکھوں کا خرچ ان کی اپنی آمدنی سے چلایا جاتا ہے۔ ان میں مذکورہ درخت تھوڑے تھوڑے فاصلے پر پندرہ فٹ سے تیس فٹ تک اونچے پائے جاتے ہیں۔ رکھوں کے اندر ریڑھ گاڑی بآسانی چلائی جا سکتی ہے۔ چونکہ میلوں تک یہ درخت قطار در قطار ٹکڑوں کی شکل میں لگائے گئے ہیں۔ جن میں راستہ بھول جانے کا امکان ہے۔

پہاڑوں پر جنگلات کی ضرورت :۔ دریاؤں کے تمام پانی کا استعمال میں آنا نہایت مشکل بلکہ ناممکن بات ہے۔ راستوں کے ہیر پھیر اور نشیب و فراز میں کچھ پانی ضرور ضائع جائے گا۔ لیکن اگر پہاڑی ڈھلوانوں کے جنگلات اور وہاں کی تمام رکاوٹیں ہٹا دی جاویں۔ تو بارش کا سب پانی بہہ کر فوراً دریاؤں میں چلا جائے گا۔ اور ان میں طغیانی کا باعث ہوگا۔ علاوہ ازیں ایسے حالات میں سب کا سب پانی جلد دریا برد ہو کر بستیوں کو نقصان پہنچاتا ہوا سمندر میں چلا جائے گا۔ اور د... آہستہ آہستہ بہہ کر خشک موسم میں آبپاشی کا فائدہ نہ پہنچا سکیں گے۔ چونکہ اس وقت تک وہ خود ہی خشک ہو جایا کریں گے۔ علاج اس کا یہی ہے۔ کہ پہاڑوں اور ڈھلوانوں پر جنگلات کو برقرار رکھا جائے۔ جو دریاؤں کو تمام سال آہستہ آہستہ پانی دیتے رہیں۔

پانی جمع کرنے کی ضرورت :۔ نہری آبیاری روئیدگی کے لئے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ خاص کر ہری ہری گھاس کو گرمی کی شدت سے اور کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ اور جس کی طرح فارموں میں بے حد ضرورت رہتی ہے۔ مذکورہ رکھوں ... میں کاشت کی جاتی ہے۔ لیکن اب وقت آ رہا ہے جبکہ شاید شہری آبادی کی بڑھتی ہوئی رفتار ...

Marfat.com

سے ان رکھوں کی جائے وقوع تبدیل کرنے کی ضرورت لاحق ہوگی۔

پنجاب کے دریاؤں کا پانی آبپاشی کی غرض سے چھوٹی چھوٹی نہروں میں بانٹ دیا جاتا ہے۔ تالابوں وغیرہ میں اکٹھا نہیں کیا جاتا۔ اصل میں نہروں کی سکیم سے تمام سال آبپاشی لینا مقصود تھا۔ مگر اس وقت حالت یہ ہے کہ ان سے صرف فصل خریف کو ہی ضرورت کے مطابق پانی مل سکتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ماہ جون میں بڑے پہاڑوں کی برف سے پگھلا ہوا پانی دامن کوہ میں بارش کے ساتھ مل کر سرما میں دریاؤں کے پانی کی مقدار سے قریب سوگنا ہو جاتا ہے۔ جاڑوں میں یہ دریا فصل ربیع کے لئے پانی نہیں دے سکتے۔ موسم سرما میں نہروں کے پانی سے زمینداروں کی بہت کم ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔

نہری آبادیوں کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ پانی کی قلت مانی جا چکی ہے۔ اس مشکل کشائی کے لئے بھاکڑہ ڈیم سکیم گورنمنٹ کے پیش نظر ہے۔ جس میں ابھی کچھ سیاسی تدابیر اور انتظامی مشکلات درپیش ہیں۔ مگر امید کی جاتی ہے۔ کہ پنجاب کے روشن دماغ انجینئر اس کا کوئی حل پیدا کر لیں گے۔

جنگلی جانور: ۔ مذکورہ بالا جنگلات کے اندر کئی قسم کے جانور پائے جاتے ہیں جن میں چیتے۔ بھیڑیئے۔ ریچھ۔ نیل گائے۔ سؤر۔ گیدڑ۔ ہرن۔ پہاڑی بکرے اور خارپشت شمار میں لائے جا سکتے ہیں یہ جانور سبزہ زاروں میں اکثر نقصان کرتے رہتے ہیں۔ نیز وہاں کے گدی لوگ ہر سال پالتو بھیڑوں اور بکریوں کی چرائی کر کے بیچارے پہاڑی کسانوں کی کھیتی باڑی کا نقصان کرتے رہتے ہیں۔

جنگلاتی کمیٹی: ۔ ستمبر ۱۹۳۷ء میں پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے ایک جنگلاتی کمیٹی مقرر کی گئی۔ اور مسٹر جی۔ گاریٹ۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ ایم۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ ایف۔ آر۔ جی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ ایس اس کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے چار ممبر اس کی اعانت میں دیئے گئے۔ اس کمیٹی میں محکمہ جنگلات سے کسی افسر کا تقرر عمل میں نہ لایا گیا صرف مسٹر اے۔ ایف۔ پی۔ ہمیلٹن اور بی اے۔ ایم۔ سی۔ آئی۔ ایف۔ ایس نے سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

اس کمیٹی نے ضلع اٹک۔ راولپنڈی۔ جہلم اور کانگڑہ میں دورہ کر کے وہاں کے جنگلات اور ان کے قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں کی شکایات سنیں۔ اور ان کے تدابیری طریقوں پر غور کیا۔ اسی سلسلہ میں جون ۱۹۳۸ء کے اندر شملہ میں زیر صدارت آنریبل وزیر مالیہ ایک کمیٹی منعقد کی گئی جس میں پنجاب کے فنانشل کمشنر بہادر۔ سیکرٹری فنانشل ڈیپارٹمنٹ اور محکمہ جنگلات کے چار افسر شرکت فرما ہوئے۔ ان ہر دو کمیٹیوں کی رپورٹ پر پنجاب گورنمنٹ نے کچھ سفارشات عمل میں لائے جانے کے لئے منظور فرمائیں۔ اور ایسی چند ایک اور سفارشات پر مزید تحقیقات کے لئے احکام جاری ہوئے۔

چارہ مویشیاں: ۔ زراعت کے باب میں بیان کیا جا چکا ہے۔ کہ پنجاب کی آبادی زیادہ تر غریب کسانوں پر مشتمل ہے اور چونکہ ان کم مایہ لوگوں کو کھیتی سے اپنی ہی گزران بمشکل میسر آتی ہے۔ لہٰذا وہ مویشیوں کے لئے چارہ کی کاشت کرنے کی طرف زیادہ توجہ نہیں دے سکتے۔

Marfat.com

کسانوں کے افلاس اور مویشیوں کی بتدریج نسلی کمزوری کو دیکھ کر گذشتہ ۱۹۲۷-۲۸ء میں گورنمنٹ کی طرف سے ایک کمیٹی مویشیوں کی خوراک کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے مقرر کی گئی۔ اس کمیٹی نے اپنے کئی اجلاس میں متعدد تجاویز پیش کیں۔ ان تجاویز پر گھاس اور چارہ کی اقسام کو بہتر بنانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

پہاڑی علاقوں میں چارہ کی عام قلت دیکھنے آتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض اوقات اور کسی قسم کا چارہ میسر نہ ہونے سے چاولوں کی فصل کے چھلکے ہی ہل چلانے والے بیلوں اور کثیر دودھ دینے والے جانوروں کو کھلائے جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ عام پہاڑی علاقوں میں بہت کمزور مویشی پائے جاتے ہیں۔ اچھی قسم کے مویشی صرف انہیں علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ جہاں چراگاہیں مشترکہ نہیں ہوتیں۔

عام طور پر پہاڑوں کے دامن میں گھاس کی افراط ہونی چاہیئے۔ کیونکہ میدانی علاقوں میں اول تو گھاس پیدا ہی کم ہوتی ہے۔ اور جو گھاس پیدا ہوتی ہے۔ اس پر تمام سال کثرت سے مویشی چرتے ہیں لیکن اس کا جواب صرف یہی ہے کہ دامن کوہ کے ٹکڑوں کی روئیدگی کی حالت خراب ہو چکی ہے۔ انہیں پھر سے اس قابل بنانے کی ضرورت ہے

سالانہ مال گزاری: کوہستانی علاقوں میں بعض مقامات پر نقل و حرکت دشوار اور انسانی گزر تقریباً ناممکن ہے۔ اگرچہ ایسے علاقوں میں تجارتی نقطۂ نگاہ سے ریلوں اور سڑکوں کو بتدریج وسعت دی جا رہی ہے۔ لیکن لکڑی کے لئے دریاؤں کی راہ بہالانے کا طریق زیادہ کامیاب رہا ہے۔ پنجاب کے مذکورہ بالا جنگلات کی پیداوار سے ۲۰ لاکھ روپے سالانہ مالگزاری حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ جنگلات کی اس پیداوار کی قیمت جو عطیات کے طور پر تقسیم کر دی جاتی ہے۔ قریب ۲۵ لاکھ روپے سمجھی جاتی ہے لیکن میزانیہ تیار کرتے وقت یہ اعداد و شمار سرکاری طور پر نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں۔

سرکاری ملازمین: جنگلات کے اندر ایک مہتمم کے سپرد صرف ایک مزرعہ کا انتظام دیا جاتا ہے۔ ایک افسر ایک بلاک کا نگران شمار ہوتا ہے۔ اور ایک بلاک ۲۵۰۰ پچیس سو ایکڑ زمین پر مشتمل ہوتا ہے یعنی دس ہزار ایکڑ زمین پر نگرانی کے لئے چار عدد بلاک افسروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ دیگر ملازمین میں سے گارڈ اور بیلدار وغیرہ شامل ہیں۔

ملازمین جنگلات اگرچہ پہلے بھی عوام کی شاملات اور دیگر چراگاہوں کے متعلق رائے زنی کرتے رہے ہیں۔ مگر اب دیہات سدھار سکیم کے رائج کئے جانے پر انہیں اس معاملہ میں کھلی کھلی اظہار رائے کا موقع دیا گیا ہے۔ حال ہی میں محکمۂ جنگلات نے مویشیوں کے لئے باڑ لگا کر بند رقبوں میں چارہ پیدا کرنے کی سفارش کی ہے۔

عام میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ محکمۂ جنگلات صوبہ بھر کے پہاڑی علاقوں اور تمام بنجر زمینوں پر اختیار رکھتا ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہے محکمہ جنگلات کے اختیارات ابھی تک بہت محدود ہیں۔ اور زمینوں کی حالت درست کرنے کے لئے عوام کے تعاون کی ازحد ضرورت ہے۔

Marfat.com

باب سوم

آثارِ قدیمہ

مختلف آرا : ۔ آثار قدیمہ کی زنجیر ماہرین و مؤرخین کی متفقہ کوشش سے بنتی ہے ۔ اور حال کو ماضی سے [illegible] ہستی کے منتشر اجزا میں ربط پیدا کرتی ہے ۔ بعض مؤرخین کہتے ہیں ۔ کہ پنجاب کی تاریخ کا شمار اس وقت [illegible] ہے ۔ جبکہ ہمالیہ کی چوٹیوں سے برف کے تودے گر کر اس سرزمین کی روئیدگی کو ناپید کرتے تھے ۔ اس [illegible] کا پتہ لگانا محال ہے ۔

موجودہ تحقیق کے لحاظ سے یہ کہا جاسکتا ہے ۔ کہ کئی ہزار برس قبل مسیح دراوڑی نسل کے لوگ [illegible] بحیرہ روم کے کنارے خیال کیا جاتا ہے ۔ سندھ کے راستے یہاں داخل ہوئے تھے ۔ [illegible] نامی اب تک بولی جاتی ہے ۔ جو دراوڑی زبان سے ملتی جلتی ہے ۔

سندھ کے تمدن کے بعد آریائی تہذیب کی جھلک ملتی ہے ۔ اس نسل کے لوگ [illegible] سے پندرہ سو سال قبل از مسیح تک یا اس کے بعد بھی آتے رہے ۔ اور [illegible] رکھنے والے ، مویشی رکھنے والے ، کھیتی باڑی کرنے والے [illegible]

Marfat.com

... کی تاریخ کی کتابوں میں اکثر ملتا ہے۔ ایسی تصانیف سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ خطہ زمین ... قبل مسیح میں مہاراجہ اشوک کی سلطنت کا ایک جزو رہا ہے۔ آثار قدیمہ کی معلومات سے اکثر تاریخ دان اسی ... سے اپنی واقفیت کا حوالہ دیتے ہیں۔ ایسے تاریخدانوں نے عام خیال کر رکھا ہے۔ کہ زمانہ قدیم کے آریہ لوگ ... تعمیرات میں کوئی قابلیت نہیں رکھتے تھے۔ نیز یہ کہ پرانے لوگوں کے بادشاہوں کے محلات اور قلعہ جات بھی محض مٹی۔ گارے۔ بانس اور چٹائیوں سے اور معماری کے کام کے بغیر ہی بنے ہوئے ہوتے تھے۔

مسٹر فرگسن جن کی رائے فن تعمیرات میں سب سے زیادہ مستند مانی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا معلومات سے اختلاف رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ کہ پتھر کی پرانی تعمیرات کو صرف سنہ ۲۵۰ قبل مسیح یعنی مہاراجہ اشوک کے زمانہ ہی سے شمار نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ کئی مقامات پر کھنڈرات سے محض یونانیوں کی کاریگری ظاہر ہوتی ہے۔

محترمہ مننگ صاحبہ اسی چیز کو بڑے وثوق سے بیان فرماتی ہیں۔ وہ اپنی تصانیف میں لکھتی ہیں۔ کہ سنہ ۳۲۶ قبل مسیح میں یونان کے کاریگر سکندر اعظم کے ہمراہ آئے۔ انہوں نے خطہ کشمیر میں سنگ تراشی کا کام شروع کیا۔ اور دریائے سندھ کے قریب روپیہ پیسہ کی ٹکسالیں قائم کیں۔ ان واقعات سے یونانیوں کا اثر صاف عیاں ہے۔ نیز یہ کہ بدھ مذہب کی یادگاریں سنہ ۲۵۰ قبل مسیح کے پیشتر کی کہیں نہیں ملتیں۔

ریسرچ :- یہ قرین قیاس نہیں۔ کہ پنجاب جیسے زرخیز خطہ میں لوگ نسل بعد نسل صدیوں سے زندگی گزار دیں۔ اور اپنی ہستی کا کبھی کوئی نشان نہ چھوڑیں۔ اس کیفیت سے عہد سلف کی حالت کو ریسرچ کے کام سے ہمارے زمانہ تک نظر انداز دیکھ کر محض تاسف ہوتا ہے۔ اور اگر اب اس کام کو شروع کیا جا چکا ہے۔ تو یہ واضح کر دینا از بس ضروری ہے۔ کہ اس عنوان سے ہمیں پنجاب کی قدیمی یادگاروں کی گنتی مقصود نہیں۔ مسلمان بادشاہوں کی سینکڑوں خوبصورت یادگاریں موجود ہیں۔ جس احتیاط سے ان کی نگرانی کی جاتی ہے۔ اس کا اندازہ دیکھنے والوں کو جہانگیر بادشاہ کے مقبرہ اور لاہور کے پرانے قلعہ سے ہو سکتا ہے۔ اور یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پنجاب کے اندر کی یادگاریں سابقہ ہندوستان کے کسی حصے کی یادگاروں سے کم حیثیت نہ رکھتی ہوں۔ یا یہ کہ شاید تعداد میں بھی کچھ زیادہ ہوں۔ لیکن ہمارے صوبہ میں آثار قدیمہ کا ابھی تک بہت تھوڑا پتہ چل سکا ہے۔

پنجاب میں عہد سلف کے نشانات واقعات زمین کی کھدائی سے معلوم کئے جا رہے ہیں۔ کئی ایک مقامات پر کھدائی کا کام کیا جا چکا ہے۔ جس میں کچھ نہ کچھ کامیابی ضرور ہوئی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ سالہا سال کی کھدائی کے کام سے جو تسلی بخش نتائج ہمیں ٹیکسلا کے مقام پر میسر ہو چکے ہیں۔ وہ اور کہیں نہیں ملتے۔ ہڑپا ضلع منٹگمری میں سنہ ۱۹۲۱ء سے کھدائی کا کام قریب ہر سال کیا جا رہا ہے۔ وہاں کی معلومات نے بھی ہمارے علم میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ان دو مقامات کے علاوہ اور کوئی جگہ ایسی نہیں دکھائی دیتی۔ جو اس شاندار صوبہ کے عام انسانی تمدن اور خاص کر سابقہ ہندوستان کی

Marfat.com

تاریخ میں اصلاحات پیش کر سکے۔

طریقۂ معلومات :- دنیا کے تمام ممالک میں آثار قدیمہ کے کام میں بڑی بڑی معلومات ہمیشہ پرائیویٹ جماعات اور رؤسا کے عطیات سے کی جاتی ہیں۔ برخلاف اس کے پاکستان کے اندر ایسا تمام مصرف سرکاری روپیہ پیسہ سے ہوتا ہے اور چونکہ یہ کام ابھی تک کئی قسم کی مصروفیتیں رکھنے والے افسروں کی نگرانی میں چلتا رہا ہے۔ اس لئے عوام الناس اس علم سے اچھی طرح مستفیض نہیں ہو سکے۔ لیکن اب پنجاب کے اندر چندہ جمع کرنے کی سکیم اور علم دوست ڈائریکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ کی دلچسپی سے ایسی تحریک کے رنگ پکڑ لینے کی امید بندھ گئی ہے۔

ہڑپا :- یہ مقام سنہ ۱۸۲۶ء میں پہلی مرتبہ مسٹر مسی ٹیسن نے دیکھا تھا۔ اس کے بعد سنہ ۱۸۵۳ء اور سنہ ۱۸۵۶ء میں جنرل الیگزینڈر کننگھم نے یہاں پر کھدائی کی۔ ان کو کچھ ایسی تعویز نما مہریں اور دیگر اشیاء دستیاب ہوئیں جن سے ان آثار کی قدامت کا پورا یقین ہو گیا۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں گورنمنٹ نے ان کو آثار محفوظ قرار دے دیا۔ اس کے بعد سنہ ۱۹۲۰ء سے لے کر سنہ ۱۹۳۴ء تک اور پھر سنہ ۱۹۴۶ء میں یہاں محکمہ آثار قدیمہ نے باقاعدہ کھدائی کی۔ جس سے مکانوں کے آثار دلچسپ پرانی اشیاء اور قدیم انسانوں کے ڈھیر وغیرہ برآمد ہوئے۔

تمدن :- ان کھدائیوں سے پاکستان کی قدیم تہذیب کے متعلق جو اہم انکشافات ہوئے۔ انہوں نے زمانہ قبل از تاریخ کے متعلق ہماری معلومات میں انقلاب پیدا کر دیا۔ اور پہلی مرتبہ پورے وثوق سے یہ معلوم ہوا۔ کہ اب سے تقریباً پانچ ہزار سال قبل بھی یہ ملک متمدن لوگوں سے آباد تھا۔ جن کی تہذیب سنہ ۲۵۰۰ سے لے کر سنہ ۱۵۰۰ قبل مسیح یعنی ایک ہزار سال تک پورے شباب پر تھی۔ اور دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی وادیوں پر چھائی ہوئی تھی۔ یہ لوگ قلعہ بند شہروں میں رہتے اور اونچے معیار کی شہری زندگی یعنی میونسپل انتظام صفائی تمام اور شہری دفاع کے طریقوں سے پوری واقفیت رکھتے تھے۔ مشرق وسطیٰ کے قدیم ایشیائی ممالک۔ ایران، عراق اور مصر وغیرہ سے اپنے تجارتی تعلقات رکھتے تھے۔ علاوہ ازیں دھات سے گھریلو اور دیگر تمدنی ضروریات کے لئے مختلف چیزیں جیسے برتن اوزار اور اسلحہ وغیرہ بناتے تھے۔ مگر ایک بات خصوصیت سے یاد رکھنے کی ہے۔ کہ یہ لوگ لوہے سے قطعاً ناواقف تھے۔ اور جو گھریلو اشیاء آج کل لوہے کی بنتی ہیں۔ وہ تانبے یا کانسی سے بناتے تھے۔ اس وجہ سے ان شہروں کی تہذیبی عہد کو تانبہ کا عہد کہا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ وادی، ہڑپا اس کے کسی قریب تانبہ کی کانیں ان قدیم لوگوں کو معلوم تھیں۔ سونے، چاندی اور دوسری دھاتوں ہاتھی دانت گھونگا۔ نرم قسم کے سنگ مرمر اور عقیق وغیرہ کی بنائی ہوئی آرائشی اشیاء اور زیورات استعمال کرتے تھے۔ مٹی کے برتنوں کی صنعت کے اچھے ماہر تھے۔ گھریلو کھیل کھیلتے۔ کھیلوں کے تختوں اور بانسوں سے واقف تھے۔ ناچ و رنگ کا بھی رواج تھا۔ کم از کم ایک برتن پر رنگ آمیزی کے نشانات ملے ہیں۔ جن میں سبز و سرخ رنگ کو سلیقے اور ترتیب سے استعمال کیا گیا ہے۔ برتنوں پر انسانی، حیوانی، نباتاتی

Marfat.com

... اور ... پائی گئی ہیں۔ کپڑے کا استعمال جانتے تھے۔ اور اس پر کشیدہ کاری بھی کرتے تھے۔ مُردوں کو ... شمالاً جنوباً قبروں میں دفن کرتے تھے۔ یا ان کی سب یا کچھ ہڈیوں کو برتن میں رکھ کر دفن کرتے تھے۔ ... یہ مختلف طریقے مختلف اعتقاد کے لوگوں کے معلوم ہوتے ہیں۔ مُردوں کے ساتھ دو دو سے لے کر چالیس برتن تک دفن کرتے اور بعض دفعہ متوفیوں کا آرائشی سامان اور زیورات مثلاً تانبے کے شیشے اور انگوٹھیاں وغیرہ بھی دفن کرتے تھے۔ ۱۹۴۶ء کی کھدائی میں ایک ایسا ڈھیر بھی برآمد ہوا۔ جس کو لکڑی کے صندوق میں کاتے کا کفن دے کر دفن کیا گیا تھا۔ غالباً قدیم مصریوں کی طرح وہ اس بات کے بھی قائل تھے۔ کہ انسانی روح مرنے کے بعد دنیاوی چیزوں کی ضرورت محسوس کرتی ہے۔ اس لئے وہ برتن وغیرہ مردے کے ساتھ دفن کرتے تھے۔ کھدائی سے یہ بات واضح ہوئی ہے۔ کہ ہڑپہ کا قدیم شہر دو مختلف حصوں میں آباد تھا۔ بالائی اور زیریں۔ بالائی حصہ دوسرے حصہ سے سطح میں اونچا ہے۔ اور مغربی جانب ہے۔ یہ شکل میں تقریباً مستطیل ہے۔ شمالاً جنوباً ۰۰ ۴ گز اور شرقاً غرباً ۲۰۰ گز لمبا ہے۔ بھاری اور مضبوط شہر پناہ سے محصور ہے۔ شہر کی تعمیر اور حفاظت میں جو احتیاط برتی گئی ہے۔ اس سے دو باتیں صاف ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اول یہ لوگ سیلاب کی تباہ کاری سے آگاہ تھے۔ دوم یہ کہ ان کو دشمنوں کا خطرہ تھا۔ جس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ کہ حملہ آوروں کا وجود ملک میں موجود تھا۔ اور یہ کہ ہڑپائی لوگ کچھ نہ کچھ جنگجو بھی ضرور تھے۔

عمارتیں عام طور پر مستطیل ہیں۔ پختہ اینٹوں کی بنی ہوئی ہیں۔ اور ایک سے زیادہ منزل کی بھی ہیں۔ اینٹوں کی عام جسامت گیارہ انچ لمبی اور ساڑھے پانچ انچ چوڑی ڈھائی انچ سے دو انچ موٹی ہے۔ یہ ایسا سائز ہے۔ جو موجودہ گمان یعنی انگریزی اینٹ کے مقابلہ میں بھی بہتر کہا جاسکتا ہے۔ غسل خانے چھوٹی بڑی نالیاں۔ کچی اینٹ کے بنے ہوئے چبوترے۔ چو بچے اور کوڑے دان عام ہیں۔ کنوئیں عام طور پر گاؤ دم اینٹوں کے بنے ہوئے ہیں۔ اور ان کے قطر ایک فٹ دس انچ سے لے کر سات فٹ تک ہیں۔ کنوؤں کی تعمیر میں گاؤ دم اینٹوں کا استعمال کرنا ہڑپائی لوگوں کے فن تعمیر کے تجربہ کی ایک بیّن دلیل ہے۔ عمارتیں دو حصّوں میں تقسیم کی جاسکتی ہیں۔ رہنے کے مکان اور پبلک عمارتیں۔ شہر عام طور سے محلوں میں تقسیم ہے۔ عمارتیں اور گلیاں قرینے سے تجویز شدہ ہیں۔ جن سے منصوبہ بندی کا بھی کچھ نہ کچھ پتہ چلتا ہے۔ خاص عمارتوں میں GREAT GRANARY یعنی غلہ کے بڑے گوداموں کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ یہ ہڑپہ کی موجودہ عمارتوں میں سب سے بڑی ہے۔ قدیم ہڑپہ کے وسطی زمانہ کی عمارت ہے۔ اور دو قطعوں پر مشتمل ہے۔ جو آمنے سامنے ہیں۔ دونوں کے درمیان ۲۳ فٹ کی فصیل ہے۔ ہر ایک قطعے میں چھ بڑے کمرے تقریباً ۵۰ فٹ لمبے اور ۱۷ فٹ چوڑے ہیں۔ ہر ایک کمرے کو درمیانی دیواروں کے ذریعہ چار حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ دوسری قابل ذکر عمارت مزدوروں کے مکانوں کے نام سے موسوم ہے۔ یہ گوداموں کے نزدیک ہے۔ یہ مکان اگرچہ نہایت خستہ حالت میں ہیں۔ اور کہیں کہیں سے ان کے آثار ... اصل خاکہ کا پتہ چلتا ہے۔ یہ تعداد میں چودہ ہیں۔ اور دو قطاروں میں آمنے سامنے بالترتیب بنائے

Marfat.com

گئے ہیں۔ چونکہ ان میں بہت سی بھٹیاں ملی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مزدوروں کے رہنے کے مکان تھے۔ ان مکانوں کے نزدیک پختہ اینٹ کے بنے ہوئے تقریباً بیس گول چبوترے برآمد کئے گئے ہیں۔ جو غلہ بھرنے کے گودام اور مزدوروں کے مکانوں کے درمیان واقع ہیں۔ ان کا قطر ۸ فٹ سے لے کر ۱۱ فٹ تک ہے۔ اور ان میں سے ہر ایک کے بیچ میں ایک گول گڑھا ہے۔ جو اب مٹی سے پر ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ قدیم زمانہ میں اس میں لکڑی کی اوکھلیاں لگی ہوں گی۔ یہ خیال اس لئے ہوا کہ کھدائی کرنے وقت ایک گڑھے سے جلے ہوئے جو اور بھوسی برآمد ہوئی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ مکانات غلے کے گوداموں کے ایک کارخانہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ مزدور غلہ کو ان چبوتروں پر کوٹ کر صاف کرتے اور گوداموں میں بھر دیتے تھے۔

نسل: ہڑپائی لوگ پتلے اور میانہ قد کے ہوتے تھے۔ خدوخال باریک تھے۔ مگر بعض صورتوں میں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ناک قدرے چھوٹی اور چپٹی ہوتی تھی۔ یہ لوگ بلاشبہ غیر آرین نسل کے تھے۔ ممکن ہے کہ سامی نسل کے ہوں کم از کم مہا بخو دارو سے جو بت برآمد ہوئے ہیں۔ ان کے خدوخال سر کے بال اور داڑھی کے رکھنے کے طریقے سے اس خیال کو تقویت پہنچتی ہے۔ ہڑپہ میں تقریباً ہر گھر سے عورت کی چھوٹی چھوٹی مورتیاں ملی ہیں۔ یہ مٹی کی بنا کر پکائی ہوئی ہیں۔ اور ایک خاص شکل کی ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی پرستش ہوتی تھی۔ اور یہ دیوی ماتا کی مورتیاں ہیں۔ دیوی ماتا اولاد اور فصل دینے والی دیوی کا نام ہے۔ اس کی پرستش قدیم زمانے کے بہت سے ممالک میں ہوتی تھی۔ اور ہندوستان کے پست طبقہ میں آج کل بھی کسی نہ کسی شکل میں مثلاً "سیتلا ماتا" رائج ہے۔ اس دیوی کے لئے غالباً قربانی بھی کرتے تھے۔ ہڑپہ سے نکلی ہوئی مہروں پر شیر۔ ہاتھی۔ گینڈا۔ بھینس۔ مگرمچھ اور دیگر جنگلی جانوروں کی تصویریں ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہڑپائی لوگ خونخوار اور غضبناک جانوروں کی پرستش کرتے تھے۔ شاید ان کی خونخواری سے بچنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس سلسلے میں ایک دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ ہڑپائی لوگ غالباً گھوڑے سے واقف نہ تھے۔ کیونکہ اس جانور کی تصویر ان کی مہروں یا نقش و نگار میں نہیں ملتی۔ مہریں بطور تعویز کے بھی استعمال ہوتی تھیں۔ چونکہ ان میں سے بعض میں دھاگے ڈالنے کے لئے سوراخ ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ انڈس کے یہ قدیم لوگ تعویز اور طلسم کے بھی قائل تھے۔ برآمدہ مہروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ ایک ایسے دیوتا کی بھی پوجا کرتے تھے۔ جس کو ہندوؤں کے دیوتا شیوجی کا پیشرو کہا جا سکتا ہے۔ غالباً اس کی پرستش افزائش نسل۔ درندوں اور چارپایوں کے دیوتا کی حیثیت سے کی جاتی تھی۔ پیپل کے درخت کو دیوتا سمجھتے تھے۔ اکثر مہروں پر ایک خاص قسم کے بجار کی بھی تصویر ہے۔ جو اب انڈس بل کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ یہ توانا اور تندرست جانور بڑا دیدہ زیب ہے۔ کوتاہ گردن۔ لٹکی ہوئی بڑی والی گردن کی کھال۔ اونچے لمبے قوس نما سینگ۔ اونچی ٹانٹ لمبی دم۔ اور رنگ۔ یہ اس کا حلیہ ہے۔ اس قسم کے بجار کی ایک تصویر عراق کے مقام تل اغراب سے بھی ملی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ بجار کا یہ تقدس انڈس کے اور مشرق وسطیٰ کے قدیم لوگوں میں مشترک تھا۔ مختصر یہ کہ وہ لوگ

Marfat.com

کے پیشِ نظر یہ کہ روحانیت کی خاطر۔ دیوتاؤں۔ جانوروں۔ اور درختوں کی پرستش کرتے تھے۔ یہ لوگ کہاں سے آئے۔ اور کس طرح ختم ہوئے۔ ابھی تک نہیں معلوم ہو سکا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ سنہ ۱۵۰۰ قبل مسیح کے نزدیک ان لوگوں پر کوئی افتاد پڑی۔ آب و ہوا، معاش اور سیاسی حالات نے ان کو کمزور کر دیا ہوگا۔ مگر ان کے نابود ہونے کا سبب غالباً ایک بڑے پیمانے پر قتلِ عام اور تباہی ہے۔ روایتی طور پر آریہ لوگوں کو اس تباہی کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ رگ وید کے کچھ منتروں میں آریہ لوگوں نے اندر دیوتا سے دعا مانگی ہے۔ کہ وہ ان کے دشمنوں کو تباہ کر دے۔ جو پتھر وغیرہ کے بنے ہوئے بڑے بڑے شہروں کے مالک تھے۔ غالباً اشارہ ایسے ہی بڑے شہروں کے لئے ہے۔ جیسے ہڑپہ اور موہنجوڈارو۔

ہڑپہ کے شہر کی کھدائی میں بود و باش کے آٹھ مختلف طبقات اوپر نیچے برآمد ہوئے ہیں۔ ان طبقات کا مجموعی زمانہ سنہ ۳۵۰۰ سے سنہ ۱۵۰۰ قبل مسیح یعنی دو ہزار سال کے قریب ہے۔ اور یہی انتہائی مدت ہڑپہ کی تہذیب کی ہے۔

ٹیکسلا: یہ شہر چندر گپت موریا کے وقت سے اب تک بھڑ۔ سرکاپ اور سرسکھ کے ناموں سے تین مرتبہ آباد ہوا۔ اور اس وقت ٹیکسلا کے شہر ان تینوں کی وسعت کے برابر ۱۰ میل میں مانا جاتا ہے۔ جس کے اندر کہیں کہیں بدھ مذہب کی خانقاہوں کی صاف علامتیں دکھائی دیتی ہیں۔ چھٹی یا ساتویں صدی قبل مسیح سے اس کے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ کہیں کہیں قلعہ بندی کے نشانات پائے جاتے ہیں۔ جو کبھی غالباً سفید ہن وحشیوں کے گروہوں کے تعاقب کے لئے بنائے گئے تھے۔ جو کہ آبادی کو تہ تیغ اور عمارات کو جلا کر تودہ خاک بنا دیتے تھے۔ اور جنہوں نے سلطنت کشان کو اپنے قبضہ و تصرف میں لانے کے بعد خاندان گپتا کی عظیم الشان سلطنت کا شیرازہ بکھیر دیا تھا۔

ٹیکسلا کی تاریخ کے متعلق ہماری معلومات اب تک نہایت ہی قلیل ہیں۔ اس کا اصلی نام تکشلا تھا یعنی تراشے ہوئے پتھروں کا شہر تھا۔ جس کو رومی اور یونانی مصنفین نے ٹیکسلا کر دیا۔

مقام بھڑ ان سب مقامات سے پرانا ہے۔ وہاں سے سکندرِ اعظم کے زمانہ کے سکے ملے ہیں۔ ان دنوں ٹیکسلا میں دینیات کے اور طبی سکول چلتے تھے۔ جو یونیورسٹی کے نام سے موسوم ہوتے تھے۔ آس پاس کے مقامات پر بدھ مذہب کی درسگاہوں میں ایسے قابل ترین اساتذہ قیام پذیر تھے۔ جن کی خدمات میں ہندوستان کے تمام علاقوں سے لوگ جوق در جوق جمع ہوتے تھے۔ بلکہ لنکا۔ سیام۔ انڈوچائنا۔ جاوا۔ اور چین تک کے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ قریب ایک ہزار برس تک یہ مقام سیاحوں۔ تاجروں۔ درویشوں۔ مسافروں اور جنگجو بہادروں کی زندگی کا مرکز رہا۔ ان میں ہندوستانی۔ ایرانی۔ ہنز اور پراتھین۔ یونانی اور بکٹرین اور دیگر کئی قسم کے لوگ رہتے تھے۔ جن میں سے اکثر نے بدھ مذہب قبول کر لیا تھا۔ اگرچہ دیگر مذہب کی علامات بھی پائی جاتی ہیں۔ مگر بدھ عنصر کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہ رکھتی تھیں۔ متلاشیانِ خزانہ عرصہ دراز تک اس شہر پر لوٹ گھسوٹ کا ہاتھ صاف کرتے رہے۔ آخر یہ شہر بیچارگی میں

جا پڑا۔

جنرل کننگھم ۱۸۶۳ء کے اندر اس جگہ آیا [illegible]

سے ایک پتھر کا برتن منقش " یہ اسٹوپہ ٹیکسلا میں تعمیر کیا گیا ہے " ملا جنرل [illegible]

۱۸۶۴ء کے اندر انہوں نے مختلف مقامات میں کھدائی کرائی۔ لیکن جو قدیم چیزیں [illegible]

ملتی۔ قریب چالیس برس بعد تک سرکار انگریزی کی غفلت سے یہ جگہ دیہاتیوں کے مظالم کا [illegible]

مارشل ڈائرکٹر جنرل محکمہ آثار قدیمہ سابقہ ہند نے اس عہدہ جلیلہ پر ہوتے ہوئے سابقہ ہندوستان [illegible]

ٹیکسلا کے مقام کے پورے اور صحیح حالات دریافت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ان کی [illegible]

قابل ستائش ہیں۔ جن کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ ملیشن کے وقت سے اپنی ٹیکسلا کی محنت پر ایک کتاب

نکالنے والے تھے۔ جس کی تمام قدامت پسند اصحاب بڑی بے صبری سے اب تک انتظار کرتے رہے [illegible]

اشیاء کی آئندہ مستقبل میں حفاظت کے لئے جو کھدائی کے دوران ملی ہیں۔ اور جن کی مدد سے ٹیکسلا کی تاریخ کی [illegible]

ایک خوبصورت عجائب خانہ یہاں ہی قائم کر دیا گیا ہے۔

عجائب خانہ کی تعمیر میں ایک خاصہ بڑا گول کمرہ درمیان میں رکھا گیا ہے۔ اور اس کی بغلوں میں ایک [illegible]
گیلری دستیاب شدہ اشیاء جن میں پتھر کے بت۔ چونے کی مورتیاں۔ مٹی کے برتن۔ سونے چاندی کے [illegible]
مہریں۔ بانگنے وغیرہ بھی شامل ہیں۔ شیشے کی میزوں یا الماریوں میں رکھ دی گئی ہیں۔

یہاں پر ٹیکسلا کے حالات تفصیلاً ذکر کرنا مقصود نہیں۔ یہ حالات مذکورہ کتاب بنام رہنمائے ٹیکسلا [illegible]
پڑھے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات کہے بغیر بھی نہیں رہا جا سکتا۔ کہ ٹیکسلا اور اس کے قرب و جوار خانقاہوں [illegible]
اعلیٰ درجے کی کاریگری دکھلائی گئی ہوئی ہے۔ ایسی تعمیرات کی مینا کاریاں بالعموم یونانی اور بعد مغرب کے [illegible]
کے مشابہ ہیں۔ اس قسم کی مینا کاری کے بہترین نمونے نہایت وثوق کے ساتھ اس زمانہ کے شاہکار کہے جا سکتے
ہیں کہ تمام سابقہ ہندوستان اپنی مینا کاری کے شاہکاروں پر ناز کرتا رہا تھا۔ یہ نقش و نگار کے دلکش کام [illegible]
صدی عیسوی سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ نقش و نگار سنگ تراشی اور سنگ مرمر کے چونا سے بنے ہوئے ہیں [illegible]
سے تیار ہیں بعض تو ان میں سے اصل اشیاء کے بالکل مشابہ ہیں۔ اس دور کے آخری وقت میں [illegible]
کار رومان پیدا کرنے لگ گئے تھے۔ ان کی اس چیز نے ایک عجوبہ پیش کر دیا تھا۔ الغرض [illegible]
سنگ تراش اپنے وقت میں ہنر کے اعتبار سے یکتائے روزگار تھے۔ اور دنیا [illegible]
نزدیک باعث جمعیت خاطر تھے۔

یونانی صنعت کا اثر:۔ یونانی صنعت کے اثر نے نہ صرف اصطلاحی [illegible]

Marfat.com

... یونانی ... کی طرح پھر ترک کر دی ۔ اس صنعت نے صدہا سال تک یہاں پر اپنا سکہ جمائے رکھا ۔
... کو بالکل پس پشت ڈال دیا ۔ اگرچہ اس میں شک نہیں ۔ کہ جو صنعتی نمونے اس نے آپ پیش کئے
... کی گئی ہیں ۔ اور یونانی ذکاوت کے سمجھنے میں قابل قدر امداد دیتے ہیں ۔ لیکن باوجود اس عالمگیری
کے یونانی صنعت یہاں پر حقیقی طور پر کبھی اس طرح پاؤں نہ جما سکی ۔ جس طرح اٹلی یا مغربی ایشیا میں اس نے اپنا تسلط
جمایا تھا ۔ اس کی وجہ یہ تھی ۔ کہ یونانی اور اس دیس کے لوگ بلحاظ انسانی معیار حسن اور فہم و ذکا بالکل اختلاف رکھتے
تھے ۔ کچھ عرصہ بعد بلند تخیلات اور روحانی جذبات کو صورت اور رنگ کی عبارت میں وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کی
کوشش کرنی شروع کی گئی لیکن یہ کوشش خاندان گپتا کے وسیع عہد حکومت ہی میں اس وقت شروع ہوئی ۔ جبکہ صنعت
اور تخیل میں بہت قریبی اتصال قائم ہو چکا تھا ۔ اور دونوں کو نئی تقویت حاصل ہو چکی تھی ۔ حقیقت یہ ہے ۔ کہ تصویر سازی کی
صنعت میں یہاں لوگوں کو سادہ اور عالمگیر الفاظ میں اپنی مذہبی روایات و تواریخ کے اظہار کا اچھا موقعہ نظر آیا ۔ اور چونکہ
یونانی صنعت میں یہ امور نہایت وضاحت کے ساتھ دلکش طریق پر ادا کئے جاتے تھے ۔ اس لئے یہاں کے لوگوں نے
اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے بڑی خوشی سے اس کا خیر مقدم کیا ۔ اور نہایت ذوق و شوق سے اس کو سیکھا ۔ اس کے سوائے
اور مقصد ان کے مدنظر نہ تھا یعنی نہ تو اپنی یونانی نصب العین ہی سے ہمدردی تھی ۔ اور نہ وہ اس صنعت کو اپنے روحانی
نصب العین کے اظہار کا ذریعہ ہی سمجھتے تھے ۔

باوجود اس شوکت و ثروت کے جو ٹیکسلا کو ایام قدیم سے حاصل تھی ۔ اس کی تاریخ کے متعلق ہمارے معلومات بہت
قلیل اور زیادہ تر یا تو یونانی اور چینی مصنفین کی تحریروں پر مبنی ہیں ۔ یا سکوں اور چند نایاب کتبوں اور یادگاروں کی مدد
سے نہایت عرق ریزی کے ساتھ کھدوائی کے ذریعے فراہم کی گئی ہیں ۔ پانچویں صدی قبل مسیح کے آغاز کے قریب ٹیکسلا کا
صوبہ ایران کی ہمانش سلطنت میں شامل تھا ۔ کیونکہ دارا بادشاہ ایران کے جو کتبے اصطخر کی عمارات پر اور نقش رستم میں دارا
کی قبر پر کندہ ہیں ۔ ان میں ایک نئے ہندی صوبے کا ذکر ملتا ہے ۔ جس کو سلطنت کے تمام صوبوں سے زیادہ آباد اور زرخیز
کہا گیا ہے ۔ اور جس سے خیال ہوتا ہے ۔ کہ اس صوبے میں غالباً پنجاب کے علاقے کا اکثر حصہ جو دریائے سندھ کے مشرق
میں واقع ہے ۔ شامل ہے ۔ ٹیکسلا میں ایرانی اثر کی دلچسپ یادگار ایک آرامائی کتبے کی صورت میں ملی ہے ۔ جو تیسری صدی
قبل مسیح میں غالباً کسی بڑے سرکاری عہدہ دار کی یادگار کے طور پر قائم کیا گیا تھا ۔ بدھ مذہب کی کتاب جاتکا سے معلوم
ہوتا ہے ۔ کہ ٹیکسلا اس وقت ایک یونیورسٹی تھی ۔ جو علوم و فنون مروجہ کی تعلیم میں چند صدیوں تک شہرۂ آفاق رہی ۔ اور
یہ امر بھی قابل ذکر ہے ۔ کہ چندر گپتا موریا کا مشہور برہمن وزیر چانکیا ٹیکسلا میں پیدا ہوا تھا ۔ اگر ان چند امور سے قطع نظر کی
جاوے ۔ تو یونانی حملے سے قبل ٹیکسلا کی تاریخ کے متعلق ہمیں کچھ معلوم نہیں ۔

مہاتما بدھ کا پیتل کا بنا ہوا بت لاہور کے عجائب خانہ کے اندر ایک بہترین چیز ہے ۔ اس بت کے ساتھ کچھ

Marfat.com

عبارت کندہ ہے۔ جو کہ چھٹی صدی عیسوی کے مشابہ ہے۔ یہ بت تحصیل نورپور سے مقام فتح پور کی ... گیا تھا۔ کانسی کا بنا ہوا دشنو کا بت بھی جو کہ جہاتما بدھ کے بت سے کم پرانا ہے۔ اسی گردونواح سے لایا گیا ہوا ہے۔

تاریخی واقعات :-

قبل مسیح سنہ ۵۶۲ پیدائش سدھارتھ شاکی منی گوتم بدھ کی۔

" " سنہ ۵۲۷ مہابیر بانی جین مذہب کا انتقال۔

" " سنہ ۵۱۸ دارائے گشتاسپ کیانی بادشاہ ایران کا ٹیکسلا کو فتح کرنا۔

" " سنہ ۴۸۳ بدھ کی وفات۔

" " سنہ ۳۲۶ ٹیکسلا سکندر کے حوالے کیا گیا۔

" " سنہ ۳۲۳ سکندر کا انتقال۔

" " سنہ ۳۱۷ پنجاب و ٹیکسلا سے یونانیوں کا چندر گپت موریا کے ڈر سے بھاگنا۔

" " سنہ ۲۳۲ آشوک کی وفات اور ٹیکسلا کی خود مختاری۔

" " سنہ ۱۹۰ پنجاب و ٹیکسلا کی فتح از ڈی میٹریس شاہ باختر۔

" " سنہ ۱۷۰ ڈی میٹریس سے یوکریٹائیڈس کا پنجاب و ٹیکسلا چھین لینا۔

" " سنہ ۱۳۰ اپالوڈوٹس کا اینٹی السی ڈس کی جگہ جانشین بننا۔

" " سنہ ۸۵ سیتھی بادشاہ کا ٹیکسلا فتح کرنا۔

" " سنہ ۵۸ عزیز اول موز بادشاہ کی جگہ تخت نشین ہوا اور بکرمی کا اجرا ہوا۔

" " سنہ ۵ عزیز ثانی کی تخت نشین بعد ازاں گی سیمز

عیسوی سنہ ۲۰ قندوفریس۔ پارتھی شاہ قندھار کا ٹیکسلا کو فتح کرنا۔

" سنہ ۴۴ خامس حواری کا قندوفریس کے دربار میں آنا۔

" سنہ ۶۰ قندوفریس کا انتقال۔

" سنہ ۶۰ کشانی سلطنت کا ٹیکسلا میں قیام اور شاکا سمت کا اجرا۔

" سنہ ۱۲۵ شہر سرسکھ کی بنیاد۔ کشانی بادشاہ کنشک کی تخت نشینی پر۔

" سنہ ۱۶۰ ہوشک بادشاہ کی تخت نشینی۔

" سنہ ۱۸۲ تخت نشینی واسدیو۔

" سنہ ۲۲۵ واسدیو کا انتقال اور سلطنت کشاں کا زوال۔

Marfat.com

عیسوی سنہ ۲۲۶ء اردشیر بابکان کا ایران میں ساسانی حکومت قائم کرنا۔

〃 سنہ ۳۲۰ء خاندان گپتا کے بانی یعنی چندرگپت کی تخت نشینی اور گپتا سمت کا اجرا۔

〃 سنہ ۴۰۰ء چینی سیاح بنام فاہیان کا ٹیکسلا کو دیکھنے آنا۔

〃 سنہ ۴۳۰ء کشان خورد کی سلطنت کا کدارشاہی کے ذریعہ قائم ہونا۔

〃 سنہ ۴۵۰ء سے سنہ ۵۰۰ء ہنس لوگوں کا حملہ آور ہونا۔ ٹیکسلا کا برباد ہونا اور کشان خورد کا پشاور وغیرہ کے علاقہ سے نکل جانا۔

〃 سنہ ۵۱۰ء تورمان کا انتقال اور مہرگل کا تخت نشین ہوا۔

〃 سنہ ۶۲۹ء سے سنہ ۶۴۵ء ہیون چوانگ چینی سیاح کی ہمارے ملک کے اندر سیر و سیاحت۔

دیگر مقامات:۔ ملتان۔ یہ شہر اس صوبہ کے شمال مغرب میں قدیم زمانہ سے چلا آتا ہے۔ ابھی تک اس کی تاریخ آبادی معلوم نہیں ہوئی۔ اغلبًا طور پر کہا جاتا ہے۔ کہ یہ شہر کبھی مالی لوگوں سے آباد تھا جہاں پر سکندر اعظم نے فتح ہندوستان کے وقت چڑھائی کی۔ اور خود مجروح ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں سندھ کا چاچ خاندان اس پر قابض ہوا۔ اور اسی وقت سے ہی یہ شہر تاریخی طور پر ظہور میں آیا۔

موقع بموقع کئی یورپین لوگ اس شہر کو دیکھنے آتے رہے ہیں۔ چنانچہ سر الیگزنڈر کننگھم اپنی رائے کا اظہار کرتے ہوئے یوں لکھتے ہیں۔ کہ آٹھویں صدی عیسوی کے مٹی کے تودے اس شہر کو سنہ ۷۱۲ء عیسوی میں محمد بن قاسم کا مفتوحہ شہر ظاہر کرتے ہیں۔ اور چوتھی صدی قبل مسیح کے مٹی کے ڈھیر سنہ ۳۲۶ء قبل مسیح میں سکندر اعظم کی فتح سے منسوب کرتے ہیں۔

زمانہ قبل مسیح کے سکے اس شہر کے اندر اور اس کی گرد و نواح میں اب تک ملتے ہیں۔ ہیون چوانگ نے ایک وقت اس شہر کا ملاحظہ کیا۔ جس کا اس نے اپنی تحریر میں یوں ذکر کیا ہے۔ شہر تولمبا کے قریب ایک بھاری سٹی کا پشتہ ماموں شہر کے نام سے منسوب ہے۔ غالبًا یہ وہی جگہ ہے۔ جو اس سے قدیم زمانہ میں برہمنوں کے نام سے مشہور رہ چکی ہے۔ کننگھم نے لکھا ہے۔ کہ وہاں کی عمارات میں بڑے سائز کی اینٹیں استعمال کی گئی ہیں۔ جو حجم میں ۱۲ × ۸ × ۲½ انچ ہیں۔ اور یہ سائز یقینی طور پر پرانے وقت کی علامت ہے۔

مقام نندانہ:۔ سلسلہ ہائے کوہ نمک میں نندانہ کا مقام بدھ مت کے ابتدائی دور کی یاد دلاتا ہے۔ وہاں پر شہادت سے کچھ ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جیسے وہاں کے قلعہ کی کھدائی کرنے سے شاندار نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ پاس ہی ملوٹ اور کٹاس کے مقامات کے مندروں کی بناوٹ کشمیر کے فن تعمیرات کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ نیز کٹاس کے مقامات پر کچھ جگہیں اپنی نادر حیثیت سے کھدائی کے قابل سمجھی جاتی ہیں۔ اور اس جگہ کے چینی مندروں کے باقیات جن کا ہیون چوانگ نے بھی اپنی تحریرات میں ذکر کر رکھا ہے۔ مرکزی عجائب خانہ میں زیبنہ سے رکھے جا چکے ہیں۔

Marfat.com

جہلم :۔ شہر جہلم سے زمانہ قدیم کی کئی نادر چیزیں دستیاب ہوئی ہیں [illegible]
کا اکا گھٹا سولینکا کا پتھر جہلم کی ریلوے لائن نکالتے وقت برآمد ہوا تھا۔ تحقیقات [illegible]
کی سنگ تراشی کا یہ نمونہ ممکن طور پر کہاں سے آیا ہوگا۔ مزید انکشافات کا امکان پیدا ہو سکے [illegible]
ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جہلم ریلوے سٹیشن کے سٹاف کے بنگلے قدیم زمانہ کے ایک پشتے پر آباد ہیں۔

جلال پور :۔ یہ قصبہ قدیم شہر بوکیپلا کی جگہ پر آباد ہے۔ اور نہایت پرانے ٹیلے پر واقع ہے۔ یہاں پرانے [illegible]
سکے ملتے ہیں۔

بھیرہ :۔ اس شہر کے آباد ہونے کی تاریخ کا صحیح صحیح پتہ نہیں۔ ہم صرف یہی جانتے ہیں۔ کہ بھیرہ سنہ [illegible] میں [illegible]
فاہیان کے یہاں سے گزرتے وقت موجود تھا۔ یہ شہر بھی ایک قدیمی یادگار ہے۔ جو کھدائی کئے جانے کے قابل [illegible]
ہے۔ اس میں بابا پنج ٹیلوں کے مقام پر ۱۹۳۰ء سے کھدائی کا کام شروع کیا جا چکا ہے۔

جائزہ :۔ آثار قدیمہ کا جائزہ لینے کے لئے ایک بہت بڑے کام کو ہاتھ میں لینے کے برابر ہے۔ جسے انفرادی طور [illegible]
دینا ناممکن ہے۔ لہٰذا تعلیمی اداروں اور عوام کی امداد کی ہر وقت ضرورت ہے۔ پنجاب ایکسپلوریشن فنڈ کی کامیابی [illegible]
ہے۔ کہ کچھ برگزیدہ اصحاب کی ایک جماعت اس کام میں کافی دلچسپی لیتی ہے۔ اور موقع پڑنے پر ہر طرح امداد [illegible]
اس جماعت میں مزید دلچسپی پیدا کرتے جانا آثار قدیمہ کی معلومات پر عملی کام کرنے والے اصحاب کی اپنی [illegible]
پر موقوف ہے۔ ورنہ ان کی کسی وقت کی بے توجہی آثار قدیمہ کی معلومات میں سست رفتاری کا موجب [illegible]

Marfat.com

باب چہارم

نہریں

زمین :- پہلے باب کے شروع ہی میں پنجاب کی وسعت کا بالتفصیل ذکر کیا جا چکا ہے ۔ یہ زمین عموماً ہموار ہے ۔ جو ماسوائے کچھ ٹکڑہ جات کے باقی کی تمام پھلوں اور فصلوں کی کاشت کے حق میں اچھی مانی جا چکی ہے ۔

آبپاشی :- کوہ ہمالیہ کے دامنی اضلاع سے سندھ کے صحرائی حصہ تک بارش کا سالانہ درجہ پینتیس چالیس انچ سے پانچ چھ انچ تک رہ جاتا ہے ۔ بحیرۂ عرب کی مون سون ہوائیں خلیج بنگال کے مون سون دھارا سے مل کر جولائی کے شروع ہفتہ سے ستمبر کے دوسرے ہفتہ تک بارش برساتی ہیں لیکن اول تو علاقہ کے بیشتر حصہ پر سالانہ بارش بارہ پندرہ انچ ہے ۔ جو گراں قیمت فصل کے لئے بالکل ناکافی ہے ۔ دوسرے یہ کہ یہ معمولی سی بارش بھی فصل کے بیجنے یا فصل کے پکنے کے موقع پر نصیب نہیں ہوتی ۔ اور جن حصوں میں بارش کی کمی ہے ۔ وہاں پر کنوئیں کافی گہرے ہیں ۔ یہاں تک کہ بعض مرتبہ ۷۰-۸۰ فٹ تک کھدائی کا کام کرنا پڑتا ہے ۔ جس کا خرچ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی بساط سے زیادہ ہے ۔ بنابریں نہری آبپاشی کے لئے حالات پاکستان کے دوسرے صوبوں کی نسبت زیادہ موزوں ہیں ۔

آبپاشی کے لحاظ سے پنجاب دنیا کا دولتمند ترین علاقہ ہے ۔ ستلج ، راوی ، چناب اور جہلم پنجاب میں آبپاشی

Marfat.com

کے سب سے بڑے ذرائع ہیں۔ یہ چاروں دریا دو ہزار میل کا طویل سفر کرتے ہوئے مٹھن کوٹ کے مقام پر دریائے سندھ میں مل جاتے ہیں۔ جو سندھ کو سیراب کرتا ہوا بحیرۂ عرب میں گر جاتا ہے۔

مسلمان بادشاہ: سیلابی زمینوں کو فصل کے بیجنے اور اس کے پختہ ہوتے وقت باافراط پانی کا میسر ہو جانا معاشرتی ترقی میں بیش بہا نعمت ہے۔ مذکورہ بالا حالات اگرچہ صوبہ میں صدیوں سے موجود تھے جنہیں مسلمان بادشاہوں نے اپنے عہدِ حکومت میں محسوس کر کے کچھ نہریں کھدوائیں۔ جو کہنہ مشق طریق سے چلتی تھیں۔ چونکہ ان کے پانی کی روک تھام کا تسلی بخش انتظام نہ تھا۔ اس لئے نہری آبپاشی بڑے تردد کا کام اور فصلوں کا ہو جانا غیر یقینی معاملہ تھا مغلوں کی حکومت ختم ہوتے وقت پنجاب میں مندرجہ ذیل نہریں موجود تھیں۔

۱۔ شہنشاہ اکبر اور شاہ جہان کی ہسلی نہر جو کہ اس زمانہ کے شہرہ آفاق علی مردان خان انجینئر نے دریائے راوی کا پانی لاہور کے شالامار باغ میں لانے کے لئے کھدوائی تھی۔

۲۔ چند ایک سیلابی نہریں جو چناب، ستلج اور سندھ سے آبپاشی کرنے والوں کی اپنی متفقہ کوشش سے بنائی گئیں۔ تاکہ وہ دریاؤں کی آس پاس کی نیچان والی زمین میں آبپاشی کر سکیں۔

برطانوی حکومت: سلطنت مغلیہ کے زوال اور زاں بعد یہاں کے ابتر حالات کی نسبت تاریخ کی عام کتابوں میں بہت کچھ مندرج ہے۔ انیسویں صدی کے پہلے نصف میں تجارت۔ کاروبار اور کاشتکاری کی بدحالی اس صوبہ میں غیر یقینی گزارے کا موجب بن گئی۔ عام قحط پڑنے لگے۔ اس وقت زمین کے بڑے بڑے ٹکڑہ جات صرف گداگروں کو ہی گزارہ دے سکتے تھے۔

اس وقت یہ توقع کی گئی تھی۔ کہ لوگ نجی سرمایہ سے نہریں بنانے میں دل کھول کر حصہ لیں گے۔ اور اس طرح پنجاب کے وہ علاقے آباد ہو سکیں گے۔ جو صرف ذرائع آبپاشی نہ ہونے کی وجہ سے ویران پڑے تھے۔ لیکن ممکن ایسا نہ ہو سکا۔ معدودے چند بڑے بڑے زمینداروں کے سوا اور کوئی بھی اس کے لئے رضامند نہ ہوا۔ اور بالآخر ۱۸۶۶ء میں خود حکومت کو آبپاشی کی تعمیر میں دلچسپی کا کام کرنا پڑا۔ اس وقت کی برطانوی حکومت کو آبپاشی کے پروجیکٹوں کی تعمیر میں دلچسپی یوں بھی تھی۔ کہ بنجر اور غیر آباد علاقوں میں نہروں کا جال پھیلا کر قبائلیوں کو یہ ترغیب دی جائے۔ کہ وہ حکومت کے لئے موجب پریشانی بننے کی بجائے ان نہروں سے سیراب ہونے والی زمینوں پر آباد ہو کر امن وچین کی زندگی بسر کریں۔

نہروں کی قسمیں: ۔ صوبہ میں دو قسم کی نہریں ہیں۔ (۱) سیلابی۔ (۲) دوامی۔

سیلابی نہریں: ۔ ایسی نہریں کاشتکاروں کی باہمی اغراض سے بغیر کسی کاریگر یا انجینئر کی مدد کے عام عقل کے مطابق کھودی ہوئی ہیں۔ ان کا بہاؤ دریاؤں کی طغیانی سے وابستہ ہوتا ہے۔ یہ نہریں زمینداروں کو کافی فائدہ پہنچاتی رہی ہیں

Marfat.com

اب دوامی نہروں کے بن جانے سے تعداد میں بہت کم رہ گئی ہیں۔ انہیں تین طریقوں سے چلایا جا رہا ہے۔ اور وہ عہد سلف کی یادگاریں ہیں۔

دوامی نہریں:۔ اس قسم کی نہریں زمانہ جدید کی حکمت عملی کا نتیجہ ہیں۔ دریاؤں سے ایسی نہروں کے اندر گلوں کے ذریعے روک تھام کر کے پانی چھوڑنے کا مکمل انتظام کیا ہوتا ہے۔

مختلف طریقے:۔ موجودہ پنجاب میں یہاں کی نہریں مختلف طریقوں کے ماتحت چل رہی ہیں۔ اور وہ اور ایسے طریقے حویلی پراجیکٹ اور تھل پراجیکٹ کے نام سے دوبارہ کار ہیں۔ ان نہروں کے مختلف اور مستقل طریقوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اپر جہلم۔

۲۔ لوئر جہلم۔

۳۔ اپر چناب۔

۴۔ لوئر چناب۔

۵۔ اپر باری دوآب۔

۶۔ لوئر باری دوآب۔

۷۔ دیپالپور۔ فیروزپور (مشرقی پنجاب)

۸۔ حویلی پراجیکٹ۔

۹۔ تھل پراجیکٹ۔

۱۰۔ پاک پٹن سلیسی۔

نہر اپر جہلم:۔ دریائے جہلم کے ہیڈ ورکس منگلا سے ۵۸۳ میل لمبی نکالی ہوئی ہے۔ اور ضلع گجرات اور جہلم کے ۰۵۵۷۸۲۲ ایکڑ رقبہ کو سیراب کرتی ہے۔

نہر لوئر جہلم:۔ یہ نہر شہر جہلم سے تیس میل نچلی جانب رسول کے مقام پر دریائے جہلم سے نکالی گئی ہے۔ اگرچہ نقشے اور تصور کے اعتبار سے نہر لوئر چناب کے مشابہ پڑتی ہے۔ مگر اس سے کافی چھوٹی ہے۔ اس میں صرف ۲۹۰۰ کیوسک پانی چھوڑ دیئے جانے کی گنجائش ہے۔ یہ نہر لمبائی میں ۱۰۱ میل لمبی ہے۔ اور ۰۰۴۵۹۱ ایکڑ زمین کی آبپاشی کرتی ہوئی سرگودھا۔ گجرات اور جھنگ کے اضلاع کو سیراب کرتی ہے۔

نہر اپر چناب:۔ ایسے دریائے چناب کے ہیڈ ورکس مرالہ سے ۹۴۲۱ میل لمبا نکال کر اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ اور شیخوپورہ کے ۲۱۳۹۹۲ ایکڑ زمین کو سیراب کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

نہر لوئر چناب: یہ نئی قسم کی نہر

سے وزیر آباد کے ضلعے کی جانب آٹھ میل کے فاصلے پر مقام خانکی

اور شتربانوں کے صدیوں کے ایک وسیع بنجر علاقے کو آباد کر دیا

۲۲۰۰۰ کیوسک پانی اس وقت چھوڑ دینے کی گنجائش ہے۔ یہ نہر چوبیس لاکھ ایکڑ

بڑی بڑی نہروں میں شمار ہوتی ہے۔

یہ پہلی نہر ہے۔ جس میں کہ حکمت عملی کے ماہرین یعنی انجینئروں کو نہر کے مکمل طریقے اور

کی پوری آزادی حاصل تھی۔ اس کی تیاری میں ۲۴۴ لاکھ روپے خرچ کیا گیا تھا۔ بنجر زمین کا تمام علاقہ

سے مربع کھیتوں میں اور ۲۸ ایکڑ زمین کے ٹکڑہ جات میں تقسیم کیا گیا تھا۔ اس تقسیم نے انتظامیہ معاملات اور

بارے میں کافی سہولت پیدا کر رکھی ہے۔ دیہات کی حدود حصہ رسدی پانی کے لحاظ سے قائم کی گئی۔ اور

وقت ایسی مناسب جگہوں کا انتخاب کیا گیا۔ جو سیلاب کے پانی سے محفوظ ہوں اور آپس میں قریب تر ہوں

کے وقت روشنی اور صفائی کا خاص لحاظ رکھا گیا۔

تمام نو آباد علاقوں کی نہروں پر کھیتوں کو پانی تقسیم کرنے میں رائج کردہ راجباہوں کا طریق دنیا میں

چکا ہے۔ یہ تمام راجباہے کھیتوں کی حدود کے ساتھ ساتھ بہتے ہیں۔ اور ہر ایک کھیت کو نہایت مناسب

اونچی اور ڈھلان والی زمین پر پانی چھوڑتے ہیں۔ پانی کی افراط اور ان راجباہوں کے اعلیٰ انتظام سے نہر

سیراب کردہ علاقہ زرخیزی کے اعتبار سے صوبہ بھر میں سب سے زیادہ متمول ثابت ہوا ہے۔ اس علاقے میں

شروع ہونے سے پیشتر جہاں ایک مربع میل میں صرف سات افراد پائے جاتے تھے۔ اب وہاں ۵۰۰ سے

شمار میں آ سکتے ہیں۔ اعلیٰ تجارتی مرکز قائم ہو گئے ہیں۔ جن میں سے شہر لائل پور صوبہ بھر میں نہ صرف خوشحال

ہے بلکہ زراعتی پیداوار کی تجارت کو وسیع پیمانے پر چلاتے ہوئے رفتہ رفتہ طرح طرح کے کارخانہ جات

ہوتا دکھائی دے رہا ہے۔

نہر اپر باری دو آب: یہ نہر اصل میں شہنشاہ اکبر کے وقت میں انجینئر علی مردان خان کی بنائی

اصلاحات سے تیار کردہ کہی جاتی ہے۔ برطانوی حکومت کی آمد پر اس نہر کی تعمیر نے سکھ سرداروں کی

کی طرف متوجہ کر کے پنجاب میں آرام قائم کرنے میں بہت مدد پہنچائی تھی۔ یہ نہر دریائے راوی سے

مادھوپور کے مقام سے ۵۰۹ میل لمبی نکالی گئی ہوئی ہے۔ موجودہ شکل میں ۱۸۷۸ء کی تعمیر کردہ ہے

کے اضلاع میں ۱۲۷۶۶ ایکڑ زمین کو سیراب کرتی ہے۔

نہر لوئر باری دو آب: یہ نہر دریائے راوی کے

Marfat.com

... ۲۲۵۰۰ ایکڑ رقبہ زمین کو جسے گنجی بار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ سیراب کرتی ہے۔

... اس پراجیکٹ سے ضلع ملتان میں سیلابی نہر کی نعم البدل ایک نہر جاری کی گئی ہے۔ یہ نہر ... جہلم اور چناب کے سنگم تر موگھاٹ سے دس میل نیچے حویلی بہادر شاہ کے قریب سے نکل کر ضلع جھنگ کے ... سے ۵۰ میل گزرتی ہے۔ اور بچت کا پانی مقام سدھنائی پر دریائے راوی میں ڈال دیتی ہے۔ سدھنائی سے تین نہریں نکالی گئی ہیں۔ یہ نہریں ان سیلابی نہروں کی نعم البدل ہیں جو کہ طغیانی کے ایام میں دریائے راوی اور چناب سے پانی حاصل کرتی ہیں۔ ان سے ۱۵ لاکھ ایکڑ علاقہ سیراب ہوتا ہے۔ اس سکیم سے موجودہ آبپاشی کو بہتر بنانا اور بنجر علاقے کو آباد کر دینا مقصود ہے۔ حویلی سکیم سے نہر پاکپتن کو بھی پانی پہنچتا ہے۔

تھل پراجیکٹ : تھل ایک وسیع ریگزار ہے۔ جو قریباً پچاس لاکھ ایکڑ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس علاقے کے قریب ہی بہنے والے دریائے سندھ سے آبپاشی کرنے کا خیال پنجاب کے نہری انجینئروں کو اب سے اسّی سال پہلے سوجھا تھا۔ تھل پراجیکٹ کی تعمیر کا کام ۱۹۲۹ء میں شروع ہوا۔ اس تمام علاقے کی آبپاشی کے لئے کم از کم سولہ ہزار کیوسک پانی درکار ہے۔ مگر سر دست پنجاب گورنمنٹ کو چھ ہزار کیوسک پانی پر اکتفا کرنا پڑا ہے۔ اس نئی سکیم کے مطابق ایک عظیم الشان بند تیار کیا گیا ہے۔ وہ جناح بیراج کہلاتا ہے۔ اس پراجیکٹ کی بڑی نہر اور اس کی شاخیں قریب ۱۸۰ میل مکمل ہو چکی ہیں۔ یہ بڑی نہر کالا باغ کے مقام سے ۱۸۲ میل لمبی نکالی جا رہی ہے۔ سیم کی روک تھام کے لئے اینٹوں اور سیمنٹ سے پلستر کیا جا رہا ہے۔ اس سکیم پر کل ۱۵ کروڑ ۲۰ لاکھ روپے خرچ ہوتا ہے۔

حکومت نے ایک تھل ڈویلپمنٹ اتھارٹی مقرر کی ہے۔ وہ تھل میں نجی زمین بھی حاصل کر کے علاقے کی مجموعی ترقی کے لئے پلان تیار کرنے کی مجاز ہے۔ زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے لئے جاتے ہیں۔ ان پر چکوں کے نشان قائم کئے جاتے ہیں۔ پھر ٹریکٹروں اور جدید مشینوں کے ذریعے زمین کاشت کے لئے تیار کی جاتی ہے۔ جب ایک بلاک اس طرح تیار ہو جائے تو آبادکاروں کا ایک دستہ وہاں بھیجا دیا جاتا ہے۔ وہاں جاتے ہی ہر شخص کو ۱۵ ایکڑ زمین مل جاتی ہے جس کی فی الفور کاشت شروع ہو جاتی ہے۔ آلات کشاورزی، بیل، بیج اور دیگر ضروریات زندگی آبادکاروں کے لئے پہلے سے تیار رکھی جاتی ہیں۔ اتھارٹی نے وہاں معیاری قسم کے مکانوں کی تعمیر بھی شروع کر رکھی ہے۔

تھل کے پہلے پہلے آبادکار گندم اور چنوں کی چند فصلیں کاٹ چکے ہیں۔ آبادکاری کی رفتار رفتہ رفتہ تیز ہوتی جا رہی ہے۔ فوج کے مہاجر سپاہیوں کے کنبوں کے لئے بھی وسیع رقبہ جات مخصوص کئے گئے ہیں۔ ان کے نام الاٹ کی ہوئی زمینوں کی کاشت ان کے بھائی بھتیجے اور دوسرے رشتہ دار کرتے ہیں۔ محکمہ جنگلات کی طرف سے کثرت سے درخت لگائے جا رہے ہیں۔ محکمہ تعمیرات عامہ سڑکیں بنانے میں مصروف ہے۔ سرکاری زراعتی کاموں، دیہات، منڈیوں اور صنعتی شہروں کے لئے بھی رقبے مخصوص کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

جناح بیرج کے ذریعے دریائے سندھ کا پانی صرف تھل کی آبپاشی کے لئے ہی نہیں لیا جائے گا بلکہ اس پانی سے دو مرحلوں میں بجلی بھی حاصل کی جائے گی۔ پہلے مرحلے میں تقریباً ۲۰ ہزار کلوواٹ پیدا کی جائے گی۔ اور دوسرے میں قریباً ۰ ہزار کلوواٹ۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ یہ محنت آئندہ دس سال تک رنگ دکھلائے گی۔ اور تھل کے بیکار جنگل میں منگل کے لفاظ پیش کرے گی۔ وہاں تجارت اور صنعت کی گہما گہمی نظر آئے گی۔ اور جہاں آج گھاس کا تنکا تک نہیں وہاں حد نگاہ تک ہرے بھرے کھیت پھیلے ہوں گے۔

نہر پاکپتن میلسی :۔ یہ نہر اضلاع ملتان اور منٹگمری کے اس علاقہ کو جسے نیلی بار کہتے ہیں۔ سیراب کرتی ہے۔

نہر جلو :۔ ایک نہر جلو نزد لاہور کے مقام سے دریائے راوی سے نکالی گئی ہے۔ جو باری دوآب کے زیریں علاقے کو سیراب کرتی ہے۔

انہار ثلاثہ :۔ یہ سکیم محض منٹگمری اور ملتان کے اضلاع کی بنجر زمینوں میں آبپاشی کرنے کی خاطر تیار کی گئی تھی۔ وجہ یہ تھی۔ کہ نہر اپر باری دوآب میں سے پانی کے زیادہ نکاس سے دریائے راوی کا پانی دستیاب نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے دریائے جہلم کا وافر پانی دریائے چناب میں لے جانے کے لئے نہر اپر جہلم کو مقام منگلا سے نہر لوئر چناب کے ہیڈ مقام خانکی تک کھودا گیا۔ دریائے چناب کی اوپر کی جانب مقام مرلایہ سے بمبار کا پانی نکال کر نہر اپر چناب کے ذریعے دریائے راوی میں بلوکی کے مقام پر گرا دیا گیا۔ اور دریائے راوی کے بائیں کنارے سے نہر لوئر باری دوآب منٹگمری اور ملتان کے اضلاع کی بنجر زمینوں کی آبپاشی کے لئے نکالی گئی۔ یہ سکیم انہار ثلاثہ کے نام سے موسوم کی جاتی ہے۔

ضمناً یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ نہر اپر جہلم اور اپر چناب دونوں ہی ایک دریا سے دوسرے دریا میں پانی لے جاتے وقت راہ افتادہ علاقہ کی کافی آبپاشی کرتی ہیں۔

نہروں کا انتظام :۔ ایک نہر کے انتظامات میں کئی پیچیدہ مسائل درپیش ہوتے ہیں۔ جن کا فوری حل کر دینا آبیاری کا کاروبار کو کامیاب طریق پر چلانے کے لئے اشد ضروری ہے۔ نہروں کے اس بہت بھاری سلسلے کی صحیح نگرانی۔ انتظامات اور ہدایات کے واسطے تین چیف انجینئر۔ بارہ تیرہ سپرنٹنڈنگ انجینئر۔ پچاس پچپن ایگزیکٹو انجینئر اور کثیر التعداد امدادی اور ماتحت انجینئر بمعہ افسران شعبہ مال کے کام چلاتے ہیں۔ عام طور پر ہر ایک نہر کو علیحدہ طور پر ایک سپرنٹنڈنگ انجینئر کے سپرد کیا جاتا ہے۔ جو اس کے مؤثر کام لگان اور اخراجات کے ہر طرح ذمہ دار ہوتے ہیں۔

ہر نہر پر کھیتوں کی پیمائش اور اجناس کے اندراجات الگ الگ تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کے مطابق آبیانہ وصول کیا جاتا ہے۔ آبیانہ وصول کرنے کا یہ طریقہ بڑا ناقص ہے۔ اس کے متعلق انجینئر لوگوں نے کئی موقعہ پر تجویز پیش کی ہے۔ کہ ہر ایک کاشتکار سے حاصل کردہ پانی کے حجم کے مطابق آبیانہ وصول کیا جایا کرے۔ لیکن اس مطلوبہ تبدیلی کی راہ میں رکاوٹیں حائل ہوتی رہی ہیں۔ جن میں کاشتکاروں کی ناموافقت سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اعلیٰ افسروں کی

Marfat.com

سخت نگرانی کے باوجود مال کا کام جاننے والے بعض چھوٹے چھوٹے ملازم آبیانہ وصول کرتے وقت زمینداروں پر ستم ظریفی کر لیتے ہیں۔

ریسرچ کا کام:۔ نہری آبپاشی کے سلسلہ میں تھوڑی دیر سے لاہور کے اندر ایک ریسرچ سٹیشن مقرر کیا جا چکا ہے جس میں ڈائرکٹر صاحب کے ساتھ قریب آدھ درجن ریسرچ اسسٹنٹ کام کرتے ہیں۔ جو مختلف شعبہ جات کے انچارج ہیں۔ آبیاری کی اس سکیم کو کافی بڑھا دیا جا چکا ہے۔ خاص طور پر ہائیڈرالک کی لیباٹری نے اور ملک پور کے مقام پر دریاؤں کے متعلقہ ریسرچ کے سٹیشن نے اس کام میں بڑا اضافہ کر دیا ہوا ہے۔ اگرچہ ایسے بھاری سلسلہ کے باوجود بڑھتی ہوئی ضروریات پوری نہیں ہو رہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ آبیاری کی اتنی بھاری سکیم ہندوستان کے کسی حصہ میں دکھائی نہیں دیتی۔ حضور وائسرائے اور گورنر بہادر صوبہ پنجاب بھی اس کا ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

نہری بستیاں:۔ نہری آبادی سے پیشتر موجودہ پنجاب کی شاندار بستیوں کی جگہ ہر طرف ویران اور بنجر علاقے دکھائی دیتے تھے۔ وہاں پر شتر بانوں کے بچے گھواروں میں پرورش پاتے تھے۔ وہ اونٹنی کے دودھ اور بارانی پانی کی کاشت پر گزران کرتے تھے۔ مگر اب انہیں علاقوں میں آبپاشی۔ زراعت اور عام کاروبار کے اعتبار سے نو بستیاں مشہور ترین شمار ہوتی ہیں۔ جن میں لائلپور۔ منٹگمری۔ پاکپٹن اور سرگودھا کی بستیاں مقدم حیثیت رکھتی ہیں۔ لیکن ان سب بستیوں میں لائلپور کی بستی زیادہ خوشحال سمجھی جاتی ہے۔ اس ضلع کے اندر ابھی تک قریب ڈیڑھ لاکھ ایکڑ ہلکی قسم کی زمین پڑی ہوئی ہے۔ جس کی دیکھ بھال کی جا رہی ہے۔ وہاں پر کاشت شروع ہو جانے سے اس بستی کی خوشحالی میں مزید اضافہ ہو جائے گا۔

متذکرہ بالا بستیوں میں سے لائلپور کی بستی وسعت میں چار ہزار مربع میل کے اندر ہے۔ منٹگمری ساڑھے بائیس سو مربع میل میں پاکپٹن کی بستی پندرہ سو مربع میل اور سرگودھا کی بستی سات سو مربع میل میں آباد ہے۔ اور باقی پانچوں بستیوں میں سے ہر ایک سوا سو مربع میل سے کوئی چار سو مربع میل میں آباد ہیں۔ مسٹر کیلورٹ نے پنجاب کے حالات قلم بند کرتے ہوئے یوں لکھا ہے۔" اس نہری جال سے ایسی شاندار بستیوں کا ظہور دنیا کے مایہ ناز انجینئر۔ روشن دماغ منتظمین اور پنجاب کے سخت جان اور محنتی کسانوں کی متواتر چالیس سالہ کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پرانے آباد شدہ ضلعے ان بستیوں کی خوشحالی کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں رکھتے"۔ اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے لارڈ کرزن نے یوں ارشاد فرمایا ہے "ان بستیوں نے صوبہ کو سرحدی معرکہ آرا میدانوں سے دہقانوں کا ایک آسودہ اور تسکین دہ گھر بنا دیا ہے"

باب پنجم

تحریک دیہات سدھار

تحریک کی اہمیت :- دیہات کی ازسرِ نو تعمیر و تنظیم کے پروگرام میں اصلاح دیہات کی تحریک کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ جو دراصل اس اہمیت کی مستحق بھی سمجھی گئی ہے۔ دنیا بھر میں جہاں جہاں دیہات کی تنظیم کا کام ہوا ہے۔ وہاں ایک ایسے مبسوط دیہاتی پروگرام کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے۔ جو دیہاتی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہو۔ ڈنمارک۔ آئرلینڈ اور دوسرے تمام ملکوں میں جہاں اول اول دیہاتی اصلاح کا کام چھوٹے پیمانے پر شروع ہوا وہاں اسے ناکامی ہوئی۔ جب تک یورپ میں سرہوریس پلنکٹ جیسے دیہاتی کارکن نے دیہاتی زندگی کی ترقی یعنی بہتر زراعت۔ بہتر کاروبار اور بہتر طرزِ زندگی کے طریقوں کی ترویج نہ کی۔ اس وقت تک یورپ کا کسان بہتر زندگی سے آشنا نہ ہو سکا۔ پاکستان کے دیہاتی کارکنوں نے بھی انہی تجاویز کو مدنظر رکھا ہے۔

دیہات کی موجودہ حالت :- ہمارا اقتصادی مستقبل کسان کی فلاح و بہبود پر موقوف ہے کا اثر ہمارے صوبائی بجٹوں میں ہر سال نمایاں ہوتا ہے۔ اور جس کا پاکستان کی تجارت [illegible] اس لئے کسان کو ہمیں معاشرتی اور اقتصادی نظام کا [illegible]

Marfat.com

...میں دیہات سدھار تحریک بدقسمتی سے ابھی تک بہت پیچھے ہے۔ جن لوگوں کو دیہاتی زندگی کا نمونہ بننا چاہیے ...میں رہتے ہیں۔ زمین سے اجناس پرانے طریقے سے کاشت کئے جاتے ہیں۔ جو چھوٹے چھوٹے کاشتکاروں کے اپنے ...کرنے کے لئے بمشکل سال بھر پورے ہوتے ہیں۔ بوجہ اپنی معمولی گزران کے مال مویشی کی اچھی طرح پرورش نہیں کر سکتے۔ اور نہ ہی اشتمالِ اراضی کا صحیح بندوبست کر سکتے ہیں۔ اکثر دیہاتی مٹی کی دیواروں والے مکانوں میں رہتے ہیں۔ ان کے مکمل ابھی تک بہت زیادہ کامیاب نہیں ہوئے۔ ان کی پوشش اور گھروں کی زیبائش معمولی ہے۔ ان میں اخبار بینی کا شوق بہت تھوڑے لوگوں تک محدود ہے۔ ڈرامے۔ گیت۔ ریڈیو اور زندگی کو شاداب و لطیف بنانے والے سامان انہیں میسر نہیں ہیں۔

اساسی بنیاد:۔ کرنل۔ ایف۔ ایل۔ برین تحریک سدھار کے پیش امام سمجھے جاتے ہیں۔ وہ اس خیال میں حق بجانب ہیں۔ کہ دیہات کے مردوں۔ عورتوں اور بچوں میں محض ایک سچی تڑپ پیدا کرنا اصلاح دیہات کے کام کی اساسی بنیاد ہے۔ بڑے اور متوسط درجے کے زمینداروں کو جو دیہاتی علاقوں کے قدرتی رہنما شمار ہوتے ہیں۔ چاہیئے کہ وہ عملی مثال قائم کرکے اصلاح دیہات کی تحریک کو اپنے حلقہ اثر کے اندر اور گرد و نواح کے علاقوں میں پھیلائیں۔ یہ ایک ایسا فرض ہے۔ جسے کسی حالت میں بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ دیہات میں نیابت کے حلقوں کی وسعت نے ان لوگوں کے لئے جو تعمیری کام کے ذریعہ دیہاتیوں کے دلوں میں اپنا اعتبار جمانا چاہتے ہیں۔ نئے مواقع پیدا کر دیئے ہیں۔ چونکہ آئندہ دور میں رؤسا اور ارباب منصب سے متاثر خائف رہنے کے خیالات غائب ہوتے جا رہے ہیں۔ اس لئے اگر بڑے بڑے زمیندار اپنے درماندہ اور غریب بھائیوں کی حقیقی خدمت کرکے خود کو ان کے اعتماد اور امانت کا اہل ثابت نہ کریں۔ تو وہ خود اپنی تباہی کے ذمہ دار ہوں گے۔

تنہائی کے وقت غور و فکر ہی کو ایک قوت تخلیقی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور ہر تعمیری کام کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ صحیح طور پر اس کے متعلق تجاویز سوچی جائیں۔ اس لئے دیہاتی کارکنوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ایک ایسے شخص سے جس نے اپنی سعی و محنت سے پنجابیوں کے دلوں میں گھر کر لیا ہے۔ اصلاح دیہات کے موٹے موٹے اصولوں کی تفہیم حاصل کریں اور اس کے وسیع تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

اہم مسئلہ:۔ دیہات سدھار کی تحریک سے دیہات کے نقائص نکالنے مقصود نہیں۔ بلکہ ہر گاؤں کے اندر ایک خاص جذبہ پیدا کرنا مقصود ہے۔ تاکہ ایک دیہاتی نہ صرف خود اپنی خامیاں جاننے کی کوشش کرے۔ بلکہ حکومت اور دوسرے اہل دیہات کے ساتھ ان تمام باتوں پر غور و فکر کرے۔ اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی چیز اپنے معیارِ زندگی کو بلند کرنے کا ولولہ ہے۔ جہاں اس ولولہ کی لہر موجود ہے۔ وہاں لوگ اپنے جھگڑے چھوڑ چھاڑ کر آپس کے میل ملاپ ... کاموں میں لگے رہتے ہیں۔ اور اس دھن میں انہیں اِدھر اُدھر کا خیال تک نہیں آتا۔ بس ہر وقت اپنے گھر اور کھیتوں

Marfat.com

اور گاؤں کو سنوارنے کی تدبیریں سوچنے کی لگن ہے۔ جب تک یہ پیدا نہ ہو جائے۔ انہیں ہر آسان سے آسان اور مفید سے مفید اصلاحی کام کرنے کے لئے ترغیب دینی پڑے گی۔ مگر جب ترغیب دینے والی کوئی قوت ان کی پشت پر نہیں رہتی تو اس وقت اصلاح کا کام رُک جاتا ہے۔ جب تک ابھرنے اور ترقی کرنے کی ایسی آرزو ہر دیہاتی کے دل میں ایسی جوت نہ جگا دے۔ ہمارا کام بڑا مشکل ہے۔ اور ہم سسی فس[1] کی طرح پتھروں کو دھکیل کر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ جو نہی ہم یہ غیر طبعی کوشش ترک کر دیتے ہیں حالات زیادہ خراب ہو جاتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ دلوں میں یہ امنگ کیونکر پیدا کی جائے۔ دراصل اگر دیہاتی یہ جان لیں۔ کہ وہ اس سے بہتر طریقہ پر زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ اور ساتھ ہی انہیں اس بات کا یقین بھی ہو جائے۔ کہ ان کے لئے اپنا معیار زندگی بلند کرنا ضروری ہے۔ تو حالات آسانی سے بہتر ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ احساس نمبرداروں اور چیدہ رہنماؤں تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے۔ خاص طور پر ہر بچہ اور عورت کے دل میں ابھرنے اور ترقی کرنے کی امنگ پیدا کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ بچوں کی عادتیں پختہ نہیں ہوتیں۔ اور وہ رسم و رواج کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہوتے ہیں۔ اور یہ مائیں اور گھر والیاں ہی ہیں جن پر ہمارے معیار زندگی کا انحصار ہے۔ شہروں یا گاؤں ہر جگہ ان ہی کے دم سے تہذیب کا قدم آگے بڑھ رہا ہے۔ کوئی ملک جس کی عورتیں اور بچے شائستہ اور مہذب نہ ہوں۔ ترقی یافتہ اور مہذب نہیں کہلا سکتا۔ اس لئے ہمیں ان دو گروہوں کی جانب سے زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔

ہر سرکاری ملازم۔ ہر دیہاتی رہنما۔ ہر رئیس اور زمیندار کے دل میں یہ احساس پیدا کر دینا چاہئے۔ کہ اس کے عہدہ اور رتبہ سے چند ذمہ داریاں اور حقوق بھی وابستہ ہیں۔ اور اس لئے اسے نہ صرف دیہات کے اندر نئی زندگی بسر کرنے کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں پہل کرنی چاہیئے۔ بلکہ ان تمام باتوں پر خود عمل کر کے ان خیالات کے پرچار میں پیش پیش رہنا چاہئے۔ اگر وہ اپنا یہ اہم فرض ادا نہیں کرتا۔ تو اسے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ لوگ اس کی شان اور رتبہ کے مطابق اس کی عزت کریں گے۔

بنیادی اصول: سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کونسی چیزوں کو اس تحریک میں اساس و بنیاد کی حیثیت حاصل ہے۔ جس کے لئے مندرجہ ذیل امورات کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔

۱۔ اشاعت تعلیم۔

(الف) لڑکیوں کی تعلیم۔

(ب) عورتوں کی انجمن اور بہبودی نسواں سے متعلقہ ہر قسم کا کام

۲۔ نمونہ سے مثال قائم کرنا۔

۳۔ خدمت خلق۔

---

[1] سسی فس۔ یونانی دیوتا کی ایک مشہور روایت ہے۔ سد کارنتھ کا بادشاہ سسی فس بہت ظالم اور بد کار تھا۔ مرنے کے بعد وہ ... جہاں وہ پتھروں کو دھکیل کر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچانے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔

Marfat.com

۹۔ دیہات کی تنظیم۔

ان میں سے ہر ایک کا یہاں ذکر نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مختصر طور پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جب تک گاؤں کے اندر کوئی ایسی با اثر قوت، مجلس، سبھا یا انجمن نہ ہو تو تجاویز سوچے۔ لوگوں سے ان پر عمل کرائے اور انہیں کاہل نہ ہونے دے۔ نہ تو دیہات کی مستقل اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور نہ لوگوں میں صحیح جذبہ پیدا ہو سکتا ہے۔ گھروں کی اصلاح کی حقیقی خواہش اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک گھر والی کو اس بات کا علم نہ ہو۔ کہ گھر اور گاؤں کو خوشحال اور صحت مند بنانے کے لئے کیا کرنا چاہئیے۔ اور کیا کچھ گھر اور کھیتی باڑی کی اصلاح کے طریقے سکھلائے۔ ان کی نمائش اور اچھی تجاویز بنانے کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے۔ کہ ہر گاؤں کے اندر بہتر گھروں اور بہتر کھیتوں کے نمونے موجود ہوں علم عامہ ہو۔ وہ صرف چیدہ چیدہ اشخاص کا اجارہ بن کر نہ رہ جائے۔ ہر مرد عورت اور بچے کو معلوم ہونا چاہئیے۔ کہ گاؤں کے اندر خرابی یا خامی کیا ہے۔ اور وہ کیسے رفع ہو سکتی ہے۔ علم کا چرچا عام کرنے کے لئے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے مدرسے قائم کر دینا کافی نہیں۔ بلکہ اپنی ابتدا کے مطابق ہر قسم کی عام تعلیم اور تعلیم بالغاں کا انتظام کرنا چاہئیے یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ حکومت نے اس غرض کے لئے جو کام شروع کر رکھا ہے۔ اسے جاری رکھا اور پھیلایا جائے۔ اور اس کی نشر و اشاعت کے ذرائع کو ترقی دی جائے۔

نمائشی اثرات: ۔ جرم کا ارتکاب اور شہری زندگی کی ہوس دونوں ہی نمائشی اثرات سے تعلق رکھتے ہیں۔ لہٰذا دیہاتی زندگی کی لطافت، صحت اور اقتصادی کمزوریوں کا ارتکاب ایک ضروری چیز ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ تحریک دیہات سدھار دیہاتی بود و باش کو ہر لحاظ سے مثلاً اقتصادی طور پر حفظان صحت کے اصولوں پر۔ طریق خانہ داری میں اور دنیوی اور دینی ترقی میں ہم آغوش کرتی ہے۔

اقتصادی تنگ و دو: ۔ جماعتی ترقی کے موجودہ دور میں اگر شہری لوگ زندگی کے میدان عمل میں پیش پیش رہنے کے خواہاں ہیں۔ تو دیہاتی لوگ اپنی ناداری سے کم از کم اس چیز کے متلاشی ضرور کہے جا سکتے ہیں لیکن جب تک ان میں غربت کا قلع قمع نہ کیا جا سکے۔ اور جب تک نسل انسانی کی پرورش کی طرف زیادہ توجہ نہ دی جا سکے۔ ہر چیز کا حاصل ہو جانا قریباً ناممکن ہے۔

اقتصادی کشائش ان ہر دو کا علاج ہے۔ ہر دو کے باب میں بتلایا جا چکا ہے۔ کہ پنجابی لوگ عموماً کاشت پر گزران کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کافی زمینیں بنجر پڑی ہیں۔ معاشرتی ترقی کے باب میں یا تفصیل درج کیا جا چکا ہے۔ کہ [illegible] سرمایہ کا ناجائز استعمال ہو رہا ہے۔ اور صنعتیں برباد ہو رہی ہیں۔ اب رفتہ رفتہ اصلاحات کے موقع [illegible] لگی ہے۔ اور دیہاتی باشندوں میں بیداری سرایت کرنے لگی ہے۔ وہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ اپنی عام حالت کو بہتر بنانا ان کا نصب العین ہونا چاہئیے۔ اور اگر بنظر تحقیق دیکھا جائے۔ تو دیہات سدھار کی تحریک دیہاتی زندگی کے

Marfat.com

ہر شعبے پر حاوی ہے۔ جس کا ہر دیہاتی کے ساتھ [illegible]

خدمتِ خلق:۔ ملک کو بیدار کرنے کے لئے خدمت [illegible] کے شاہی خاندان کے افراد میں ملے گی۔ ایسا دن کوئی نہیں گزرتا کہ شاہی خاندان کے افراد [illegible] میں مصروف نہ ہو۔

قومی ترقی کا مدار حقیقی رہنمائی اور بلا معاوضہ خدمت پر ہے۔ ہر مرد اور عورت پر خواہ وہ سرکاری [illegible] سرکاری حیثیت رکھتا ہو۔ یہ فرض ہے۔ کہ وہ دوسرے انسانوں اور ملک کی خدمت کرے۔ اور یہ فرض اس [illegible] ادا کیا جا سکتا ہے۔ کہ لوگ کمال خلوص سے اور بلا حیل وحجت اپنا وقت۔ جدوجہد اور روپیہ صرف کر کے [illegible] بہنوں اور ملک کو مکمل اور خوش وخرم زندگی حاصل کرنے میں مدد دیں۔ سرکاری ملازم کے لئے قابل [illegible] میں انسانی ہمدردی کا مادہ اور خدمت خلق کا جذبہ ہونا چاہئے۔ تاکہ نظم ونسق کی مشین کی خشک ہڈیوں میں زندگی [illegible] پھونکی جا سکے۔

جذبۂ تحریک:۔ دیہات سدھار کی نگرانی اور جذبۂ تحریک کو قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ نے علیحدہ محکمہ کھول [illegible] لیکن پاکستان کے معرضِ وجود میں آنے پر اس محکمہ کو توڑ دیا گیا۔ اور اس کا بیشتر کام محکمہ انجمن ہائے امداد باہمی کے [illegible] کر دیا گیا۔ چونکہ انجمن ہائے امداد باہمی کا مقصد مختلف طریقوں سے عوام کی اقتصادی، معاشرتی، تمدنی، اخلاقی اور تعلیمی [illegible] ہے۔ اور انجمن ہائے امداد باہمی کی تحریک نمایاں حد تک پنجاب میں مضبوطی کے ساتھ جڑ پکڑ چکی ہے۔ اس لئے اس محکمہ کی [illegible] میں دیہات سدھار کی تحریک احسن طریقے پر چل رہی ہے۔ دیگر محکمہ جات مثلاً زراعت۔ انہار۔ جنگلات۔ حفظانِ صحت۔ تعلیم وغیرہ کا تعاون بھی اس محکمہ کو حاصل ہے۔ پیداوار کی بہتات اور بنجر علاقوں میں تخفیف۔ صحت عامہ میں ترقی [illegible] تھا۔ اور سیم سے نقصان زدہ علاقوں کی برآمدی ان کا مطمح نظر ہے۔ زراعتی کالج لائلپور اور ریسرچ لیباٹری محکمہ [illegible] ادارے اس تحدید میں نمایاں کارگزاری دکھلاتے ہیں۔ انہاتی تجربات سے دکھایا جاتا ہے۔ کہ اچھی فصل کی پیداوار [illegible] اعلیٰ قسم کی کاشت اور اعلیٰ قسم کے جانوروں کی پرورش۔ زمین کی محافظت۔ استعمال اراضی اور بہتر قسم کی [illegible] پر ہوتا ہے۔

نشر واشاعت کے طریقے:۔ دیہات سدھار کی تحریک کو چلانے اور فروغ دینے کے کئی طریقے ہیں [illegible]

(۱) بے تار برقی (وائرلیس) کے ذریعہ براڈ کاسٹنگ۔

(۲) جادو کی لالٹین اور سینما۔

(۳) ڈرامہ۔

(۴) راگ رنگ

Marfat.com

... اطلاعات ۔

... تسخ کے اجتماعات ۔

(۸) رنگین تصاویر اور پوسٹر ۔

(۹) کتابیں ۔

(۱۰) دوسری مطبوعہ چیزیں مثلاً اشتہار ۔ پوسٹر اور پمفلٹ وغیرہ وغیرہ ۔

(۱۱) چھوٹے اور بڑے نمونے ۔

(۱۲) نمائش میلے وغیرہ ۔

(۱۳) مقابلے ۔

(۱۴) پبلک جلسے اور تقریریں ۔

(۱۵) نمائشیں ۔

(۱۶) نقشہ جات ۔

(۱۷) اسکولوں کی طرف سے پراپیگنڈا ۔

(۱۸) نمونہ کے گاؤں ۔

اعلیٰ کاشت :۔ مالک و مزارع فصل کی پیداوار بڑھانے کی خاطر اچھی قسم کے بیج استعمال کرتے ہیں ۔ اور کاشتکاری کے لئے اچھی قسم کے اوزاروں کے علاوہ جدید قسم کے طریقے بکار لانے ہیں ۔ فصل کے کیڑوں اور ان کی بیماریوں کا دھیان رکھا جاتا ہے ۔ اور حتی الوسع ان فصلوں کی کاشت کی جاتی ہے ۔ جن کی غلہ منڈیوں میں زیادہ کھپت ہو سکے

جانور :۔ دیہاتی لوگ کاشتکاری کے لئے مال مویشی کی اعلیٰ نسلیں پالنے کا شوق رکھتے ہیں ۔ ان کی رکھوالی ۔ خوراک اور صحت کا خاص انتظام رکھتے ہیں ۔ زراعتی کالج لائلپور سے اس بارے میں انہیں ہر وقت ہدایات میسر ہوتی رہتی ہیں ۔ صوبہ بھر میں مال مویشی کے تقریباً تین سو میلہ جات منائے جاتے ہیں ۔ جہاں پر اعلیٰ اقسام کے جانوروں کو نقد روپے کے انعامات بھی تقسیم کئے جاتے ہیں ۔

زمین کی محافظت :۔ پہاڑوں پر دریاؤں کے پانی کا نقصان غریب پہاڑی لوگوں کو برباد کر دیتا ہے ۔ میدانی علاقوں میں نہروں کے اندر پانی کی رسد موسم سرما میں ایک تو کم اور دوسرے وہ بھی ریت اور مٹی سے لدی ہوتی ہے ۔ یہ چیز نچلے میدانوں میں کنوؤں کے پانی کی سطح کم کر دیتی ہے ۔ دریاؤں کی تہ کو اونچا کر دیتی ہے ۔ موسمی ہوا میں غضبناک طوفان پیدا کرتی ہے ۔ کھیتوں پر ریت بچھا دیتی ہے ۔ عمارات اور نہری تعمیرات کو نقصان پہنچاتی ہے ۔ اور قابل زراعت زمینوں

Marfat.com

کو تباہ کر دیتی ہے۔ اس لئے زمین کی محافظت میں وہ تمام انسدادی تدابیر شامل ہیں۔ جو جنگلات اور چراگاہوں سے پانی گزرتے وقت یا نہروں کی سطح ہموار رکھنے۔ ان پر چبوترے بنانے اور ان کے کنارے مضبوط رکھنے میں کار لائی جاتی ہیں۔

استعمال اراضی :۔ زرعی مقبوضات کی استعمال اراضی مدت تک ایک بڑی کٹھن مہم بنی رہی ہے یختصر زرعی ملکیتوں کی موجودہ جمع بندی امداد باہمی کا نتیجہ ہے۔ یہ کام بڑی سرعت سے ترقی کر رہا ہے۔ جس کا زراعت کے باب میں اخیر پر مفصل ذکر کیا جا چکا ہے۔ اب محکمہ مال نے بھی اس کام کو شروع کر دیا ہے۔

تقسیم :۔ مشاہدات سے ظاہر ہو چکا ہے۔ کہ جن علاقوں میں کھیتی کے لئے ضرورت کے مطابق پانی مل سکتا ہے۔ وہاں جدید طریقوں کے استعمال سے وقت کی گوڈائی اور پشتہ بندی سے فصل کافی زیادہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

کھاد :۔ گوبر کہنے کو تو معمولی چیز ہے۔ مگر کھیتوں کے اندر بطور کھاد ڈالنے کے فصلوں کی جان ہے۔ دیہاتوں میں اُپلوں کی آگ کی بجائے بھوس کی انگیٹھیوں پر دودھ گرم کرنے کا طریق اوّل تو دس فیصدی زیادہ گھی نکال دیتا ہے۔ اور دوم اس طریق سے لاکھوں من گوبر ہر سال کھاد کے لئے بچ سکتا ہے۔

حفظان صحت :۔ دولت بغیر صحت کے کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ہمارے دیہاتی بھائی غیر ضروری طور پر تکلیف میں مبتلا رہتے ہیں۔ ان کے فائدے کی خاطر مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔

۱۔ خیراتی شفاخانے صوبہ بھر کے قصبوں اور بڑے بڑے دیہاتوں میں قائم ہیں۔ ڈاکٹر چھوٹے دیہاتوں میں دورہ کر کے عوام کی آسائش اور علاج معالجہ میں بہت مدد پہنچاتے ہیں۔ نیز عام وباؤں سے ان کی محافظت کے لئے پانچ چھ برس کے بعد ہر شخص کو جبری ٹیکہ لگاتے ہیں۔ کئی دیہات میں انجمن ہائے امداد باہمی نے طبی ابتدائی امداد کے مراکز اور مویشیوں کے ابتدائی امداد کے مراکز جاری کئے ہوئے ہیں۔ بعض مقامات پر طبی امداد کے انجمن ہائے بھی قائم ہیں۔ جن کا اپنا ڈاکٹر ہوتا ہے۔ اور اپنی ادویات۔ اس طرح پر دور دراز کے علاقے عوام کے جذبۂ مدد ذاتی بذریعہ امداد باہمی سے خاطر خواہ مستفید ہو رہے ہیں۔

۲۔ محکمہ حفظان صحت پنجاب نے بیمار مستورات کی صحت افزائی کے لئے نرسوں دائیوں کی باقاعدہ تعلیم شروع کر دی ہے۔ صوبہ بھر میں لیڈی ڈاکٹر ابھی تعداد میں بہت کم ہیں۔ جو دیہاتوں میں بالکل نہیں پہنچ سکیں۔

صنعتی اسباب :۔ عام چھوٹے چھوٹے کاشتکار زمین کی پیداوار سے غیر مطمئن اور صنعتی کاروبار میں قسمت کے متلاشی ہیں۔ حکومت ان کی خاطر سڑکوں کی تعمیر کرواتی ہے۔ تاکہ کاریگر شہری زندگی کا دم بھرتے ہوئے صنعتی کاروبار میں معقول معاوضہ کما سکیں۔ لیکن یہ ماننا پڑے گا۔ کہ امداد باہمی سے کام کرنے والے لوگوں کو بالعموم اور مقامی طور پر اشیائے خام حاصل کر لینے والے دیہاتیوں کو بالخصوص معقول گزران مل جاتی ہے۔ ان لوگوں کو انجمن ہائے امداد باہمی کے ذریعے مقدمہ بازی۔ پرانی رسومات اور دیگر فضول خرچیوں سے پرہیز کروائی جاتی ہے۔ اور امید کی جاتی ہے کہ وہ اقتصادی

سے آئندہ زندگی میں اپنا معیار قائم کر سکیں۔

ترویج: ۔ دیہات سدھار کا مسئلہ غریب دیہاتیوں کے لئے بڑی تگ ودو کا معاملہ ہے۔ اس میں محنت۔ قربانی اور یکجہتی درکار ہے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اس مرغوب زندگی کی تمنا ایک دیہاتی کے دل ودماغ میں کس طرح ڈالی جا سکتی ہے۔ اور یہ سوال ایک ایسا سوال ہے۔ جو تحریک دیہات سدھار کے محسن۔ ایف۔ ایل۔ برین صاحب کی سالہا سال کی معلومات ہی سے حل ہوتا ہے۔ صاحب موصوف کا قول ہے۔ کہ ہمارے صوبہ میں پنجاب گورنمنٹ کی سکیم کے مطابق دیہاتی تہذیب کا ڈھانچہ مندرجہ ذیل بنیادوں پر قائم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ انتقالِ اراضی اور اپنے زمینوں کو نقصان کے احتمال سے بچانا۔

۲۔ تعلیم۔ اشاعت اور پراپیگنڈا کے ذریعے ایک کسان۔ اس کی بیوی اور بچوں کے سامنے مطلوبہ زندگی کا نقشہ کھینچنا۔

۳۔ کسانوں کے سامنے شخصی اور ذاتی مثالیں ان لوگوں کی پیش کی جاویں۔ جو جاہ وحشم۔ دولت یا مذہب میں نمایاں حیثیت حاصل کر چکے ہوں۔ ایسی نغمہ سرایوں سے ہر ایک فرد کسی نہ کسی صاحب ثروت کو اپنے تئیں نمونہ سمجھ کر اپنی زندگی کی تعمیر میں مشغول ہو سکے گا۔

۴۔ دیہاتوں میں پنچایتیں اور انجمن ہائے امداد باہمی قائم کی جاویں۔ یہ ایسے ذرائع ہوں گے۔ جن سے آپ کو گردو نواح کے لوگوں کے مطالبات پورا کرتے رہنے کا موقع ملتا رہے گا۔ اور وہ آپ کو اپنے تئیں لیڈر اور رہبر دار بنانے کی طرف متوجہ رہیں گے۔

۵۔ امورات خانہ داری میں کفایت شعاری سے کام لے کر نقد روپے پیسے کی بچت نکالنا اور گھروں کے اندر چہل پہل پیدا کرنے کے لئے تعلیم نسواں کی طرف توجہ دینا۔

سکولوں کی تعلیم: ۔ مقامی سکولوں کو دیہاتی زندگی کا مرکز بنایا جا رہا ہے۔ ان کا نصاب دیہاتی ضروریات کے مطابق رکھا جا رہا ہے۔ سکول کے متعلقہ کھیلیں اور دیہاتی کھیلیں مقبول عام ہو رہی ہیں۔ لڑکیوں کی تعلیم کی طرف بھی توجہ دی جا رہی ہے۔ لیکن اس چیز کے باوجود ڈسٹرکٹ بورڈوں کے تعلیمی فنڈ کا پانچ فیصدی سے بھی کم سرمایہ اس طرف دیا جا رہا ہے گورنمنٹ کا منشا ہے۔ کہ دیہاتی پرائمری سکولوں میں بچوں اور بچیوں کو اکٹھی تعلیم دی جائے۔ جن مقامات پر سکولوں میں اساتذہ اور استانیاں درس دیتی ہیں۔ وہاں اس خیال کی مخالفت کم ہوتی جاتی ہے۔ اب پرائمری تعلیم کو لازمی کر دیا جا رہا ہے۔ اور عنقریب پنجاب گورنمنٹ کا چھ سالہ پلان ترقی تعلیم پنجاب کی سرزمین سے جہالت کو دور کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

تعلیم نسواں: ۔ گھر کے اندر بیوی سرچشمہ حیات ہے۔ وہ اپنے گھر کے افراد کو کھانا کھلانے میں صحت کا خیال رکھنے میں اور گھر میں چہل پہل قائم رکھنے میں ہر طرح ذمہ دار سمجھی جاتی ہے۔ گھر کا فیشن اور گھر کی روش وہی قائم کرتی ہے۔ اور بچے اسی کی

Marfat.com

مہربانیوں میں پلتے ہیں۔ اس لئے اس کی عدد کے بغیر گھر کی [illegible]
کی تعلیم نہ ہو۔ وہ گھر کی اتنی ذمہ داریوں کو کیسے سرانجام دے سکتی ہے۔

ایک بچے کے اخلاق ماں کی تربیت پر موقوف ہیں۔ سچائی۔ پاکدامنی۔ محنت۔ دستکاری [illegible]
خودداری اور جذبۂ حریت جیسی نعمتیں ماں ہی کی بدولت میسر ہوتی ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ کے نزدیک [illegible]
نرسنگ کی تعلیم دینا اور ان کے لئے درسگاہیں قائم کر دینا پنجاب کے دیہاتوں میں زندگی کی لہر پیدا کرنے اور اس [illegible]
سے خود اختیاری بنانے کی خاطر نظریہ اولیں بنالینا چاہیئے۔

سرکاری اقدامات: تقسیم پنجاب کے بعد ملک کی تجارت۔ صنعت۔ کاروبار۔ بنک کاری پر اور زرعی اجناس
تجارتی منڈیوں پر ہندوؤں کے چلے جانے کی وجہ سے ایک ویرانی کا عالم چھا گیا کیونکہ ہر قسم کا کاروبار انہی لوگوں کے
ہاں تھا۔ منڈیوں میں اجناس موجود تھی مگر گاہک موجود نہیں تھا۔ مسلمانوں کو اس کاروبار کی واقفیت نہ تھی۔ کارخانوں کے [illegible]
کے لئے مکانات اور سرمایہ موجود نہ تھا۔ بنک بند ہو چکے تھے۔ اور مہاجرین کی آمد نے اس ہراسانی میں معتدبہ اضافہ کر [illegible]
اس وقت گورنمنٹ نے اس ابتری کو بھانپ کر انجمن ہائے امداد باہمی کو یہ کام سنبھالنے کا موقع دیا۔ کواپریٹو بنکوں نے باوجود
سخت مالی مشکلات کے بڑی دلیری سے منڈیوں میں اپنی شاخیں کھول دیں۔ کارخانوں کو چلانے کے لئے افسران محکمہ [illegible]
پر پہنچ گئے۔ منڈیوں اور کارخانوں میں تھوڑے عرصہ میں زندگی کی لہر دوڑ گئی۔ بنکوں نے فراخدلی سے ممبران اور غیر ممبران کو [illegible]
جات دیئے۔ تاکہ تجارت کا کاروبار چل نکلے۔ کارخانوں کو چلانے کے لئے انجمنیں معرض وجود میں آگئیں۔ کواپریٹو کمیشن شاپس
نے خرید اجناس کا کام سنبھال لیا۔ اور اس طرح دھان سے چاول۔ کپاس سے روئی کی گانٹھیں۔ سرسوں اور توریا سے تیل [illegible]
سے آٹا نکلنا شروع ہو گیا۔ زرعی اجناس کی قیمتیں معقول حد تک چڑھ گئیں۔ اور ملک کی زرعی آبادی ایک ہولناک خرابی سے
بچ گئی۔ شہروں میں کواپریٹو سٹورز کھول دیئے گئے۔ مہاجرین کی آبادکاری کے لئے صنعتی انجمنیں مثلاً کپڑا بننا۔ لوہاروں [illegible]
کا کام کرنا۔ سوت کاتنا۔ کمبل بنانا۔ جوتیاں بنانا۔ اور نوار بنانا وغیرہ وغیرہ۔ زرعی زمین پر آبادکاری کے لئے کواپریٹو کاشتکاری کی
انجمنیں جاری کی گئیں۔ اور اس طرح سے انجمن ہائے امداد باہمی کے ذریعہ سے ملک کی اقتصادی بحالی کا کام بطریق احسن [illegible]
پانا شروع ہو گیا۔ پنجاب میں انجمن ہائے امداد باہمی نے اس قدر ترقی کی۔ کہ ۱۹۵۰ء میں ان کی تعداد میں ایک ہزار کا اضافہ [illegible]
ممبران کی تعداد میں ساٹھ ہزار کی بیشی ہو گئی۔ اور سرمایہ زیر کار میں دس کروڑ روپیہ بڑھ گیا۔ انجمن ہائے امداد باہمی کی [illegible]
عوام اور گورنمنٹ پر گہرا اثر کیا۔ اور گورنمنٹ نے دیہات سدھار جو حقیقت میں دیہات کی اقتصادی بحالی [illegible]
اسی تحریک کے سپرد کر دیا۔ اور آئندہ کے لئے کئی لاکھوں روپے کی سکیمیں اشتمال اراضی۔ کواپریٹو [illegible]
فروخت اجناس کی انجمن ہائے۔ کھالوں کی رنگائی اور دباغت کی انجمنیں [illegible]
اور بہم رسانی کی انجمنیں۔ گھی کی انجمنیں۔ پھلوں کی کاشت اور پھلوں [illegible]

Marfat.com

بیمہ کی انجمنیں ۔تعمیر مکانات کی انجمنیں وغیرہ وغیرہ چلائی جا رہی ہیں ۔ ان میں سے کئی ایک معرض وجود میں آچکی ہیں ۔ اور باقیوں کے لئے قریباً تین کروڑ روپیہ کی سکیمیں زیر غور ہیں ۔ گورنمنٹ کی منشا ہے ۔ کہ مدد ذاتی کے جذبہ کو بروئے کار لا کر امداد باہمی کے ذریعہ سے دیہات کے اندر مزید اقتصادی انقلاب پیدا کیا جائے ۔ جو عوام کے اپنے ہاتھوں سے اپنے فائدہ کے لئے ان کی اپنی اپنی مرضی سے ظہور میں آئے ۔ تاکہ یہ ایک تحریک کی صورت اختیار کر کے دیرپا اور پائیدار ثابت ہو ۔

گورنمنٹ نے چھ سالہ پلان ترقی زراعت ۔صحت عامہ ۔ سڑکوں اور ذرائع مواصلات کو بڑھانے تعلیم بچگان اور بالغان کو ترقی دینے ۔تھور اور سیم کو دور کرنے اور صنعتی ترقی کے لئے تیار کیا ہے ۔ امید کی جا رہی ہے ۔ کہ حکومت پاکستان پنجاب گورنمنٹ کو معقول مالی امداد دے کر پنجاب کے اس پلان کو کامیاب بنانے میں پورا پورا تعاون کرے گی ۔

Marfat.com

باب ششم

زراعت

نمایاں خصوصیات :- پنجاب کے لوگوں کا سب سے بڑا پیشہ زراعت ہے۔ یہاں کی قریباً ... آبادی ایسے چھوٹے چھوٹے کسانوں پر مشتمل ہے۔ جو اوسطاً ۲ سے ۱۲ ایکڑ رقبہ اراضی کی کاشت کرتے ہیں۔

پنجاب ۲۸ سے ۳۲ عرض بلد شمالی اور ۶۹ سے ۷۵ طول بلد مشرقی کے درمیان واقع ہے۔ مجموعی رقبہ ۳ کروڑ ۷ لاکھ ایکڑ ہے۔ جس میں سے ۲ کروڑ ایکڑ زیر کاشت ہے۔

طبعی لحاظ سے پنجاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) کوہستان نمک اور سطح مرتفع پوٹھوہار جس میں اٹک اور راولپنڈی کے شمالی اضلاع ... اور شاہ پور کے کچھ حصے شامل ہیں۔

(۲) زرخیز میدانی علاقہ جیسے دریائے سندھ اور اس کے معاونین ... ہیں۔ یہ لاہور، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، جھنگ، سرگودھا ...

Marfat.com

دریائے سندھ کے پار کا علاقہ یعنی ضلع ڈیرہ غازی خاں - یہ پہاڑی ندی نالوں کی طغیانی سے سیراب ہوتا ہے۔

پنجاب میں زراعت یا تو بارانی ہوتی ہے - یا نہری وچاہی - کوہستان نمک - اور سطح مرتفع پوٹھوہار زیادہ تر بارانی علاقہ ہے - اور یہاں کی زراعت کا انحصار بارش پر ہے - سندھ کے میدان میں دامن کوہ کے علاقے یعنی سیالکوٹ اور گجرات کے اضلاع میں اچھی خاصی بارش ہو جاتی ہے - اور چونکہ یہاں پانی کی سطح کافی بلند ہے - اس لئے کنوؤں سے آب پاشی کا بڑا وسیع انتظام بھی موجود ہے - باقی ماندہ میدانی علاقے میں بارش کم ہوتی ہے - اور بارانی زراعت کے لئے ناکافی - اس لئے یہاں کے بیشتر زیر کاشت رقبے کی زراعت کا دارومدار زیادہ تر نہروں اور کسی حد تک کنوؤں پر ہے - شمال مغرب میں دریائے جہلم، چناب اور سندھ کے درمیان تھل کا علاقہ واقع ہے - اسے زراعت کے قابل بنایا جا رہا ہے - لیکن اس کے باوجود اس کا بیشتر حصہ ریتلے صحراؤں کی صورت میں باقی رہے گا - صوبہ کا یہ حصہ اپنی نہری نو آبادیات کے اعتبار سے دنیا کی بہترین زراعتی نو آبادیوں میں شمار ہوتا ہے - سرگودھا، ملتان، منٹگمری اور لائلپور یہاں کی مشہور زراعتی نو آبادیاں ہیں - ڈیرہ غازیخاں انتہائی خشک علاقہ ہے - اور یہاں زراعت کا زیادہ تر دارومدار پہاڑی ندی نالوں کی طغیانیوں پر ہے -

یہاں ایک کروڑ بیس لاکھ ایکڑ رقبے کی آب پاشی کی جاتی ہے - جس کی تفصیل یوں ہے - ۸۲٪ نہروں سے ۱۶٪ کنوؤں سے، اور ۲٪ دیگر ذرائع سے -

پنجاب کی آب و ہوا شدید قسم کی ہے - یعنی گرمیوں میں سخت گرمی اور سردیوں میں سخت سردی پڑتی ہے - سردیوں میں دن کے وقت زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۵۰° ف ہوتا ہے - لیکن ماہ جون میں یہ خشک علاقوں میں ۱۱۰° سے بھی بڑھ جاتا ہے - موسم گرما میں صوبہ بھر خصوصاً خشک علاقوں میں اکثر آندھیاں آتی رہتی ہیں بعض دفعہ ان آندھیوں کے بعد ہی ژالہ باری بھی ہو جاتی ہے - جس سے ربیع کے آخری حصے کی فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے - دسمبر اور جنوری میں صوبے کے شمالی علاقوں میں کہر پڑتی ہے - جو بعض اوقات فصلوں اور چھوٹے چھوٹے پھلدار پیڑوں کو سخت نقصان پہنچاتی ہے -

اس صوبے میں بارش کے بڑے موسم دو ہیں - (۱) جون سے ستمبر تک مون سون ہوائیں بارش لاتی ہیں - (ب) موسم سرما کی بارش دسمبر سے مارچ تک ہوتی ہے - تاہم زیادہ بارش مون سون کے موسم ہی میں ہوتی ہے - بارش کی سالانہ اوسط مقدار یہ ہے - راولپنڈی ۳۶٫۶ انچ، سیالکوٹ ۳۸٫۸ انچ، لاہور ۲۱٫۹ انچ، لائل پور ۱۱٫۲ انچ، منٹگمری ۱۰٫۴ انچ، اور ملتان ۶٫۵ انچ -

پنجاب کی زمینوں میں مجموعی اعتبار سے سیلابی مادے کے علاوہ ریت کی خاصی آمیزش بھی ملتی ہے - کھاری جگہیں

مٹی کی زمین ضلع منٹگمری میں اور ریتلی زمین علاقہ تھل میں پائی جاتی ہے۔ پنجاب کی زمین زرخیز ہے اور یہاں اعلیٰ کاشت ہو سکتی ہے۔ اگر کافی پانی اور نائٹروجن والی کھاد دی جائے تو پیداوار بہتر ہوتی ہے۔

فصلوں کے بڑے بڑے موسم :- اس صوبے کی بڑی فصلیں دو ہیں۔ خریف (موسم گرما کی فصل) اور ربیع (موسم سرما کی فصل)، ان کی نسبت عموماً علی الترتیب ۳۴٪ اور ۶۶٪ رہتی ہے۔ فصل خریف کی مشہور پیداوار حسب ذیل ہے کپاس، نیشکر، جوار، باجرہ، مکی، چاول، توریا، مونگ پھلی، لوکی، کدو، بھنڈی، کڑواکدو، کھیرا، ککڑی، خربوزہ، تربوز، مرچ، بھنڈی توری، بینگن وغیرہ) اور فصل ربیع کی :- گندم، جو، چنا، سرسوں، جئی، برسیم، گاجر، مٹر، ٹماٹر، آلو، لیموں کی قسم کے پھل یعنی سنگترہ، مالٹا، کھٹا وغیرہ، سیب، ناشپاتی، بیر، جامن، کھجور، انجیر، شہتوت، امرود وغیرہ۔

گندم اور کپاس یہاں کی دو سب سے زیادہ اہم فصلیں ہیں۔ کل زیر کاشت رقبے کا ۲۸ء۴٪ حصہ گندم اور ۸ء۶ سے ۹ء۱۲٪ کپاس کے لئے مخصوص ہے۔ چارے کی فصلوں کا رقبہ ۱۳ء۴٪ ہے۔ جوار، باجرہ، کنگنی وغیرہ کا رقبہ تقریباً ۹ء۴٪ ہے۔ یہ بارانی علاقے کی غلہ کی بڑی فصلیں ہیں۔ پنجاب میں جو دوسری فصلیں ہوتی ہیں یعنی چنا، چاول، دالیں، تیل کے بیج، مکی، نیشکر، جو، سبزیاں، پھل وغیرہ ان کا رقبہ زیر کاشت علی الترتیب ۱۰ء۳، ۹ء۱، ۲ء۳، ۷ء۱، ۵ء۴، ۲ء۴، ۱ء۶، ۱ء۷، ۸ء۱، ۳ء۷، ۰ء۶ اور ۱ء۲٪ ہے۔

محکمہ زراعت :- محکمہ زراعت پنجاب (پاکستان) ۱۹۰۵ء میں قائم ہوا تھا۔ اس کے مقاصد کام یہ ہیں۔ انتظامی، زراعتی تعلیم، زراعتی تحقیقات، توسیع زراعت، اصلاح شدہ بیجوں کی تقسیم، شکار کی حفاظت، منڈی، زراعتی قانون سازی اور متفرقات۔

انتظامی :- محکمہ زراعت کا صدر دفتر صوبہ کے صدر مقام لاہور کے اندر واقع ہے۔

زراعتی تعلیم :- زراعت کی تعلیم پنجاب زراعتی کالج لائلپور میں دی جاتی ہے۔ جو لاہور سے جنوب مغرب میں ریل کے راستے سے ۹۰ میل اور سڑک کے راستے ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

زراعتی کالج کا سنگ بنیاد ۱۹۰۶ء میں رکھا گیا تھا۔ ۱۹۰۹ء میں یہاں پہلی بار طلباء کا داخلہ ہوا۔ اور تعلیم کا سلسلہ جاری کر دیا گیا۔ شروع شروع میں یہاں زراعت کا سہ سالہ نصاب تھا۔ اور فارغ التحصیل طلباء کو ایل۔ اے۔ جی کی سند دی جاتی تھی۔

۱۹۱۷ء میں کالج کا الحاق پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ ہو گیا۔ اور سہ سالہ نصاب کی بجائے بی۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر) کا چہار سالہ نصاب مقرر ہو گیا۔ ۱۹۲۳ء میں کالج کا الحاق پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی (ایگریکلچر) کے لئے اور حال ہی میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری کے لئے بھی ہو گیا ہے۔

اس کالج میں داخل ہونے کے لئے طلباء صرف پاکستان ہی سے نہیں۔ بلکہ مصر، افغانستان اور ایران سے بھی آتے

Marfat.com

ہیں۔ حکومت سیلون کی درخواست پر اس کے طلباء کو نیشکر کی کاشت اور علم کیمیا میں تربیت دینے کے لئے چند نشستوں کی پیشکش کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت کی درخواست پر کچھ نشستیں انڈونیشیا کے طالب علموں کے لئے بھی مخصوص کر دی گئی ہیں۔ حکومت ملائشیا کی درخواست پر ان کے ماہرین فن زراعت کو زراعتی کالج لائلپور میں تعلیم و تربیت دینے اور حضرموت (جنوبی عرب) میں زراعتی ترقی کے ایک تحقیقاتی ادارے کے قیام کے بارے میں مشورے بھیجے گئے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے بعض جرمن طلباء کو جو زراعتی کالج میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے تھے۔ پنجاب کے موسمی حالات خصوصاً موسم گرما کے متعلق معلومات مہیا کی گئی ہیں۔

پنجاب زراعتی کالج ایک اقامتی ادارہ ہے۔ طلباء کی رہائش کے لئے تین بورڈنگ ہاؤس ہیں۔ اور تین چھوٹی چھوٹی عمارتیں جنہیں چیفس بلاک کہا جاتا ہے۔ کالج میں کھیل کے وسیع میدانوں کے علاوہ ٹینس کورٹ اور تیرنے کا تالاب بھی ہے۔ فوجی تعلیم اور کھیلیں کالج کے نصاب کا لازمی جزو ہیں۔

جو طلباء امتحانات، کھیلوں، ہل چلانے، فصل کاٹنے اور دیگر مقابلوں میں امتیازی کامیابی حاصل کرتے ہیں انہیں حکومت، یونیورسٹی، ڈسٹرکٹ بورڈ اور نجی اداروں کی طرف سے کئی وظیفے، تمغے اور انعامات دیئے جاتے ہیں۔ سال کے بہترین کھلاڑی کو خان عبدالرحمٰن خان چیلنج کپ دیا جاتا ہے۔

ڈگری کی باقاعدہ جماعتوں کے علاوہ یہ کالج زراعت کی عملی تعلیم کے لئے ذیل کا نان ڈگری کورس بھی اردو زبان کے اندر پیش کرتا ہے۔

(۱) عملی زراعت کی تعلیم کی یک سالہ جماعت۔

(۲) مالی جماعت۔

(۳) تربیت اساتذہ کی جماعت۔

اس کالج کی ایک اور اہم خصوصیت ہے کہ یہاں عوام میں سے ان افراد کو جو ڈیری، پھل اور سبزیوں کی کاشت، انتظام اراضی، شہد کی مکھیاں پالنے اور لوہاروں کے کام میں دلچسپی رکھتے ہیں ان مضامین میں قلیل المیعاد تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس تربیت کی میعاد مختلف مضامین میں ایک ہفتہ سے دو ماہ تک ہوتی ہے۔ ڈیری، شہد کی مکھیاں پالنے، پھلوں اور سبزیوں کی حفاظت اور کیک، پیسٹری اور پاکستانی مٹھائیاں بنانے کی جماعتوں میں عورتوں کو بھی داخل کیا جاتا ہے۔

زراعتی تحقیقات:۔ تحقیقات کا زیادہ تر کام زراعتی کالج اور ریسرچ انسٹی ٹیوٹ (ادارہ تحقیقات) لائلپور میں ہوتا ہے۔ تحقیقاتی اداروں کے ماتحت دفاتر صوبے کے مختلف حصوں میں بھی قائم ہیں تاکہ مقامی تحقیقات میں آسانی رہے۔

Marfat.com

تقسیم ملک سے محکمہ کی تحقیقاتی سرگرمیوں کو بڑا نقصان [illegible]

سبکدوش ہو گئے تھے۔ ان کے بعد جو چند مسلمان باقی رہ گئے ان کو [illegible]

اس امر کا احساس تھا۔ کہ پاکستان کی اس نوزائیدہ مملکت کی خوشحالی کا بیشتر انحصار انہی کی [illegible]

نے ان کے دلوں میں اپنے ملک کی خدمت کا بے پناہ جذبہ پیدا کر دیا۔ اور وہ اپنی تمام جسمانی اور [illegible]

کو بروئے کار لا کر ترقی میں کوشاں ہو گئے۔ لائلپور کے محکمہ تحقیقات کے لوگوں نے اس تن دہی سے کام کیا [illegible]

محض خراج تحسین ہی نہیں۔ بلکہ اپنا بہا نامرتبہ پھر حاصل کیا۔ یہاں ان تحقیقاتی اداروں، ان کے تحقیقاتی [illegible]

ان کے نتائج کا مختصر سا حال دیا جاتا ہے۔

شعبۂ زراعت: شعبہ زراعت محکمہ زراعت پنجاب کا پیش رو تھا۔ اسے مئی سنہ ۱۹۰۱ء میں لائلپور کے مقام [illegible]

۵۰ ایکڑ کی چھوٹی سی تجرباتی فارم کی صورت میں قائم کیا گیا تھا۔ سنہ ۱۹۰۵ء، سنہ ۱۹۰۶ء میں پہلے ڈپٹی ڈائرکٹر زراعت، عام [illegible]

اور تین ایگریکلچر اسسٹنٹوں نے محکمہ کا کام سنبھالا۔ حصول آزادی کے بعد سے اس شعبہ نے حسب ذیل کام کئے [illegible]

(۱) دودھ کی پیداوار کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔ کنول نامی گائے نے ۲۱ پونڈ اور بیگم نامی بھینس نے [illegible]

روزانہ دودھ دیا۔

(۲) بارانی علاقے کے لئے ایک کثیر المقاصد پاکستانی ہل اور ایک کے آر۔ دو شاخہ ڈرل کی ایجاد۔

یہ شعبہ آج کل حسب ذیل امور پر تحقیقات کر رہا ہے۔

(۱) زراعتی آب پاشی کے فارم رسالہ والا میں یہ تحقیق ہو رہی ہے۔ کہ کھاد اور کاشت کے مختلف حالات

ماتحت گندم، کپاس، نیشکر، اور توریا کی فصلوں کے لئے آبپاشی کی ضروریات کیا ہیں۔ (۲) لائلپور زراعتی فارم میں [illegible]

کے متعدد مسائل مثلاً آلات کشاورزی کی اصلاح پر بھی توجہ دی جا رہی ہے۔

شعبۂ علم نباتات: یہ شعبہ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایک اکنامک بوٹانسٹ (پیداوار نباتات کا ماہر اقتصادیات) [illegible]

قائم کیا تھا۔ شروع شروع میں یہاں صرف پھلوں کے تیل کے بیجوں، کپاس، سفلہ، فطریات رسانیہ کی جھتری کے [illegible]

پودے، وغیرہ کی تحقیقات ہوتی تھی۔ لیکن جوں جوں کام بڑھتا گیا۔ ان فصلوں اور ان کی بیماریوں کی تحقیقات [illegible]

علیحدہ علیحدہ نئے شعبے قائم ہوتے چلے گئے۔ ابتہ صرف چاروں کی فصلوں کے بارے میں ایک ماہر [illegible]

میں پروفیسر نباتات کے زیر نگرانی کام کرتا رہا۔

اس شعبے نے حصول آزادی کے بعد فن زراعت کے سلسلے میں حسب ذیل کارنامے [illegible]

(۱) برسیم پنجاب میں ربیع کی ایک عام چارے کی فصل ہے۔ اس کا بیج شمالی مغربی سرحدی [illegible]

کیونکہ خیال یہ تھا۔ کہ اس کا بیج پنجاب میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس شعبے [illegible]

Marfat.com

... اگر اس فصل کو فروری کے وسط تک قائم رہنے دیا جائے۔ تو بہترین بیج حاصل ہو سکتا ہے۔ مزید یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ اگر زرد رنگ کے بیجوں جس میں ۹۰٪ پیداوار کی اہلیت موجود ہے۔ اگر کسی مرطوب جگہ میں رکھ دیا جائے۔ تو اس کا رنگ بھورا یا سیاہی مائل بھورا ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے اس کی قوت پیداوار بالخصوص بیجوں کی جھلیوں کی ساخت میں بہت حد تک کمی واقع ہو جاتی ہے۔

(۴) سرگودھا میں چارے کے ماتحت شعبے نے حسب ذیل فصلوں کے کثرت پیداوار والے بیجوں کا ذخیرہ دوبارہ قائم کیا ہے۔ جوار، موٹھ، گوارا، لوبیا، دیسی مٹر وغیرہ۔ حال ہی میں اس نے موٹھ اور جوار کے میل سے ایک نیا چارہ پیدا کیا ہے۔ جو اب F3 کے درجے میں ہے۔ اس دو نسلے چارے میں جوار کی مٹھاس ہے۔ اور اسے موٹھ کی طرح کئی بار کاٹا جا سکتا ہے۔

اس ماتحت شعبہ نے جوار ۲۶۳ پیدا کی جو دو خصوصیات کی بنا پر بہترین جوار شمار ہوتی ہے۔ اس سے ایک ایکڑ زمین میں سے ہزار من چارہ اور ۲۲ من غلہ پیدا ہوتا ہے۔

یہ شعبہ آج کل حسب ذیل امور پر تحقیقات کر رہا ہے۔ گھاس پھوس۔ برسیم کی نشوونما پر نایاب عناصر کا اثر، مشہور پہاڑی گھاسوں کی اصلاح اور صوبے کے بارانی علاقوں میں چارے کے مسئلہ کا حل۔

شعبۂ علم کیمیا: - یہ شعبہ سنہ ۱۹۱۰ء میں قائم ہوا تھا۔ سنہ ۱۹۲۶ء میں اس کے ماتحت ایک شعبۂ جراثیم (Bacteriological Sub Section) کھولا گیا۔ جو سنہ ۱۹۲۵ء سے سنہ ۱۹۲۷ء تک خود مختار رہنے کے بعد ایک اسسٹنٹ ماہر جراثیم کی زیر نگرانی پھر شعبۂ کیمیا میں مدغم کر دیا گیا۔

اس شعبے کے نمایاں کارنامے حسب ذیل ہیں۔

(۱) پیداوار اور قوت پیداوار کے اعتبار سے پنجاب کی زمینوں کی تقسیم و ترتیب۔

(۲) اس شعبے نے یہ پتہ چلایا ہے۔ کہ مختلف فصلوں کے لئے کھاد کی کتنی مقدار چاہیئے۔ آلو ۱۵۰، نیشکر ۱۰۰، کپاس ۱۰۰، مکی ۵۰، گندم ۱۵ سے ۳۰، چاول ۲۵ سے ۳۰ پونڈ نائٹروجن فی ایکڑ۔ اس نے یہ بھی تحقیق کیا ہے۔ کہ پنجاب میں کھاد ڈالنے کا بہترین موسم اور طریقہ کیا ہے۔

(۳) اس شعبے نے صوبے کے نیشکر پیدا کرنے والے رقبوں کا مفصل جائزہ لیا ہے۔ اور اس بات کا پتہ چلایا ہے۔ کہ نیشکر کی مختلف اقسام کے پکنے کا کونسا موسم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ان کے رسوں کی کیمیاوی ترکیب معلوم کر کے ان سے پیدا شدہ دانہ دار کھانڈ کی مقدار ان پر بیماریوں اور دباؤں کا اثر اور ان کی پوری پیداوار کے حالات دریافت کئے ہیں۔

(۴) اس شعبے نے مختلف اقسام کے مونگ پھلی، کھلی، اور گندم کے دانوں، چنا، جو، جئی، باجرہ اور مکی، چاول اور چنا

Marfat.com

وغیرہ کی قوت خوراک دخو کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پودوں کے ڈنٹھل اور مکی باجرہ جئی کے بھٹوں، گندم اور چاول کا بھوسہ اور چھلکا بھی دودھ دینے والے اور دوسرے مویشیوں کی خوراک کے طور پر کیا اہمیت موجود ہے۔

آج کل اس شعبہ میں زمینوں، کھاد، جانوروں کی خوراک، کیمیاوی چینی اور جراثیم زمین کے متعلق تحقیقات ہو رہی ہے۔ ان اشیاء کو استعمال میں لانے کے لئے جو عام طور پر زراعت میں ضائع ہو جاتی ہے۔ کیمیاوی اور خورد بینی مطالعہ جاری ہے۔

شعبہ حشرات الارض: محکمہ زراعت میں شعبہ حشریات ۱۹۵۰ء تک اکنامک بوٹونسٹ کے ماتحت چلتا رہا۔ اور اس کے بعد ایک خود مختار شعبہ حشرالارض قائم ہو گیا۔

اس شعبے نے فصلوں کو کھیتوں میں کیڑوں سے بچانے اور ذخائر کو ان کی تباہ کاریوں سے محفوظ رکھنے کے لئے حسب ذیل کام کئے ہیں۔

(۱) کپاس کی نوزائیدہ یا بڑی سفید مکھیوں اور کیڑوں پر قابو پانے کے لئے ۸۰ گیلن پانی اور ۸ پونڈ چونے میں ۲ پونڈ (۵ فیصدی کا۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی پوڈر چھڑکا جائے۔

(۲) غلے کے ذخیروں میں بیماری کے بچاؤ کے لئے صوبہ بھر میں (تین لاکھ دس ہزار من غلہ) میں ایتھلین ڈائی کلورائیڈ) کاربن اور ٹیٹرا کلورائیڈ کا برک استعمال کیا گیا۔

(۳) آم کے کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے پانی میں حل ہو جانے والا ایک پونڈ پچاس فیصدی کا ڈی ڈی ٹی پوڈر ۸۰ گیلن پانی میں ملا کر چھڑکا گیا۔

ایپس انڈیکا ہندوستانی شہد کی مکھی کا نام ہے۔ یہ سطح سمندر سے ۵۰۰ فٹ بلند علاقوں میں پائی جاتی ہے۔ اس شعبے نے لائلپور (سطح سمندر سے ۶۰۵ فٹ بلند) میں اس مکھی کو پالنے کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اور اب اسے صوبے کے سارے میدانوں میں پھیلانے کے منصوبے زیر غور ہیں۔

آج کل یہ شعبہ ان بیماریوں کے علاج تلاش کرنے میں مصروف ہے۔ جن پر تا حال قابو نہیں پایا جا سکا۔ ان کیڑوں کو ہلاک کرنے کے لئے جو دیسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کی اصلاح کی بھی کوشش جاری ہے۔ اس کے ماتحت پودوں کی حفاظت کا ایک شعبہ قائم تھا۔ جب محکمہ اس شعبے کے ذریعے سارے صوبے میں وباؤں اور بیماریوں پر قابو پانے میں کامیاب ہو جانے لگا۔ تو اس شعبے کو دوبارہ قائم کر دیا جائے گا۔

شعبہ تحقیق الامراض:۔ یہ شعبہ جو پہلے "مائی کولوجی کل سیکشن" کے نام سے مشہور تھا۔ ۱۹۳۱ء میں علم نباتات کے پروفیسر کی زیر نگرانی جاری کیا گیا۔ اور اپریل ۱۹۴۷ء میں اس کی جداگانہ حیثیت بنا دی گئی۔

(۱) اس شعبہ نے گرام نمبر ۲۰۰ کو جو کہ گرام نمبر ۸ اور پنجاب ۷ کا پیوند ہے۔ پودوں کی بیماریوں کا مقابلہ کرنے

Marfat.com

والا اور زیادہ فصل دینے والا پایا۔ یہ گرام دوسرے تمام قسم کے چنوں سے ۲ من فی ایکڑ کے حساب سے سبقت لے گیا۔

(ب) اس شعبہ نے لائلپور میں ۱۵ سے آخر ماہ اکتوبر تک کے موسم کو گرام کو بونے اور جھڑ کر ضائع ہونے سے بچانے کے لئے بہترین موسم پایا۔

(ج) اس شعبہ نے تحقیق کی کہ گندم کی بیماری کے جراثیم جو فصل کاٹنے بھوسے سے گندم جدا کرنے اور پھٹکنے کے وقت کھیت میں گر جاتے ہیں۔ وہ آئندہ جنوری تک بے حس رہتے ہیں۔ پھر بیدار ہو کر Spores کی شکل اختیار کرتے ہیں جو مارچ میں پھولوں کو خراب کرتے ہیں۔

آج کل یہ شعبہ گرام کی بیماریوں کا مقابلہ کرنے۔ گرام کے جھڑ جانے۔ گندم کو بیماری لگنے۔ کپاس کے جڑ سے گلنے گنے۔ سبزیوں اور پھلوں کے پودوں کی مختلف بیماریوں کی تحقیقات کر رہا ہے۔

شعبۂ انجینئرنگ :۔ یہ شعبہ ۱۹۱۲ء میں جاری کیا گیا۔ اس کا کام صوبہ میں پانی نتھارنے والے کنوئیں اور ٹیوب ویل لگا کر آب رسانی میں اضافہ کرنا ہے۔ یہ شعبہ زرعی آلات کے بارے میں بھی تحقیقات کرتا ہے۔ اب تک اس نے کریم سیپریٹر دودھ سے مکھن نکالنے کی مشین اور سنگل کاٹن ڈرل روئی دھننے کی مشین معلوم کی ہیں۔ صوبہ میں دورہ کر کے اس نے معلوم کیا ہے کہ دو لاکھ ایکڑ زمین کے لئے جسے موجودہ مقدار آب رسانی کافی نہیں۔ مزید ہزار ٹیوب ویل کی ضرورت ہے۔ یہ شعبہ اس وقت ضلع لائلپور کی سطح زمین میں میٹھے پانی کو تلاش کرنے، پرانے کنوؤں کو بہتر بنانے اور زمین کو بنجر بننے سے روکنے پر مامور ہے۔

شعبۂ میوہ جات :۔ پنجاب میں پھلوں کا کام پہلے پہل معاشی ماہر نباتات کے زیر نگرانی ۱۹۲۶ء میں شروع ہوا۔ کام بڑھ جانے کی وجہ سے ۱۹۳۲ء میں پھلوں کے ایک ماہر کی زیر نگرانی ایک علیحدہ فروٹ سیکشن علیحدہ ہونے کے بعد سے اس کی کارگزاری حسب ذیل ہے کہ

(۱) اس نے صوبہ میں پھلوں کی بہتر بنائی ہوئی اقسام رائج کیں۔ (۱) سنگترے کنو منڈارین اور فیوٹرل منڈارین ہر دو اقسام سورج کی تپش سے محفوظ ہیں۔ (۲) آم زعفرانی اور سمر بہشت آم۔ (۳) کیپ گوز بری اور سٹرابری۔

(ب) شعبہ نے اپنے باغیچہ واقع لائلپور اور فروٹ ڈویلپمنٹ بورڈ کے باغیچوں سے عمدہ اور زیادہ پھل لانے والے ۱۰۹۰۹ آم کے پودے مہیا کئے۔ ایل ۵۰۰۰ مختلف اقسام کے اعلیٰ آموں کے بیج اور شاخیں صوبہ بھر میں لگائیں۔

(ج) اس شعبہ نے اگست ۱۹۵۰ء سے ۲۷۳۲ اشخاص کو جن میں ۲۱۲ خواتین بھی شامل ہیں۔ پھلوں سے رس لذیذ مشروبات۔ مربے۔ چاشنی۔ ست۔ کھانڈ اور سرکہ بنانے کی تربیت دی۔

Marfat.com

اب یہ شعبہ مری کی پہاڑیوں میں مغرابی [illegible]

سٹرس اور دوسرے پھلوں کو پیوند لگانے کے نتائج کھجوروں کے [illegible]

سبزیوں کا رس نکالنے اور زیتون کی مختلف اقسام میں تیل کی موجودگی کا اندازہ [illegible]

شعبۂ تخم جات :۔ یہ شعبہ ۱۹۲۹ء میں بوٹونیکل سیکشن (شعبہ نباتات) سے جدا کر دیا گیا [illegible]

حسب ذیل ہے۔

(۱) تیل کے بیجوں کی دنیا بھر میں ایک نادر قسم پیدا کر دی۔ یہ معمولی سرسوں کی (cheiranthe) [illegible]

ملاوٹ کا نتیجہ ہے۔ اس میں چند اقسام ایسی ہیں۔ جو پہلے کی نسبت ۲½ گنا زیادہ پھل دینے والی ہیں

دوسری اقسام چارہ اور کچے چبائے جانے والے پودوں کے طور پر استعمال کئے جانے کے لئے

ہیں۔

(۲) پنجاب میں مونگ پھلی کی فصل لگانے کے

مواقع کا جائزہ لینا :۔ اس شعبہ کے پاس مونگ پھلی کی ۵۵ اقسام (۱۸ بیلدار اور ۷ ۲ زمین پر پھیلنے والی)

ہیں۔ یہ سب تحقیق اور انتخاب سے دریافت ہوئی ہیں۔ چند اقسام نے صوبہ کے مختلف حصوں میں کافی زیادہ فصل [illegible]

ہے۔ ایک تجربہ کے ٹکڑہ زمین، کمیت سے زیادہ سے زیادہ ۴۲ من فی ایکڑ کی فصل حاصل کی گئی ہے۔

یہ شعبہ اس وقت سرسوں کے تیل کو گھریلو پیمانہ پر صاف کر کے خوشبودار بنانے کی صنعت کا معیار [illegible]

تیل کے پودوں کی بحیثیت چارہ قیمت معلوم کرنے اور ایسے اجزا کی تحقیق کرنے میں مصروف ہے جو تیل والے [illegible]

فصل سے حاصل شدہ تیل کی جنس اور مقدار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

شعبۂ الخوشہ جات :۔ یہ شعبہ ۱۹۲۶ء میں رائج ہوا۔ جس سے پہلے اناج کے پودوں کے متعلق کام معاشی

نباتات کے سپرد تھا۔ فصلوں کی اصلاح یقیناً ایک دیرپا پالیسی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد جب غیر مسلم لاز[illegible]

چلے گئے۔ تو شعبہ کے حالات امید افزا نہیں تھے۔ شعبہ کے ذمے سب سے پہلا کام خوراک میں استعمال [illegible]

والے ان پودوں کو اس ملے جلے ڈھیر سے جدا کرنا تھا۔ جس میں غیر مسلم اسے ہندوستان جاتے [illegible]

ملے جلے ڈھیر سے شعبہ نے گندم کی دو نئی قسمیں ۲۷۳-۷-c/۱۷۱-c دریافت کیں۔ جن کے پچھلے [illegible]

نے ان کو اچھی فصل دینے والی اقسام ثابت کر دیا ہے۔

شعبہ نے (۱) چاول کی نئی قسم جھونا ۱۲۰ بھی معلوم کی ہے۔ جو مشہور جھونا ۳۴۹ کی تمام [illegible]

باوجود نسبتاً زیادہ فصل دینے والی بھی ہے۔

(۲) چنے کی نئی قسم ۶۱۲-c معلوم کی ہے۔ جو بیماریوں کے [illegible]

Marfat.com

... دینے والی بھی ہے۔

... گندم، چاول اور چنے کی زیادہ فصل دینے والی۔ بیماریوں کا مقابلہ کرنے والی اور کم جھڑنے ... اقسام دریافت (۲) دو پودوں سے بنائی گئی مکّی اور (۳) اعلیٰ قسم کی دالوں کو دریافت کرتا ہے۔ اس شعبہ کے پاس ... پیسنے۔ اور روٹی پکانے کی تجربہ گاہ بھی ہے۔ جہاں ان نئے دریافت شدہ اناجوں کا قابل خوراک ہونا جانچا جاتا ہے۔

شعبۂ کپاس:۔ یہ شعبہ پنجاب بوٹینیکل سکیم کے تحت پنجاب گورنمنٹ اور مرکزی کاٹن کمیٹی کے مشترکہ خرچ سے ستمبر ۱۹۲۵ء میں قائم کیا گیا۔ اور ۱۹۷۰ء میں پنجاب کے محکمہ زراعت کا ایک حصہ بن گیا۔ اس کی کارگزاری حسب ذیل ہے۔

(۱) F - ۸ - ۲۶۶ کی دریافت۔ یہ لمبے ریشے والی کپاس ہے۔ اور درمیانہ ریشے والی کپاس ۴ - F سے زیادہ فصل دیتی ہے۔ ضلع جھنگ اس کی کاشت کے لئے موزوں ہے۔

(۲) L.S.S یہ کپاس تجارتی نقطہ نظر سے بہت اہم ہے۔ لیکن دیر سے پکتی ہے۔ اور جن سالوں میں سردی جلد شروع ہو کر کہر وغیرہ پڑنے لگے۔ ان میں اس کی فصل بہت کم اترتی ہے۔ اس نقص کو دور کرنے کے لئے شعبہ نے L.S.S کی جلد پکنے والی قسم پیدا کی ہے۔ جو پہلی قسم کی نسبت زیادہ فصل اور بیلنے میں بہتر نتائج دیتی ہے۔

(۳) یہ قسم بیلنے میں ہلکے نتائج دیتی ہے۔ اور اسی لئے اس کی قیمت میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کے نئے انتخاب نے F ۸ ۴۳ کو جنم دیا ہے۔ جس کے بیلنے کے نتائج ۴۳ / F ۸ ۲۲۸ سے عمدہ ہیں۔

اس شعبہ نے کپاس کی "لاثانی" اقسام بھی پیدا کی ہیں۔ جو عمدہ فصل دینے کے علاوہ ایک ایک انچ لمبا ریشہ رکھتی ہیں۔ اور ہماری موجودہ تجارتی کپاس کی ۳۵ دفعہ کے مقابلے میں ۵۰ سے ۷۰ دفعہ تک کاتی جاسکتی ہیں۔ مگر یہ ریشے ابھی تجرباتی دائرہ میں ہیں۔ شعبہ کی کوششیں صوبہ کے مختلف علاقوں کی پیداوار کے موافق کپاس کے ریشے دریافت کر کے پنجاب کی کپاس کی فصل بڑھانے کے لئے جاری ہیں۔ محکمہ زراعت پنجاب کی تحقیقات کے نتائج کے طور پر کپاس کی مختلف اقسام جو کہ صوبہ کے مختلف حصوں کے لئے موزوں ہیں۔ دریافت کر لی گئی ہیں۔ ان اقسام کی پیداوار کو عمل جامہ ... کے لئے (بالخصوص امریکن کپاس)، اس تجویز کو پنجاب کاٹن کنٹرول ایکٹ ۱۹۲۹ء میں آخری شکل دی گئی ہے۔ ... ایکٹ کے اطلاق کے لئے صوبہ دو حصوں میں منقسم ہے۔ اور ہر حصہ ایک چیف کاٹن انسپکٹر کے ماتحت جن کے صدر مقامات لائلپور اور منٹگمری میں ہیں۔ چیف کاٹن انسپکٹرز لائلپور اور منٹگمری کے ماتحت بالترتیب ۳۲ اور ۲۸ کاٹن انسپکٹر ہیں۔ ایک کاٹن انسپکٹر کے حلقہ کا تعین اس علاقے میں بیرونی کام کاج کی نوعیت۔ روئی دھننے۔ گانٹھیں باندھنے اور بیجوں سے تیل نکالنے کی مشینوں کی تعداد پر منحصر ہے۔ کاٹن انسپکٹر کے عام فرائض حسب ذیل ہیں۔ (۱) کہ علاقہ

Marfat.com

بس زمیندار صرف تعین شدہ کپاس ہی بوتا ہے یا نہیں رہا کہ کھیت ۔ منڈی اور کارخانہ میں مطلوبہ قسم کی کپاس کے ساتھ گھٹیا درجہ یا دوسری اقسام کی کپاس تو نہیں ملائی جاتی ۔

شعبۂ قند :۔ یہ شعبہ سنہ ۱۹۳۲ء میں کھولا گیا۔ جاری ہونے کے بعد سے اس شعبہ کا اہم کام گنے کی درج ذیل اقسام کی جو کہ زیادہ فصل دینے والی ہیں، دریافت کرتا ہے Co.L. 5 ، Co.L 29 ، Co.L 33 ، Co.L 37 اور Co.L 30

یہ اقسام اس وقت صوبہ کے مختلف تجرباتی کھیتوں میں زیر تجربہ ہیں ۔

یہ شعبہ اس وقت دوسرے مسئلوں کے علاوہ پنجاب میں گنے کے قابل کاشت بیج حاصل کرنے کے طریقوں کو دریافت کرنے میں مصروف ہے ۔

شعبۂ سبزیاں :۔ یہ شعبہ سنہ ۱۹۳۸ء میں جاری کیا گیا۔ وجٹیبل بوٹانسٹ تقسیم کے بعد مئی سنہ ۱۹۵۰ء میں مقرر ہوا سبزیوں کی بہتر بنائی ہوئی اقسام کو دریافت کرنے کا کام میدانوں میں لائلپور اور پہاڑوں کے لئے مری میں کیا جاتا ہے ۔

شعبہ کی کارگزاری حسب ذیل ہے ۔

(ا) غیر مسلموں کے چھوڑے ہوئے مرکب ڈھیر کو دوبارہ کاشت کر کے اور ان کے بیج کاشتکاروں کو تقسیم کر کے مٹر۔ ٹماٹر وغیرہ کی تقریباً ایک درجن خالص اقسام کی دریافت ۔

(ب) اعلیٰ قسم کی فصل دینے والی پیداوار مثلاً ککڑی تربوز وغیرہ جو کہ پنجاب کے اہم سبزی پیدا کرنے والے علاقوں سے دوبارہ حاصل کئے گئے تھے ۔

یہ شعبہ اس وقت تحقیقات کے دوسرے اہم حصوں کے علاوہ آلوؤں کے پیوند کی تفصیلات کے مطالعہ میں مصروف ہے ۔ تاکہ موسم بہار اور خزاں میں صوبے کی پہاڑیوں اور میدانوں پر فصل بڑھانے ۔ عمدہ جنس رکھنے اور کاشت کے لئے موزوں اقسام معلوم ہو سکیں ۔

شعبۂ مچھلیاں :۔ یہ شعبہ سنہ ۱۹۱۲ء میں جاری کیا گیا۔ اس کا صدر دفتر لاہور اور کارگزاری حسب ذیل ہے ۔

(ا) صوبہ کے مختلف پانیوں میں ۲۰ لاکھ مچھلی کے انڈے اور ۳ لاکھ ۸ ۔ ۷" کے بچے چھوڑے ۔

(ب) صوبہ میں ۵۰ ، ۷ فرائی فارم اور ۷۰ مچھلی کے فارم کھولے ۔

(ج) ۲۸۰۰ پونڈ فی ایکڑ سالانہ کی ریکارڈ شدہ مقدار اپنے ایک تالاب میں پیدا کی ۔

(د) ۱۶ پونڈ وزن کی کٹلہ مچھلی ½ ۲ سال میں اپنے ایک تالاب میں پرورش کی ۔

یہ شعبہ مچھلی ناموافق اشیاء کی روک تھام ۔ مچھلی کی افزائش نسل ۔ مچھلی کی بیماریوں کے علاج اور مچھلی کی خوراک بڑھانے کی تحقیقات کر رہا ہے ۔

شعبۂ اعداد و شمار :۔ یہ شعبہ فروری سنہ ۱۹۴۵ء میں کھولا گیا۔ اس شعبہ کا ناظم جنوری سنہ ۱۹۴۶ء تک لاہور میں کام

Marfat.com

کرتا رہا۔ پھر اس کا صدر مقام لائلپور بنا دیا گیا۔ اس شعبہ کے ذمہ حسب ذیل امور ہیں۔

(ا) محکمہ کے تجرباتی کام کا نقشہ تیار کرنا اور اس کی تجویز مرتب کرنا۔ اس طرح حاصل شدہ اعداد و شمار کے تخمینہ کا تجذیہ کرنا۔

(ب) طلبا کو اس کے امتحان ڈگری کیلئے تیار کرنا۔

یہ شعبہ اس وقت فصل کے تخمینوں کے اندر مصروف کار ہے۔ مثلاً فصل کاٹنے کے تجربات کے لئے کوئی سے مکردہ جات زمین کے اندر گندم اور چنے کی فصل بیج کھاد کے آئندہ مشاہدہ جات کو متواتر کامیاب بنا دئیے جانا اس کا اصل مقصد ہے۔

زراعتی توسیع :۔ پاکستان اور دوسرے ایسے ملکوں کے زراعت پیشہ لوگ جن کی ترقی ہنوز زیر غور ہے۔ دیہات میں جدا جدا رہتے ہیں۔ یہ ایسے غیر تعلیم یافتہ اور غریب لوگ ہیں جن کے پاس بہت کم سرمایہ ہوتا ہے۔ لہٰذا اس محکمہ کا کام ایسے ملک میں دور دراز گاؤں کے جھونپڑوں تک جدید طرز کی زراعت کا پیغام پہنچانا ہے اس مطلب کو حل کرنے کے لئے پنجاب کے محکمۂ زراعت نے ضلع دار کام اور پراپیگنڈا کی ایک سکیم تیار کی ہے۔

پنجاب ۱۶ ضلعوں اور ۵۲ تحصیلوں میں تقسیم ہے۔ جن میں ۲۰۵۹۲ گاؤں ہیں۔ محکمہ کے کام کے مطابق پنجاب کو ۵ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وہ یوں ہے۔

۱۔ لائلپور کا علاقہ۔ جس میں لائلپور کا ضلع ہے۔

۲۔ گوجرانوالہ کا علاقہ۔ جس میں ضلع گوجرانوالہ، ضلع گجرات، سیالکوٹ اور سرگودھا شامل ہیں۔

۳۔ منٹگمری کا علاقہ۔ اس میں منٹگمری، لاہور اور شیخوپورہ کے ضلعے شامل ہیں۔

۴۔ حلقہ ملتان۔ اس میں ملتان، مظفرگڑھ، ڈیرہ غازیخاں، اور جھنگ کے ضلعے شامل ہیں۔

۵۔ حلقہ راولپنڈی۔ اس میں جہلم، راولپنڈی، کیمبلپور، اور میانوالی کے اضلاع شامل ہیں۔

ہر حلقہ ایک ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت کے ماتحت ہوتا ہے۔ ان کے ہیڈ کوارٹرز لائلپور، گوجرانوالہ، منٹگمری اور ملتان ہیں۔ ہر ڈپٹی ڈائریکٹر کے ماتحت محکمۂ زراعت کے ۱۱۶ افسر ہوتے ہیں جنہیں ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر محکمۂ زراعت کہتے ہیں۔ اور مندرجہ بالا ۱۶ حلقوں میں سے ہر ضلع اس کے ماتحت ہوتا ہے۔ ہر ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو اوسطاً ۱۳۱۰ دیہات کی دیکھ بھال کرنا ہوتا ہے۔ اس کے ماتحت ۸ تا ۱۵ معاون ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک کو ۱۳۵ تا ۱۶۶ دیہات کا کام دیکھنا ہوتا ہے۔ ہر ایسے معاون کے ساتھ ۲ تا ۴ مقدم ہوتے ہیں۔ جو ۵۰ تا ۸۳ دیہات میں زراعتی اصلاح میں مدد دیتے ہیں۔ ہر مقدم کے ماتحت پھر ایک بیلدار ہوتا ہے۔ اس محکمہ کا اہم مقصد یہ ہوتا ہے۔ کہ ۶۵۵ دیہات کے لئے ایک ایکسٹرا اسسٹنٹ ڈائریکٹر اور پچاس

Marfat.com

گاؤں کے لئے ایک زراعتی معاون اور ۲ ... [illegible]

بیلدار ایک تجربہ کار کسان ہوتا ہے۔ اور مقدم ایک ایسے ... [illegible]

میں ایک سال تک عملی تعلیم حاصل کی ہو۔ زراعتی معاون اور ایگریکلچرل اسسٹنٹ ڈاکٹر ... [illegible]

بی۔ ایس۔ سی ہوتے ہیں۔ جبکہ ڈپٹی ڈائریکٹر زراعتی تعلیم کے ایسے گریجوایٹ ہوتے ہیں جنہوں نے ... [illegible]

میں بھی زراعت کی عام تعلیم حاصل کی ہوتی ہے۔

محکمۂ زراعت صوبے کے دور دراز دیہات تک بھی جدید زراعت کے طریقے پہنچانے کے لئے ... [illegible]

استعمال میں لاتا ہے۔ سب سے پہلے زراعت کے جدید طریقے دکھانے کے لئے اس محکمہ کے پاس صوبے ... [illegible]

۶ ضلع وار فارموں کے نمونے ہیں۔ جو مندرجہ ذیل جگہوں پر ہیں۔

۱۔ سیالکوٹ میں ــــ ۵۰ ایکڑ کی فارم۔

۲۔ شیخوپورہ ــــ ۱۶۶ ایکڑ فارم۔

۳۔ کیمبلپور ــــ ۱۰۶ ایکڑ فارم۔

۴۔ گوجرانوالہ ــــ ۱۰۷ ایکڑ فارم۔

۵۔ میانوالی ــــ ۱۵۱ ایکڑ فارم۔

۶۔ جھنگ ــــ ۱۰۰ ایکڑ فارم۔

زراعت کرنے والے زراعت کے اعلیٰ اصول معلوم کرنے کے لئے ان فارموں کو دیکھنے آتے ہیں ... [illegible]

دیہات میں ان فارموں کے اچھے کام کو بہتر فصلوں کے نمائشی قطعے بنا کر اور بھی تقویت دی گئی ہے۔ ا[illegible]

کسانوں کی اپنی زمینوں پر زراعت کے اچھے طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ معلوم کریں۔ کہ ان کی [illegible]

فصل دوسروں کی نسبت زیادہ اچھی ہوتی ہے۔ ایگریکلچرل اسسٹنٹ ایسے کھیتوں کے نمونے تجویز کرتا [illegible]

مگر اصل کھیتی باڑی اور فصل کا کام بیلدار سرانجام دیتا ہے۔ اور مقدم اس کی نگرانی اور رہنمائی کرتا [illegible]

محکمہ نے دیہات میں جدید فارمیں بنا رکھی ہیں۔ تاکہ کسانوں کو یہ بتایا جائے۔ کہ فصلیں زیادہ پیدا [illegible]

کے لئے زراعت کے جدید اصول پرانے طریقوں پر کیسے فوقیت رکھتے ہیں۔ زراعت پیشہ لوگ ان فا[illegible]

کے مالک ہوتے ہیں۔ اور وہ ان کا انتظام محکمہ کی ہدایت کے مطابق بذات خود کرتے رہیں۔ ا[illegible]

ان فارموں کی تعداد ۶۷ کے قریب ہے۔

اسی طرح دیہات کو جدید طریق کے گاؤں میں تبدیل کرنے کی تجویزوں کی ... [illegible]

پہلا قدم ایک گاؤں رام دیوالی میں اٹھایا گیا ہے۔ جو لائلپور ... [illegible]

Marfat.com

[illegible] قابلِ زراعت زمین اس گاؤں کے ساتھ شامل کی گئی ہے ۔ اور یہاں محکمہ کے سفارش کردہ [illegible] پر زراعت کی جا رہی ہے ۔

ضلع وار اور نمائشی فارموں ۔ دیہاتی زمینوں کے نمائشی قطعے ۔ اور جدید دیہات کے علاوہ محکمۂ زراعت بہت سے اور بھی طریقے استعمال میں لا رہا ہے ۔ تاکہ جدید اصولِ زراعت کو کسانوں کے درمیان مقبولِ عام کیا جا سکے ۔ ان میں سے محدودے چند کی فہرست مندرجہ ذیل ہے ۔

(۱) **ذاتی تعلقات** :۔ یعنی گاؤں بہ گاؤں دورہ کرنا ۔ جدید فارم پہ ایک دن کے لئے میلہ لگانا ۔ زرعی چیزوں کی نمائش کو گھوڑوں اور مویشیوں کے میلوں پر ترتیب دینا ۔ زراعت پیشہ لوگوں کو اکٹھے کرنا اور ان کو ان چیزوں کی نمائش کرانا ۔ ہل چلانے اور پیداوار بڑھانے کے مقابلوں کا انتظام کرنا ۔

(۲) **عملی سکھلائی کی جماعت** :۔ پنجاب زراعتی کالج جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا ہے ۔ طلبار کو ڈگری کورس کی ٹریننگ کے علاوہ جائیداد کا انتظام کرنے ۔ پھلوں کی تربیت ۔ تیل کے انجن چلانے ۔ زراعت کے جدید آلات کی مرمت کرنے ۔ مکھن بنانے ۔ مرغی خانے ۔ بید کا کام ۔ پھلوں اور سبزیوں کو بوتلوں میں بند کرنے اور اس کے علاوہ گھروں میں استعمال کی چیزیں بنانا ۔ مثلاً مربّے ۔ چاشنیاں ۔ نارنگی کے مربّے انگوری سرکہ ۔ شربت ۔ اچار ۔ مربّے چٹنیاں ۔ پھلوں کے رس مقوی چیزیں ۔ اور شہد کی مکھیوں کا پالنا بھی سکھلاتے ہیں ۔

(۳) **اشاعت و چھپائی کا کام** :۔ دیواروں پر زراعتی گیتوں کا لکھنا ۔ اشتہار ۔ رسالے ۔ اشتہاری کتب ۔ اخباری مضامین اور دیگر مشہور رسالوں کے لئے اقتباسات تیار کرنا ۔ ریڈیو پر پڑھنا ۔ کالجوں اور سکولوں ۔ دیہاتی مسجدوں ۔ مذہبی جلسوں ۔ مجلسوں اور اکٹھ میں لیکچر دینا ۔

(۴) **ہدایتی امداد** :۔ کاشت ۔ باغات اور دیہات کے نمونے تیار کرنا ۔ وباؤں اور بیماریوں پر قابو پانا ۔

(۵) **اشیار کی فراہمی** :۔ بیج ۔ پھلدار پودوں کا ذخیرہ ۔ زراعتی آلات ۔ زراعتی آلات کے لئے لوہا زمین کو زرخیز بنانے کے اوزار ۔ اور کیڑوں کا مارنا وغیرہ ۔

(۶) **توضیعِ آئین و ضوابط** :۔ کپاس کے متعلق قانون ۔ اور دوسرے قوانین جن کے متعلق زراعتی آئین کے مطابق بحث ہوتی ہے ۔

(۷) **سفری نمائش** :۔ پھلوں کو محفوظ رکھنے کی تعلیم دینے کے لئے ایک جماعت تمام صوبے میں جگہ بجگہ جاتی ہے ۔ اور جو پھلوں اور سبزیوں کو محفوظ رکھنے کے طریقے سیکھنا چاہتے ہیں ۔ ان کو وہ تعلیم

Marfat.com

دیتی ہے۔

(۸) انسدِ ضرورت کے وقت کلاسیں:۔ یہ کلاسیں جب ضرورت پڑتی ہے۔ تو لوگوں کو گاؤں اور قصبوں میں تباہی لانے والی چیزوں مثلاً ٹڈی۔ فصل کے ذخیروں کو خراب کرنے والی چیزوں کا استعمال کرنا سکھاتی ہیں۔

تحفظ شکار:۔ پنجاب میں شکار کرنے کے جانور اور پرندے عموماً سیاہ ہرن۔ ہندوستانی غزال۔ گورل چھوٹی قسم کے ہرن۔ سُور کے ڈھیل کا ہرن۔ سفید داغوں والا ہرن۔ تیتر۔ یورل۔ شتر مرغ۔ درّاج اور کئی قسم کے دوسرے تیتر۔ چڑیاں۔ خاص قسم کے چھوٹے پرندے۔ بطخ۔ سبز کبوتر۔ اور دوسرے کبوتر۔ اور چکور۔ کچھ۔ شتر مرغ کی قسم کے پرندے۔ فاختہ۔ کوئل وغیرہ ہوتے ہیں۔ اس محکمہ کا کام شکار کے متعلق یہ ہوتا ہے۔ کہ صوبے میں جنگلی پرندوں اور جانوروں کی افزائش ہو۔ شکار کے قوانین کو برقرار رکھیں۔

پنجاب میں مختلف شکار کے لئے موسم کا جاری اور بند ہونا مقرر ہوتا ہے۔ اور شکار کے محکمہ کے سٹاف کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ دیکھیں کہ آیا (۱) کوئی بلا اجازت شکار تو نہیں کرتا۔ (۲) اور جن کو شکار کرنے کی اجازت ہو وہ شکار کے جاری کردہ قوانین کے مطابق شکار کریں۔

محکمہ شکار کے سٹاف کا یہ بھی کام ہوتا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب میں شکاری پرندوں اور جانوروں کی بقا اور حفاظت کے پراپیگنڈے کو بھی اہمیت دیں۔ ایسے جنگلی جانوروں کی انسان کے ہاتھوں زندگی محفوظ رکھنے کے لئے پنجاب میں ۱۶ حفاظت گاہیں بنائی گئی ہیں۔ جہاں کہ ایسے جانور آرام سے رہتے اور بڑھتے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

نام پناہ گاہ	ضلع	رقبہ
چھنی دھیرو	سیالکوٹ	۱۵۵ ایکڑ
رکھ کٹھیالہ	شیخوپورہ	½ ۱۲۶۴ ایکڑ
موضع ٹبی کسرانی	ڈیرہ غازیخان	۸۰۸ ایکڑ
رکھ شاملاٹ دہ چراغ پنڈی بھٹیاں	گوجرانوالہ	۷۱۹ ایکڑ
سہادہ کی رکھ ٹبالی ڈھیر	جہلم	۱۰۹۲ ایکڑ
رکھ برجیال	کیمبلپور	۱۵۷۶ ایکڑ
رکھ لدھے کی	لاہور	۱۷۲۵ ایکڑ
بنی شاہ چک ۱۳ اور ۱۳ کی مشرق جانب	شاہ پور	۲۰۶۳ ایکڑ

Marfat.com

رکھ نور پور	راولپنڈی	۲۱۰۰ ایکڑ
رکھ چھینا ملانا	مظفر گڑھ	۴۱۸۰ ایکڑ
چک شاہانہ	ملتان	۶۵۰۰ ایکڑ
کلیانہ جاگیر	منٹگمری	۷۵۰۰ ایکڑ
دھلانہ اور کوٹ کھیڑہ	جھنگ	۱۹۷۶۵ ایکڑ
رکھ خوشاب	شاہ پور	۱۲۶۲۰ ایکڑ
جنگل پتی	ملتان	۲۳۸۹۳ ایکڑ
رکھ مانکرا اور حیدر آباد	میانوالی	۱۴۱۵۹۲ ایکڑ

نرخ بازاری:- یہ شعبہ پنجاب میں مارچ ۱۹۳۵ء میں جاری ہوا۔ اور اپریل ۱۹۴۵ء میں اسے مستقل کر دیا گیا۔

اس محکمہ (زراعت) کا نرخ بازاری کے متعلق زیادہ سرو کار مندرجہ ذیل چیزوں تک محدود رکھتا ہے۔

(ا) مندرجہ ذیل اسباب کا ملاحظہ کرنا۔ اناج۔ تیا کو پھل۔ ذائقہ دار چیزیں (راچیا لیتھوں) مرسچہ۔ رنگ تیل۔ مچھلی۔ مرغی۔ مویشی۔ اون۔ بال۔ کھالیں۔ چمڑا۔ اور انڈے وغیرہ۔

(ب) مندرجہ ذیل زراعتی چیزوں کے بھاؤ۔

گھی۔ آٹا۔ چاول۔ پھل۔ انڈے وغیرہ۔

(ج) منڈی کے بھاؤ کے متعلق خبریں۔

(د) حکومت کو تجارتی حالت کی دو ہفتہ رپورٹ دینا۔

(س) تجارتی حساب و کتاب کے متعلق اطلاع دینا۔

(ص) پنجاب میں زرعی پیداوار کے مارکیٹ ایکٹ کا بندوبست۔

منڈیوں کی خبریں دینے سے یہ مقصد ہوتا ہے۔ کہ کسان کو منڈی کے روزانہ بھاؤ کے متعلق اطلاع دی جائے اور اس طرح اس کو اپنی پیدا کی ہوئی چیزوں کی اچھی قیمت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے زرعی چیزوں کے بھاؤ روزانہ ریڈیو پاکستان پر نشر کئے جاتے ہیں۔ اور خبر رساں ایجنسی کے حوالے کئے جاتے ہیں۔ تاکہ انگریزی اور اردو کے روزانہ اخباروں میں شائع ہوتے رہیں۔ مختلف منڈیوں میں چیزوں کے مقامی بھاؤ منتخب دیہات میں مارکٹ کمیٹیوں کے ذریعے پہنچائے جاتے ہیں۔

توضیع قانون:- محکمہ زراعت مندرجہ ذیل قوانین کا اہتمام کرتا ہے۔

Marfat.com

(۱) پنجاب فشریز ایکٹ ۱۹۱۴ء ...
ایکٹ نمبر II سنہ ۱۹۰۵ء کے مطابق ہوئی ...
کئے گئے ۔

(۲) پنجاب میں شکاری پرندوں اور جانوروں کی حفاظت کا ایکٹ ۱۹۳۳ء پنجاب ایکٹ ...
اور اس کے قواعد کا اعلان کرنا ۔

(۳) پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیوں کے ایکٹ ۱۹۳۹ء (ایکٹ نمبر ۲ ۱۹۳۹ء) کا نفاذ ...
تک ۔

(۴) مغربی پنجاب میں کپاس ایکٹ اور قوانین ۱۹۴۹ء (۱۹۴۹ء)

مندرجہ ذیل توضیح قوانین زیر غور ہے :-

پنجاب کھانڈ کے کارخانوں پر کنٹرول کا بل ۔ اور زرعی وبائیں ۔ بیماریوں اور گلی سڑی چیزوں ... بل ۔

(۱) پنجاب فشریز ایکٹ ۱۹۱۴ء ۔ یہ ۱۹۱۴ء میں بنایا گیا تھا ۔ کہ پنجاب میں مچھلی کی پیداوار محض اس لئے کم رہی ہے ۔ کہ (۱) یہ انڈے دینے کے لئے طبعی جگہ تک نہیں پہنچتی ۔ (۲) نہروں کے بند جو کہ مچھلی کی بہتات کا باعث ہوتے ہیں ۔ (۳) حد سے زیادہ مچھلی کا شکار کرنا اور اس کی نسل کو ذبح کرنا ۔ مچھلی کی پیداوار کی تباہی کے لئے اور صوبے میں مچھلی زیادہ پیدا کرنے کے لئے بھی فشریز ایکٹ ۱۹۱۴ء میں بنایا گیا تھا جس کا مقصد ... کہ مچھلی زیادہ پیدا کرنے کے لئے ان باتوں پر عمل کیا جاوے ۔

(۱) مچھلی کو انڈے دینے والی قدرتی جگہ تک پہنچانے کے لئے راستہ بنایا جائے ۔ (۲) موسم کے بند کرنے کے متعلق حکم امتناہی ۔ (۳) لائسنس کے ماتحت مچھلی گاہیں بنانا ۔ (۴) مچھلی کے دشمنوں کو تباہ کرنا ۔ (۵) مچھلی جال بنانا ۔ (۶) نہر کے ہیڈ ورک پر مچھلیوں کے لئے ایک قسم کی سیڑھیاں بنانا ۔ (۷) مچھلیوں کی پناہ گاہیں ... اس ایکٹ کی رو سے محکمہ مچھلی کے افسران کو اختیار ہے ۔ کہ وہ ہر اس شخص کو بغیر وارنٹ کے گرفتار کریں ... کی خلاف ورزی کرے ۔

اس ایکٹ کے نفاذ کے یہ نتائج ہوئے ہیں ۔ کہ (۱) مچھلی کی پیداوار جہاں ۱۹۲۲ء میں ... سنہ ۱۹۴۵ء میں ... ۲۶ من تک سالانہ پہنچ گئی ۔ (صوبہ کی تقسیم کی وجہ سے یہ کم ہو کر ... من رہ گئی) ممکن ہے ۔ کہ اگلے دو سالوں میں یہ ... ۵ من تک پہنچ جائے گی (۲) مچھلی کے ... تھے ۔ مگر اب ان کی تعداد ۱۹۴۸ء میں ... من تک پہنچ گئی ہے ...

Marfat.com

...اب بڑھ کر سنہ ۱۹۶۹ء میں ۹۲۰۰۰ روپیہ تک ہو گیا ہے۔

جنگلی پرندوں اور جانوروں کی حفاظت کا ایکٹ سنہ ۱۹۳۳ء

اس ایکٹ کی منظوری پنجاب میں جنگلی جانوروں کو زیادہ ذبح کرنے کا نتیجہ ہے۔ جس سے یہ مقصد ہے کہ ایسے جانوروں کی جانوں کی حفاظت اچھی طرح ہو سکے۔ نیز اس قانون کا مقصد پنجاب میں شکار کے لئے مندرجہ ذیل طریقوں سے بہتر شرائط مقرر کرنا ہے۔ (۱) پرندوں اور جانوروں کا شکار صرف موافق موسم میں لائسنس کے ساتھ کیا جائے اور ان کا ناموافق موسم میں شکار کرنا ممنوع ہو۔ (۲) شکار کا لائسنس صرف اچھے شکاری کو دیا جائے۔ اور (۳) جانوروں کے لئے پناہ گاہیں بنائی جائیں۔

پنجاب میں جو شعبہ شکار کی حالت آزادی کے بعد جانوروں کے عام مارنے کی وجہ سے خراب ہو گئی تھی۔ کو بہتر بنانے کے لئے مندرجہ ذیل مزید پابندیاں لگائی گئیں۔

(۱) کہ تمام سال گجرات، سیالکوٹ اور جہلم کے ضلعوں میں تیتر کا شکار ممنوع رہے گا۔ (۲) مرغابی کا شکار تمام پنجاب میں ممنوع ہو۔ (۳) تمام پنجاب تمام قسم کے ہرنوں کے شکار کی اجازت نہیں۔ (۴) موسم کے مطابق ہفتہ میں صرف دو دن بدھ اور اتوار کو تیتر کے شکار کی اجازت ہو گی۔ ماسوائے ان جگہوں کے جن کا ذکر (۱) میں ہوا ہے۔ (۵) میانوالی کے ضلع میں کچھ رقبہ میں یکم مارچ سنہ ۱۹۵۱ء تک تیتر کے شکار کی اجازت نہیں ہو گی۔ اگر کوئی شخص اس ایکٹ کے کسی قواعد کی خلاف ورزی کرے۔ تو اسے ۵۰ روپیہ جرمانہ یا اس کے بدلے ایک ماہ کی قید ہو گی۔ اگر کوئی دوبارہ ایسی خلاف ورزی کرے۔ تو اسے ۵۰۰ روپیہ جرمانہ یا اس کے بدلے تین ماہ کی قید ہو گی۔ اور اس کے علاوہ لائسنس کی منسوخی بھی ہو گی۔

اس ایکٹ کے مطابق شعبہ شکار ڈسٹرکٹ وائلڈ لائف کمیٹیوں کی مدد سے عمل کرتا ہے۔ (۳) پنجاب میں زرعی پیداوار کی منڈیوں کا ایکٹ سنہ ۱۹۳۹ء: کسان عموماً ایک ایسا بے علم انسان ہے۔ جو کوئی اسے نقصان پہنچانا چاہیں نہایت آسانی سے ایسا کر سکتے ہیں۔ مارکٹنگ ایکٹ کے نفاذ سے پہلے اسے اپنی پیداوار کا ۷۰ فیصدی حصہ وصول ہوتا تھا باقی حصہ کمیشن ایجنٹ رکھ لیتا تھا۔ اور اس حصہ کو مارکٹنگ چارجز کا نام دیتے تھے۔ جس میں دلالی۔ وصول الاؤنس تولائی۔ مزدوری اور چوکیداروں کی مزدوری دھرماؤ۔ گاؤشالہ۔ کنیا پنچالہ وغیرہ وغیرہ کے لئے خیرات۔ بجز اسے اور دہی اس کے بیلوں کو سہولت ہوتی تھی۔ اور کمیشن ایجنٹ ہمیشہ اس کے سودے سے فائدہ اٹھا لیا کرتا تھا۔ ان تمام برائیوں کا خاتمہ کرنے کے لئے اور کسان کو اپنے صحیح کاروبار کا یقین دلانے کے لئے گورنمنٹ نے پنجاب زرعی پیداوار کی منڈیوں کا ایکٹ سنہ ۱۹۳۹ء پاس کیا۔ جس کی اصلاح مارچ سنہ ۱۹۵۰ء میں کی گئی۔ اس ایکٹ کے مطابق جس میں تمام زرعی فصلوں کے متعلق قواعد ہیں۔ (۱) پنجاب کے بڑے بڑے قصبوں کی غلہ منڈیاں

Marfat.com

بالترتیب چل رہی ہیں۔ (ii) منڈیوں کی کمیٹیاں بنائی گئی ہیں۔ تاکہ اس ایکٹ کے قواعد کو برقرار رکھا جائے اس کے ممبروں کی زیادہ تعداد کسان ہوتے ہیں۔ (iii) منڈی کی کمیٹی ایک فنڈ بھی جاری کرتی ہے۔ جو کئی مقاصد کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً (الف) منڈیوں کو بہتر بنانے اور چلانے کے لئے (ب) زراعت پیشہ لوگوں اور ان کے بیلوں کو سہولتیں اور آرام پہنچانے کے لئے اور (iv) وہ لوگ جن کا تعلق منڈی کی پیداوار کے ساتھ ہوتا ہے مثلاً کمشن ایجنٹ اور دلالی وغیرہ کو اس مطلب کے لئے لائسنس حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اس ایکٹ کے نفاذ کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ وہ کسان جس کا لین دین اب ٹھیک چلتا ہے۔ اسے منڈیوں کے بھاؤ سے آگاہ رکھا جاتا ہے۔ نیز اسے اور اس کے بیلوں کو ہر طرح کی سہولتیں دی جاتی ہیں۔

(۲) مغربی پنجاب میں کاٹن کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۹ء :۔ اگست ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے سے زبردست انقلاب آیا۔ اور بے شمار انسانوں کو اپنا ملک چھوڑنا پڑا۔ اور یہ انقلاب انسانی ہسٹری میں بے مثال ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ صوبہ کی تقسیم کے بعد کپاس کی پیداوار میں ملاوٹ ہو گئی۔ اور امریکہ کی گھٹیا قسم کی کپاس نے اور پنجاب میں امریکن کپاس کے غیر ممالک والے گاہکوں نے جو کہ اس کپاس کے زیادہ گاہک ہیں۔ اس قسم کی کپاس کے خلاف شکایت کی۔ گورنمنٹ نے یہ محسوس کیا۔ اگر کوئی جلد اور سخت قدم نہ اٹھائے گئے۔ تو کپاس بونے والے لوگوں کو اس کپاس کی قیمتیں گرنے سے جو غیر ممالک کو بھی بھیجی جاتی ہے۔ سخت نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور اس قسم کی گھٹیا کپاس کی وجہ سے قیمتیں گر جائیں گی۔ گھٹیا قسم کی کپاس اور اس کے بیج کی ملاوٹ کو روکنے کے لئے جو کہ کارخانوں میں جاتی تھی۔ اور ایسی کپاس کی ملاوٹ کو جو کہ ملے جلے بیج سے پیدا ہوتی ہے۔ (اور جو کہ امریکن کپاس بالخصوص کلوں کے ذریعے حاصل کی جاتی ہے)۔ کو روکنے کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب میں کاٹن کنٹرول ایکٹ ۱۹۴۹ء مارچ کے آخیر میں شائع کیا۔ اور اس کا نفاذ اپریل ۱۹۴۹ء سے شروع کر دیا گیا۔

اس ایکٹ کے نفاذ یوں ہیں :۔ (i) ہر حالت میں امریکن اور دوسری گھٹیا قسم کی کپاس کی ملاوٹ کو روکنا (ii) مجوزہ امریکن کپاس کی قسمیں خاص خاص علاقوں میں اگانا۔ (iii) کپاس بونے والوں کو کپاس کے خالص بیج مہیا کرنا۔ یہ ایکٹ کپاس کے کارخانوں میں کپاس کے مہیا کرنے اور کپاس کے کارخانوں اور دوسری فیکٹریوں کو لائسنس بھی مہیا کرتا ہے۔ گورنمنٹ نے یہ قدم اس لئے اٹھایا۔ کہ کارخانوں میں امریکن اور دوسری ملاوٹ کی تجارت کو روکا جائے۔

اس کاٹن کنٹرول ایکٹ میں جو اصلاحیں کی گئی ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں :۔

کھیت میں :۔ کاشتکار کی طرف سے بوجہ علیحدہ برداشت کرنے اور نہایت احتیاط کے ساتھ جو اہم کرنے

Marfat.com

کے مواقعات ملاوٹ بہت زیادہ کم ہو گئے ہیں۔

منڈی میں:۔ (الف) گھٹیا اور سستا درجہ کی کپاس اور دیگر اشیا اصلی درجہ کی کپاس کے ساتھ ملانے کی فاسد حرکت کا انسداد کیا گیا ہے۔

(ب) روزانہ نرخ ہائے منڈی میں کمی بیشی کا تفاوت کم ہو گیا ہے۔

(ج) کاشتکاروں کے مفاد کے بخلاف زیادہ وزن کرنے اور بے قاعدہ وصولی محفوظ کئے گئے ہیں۔

کارخانہ میں:۔ (الف) کاتنے کے مکانات۔ احاطہ اور کارخانہ کے صحن اب صاف ستھرے رکھے جاتے ہیں۔

(ب) کاتنے والی مشین اب صاف اور بالکل صحیح و درست چلنے کی حالت میں رکھی جاتی ہے

(ج) کاتی ہوئی کپاس کو درجہ بہ درجہ دبایا جاتا ہے۔ اور خوش اسلوبی سے نشان لگائے جاتے ہیں۔

(د) نقشۂ اطلاع نسبت کاتائی و دبائی کپاس و نیز مقدار و مدارج کپاس جو کاتی گئی اور جو دبائی گئی ہو کو مرتب کیا گیا ہے۔

کاٹن کنٹرول ایکٹ کے نفاذ کی وجہ سے ہماری کپاس کی تباہی بوجہ ملاوٹ کا انسداد ہو گیا ہے۔ اور بیرونی ایجنسیاں جن کا بیوپار ہماری کپاس کا ہے۔ اب پورے اعتماد کے ساتھ سودے کرتی ہیں۔

متفرقات: سرد کولڈ سٹوریج، محکمہ دو کولڈ سٹوریج اپنے تحت رکھتا ہے۔

(۱) پنجاب کولڈ سٹوریج باغبانپورہ لاہور۔

(۲) رائے کولڈ سٹوریج سیالکوٹ۔

ان کولڈ سٹوریج میں بیجی آلو فی الحال ۹۵۰۰۰ من سالانہ بیجی آلو سارے پنجاب بھر کے لئے درکار ہیں، پیاز۔ پھل۔ سبزیاں وغیرہ رکھی جاتی ہیں۔ باغبانپورہ سٹوریج کی گنجائش تقریباً ۵۰۰۰۰ من بیجی آلو اور سیالکوٹ سٹوریج ۸۰۰۰ من ہے۔ لیکن جب اس کے دو نامکمل حصے تکمیل ہو گئے تو اس کی گنجائش مزید بیس ہزار من بڑھ جائے گی۔

سرکاری باغات:۔ لاہور میں سرکاری باغات محکمہ زراعت کے ماتحت ہیں۔ باغات کی دو اقسام ہیں۔ (۱) باغ جناح۔ (۲) قواریجی باغات مشتملہ بہ (۱) راج گھاٹ باغ بہ رقبہ ایک ایکڑ (ب) حضوری باغ بہ رقبہ چار ایکڑ (ج) شالیمار باغ بہ رقبہ ۵۰ ایکڑ (د) شاہدرہ باغات بہ رقبہ ۱۶ ایکڑ (ر) منٹو پارک بہ رقبہ ۱۱۰ ایکڑ۔

باغ جناح بہ رقبہ ۱۵۹ ایکڑ سب باغات سے بڑا اور لاہور کا بارونق باغ ہے۔ یہ تمام بین الاقوامی ٹینس و کرکٹ کھیل کا سنٹر ہے۔ اس کی پہاڑیاں نہایت آراستہ جھاڑیوں اور موسمی پھولوں سے بوجہ اُگی ہوئی ہونے کے نہایت دلربا منظر پیش کرتی ہیں۔ اس کا ایک حصہ گلستان فاطمہ معہ رنگا رنگ کی جھاڑیاں۔ خوشنما سبزہ زار۔ گلاب کے پھولوں کی

Marfat.com

کیاریاں۔ ونگارنگ کے پھولوں کے تختہ گلستان ...

ایک پھولوں کا عجائب گھر اسی باغ جناح میں بنایا گیا ہے ...

کیونکہ تمام پھول جو باغ میں کھلتے ہیں۔ اس میں رکھے گئے ہیں۔ اور خوش اسلوبی سے نام ...

ہر ایک کی تشریح کرتے ہیں۔

Marfat.com

باب ہفتم

معاشرتی ترقی

اقتصادی حیثیت: بیسویں صدی کے شروع سے پنجاب نے مختلف شعبہ جات میں کماحقہ ترقی حاصل کی ہے۔ جس سے بآسانی کہا جاسکتا ہے۔ کہ یہ صوبہ اقتصادی اعتبار سے بھی کسی صورت میں پیچھے نہیں۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ کسی علاقہ کی معاشرتی ترقی بلحاظ اس کی زراعت۔ اس کے جنگلات۔ جمادات۔ ضروریات زندگی۔ ذرائع آمدورفت نسل انسانی اور روپے پیسہ کی افراط کے ہمیشہ پہلو بہ پہلو چلتی ہے۔ جس کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

زراعت: پنجاب کا صوبہ پیشۂ زراعت میں سب سے زیادہ کارکردگی کا ذریعہ بنا رہا ہے۔ اور موجودہ وقت میں بھی پاکستان بھر میں آب پاشی کے لحاظ سے سب صوبوں سے زیادہ علاقہ رکھتا ہے۔ عام زمینداروں کی چھوٹی چھوٹی ملکیتوں اور ان کے حصولِ فصل کا مفصل ذکر زراعت کے باب میں کیا جاچکا ہے۔

جنگلات: صوبہ کے کل رقبہ کا قریب نصف حصہ جنگلات سے گھرا ہوا ہے۔ جس کا نصف یا پانچواں حصہ ہی تجارتی کاروبار میں صرف ہوتا ہے۔ اور جس کا بیشتر حصہ عمارتی لکڑی اور جلانے والی لکڑی پر مشتمل ہے۔ لائنوں پر بچھانے کے لئے محکمہ ریلوے کی طرف سے لکڑی کی کافی مانگ رہتی ہے۔ فرنیچر کے واسطے اس لکڑی کی زیادہ کھپت۔ لاہور اور گجرات

Marfat.com

میں سمجھی جاتی ہے۔ سیالکوٹ کا تیار کردہ کھیلوں کا سامان دنیا بھر میں مشہور ہے۔ درختوں کی چھال۔ رال۔ جڑی بوٹیاں پھل۔ بانس۔ جانور اور جمادات بھی جنگل کی پیداوار میں شامل ہیں۔ رال سے جلو کے مقام پر ریزہ کی دستکاری بڑی کامیابی سے چل رہی ہے۔

جمادات :۔ اس صوبہ میں سیمنٹ، چونا اور نمک با افراط مل جاتا ہے۔ مغربی پنجاب کی نمک آلود زمین کھیوڑہ کی زمین سے حاصل کیا جاتا ہے۔ گار۔ سنگ مردہ زیادہ تر کالا باغ میں پایا جاتا ہے۔ کھڑیا مٹی اٹک اور راولپنڈی میں پائی جاتی ہے۔ نیز قدرے پٹرول بھی اٹک، خولہ اور جویا میر (ضلع جہلم) کے مقامات سے دستیاب ہوتا ہے۔ جہلم شاہ پور اور میانوالی کی طرف ہلکی قسم کی کوئلے کی کانیں بھی پائی تو جاتی ہیں۔ مگر وہ ضرورت کے مطابق نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ محکمہ ہائیڈرو الیکٹرک کے قائم ہونے سے پیشتر مشینی کاروبار کی ترقی کی راہ میں مدت تک بھاری رکاوٹ رہی ہے۔ اور اب لائلپور کاٹن ملز، کوہ نور ٹیکسٹائلز ملز لائلپور۔ رسے آہن بلز لائلپور اور سٹیل اور جنرل ملز مغلپورہ جیسی کئی نئی فیکٹریاں معرض وجود میں آچکی ہیں۔

ذرائع آمدورفت :۔ قوموں کی معاشرتی ترقی میں ذرائع آمدورفت جس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔ اس کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں۔ ریلوں کے پھیلے ہوئے بھاری جال نے اس طرف جو کارگزاری دکھلائی ہے۔ وہ ریلوے کے باب میں واضح طور پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ حال ہی میں ٹریفک کی بڑھتی ہوئی ضروریات نے مجبور کیا ہے۔ کہ سڑکیں کشادہ کر دی جاویں۔ اس پروگرام کی تکمیل میں تارکول والی پختہ سڑکیں صوبہ میں چار ہزار آٹھ سو میل کے قریب جن پر موٹر لاری چلائی جاسکے تیار ہوئی ہیں۔ جن کی تعمیر کے لئے منظوری کے احکام صادر ہو چکے ہیں۔

سرمایہ داری :۔ کسی قوم یا ملک کی خوشحالی کا انحصار اس کی زراعت اور تجارت پر ہے۔ ان ہر دو کا ذکر زراعت کے باب میں بالتفصیل کیا جاچکا ہے۔ جس سے پنجاب کی عام ناداری کا پتہ چلتا ہے۔ پہلے پہلے محنت مزدوری کیا بلد اور روپے پیسے کا حصول ایک دشواری تھی۔ دیگر لوگ بالعموم اور مسلمان بالخصوص جو کہ سود کو روا نہ رکھتے تھے اندوختہ کو زیورات کی شکل میں جمع کرتے تھے۔ اب تجارت کی پستی اور سودی روپے چلانے کے کاروبار میں اسلامی ممانعت سے صورت حالات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ اس سرمایہ داری کو شاید دستکاری کے وسیع میدان میں شاہراہ ترقی نصیب ہو سکے۔

بیروزگاری :۔ پاکستان کے دیگر صوبہ جات کی طرح پنجاب میں بیروزگاروں کے اعداد و شمار میسر نہیں۔ نہ ہی ان کی مالی امداد کا کوئی ذریعہ ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اس تنگ دور کے زمانے میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی بیکاری و ناداری ان کی قوت ارادی برباد کرتی جارہی ہے۔ اور کاروبار کی سرد بازاری سے دریوزہ گری بڑھتی جارہی ہے۔ تحقیقات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کئی لوگ روٹی کمانے کی خاطر یہ ذریعہ اختیار کرنے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی دستکاریاں

Marfat.com

...یکن زندگی کی کشمکش میں عاجز آکر اور قرضہ جات سے دب کر محض پیٹ پالنے کی خاطر بھیک مانگنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ حکومت، سرمایہ داروں اور ریفارمروں کو انسانی زندگی کی اس روٹی کی تکلیف کی طرف توجہ دے کر اپنی دلی ہمدردی کا ثبوت دینا چاہیئے۔

چمڑے کا کاروبار پنجاب کا پرانا کاروبار ہے۔ یہاں کا یہ مال ذبح کئے جانوروں سے تیار کردہ ہندوستانی علاقہ کے مردہ جانوروں کے مال سے بدرجہا بہتر ہے۔ بکروں کی کھالوں کا بیشتر حصہ ہم سے امریکہ۔ ہسپانیہ۔ اور اٹلی جاتا ہے۔ ان کھالوں کے خریداروں میں آسٹریلیا۔ آسٹریا۔ بلجیم۔ چین۔ چیکوسلاویکیہ۔ ڈنمارک۔ مصر۔ جرمنی۔ فرانس۔ ہندوستان۔ جاپان۔ پولینڈ۔ ترکی۔ برطانیہ اور بہت سے ممالک شامل ہیں۔ نیز وزیرآباد ٹینری وزیرآباد اور انڈیا لیدر ورکس سیالکوٹ کے مال کی سرگودھا۔ میانوالی۔ گجرات۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ نوشہرہ اور پشاور کی طرف زیادہ کھپت ہے۔ لاہور میں سگریٹ اور راوی پینٹ ورکس لاہور اعلیٰ اقسام کی اشیا پیش کرتے ہیں۔ ربڑ بنانے، تیزاب اور مختلف قسم کے خوشبودار تیلوں اور کریموں کا عام کام ہو رہا ہے۔ چنیوٹ کا لکڑی کا کام مشہور ہے۔ لاہور اور گجرات میں فرنیچر اچھا تیار ہوتا ہے۔ چنیوٹ۔ ضلع جھنگ اور ضلع مظفرگڑھ کا ہاتھی دانت کا کام مشہور ہے۔ جہاں سے انگلستان اور امریکہ کے ممالک کو بھی بھیجا جاتا ہے۔

صنعت:۔ جنگ عظیم کے بعد سرمایہ داری کی بخت زندگی، تجارت کی پستی، سودی روپیہ چلانے کے کاروبار کی ناکامی اور معمولی داموں پر مزدوروں کی خدمات حاصل ہو جانے کے خیال نے سرمایہ داروں کو اپنے اندوختہ کو بچا کر رکھنے اور نیز اس سے اور روپیہ پیدا کرنے کی خاطر چھوٹی چھوٹی دستکاریوں کی طرف مائل کیا۔ لہٰذا اول اول برطانوی دور حکومت میں یہاں تھوڑی بہت صنعتی حرکت عمل میں آئی۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں نے صوبے کی زرعی پیداوار سے فائدہ اٹھانے کے لئے کپاس بیلنے، آٹا پیسنے اور دھان کوٹنے کے کارخانے قائم کئے۔ شہروں میں کئی اور اقسام کے چھوٹے چھوٹے کارخانے نظر آنے لگے۔ جن میں چھاپہ خانے۔ برف خانے۔ بجلی بہم پہنچانے کے مرکز وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ مگر چھوٹی یا بڑی صنعتوں کو کسی خاص پلان کے ماتحت کام کرنے کی کوئی کوشش عمل میں نہ آئی۔ اس وقت صنعت کاری ہندو اور انگریز کی ملی بھگت تھی۔ اور سوچی سمجھی سازش تھی۔ کہ سابقہ ہندوستان کے مسلم اکثریت والے علاقوں کو صنعتی ترقی سے محروم رکھا جائے۔ تاکہ ہندو برٹش سامراج انہیں اقتصادی طور پر محکوم رکھ سکے۔

کھیوڑہ (ضلع جہلم) میں سوڈے کی ایک بہت بڑی فیکٹری ہے۔ اس فیکٹری نے تقسیم کے بعد اپنا کام بند کر دیا تھا لیکن دسمبر ۱۹۴۸ء سے پھر شروع کر دیا ہے۔ یہ کارخانہ ۲۰ ہزار ٹن سالانہ سوڈا پیدا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ حکومت نے دس ہزار ٹن یومیہ کاسٹک سوڈا پیدا کرنے والا ایک کارخانہ قائم کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔

تقسیم کے بعد پنجاب کے حصہ میں قریب آٹھ سو رجسٹرڈ فیکٹریاں آئیں جن میں سے ۹۰ فیصدی سے زیادہ

Marfat.com

اس وقت بند ہوگئیں۔ کیونکہ ان کے مالک غیر مسلم تھے۔ اور یہاں سے رخصت ہو چکے تھے۔ باقی فیکٹریوں کا حال بھی ابتر تھا۔ کیونکہ کاروبار بینکنگ اور عملے کا تمام نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ کئی متروکہ کارخانے لوٹ لئے گئے تھے۔ اور اکثر کو نقصان پہنچایا گیا تھا۔

متروکہ کارخانوں کو از سر نو جاری کرنا ایک بڑا مسئلہ تھا۔ جو محکمہ صنعت و حرفت کو درپیش تھا۔ ان کارخانوں کو چلانے کے لئے موزوں افراد کا انتخاب الاٹمنٹ بورڈوں کے ذمے تھا۔ جو پاکستان اور پنجاب کی مشترکہ ریفوجی کونسل نے قائم کئے تھے۔ مگر الاٹمنٹ سے تمام مسئلہ حل نہیں ہوتا تھا۔ ان کارخانوں کو چلانے کے لئے خام مال اور مشینری کے ضروری سامان کی ضرورت تھی۔ جس کے حصول کے لئے خاص کوشش کی گئی۔ اکثر اوقات یہ سامان بیرونی ملکوں سے منگوایا گیا۔ اب تک قریباً سات رجسٹرڈ فیکٹریاں معمول کے مطابق کام کر رہی ہیں۔ ان میں قریباً ۴۳،۷ ہزار آدمی کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے بارہ ہزار آدمی موسمی فیکٹریوں میں ملازم ہیں۔ ان کے علاوہ صوبے میں ساڑھے تین لاکھ کے قریب آدمی ایسے ہیں۔ جو دیگر چھوٹے چھوٹے صنعتی کارخانوں میں کام کرتے ہیں۔

ریشم کے کیڑے :۔ زمینداروں کو فالتو وقت میں مشغول رکھنے کی ایک اور گھریلو صنعت ریشم کے کیڑے پالنے کی ہے۔ حکومت اس کی طرف بھی توجہ دے رہی ہے۔ ریشم کے بیج پیدا کرنے کی رفتار بہت حد تک کم ہو کر اب پھر تقسیم سے پہلے کی سطح پر آچکی ہے۔ اس کچے مال کو استعمال کرنے کے لئے ریشم جمع کرنے کا ایک کارخانہ بھی قائم کیا جا رہا ہے۔

صنعتی عجائب خانہ :۔ لاہور میں ایک تجارتی اور صنعتی عجائب گھر قائم کیا جا رہا ہے۔ جس میں صوبے کی چھوٹے اور بڑے پیمانے کی تمام صنعتوں کی پیداوار کے نمونے عوام کے لئے رکھے جائیں گے۔ پاکستانی اور غیر ملکی کاروباری لوگوں اور صنعت کاروں کے لئے یہ عجائب گھر بہت مفید ثابت ہوگا۔

مٹی کے برتن :۔ یوں تو مٹی کے برتن بہت جگہوں پر بنتے ہیں۔ مگر ان سب میں ملتان کی پھولدار صنعت کام ہی بڑی مشہور رہی ہے۔ یہ صنعت کاری بھی کچھ عرصہ سے جاپان اور چیکوسلوکیا کے چمکیلے مال کے مقابلہ میں گر چکی ہے۔ اور اس وقت ملتان اور جھنگ مگھیانہ کے چند آبائی پیشہ کاریگروں تک محدود ہے۔ لاہور کے کچھ کارخانہ جات کو قبروں کے پتھر اور خوش رنگ پھولدار ٹائل بنانے میں کامیابی حاصل ہو چکی ہے۔ جن کا مال ورساور کے مال سے مقابلہ کرتا ہے۔ نیز ماڈرن ٹائل فیکٹری لاہور باغات کے لئے سیمنٹ کی نشست گاہیں اور نقش و نگار والے ستون بنانے میں شہرت حاصل کر چکی ہے۔

کھیلوں کا سامان :۔ شہر سیالکوٹ کو کھیلوں کے سامان کی سب سے بڑی اور اہم گھریلو صنعت کی وجہ سے

Marfat.com

اس چیز کا مرکز مانا جاچکا ہے۔ ملکی تقسیم سے قبل یہ سامان ہندوستانی کہلاتا تھا۔ تقسیم کے بعد ہندوستانی تاجر غیر ملکوں میں پراپیگنڈا کرتے رہے۔ کہ سیالکوٹ ہندوستان میں ہے۔ انہوں نے صرف پراپیگنڈا پر ہی اکتفا نہ کیا۔ بلکہ مشرقی پنجاب میں باقاعدہ ایک نیا سیالکوٹ آباد کرلیا۔ اور اس طرح دنیا کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی ناپاک سعی کی۔ لیکن پاکستان کی بروقت احتجاج اور دنیا کے پاکستان سے واقف ہو جانے کے بعد اس فریب کا پردہ چاک ہو گیا۔

اس شہر کو بوجہ عالمگیر شہرت کے ساری دنیا کی مارکیٹ نصیب ہے۔ وسادر سے عموماً سستے مال کی مانگ رہتی ہے۔ یہاں سے کرکٹ اور ہاکی کے بال ٹینس اور بیڈمنٹن کے چھلکے اور فٹ بال کے کورز covers کی غیرممالک میں عام مانگ ہے۔ کرکٹ کے بلّے اور ہاکی کی چھڑیوں کا مال جنوبی افریقہ۔ نیوزی لینڈ۔ آسٹریلیا۔ رڈانیہ۔ کلمرڈے انگلشیہ اور کچھ دیگر ممالک کو بھی بھیجا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کی رپورٹ کے مطابق بیڈ منٹن کے چھکول۔ چھڑیوں اور بیڈ منٹن کے جالوں کا کافی مال وسط امریکہ شرقی ممالک اور یورپ میں بھیجا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ پیشتر اس صنعت کاری میں کافی فائدہ میسر تھا۔ لیکن اب آپس کے مقابلوں نے اس مال میں منافع بہت کم کر دیا ہے۔

کھڈی کا کام :۔ یہ دستکاری ہمارے ملک میں بہت دیرینہ ہے۔ اور مقبول عام رہی ہے۔ لیکن موجودہ اصلاحات کے زمانہ میں مشینی کاروبار سے اس صنعت کی کافی زبوں حالی ہو گئی ہے۔ لیکن اس نئے مال کی بغیر پائیداری سے اسے اب کم خریدا جانے لگا ہے۔ اور پبلک کی طرف سے سودیشی مال کی تحریک سے خیال کیا جانے لگا ہے۔ کہ شاید کھڈی کے کام کی پھر کسی وقت قسمت جاگ اٹھے۔

ہوزری :۔ لوگوں کی بڑھتی ہوئی ضرورتوں اور علم کی روشنی سے ہوزری کے کام میں بھی کافی ترقی حاصل ہو چکی ہے۔ یہاں تک کہ لاہور اور لائلپور جیسے مقامات کی اعلیٰ مشینوں کا مال ہمارے ملک میں باہر کے مال کے مقابلے پر بکتا ہے اور مستقبل قریب میں وسیع مارکٹ سنبھال لینے کی امید دلاتا ہے۔

قالین :۔ شہری زندگی کے شوق سے عوام کا معیار بود و باش پہلے کی نسبت بہت اونچا ہو چکا ہے۔ اعلیٰ پوشش۔ مہمان خانوں کی اور گھروں کی زیبائش کا خیال ان میں زیادہ سرایت کر چکا ہے۔ قالین جو گھر کی زیبائش کے لئے بہترین اشیاء میں شمار ہوتے ہیں۔ گورنمنٹ کی طرف سے اب بعض بعض جیلوں میں بننے شروع ہو چکے ہیں۔ ملتان کی یہ دستکاری سستے اقسام کے قالین مہیا کرتی ہے۔ پاکستانی تیار کردہ قالینوں کو برطانوی مارکٹ مل جانے سے پنجاب نے بھی حصہ رسدی کا کافی فائدہ حاصل کیا ہے۔

مختلف کارخانے :۔ دیجی ٹیبل آئل ملز کا ایک کارخانہ لائلپور میں ہے۔ اور دوسرا باغبانپورہ (لاہور) میں بجلی کا سامان تیار کرنے ۔ کارخانے لاہور اور راولپنڈی میں ہیں۔ اس کے علاوہ لاہور میں سینے کی مشین تیار کرنے کے

Marfat.com

دو کارخانے بھی ہیں۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ کے ورکشاپ ...
دن رات کام کرتے ہیں۔

ان صنعتوں کے علاوہ پنجاب کی بعض گھریلو صنعتیں بھی کافی ترقی یافتہ ہیں۔ جن میں گوجرانوالہ کی تیاری کی صنعت۔ اور وزیر آباد اور نظام آباد میں لوہے کی صنعت وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ... میں سائیکلوں کے پرزے بنانے کا کام بھی کیا جاتا ہے۔ مختلف اقسام کی مشینوں کی صنعت کا مرکز لاہور ہے ... کارخانے وزیر آباد اور سیالکوٹ میں ہیں۔ لاہور کے قریب باٹا پور میں جوتے بنانے کا ایک بہت بڑا کارخانہ پاکستان کے شہریوں اور فوجیوں کے لئے جوتوں کی کثیر تعداد تیار کرتا ہے۔

اس صوبے میں دباغت کی صنعت کو بھی خاص اہمیت حاصل ہے۔ دباغت کے تین کارخانے قائم کئے گئے ... اور تین اور کارخانوں کے نقشے وغیرہ تیار ہو رہے ہیں۔ دیہات میں دباغت کے کام کو چھوٹے چھوٹے پیمانے پر چلانے کے لئے عملی مظاہرہ کرنے والی پارٹیاں تیار کی گئی ہیں۔ جو گاؤں گاؤں پھر کر متعلقہ فن کے لوگوں کو نئے طریقوں سے آشنا کر رہی ہیں۔ صوبائی حکومت نے گوجرانوالہ میں دباغت اور چمڑے کی ایک انسٹی ٹیوٹ قائم کرنے کی منظوری دی ہے۔

لوہے اور دھات کا مال: ۔ لاہور میں تانبے اور سلور کا مال اچھا بنتا ہے۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ میں لوہے کے ٹرنک۔ نقدی رکھنے کے صندوقچے مقبول عام ہیں۔ وہاں کی لوہے کی تیار کردہ پیٹیوں کی مانگ دفتروں میں ... رہتی ہے۔ لائلپور سے نہری علاقوں کے لئے ہل۔ گنوں سے رس نکالنے والی مشینیں اور بیلنے اعلےٰ قسم کے مہیا ... ہیں۔ لوہے اور فونڈری کے کام کے لئے نکل اور سلور پلیٹنگ میں لاہور شاہراہ ترقی پر ہیں۔

چاقو چھریاں: ۔ اوزار ہائے جراحی: ۔ چاقو چھریوں کی دستکاری پنجاب کی بڑی پرانی دستکاریوں میں شمار ہوتی ہے۔ جو کئی مدارج طے کر کے اس وقت کامیابی سے چل رہی ہے۔ مقام کوٹلی لوہاراں رسیالکوٹ ... اور نظام آباد اس بارے میں مدت سے شہرت حاصل کر چکے ہیں۔ حال ہی میں سیالکوٹ اور لاہور میں اوزار ہائے جراحی اور سیفٹی ریزر بلیڈز کا کاروبار شروع کیا جا چکا ہے۔ جو نہ صرف بلحاظ ساخت اور قدر کے بہتر شمار ہوتا ہے۔ بلکہ مغربی ممالک کے مال کے ہم پلہ سمجھا جاتا ہے۔

واہ ڈنڈوت اور جلو کی فیکٹریاں: ۔ کیملپور کے علاقہ میں واہ اور ڈنڈوت کے مقامات پر سیمنٹ کا کام چل رہا ہے۔ ان میں سے مقام واہ کی فیکٹری سردار شوکت حیات خاں کی ملکیت ہے۔ اور زیادہ کام ... جلو کی فیکٹری میں اعلیٰ قسم کے بوٹ پالش۔ وارنش۔ موم اور چھاپہ خانہ کی ہر قسم کی سیاہی کا کام ہوتا ہے ... بلحاظ ساخت اور اپنے طریقہ کارکردگی کے عوام کے لئے باعث تقلید ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ...

Marfat.com

... کے طلباء بعض پروفیسروں کی نگرانی انہیں دیکھنے کے لئے سال میں تقریباً ایک مرتبہ ضرور ...

پنجاب کے اندر گنے کی کاشت کا پندرہ فیصدی مال مویشی کے چارے کے کام آتا ہے۔ اور تقریباً اتنا ہی چوس لیتے ہیں۔ اور باقی گڑ اور چینی تیار کرنے میں صرف ہوتا ہے۔ بعض اصحاب کو یہ پڑھ کر تعجب ہوگا۔ کہ پنجاب میں چینی کا کاروبار کامیاب نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ایک تو اس پر ڈیوٹی زیادہ ہے۔ اور دوسرے پنجاب کی کلر والی زمین اس گنے سے چینی نکالنے کے حق میں مفید نہیں۔

اشتراکی کاروبار:۔ اشتراکی کاروبار ایک قوم یا ملک کی فلاح وبہبود کی علامت ہے۔ اس وقت ایک ہزار سے زیادہ اشتراکی کاروبار جاری ہیں۔ جن کا سرمایہ دس کروڑ روپیہ سے زیادہ تبلایا جاتا ہے۔

روئی کے کارخانے:۔ پنجابی کسان کے کپاس کی فصل کے اندر دلچسپی لینے کا ذکر زراعت کے باب میں کیا جا چکا ہے۔ روئی کی متعلقہ صنعتیں بھی پیش پیش رہتی ہیں۔ لاہور۔ لائلپور۔ منٹگمری۔ اوکاڑہ۔ ملتان۔ میاں چنوں کے اعلیٰ مرکز شمار ہوتے ہیں۔ لیکن بوجہ جاپانی مال اور موجودہ غیر یقینی حالات کے یہ کاروبار بھی اعلےٰ معیار پر نہیں چل رہا۔

پارچہ بافی:۔ تقسیم کے بعد کپڑے کی دو تین ملیں صوبے میں قائم ہو چکی ہیں۔ دو لائلپور کے اندر اور تیسری ملتان کے اندر۔ اور ایک اور مل جس میں زیادہ تر تولیے تیار ہوا کریں گے۔ راولپنڈی میں تکمیل کی گئی ہے۔ کئی اور کے متعلق سکیمیں تیار ہو رہی ہیں۔ سوتی کپڑے کی دو متروکہ فیکٹریوں کا انتظام حکومت خود سنبھال چکی ہے۔ کیونکہ الاٹی ابھی تسلی بخش طور پر جاری نہیں رکھ سکے تھے۔

تقسیم کے بعد اب تک کپڑے کی ملوں میں کل ۵۰۶۰۰ نئے تکلے اور ۲۵۰۰ نئی مشینی کھڈیاں لگائی جا رہی ہیں اور اسی ہزار مزید تکلے مستقبل قریب میں لگ جائیں گے۔ حکومت پنجاب اس رفتار ترقی سے مطمئن نہیں۔ مگر اس رفتار کا انحصار زیادہ تر غیر سرکاری افراد کی اہمیت پر ہے۔

تقسیم کے بعد پنجاب میں دستی کھڈیوں پر کام کرنے والوں کی تین اہم نو آبادیاں قائم ہو چکی ہیں۔ ایک لائلپور میں۔ دوسری ملتان میں۔ اور تیسری جھنگ میں۔ بھارت سے آئے ہوئے مہاجر بافندوں کی ایک بہت بڑی تعداد کو یہاں بسایا گیا۔ یہاں رہائشی انتظامات کو مکمل کرنے کی سکیم زیر غور ہے۔ ان لوگوں کے تیار کردہ کپڑے کو پریس کرنے اور فنش کرنے کی مشینیں بھی لگائی جا رہی ہیں۔ کچھ لگ بھی گئی ہیں۔ اس وقت تمام صوبے میں بارہ ۱۲ کیلنڈرنگ مشینیں اور تین اونی کپڑا فنش کرنے کی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ اونی کپڑا مکمل کرنے کی ایک اور مشین جھنگ میں لگائی گئی ہے۔ جہاں پر کمبل تیار کئے جاتے ہیں۔

Marfat.com

کل سازی: مشینری کے اس زمانہ میں پنجاب کا صوبہ اس دیس کے کسی صوبہ سے کم فوقیت نہیں رکھتا۔ میسرز محمد دین اینڈ سنز اور کے نیں کمپنی پنجاب کے۔ سی۔ نیں کمپنی اور ایلفاقین کمپنی لاہور کے تیار کردہ بجلی کے پنکھے مقبول عام ہو چکے ہیں۔ آٹو ویلڈنگ کمپنی لاہور نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ضروریات کے مطابق مال مہیا کرتی ہے۔ سیالکوٹ گوجرانوالہ اور لاہور کی تیار کردہ بچوں کی گاڑیوں اور ٹرائی سائیکلوں نے کاروبار میں جاپان کے سستے مال کے مقابلے میں ثابت قدم رہ کر کافی مارکیٹ سنبھال لی ہے۔ اپر انڈیا سٹیل ورکس چھہرٹہ والے لاہور میں بھی مال مویشی کے لئے زنجیر تیار ہوتے ہیں۔ جو دور دور تک بھیجے جاتے ہیں۔ اور متروکہ آراضی متعلقہ ٹھاکر رام تلسی رام لاہور نے اپنے بادامی باغ والے کارخانہ میں سٹیل کی سلاخوں اور پتروں کے بنانے کے کام نے ہر طرح کامیابی دکھائی ہے۔

گورنمنٹ کی توجہ: آمد و رفت کے بڑھتے ہوئے وسائل اور جنگ عظیم کے اثرات سے دستکاری کی ضرورت لاحق ہوئی۔ جس کے متعلق سنہ ۱۹۱۹ء سے پیشتر تک پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے بہت تھوڑی دلچسپی ظاہر ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۰ء میں دستکاری کا ایک علیحدہ محکمہ قائم کیا گیا۔ جس پر اگلے سال ساڑھے تین لاکھ روپے سے کچھ زیادہ ہی خرچ کیا گیا۔ جس میں سے ۱۹۸۰۰۰ روپے محض میکلیگن انجینئرنگ کالج کی عمارت پر ہی صرف ہو گیا تھا۔

اس وقت پنجاب میں کوئی تین درجن گورنمنٹ انڈسٹریل سکول چل رہے ہیں۔ اور کوئی دو درجن پرائیویٹ سکولوں کی گورنمنٹ مالی امداد دے کر تجدید کرتی جا رہی ہے۔ ایسے دستکاری سکولوں کو بعض بعض جگہ خاص خاص کاموں میں کماحقہ دسترس حاصل کروائی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر گورنمنٹ ٹیکنیکل سکول لاہور میں الیکٹرو میکینک اور دھات کی چادروں کو رنگ روغن چڑھانا سکھایا جاتا ہے۔ انڈسٹریل سکول قصور میں چمڑے کے کام کی تعلیم دی جاتی ہے۔ انڈسٹریل سکول گوجرانوالہ جدید طرز کے اوزار بنانے کی تعلیم دیتا ہے۔ جہلم کے انڈسٹریل سکول نے لکڑی کے کام اور فولڈنگ فرنیچر بنانے کا ذمہ لیا ہوا ہے۔ انڈسٹریل سکول راولپنڈی میں طرح طرح کی ٹوکریاں بنانی سکھائی جاتی ہیں۔ جھنگ مگھیانہ میں نئے نمونوں کے تالے بنانے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور لائلپور کا انڈسٹریل سکول زراعت کے اوزار بنانے میں خصوصیت رکھتا ہے۔

زنانہ مدارس: نسوانی تعلیم صنعت کاری رائج کرنے کی غرض سے سنہ ۱۹۲۶ء میں ایک شعبہ کھول دیا گیا جس کا انتظام ایک انسپکٹریس صاحبہ کے سپرد کیا گیا۔ اور طالبات کے نصاب میں سلائی جالی۔ چکن دوزی، سلمے، ستارے، لانڈری اور امورات خانہ داری کی تعلیم جاری کر دی گئی ہے۔ شہری زندگی سے دور رہنے والوں کی خاطر مجوزہ تعلیم کا پرچار پارٹیوں کے ذریعے جاری رکھنا منظور ہوا ہے۔ چنانچہ مظفر گڑھ۔ لیہ اور کالا باغ میں ایسی پارٹیاں روئی اور اون کاتنے۔ قالین بننے نوار اور دریوں کے تیار کرنے اور ساڑھیوں کو کنارے لگانے کی تعلیم سے عام لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔

Marfat.com

انڈسٹریل لیباٹری شاہدرہ: - پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے یہ لیباٹری ۱۹۲۴ء کی قائم شدہ ہے۔ جو اشیائے خام کی ریسرچ کرتی ہے۔ اس کے ماہرین فن مثلاً انسپکٹر اشیائے بافتہ۔ ماہرین ہوزری چمڑے اور رنگ سازی کے تجربہ کار استاد اور کپڑا بننے کے سپرنٹنڈنٹ اپنے تجربات سے عام پبلک کو ہدایات سے مستفید کرتے رہتے ہیں۔ جن کے اثرات نے راوی پینٹ اینڈ وارنش ورکس شاہدرہ۔ پنجاب پاٹری ورکس لمیٹڈ جہلم اور یونیورسل سینڈ پیپر ملز راولپنڈی۔ اور پنجاب سیلولائڈ ورکس اچھرہ جیسے چھوٹے چھوٹے کاروبار کھلانے میں کلید کا کام کیا ہے۔

سرکاری امداد: - جس جگہ پر کوئی صنعت شکل پذیر نہ ہو سکے۔ وہاں پر گورنمنٹ مالی امداد پہنچاتی ہے مشینوں کے پرزے۔ زراعت کے اوزار پینٹ۔ وارنش۔ ہوزری پیتل کے تالے۔ لوہے کی چادروں کا کام۔ ربڑ کا مال۔ جراحی کے آلات۔ بجلی کے پنکھوں کا کاروبار۔ اور کھیلوں کے سامان کے کارخانے لاکھوں روپے کی امداد حاصل کر چکے ہیں۔

مردمانِ پنجاب: - دیگر ممالک اپنے باشندوں کی ہمت۔ جرأت اور اولوالعزمی کے باعث بڑا نام اور دولت حاصل کئے ہوئے ہیں۔ لیکن پاکستان بیچارہ کاریگروں کی کمیابی سے دولت کی گود میں غریب پڑا رہا ہے۔ مگر اب حالات بدلتے دکھائی دے رہے ہیں۔ پنجابی لوگ پاک و ہند کے باقی باشندوں سے محنت کے اعتبار سے عام طور پر قوی ہیں۔ رسم و رواج کی قید سے آزاد ہو کر اپنی دستکاری سے روزگار کمانے کے راز کو سمجھ چکے ہیں۔ انہوں نے ریلوے اور موٹر ورکشاپوں میں کارہائے نمایاں کر دکھلائے ہیں۔ یہ لوگ بڑے پیمانے پر دستکاریوں کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ جن میں سے رولنگ مشین۔ سٹیل۔ لوہے کیمیکل ورکس اور وردی جیسے کام خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ دستکاری کے وسیع میدان میں اگر ان کے موجودہ مشاہدات اور شوق کو ان کی ناکام آرزوؤں کا رہنما مان لیا جائے۔ تو کہا جا سکتا ہے۔ کہ پنجابی اپنی جرأت اور کارسازی کے اعتبار سے اس ملکی دستکاری کے وسیع میدان میں بیش از بیش قدم رکھتے جائیں گے۔

Marfat.com

باب ہشتم

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ریل کی آمد:۔ پاک پنجاب کے اندر ریلوے کے زمانہ کی تاریخ ہندی پنجاب کی ریلوے کی تاریخ کے ساتھ ہے۔ اور وہ تاریخ غدر سے دو سال پہلے یعنی ۱۸۵۵ء شمار کی جاتی ہے۔ اس ریلوے کی تعمیر کے اندر غیر ملکی روپے کے مصرف کی شرم ایک عجب خاصیت تھی۔ اور ریلوے کی توسیع گورنمنٹ کی اپنی کوشش پر مبنی تھی۔ غیر ملکی مصرف کو آہستہ آہستہ خرید لیا گیا ہے۔ اور یہ ریلوے اس وقت مملکت کی اپنی ملکیت ہے۔ اور مملکت کے اپنے نظام میں چل رہی ہے۔

۱۸۵۵ء میں سندھ۔ پنجاب۔ اور دہلی گرانڈ ریلوے کمپنی کا اجرا ہوا۔ اس کے چھ سال بعد کراچی کوٹری کے درمیان ۱۰۵ میل کے اندر لائن کھول دی گئی۔ اور ۱۸۶۵ء تک لاہور۔ خانیوال اور ملتان کے درمیان کئی ایک سٹیشن کھول دیئے گئے۔ لاہور سے جہلم تک کا سیکشن ۱۸۷۳ء میں کھولا گیا ۔۔۔ لائن کو پشاور تک پہنچا دیا گیا۔ کوٹری اور ملتان کی لائن براستہ ۔۔۔

Marfat.com

ملا کر ان سب کو سندھ دہلی سٹیٹ ریلوے کا نام دیا گیا۔ اس ریلوے کا سنہ ۱۸۷۸ء میں انکشاف اس وقت سے لے کر سنہ ۱۸۸۹ء تک پنجاب اور کراچی کے مابین تمام مال اسباب اور مسافروں کا ٹریفک کشتیوں کے ذریعے سکھر کے مقام پر دریائے سندھ کے آر پار لے جایا جانے لگا۔ ملک وال سے شیر شاہ تک کی لائن بواسطہ بھکر کا انکشاف سنہ ۱۸۹۰ء اور کندیاں اور کیمبل پور کا انکشاف سنہ ۱۸۹۹ء سے پہلے تک نہ کیا جا سکا۔ سرحد پر ذرائع آمد و رفت کی دقت محسوس کر کے سندھ کوئٹہ ریلوے کے جنوبی سیکشن کی تعمیر شروع کی گئی۔ جسے افغانوں کی دوسری لڑائی کے فوراً بعد مکمل کر کے کوئٹہ تک پہنچا دیا گیا۔ اور ایک اور لائن ہرنائی سے براستہ بوستان سنہ ۱۸۹۲ء میں چمن تک تیار کی گئی۔

بتدریج وسعت:- اس وقت نارتھ ویسٹرن ریلوے پاکستان کے تینوں صوبوں کے اندر پبلک کی خدمت کر رہی ہے۔ سب سے پہلے صوبہ پنجاب ہی کا ذکر کرنا چاہئے۔ جس کی نہری آبپاشی دنیا بھر میں بہترین مانی جا چکی ہے۔ اور جس کے وسیع میدانوں کے اندر کئی مشہور شہر اور بڑی بڑی چھاؤنیاں آباد ہیں۔ ازاں بعد شمال مغربی سرحدی صوبہ ہے۔ جہاں پر کہیں تو چوڑی لائن اور کہیں پہاڑی دشواریوں کے باعث چھوٹی لائن سے کام لیا گیا ہے۔ تیسرا صوبہ سندھ کا ہے۔ جس میں کراچی کی بھاری بندرگاہ واقع ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے دنیا کی بڑی بڑی ریلوں کی برابری کرتی ہے۔ اس کی وسعت کوئٹہ کی برفانی پہاڑیوں سے لے کر دریائے سندھ کے گرم میدانوں تک ہے۔ اس لائن کی فن کارسازی کا اندازہ دریائے سندھ اور دریائے ستلج پر تعمیر کردہ پلوں سے کیا جا سکتا ہے۔ جو اٹک۔ سکھر کے مقامات پر تعمیر شدہ ہیں۔ نیز درہ خیبر اور درہ بولان سے گزرنے والی لائن علاوہ ازیں سندھ اور نوشکی جیسے غیر آباد علاقوں سے گزرنے والی لائنیں ریلوے کی تعمیرات میں بہترین نمونہ پیش کرتی ہیں۔

پنجاب میں تعمیر شدہ ریلیں پہلے پانچ علیحدہ علیحدہ نظاموں کے ماتحت چلتی تھیں۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں ان سب کو ملا کر نارتھ ویسٹرن ریلوے کے نظام کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور گورنمنٹ کے ایک محکمہ کی صورت سے انہیں چلایا جانے لگا۔ سنہ ۱۹۰۰ء میں خانیوال اور لودھراں کی کارڈ لائن کا چکر مکمل کیا گیا۔ اور اسی سال سکھر اور کوٹری کے درمیان ٹریفک کی بڑھتی ہوئی رفتار سے ڈبل لائن کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس تجدید کے زمانہ ہی میں قحط سالی کی انسدادی تدابیر کے لئے نہر لوئر چناب۔ نہر لوئر جہلم۔ نہر اپر چناب اور نہر اپر جہلم کی تعمیر ہو جانے پر فصلوں کی باربرداری کے لئے وزیر آباد۔ سانگلہ ہل۔ شورکوٹ روڈ اور خانیوال کی لائنوں کو پانچ سال کے قلیل عرصہ میں تیار کر کے انیسویں صدی کے آخری سال میں کھول دیا گیا۔ سنہ ۱۹۰۳ء سے سنہ ۱۹۱۱ء کے اندر اندر سانگلہ ہل۔ شورکوٹ روڈ اور چیچو کی ملیاں کی لائنوں کو مکمل کر دیا گیا۔ اور ٹیکسلا۔ حویلیاں کے سیکشن سنہ ۱۹۱۳ء

Marfat.com

میں تکمیل پذیر ہوئے۔

سرحدی مقامات میں سے سنہ ۱۹۰۱ء میں لائن پشاور سے جمرود تک پہنچائی گئی۔ اور سنہ ۱۹۰۵ء میں کوئٹہ سے نوشکی تک کی لائن کھول دی گئی۔ جنگ عظیم کے زمانے میں اس لائن کی رحد فارس پر دزداب تک کی تعمیر کی گئی۔ اور جس سے چار سو میل آگے یعنی مشہد تک مساحت کی گئی۔ خوشحال گڑھ۔ کوہاٹ اور ٹھل کے سیکشن میں سنہ ۱۹۰۱ء کے اندر بڑی لائن کر دی گئی۔ دریائے سندھ کے کنارے پر کالا باغ اور بنوں کی لائن سنہ ۱۹۱۳ء میں تعمیر ہوئی۔ اور لاکی ماروات سے ٹانک اور رمزئی کو توسیعات دے کر بتدریج سنہ ۱۹۱۶ء اور سنہ ۱۹۲۱ء میں تعمیر کیا گیا۔ اور نیز سنہ ۱۹۲۵ء کے خزاں میں جمرود سے آگے درہ خیبر تک لائن اور بڑھا دی گئی۔

ایرانی وسعت: سنہ ۱۹۲۷ء میں ایران گورنمنٹ نے کسی وجہ سے ایرانی حدود کے اندر ریلوے لائن کی تعمیر پر اعتراض کیا۔ جس پر برٹش گورنمنٹ نے مساحت کیا ہوا علاقہ چھوڑ دیا۔ اور ایرانی علاقہ میں ریل کی لائن کو بند کر دیا۔ اب اس لائن کا آخری سٹیشن دزداب کی بجائے نوک کنڈی ہے۔ اگر اس لائن کو برقرار رکھا جاتا۔ تو اس نے ابھی اور بھی آگے جانا تھا۔ اور یقین تھا کہ یہ لائن براہ راست انگلستان تک پہنچ جاتی۔ مگر افسوس کہ یہ سکیم مکمل ہونے سے رہ گئی۔ ورنہ یہ لائن دنیا بھر میں سب سے بڑی لائن مانی جاتی۔ اور انگلستان جانے والوں کے لئے ہمیشہ کے واسطے خشکی کا محفوظ رستہ نصیب ہو جاتا۔

موجودہ وسعت: اس وقت ایک ہزار میل سے زیادہ لمبی لائن لڑائی کی فوری ضرورتوں کے لئے بنائی گئی ہوئی ہے۔ جس پر ٹریفک بہت کم ہے۔ اور جو روپے کی آمدنی کے اعتبار سے مفید نہیں۔ ریلوں کے لمبے چوڑے جالوں میں ایک طرف تو لائن واہگہ سے درہ خیبر تک اور دوسری طرف پشاور سے کراچی تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس وقت ان ریلوے لائنوں کی وسعت ۵۳۶۲ میل سے کم نہیں۔ بلکہ اگر چھوٹی چھوٹی شاخوں کو شامل کر لیا جائے۔ تو یہ وسعت کئی ہزار میل تک پہنچ جاتی ہے۔

اصلاحات: پنجاب اور سندھ کے اندر آبپاشی کی توسیع میں نئے نئے ٹکڑہ جات زمین کو بھی زیر کاشت لایا جا رہا ہے۔ رائے ونڈ اور خانیوال کی لائن کی اصلاحات اسی بات کا نتیجہ ہے۔ پہلے پہل یہ علاقہ بالکل بنجر تھا۔ ریل کے وہاں لے جانے پر سٹیشنوں پر مال کی لدائی کا کام بہت بڑھ گیا۔ اور مسافروں کا ٹریفک کھول دینے پر زیادہ ہی زیادہ ہوتا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس وقت تعمیرات کو ناکافی سمجھ کر کوٹ رادھا کشن۔ پتوکی۔ اوکاڑہ۔ منٹگمری۔ میاں چنوں۔ اور چیچہ وطنی کے سٹیشنوں کی ازسرنو تعمیر کی گئی۔ گورنمنٹ آف پاکستان نے حال ہی میں سندھ لائٹ ریلوے کی سکیم منظور کی ہے۔ جس سے لاڑکانہ سے جیکب آباد تک کی ۸۴ میل کی لائن براستہ گڑھی خیرو۔ اُوستا اور رسولاداد نکالی جا رہی ہے۔ جو سندھ حیدر آباد کی نہروں کے فصلوں کی باربرداری

Marfat.com

کے لئے بہت سی سہولت پیدا کر دے گی۔ حال ہی میں پاکستان گورنمنٹ نے خوشاب اور دریا خاں کی ایک سو میل کی لمبی لائن اور حیدر آباد۔ نواب شاہ براستہ میرپور ریلوے لائن کھولنے کی مصالحات شروع کر دادی ہیں۔ علاوہ ازیں مئی ۱۹۳۵ء کے زلزلہ سے کوئٹہ خاص اور کوئٹہ ڈویژن میں ریلوے عمارات کو از سرِ نو تعمیر کیا جا رہا ہے۔ جو بڑا بھاری پروگرام ہے۔ اور جس پر ۷۸ لاکھ روپے خرچ ہونا ہے۔

نمایاں تعمیرات :- دریائے سندھ اور اس کے معاونین چوڑے پاٹ والے دریا ہیں۔ گرمی کے مہینوں میں ان کے اندر عموماً طغیانی رہتی ہے۔ ان دریاؤں پر دیسے تو کئی ایک جگہ پل بنے ہوئے ہیں۔ لیکن چند ایک پل قابلِ دید ہیں۔ جن میں سے دریائے سندھ پر لینس ڈاؤن سکھر کا پل اور خوشال گڑھ کا پل قابلِ ذکر ہیں۔ اور اٹک کا پل اپنی ساخت دنیز اپنی مشہور تاریخی حیثیت سے قابلِ دید چیز ہے۔ درہ خیبر کے اندر چھبیس میل کی ایک مختصر سی لائن جس میں زمین دوز راستوں اور سرنگوں کی تعداد ۳۴ ہے۔ اور جس لائن پر ۹۲ پل بنانے پڑے ہیں۔ دیکھنے والی چیز ہے۔ لنڈی کوتل سے لنڈی خانہ تک کا ریل کا راستہ جس حکمت عملی سے بنایا گیا ہے۔ وہ قابلِ ستائش اور سبق آموز ہے۔ کوئٹہ کی طرف بستی سے چمن تک کی لائن گہری ڈھلوانوں اور دشوار گزار راستوں سے چکر کاٹتی ہوئی چھپر کی چٹان پر پہنچ کر درہ بھولجک کی حد پر بھر سطح زمین کے اندر چھپتی اور چمن پہنچتا ہوئی عجیب نظارہ پیش کرتی ہے۔

نظام :- پنجاب کے دیگر محکمہ جات کے مرکزیہ دفاتر کی طرح ریلوے کے صدر دفاتر بھی لاہور ہی میں واقع ہیں۔ جن کا سارا اہتمام جنرل منیجر صاحب اور تین ڈپٹی جنرل منیجروں کے ہاتھوں چلتا ہے۔ چیف انجینئر، چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ۔ چیف میکینیکل انجینئر، چیف کمرشل منیجر۔ فائنینشل ایڈوائزر اینڈ چیف اکاؤنٹس آفیسر، کنٹرولر آف سٹورز۔ چیف الیکٹریکل انجینئر اور چیف میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر صاحبان کل محکمہ کے افسرانِ اعلیٰ ہیں۔ ان افسرانِ اعلیٰ میں سے ہر ایک کے ساتھ ان کے ڈپٹی اور ماتحت افسر نظام چلاتے ہیں۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی لائن پانچ ڈویژنوں پر منقسم ہے۔ جس کے ڈویژنوں کے صدر دفاتر مقام لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ کراچی اور کوئٹہ میں واقع ہیں۔ ان شہروں کے اندر ہر ایک میں ایک ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ اپنی اپنی مختلف برانچوں کے انچارج افسروں کے ساتھ قیام پذیر ہیں۔ نیز ہر ڈویژن سے ایک سپیشل آفیسر پرسنل برانچ میں ڈپٹی جنرل منیجر کی مدد کا ہاتھ رہ کر اپنے ڈویژن کے ملازمین کے تحفظِ حقوق کی نگرانی کرتے ہیں۔ اس ریلوے کے تنخواہ دار ملازمین کی تعداد ۵۰۰،۰۰ سے زائد ہے۔ ٹھیکیداران کا عملہ ان سے بالکل علیحدہ ہے۔

والٹن ٹریننگ سکول :- لاہور چھاؤنی میں والٹن ٹریننگ سکول نارتھ ویسٹرن ریلوے کی طرف سے کھلا ہوا ہے۔ جہاں پر لائن پر کام کرنے والے ہر قسم کے اعلیٰ ملازمین کو تعلیم دی جاتی ہے۔ اس سکول سے ایک

Marfat.com

سوا ایکڑ رقبہ زمین کا گھرا ہوا ہے۔ جس میں عمارات سکول اور ...

ہیں۔ ۳۵۰ طلبا کے قیام اور طعام کا مکمل انتظام ہے۔ گھروں کی ضرورت اور ...

ٹیوب ویل اور روشنی اور پاور کے لئے بجلی کے ٹرانسفارمر موجود ہیں۔ پچیس ایکڑ زمین صرف ...

کے لئے وقف شدہ ہے۔ سکول کی عمارات میں کئی ایک کمرے اساتذہ کے لیکچروں کے لئے اور عملی کام کے

علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔ ایک کشادہ ماڈل روم ساز و سامان سے آراستہ ہے۔ جس میں پچیس طلبا ایک

پر بیٹھ کر عملی کام کر سکتے ہیں۔ لاہور کا والٹن ٹریننگ سکول پاکستان و ہندوستان کے برصغیر میں اپنی نوعیت ...

درسگاہ ہے۔ کوچنگ اور گڈز یعنی کمرشل سٹاف کو تعلیم دینے کے لئے کچھ کمرہ جات کو بطور ماڈل بکنگ آفس

گڈز آفس کے آراستہ کیا ہوا ہے۔ تاکہ اس سٹاف کو پڑھائی والے کمرہ جات میں درسی پڑھائی کے ساتھ ساتھ

ہی کاروباری سلسلہ میں تاک کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں لوکو موٹو۔ کیرج۔ ویگن۔ تار برقی والی جگہیں نمونہ کے طور پر

پوری طرح آراستہ ہیں۔ اور جہاں پر کہ ڈیکیم گیر فٹنگ کے سٹ مختلف قسم کے (ٹوٹے پھوٹے) اور ناکارہ

انجن پڑے ہوئے ہیں۔ اور جہاں پر کہ ایک مکمل مگر ٹوٹی پھوٹی ویگن (گاڑی) پڑی ہوئی ہے۔ اس ویگن کی ٹوٹ

پھوٹ سے وہ تمام خامیاں ظاہر ہیں۔ جن کی مرمت انڈین ریلوے کانفرنس ایسوسی ایشن کے ماتحت کرنی لازم

ہے۔ ریل کے رستے اور ان رستوں پر کام کرنے والے پلیٹیرز اور دیگر متعلقہ عملہ کی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھتے

ہوئے سکول ہذا نے قسم قسم کی ریلیں بنا رکھی ہیں۔ تاکہ طلبا صحیح طریقوں کی عملی تعلیم حاصل کر سکیں۔

ورکشاپیں اور سٹورز:۔ لاہور ریلوے سٹیشن کی مشرقی جانب قریب تین میل کے فاصلے پر مختلف قسم کی ورکشاپیں

ہیں۔ اور طرح طرح کے ریلوے کے سٹورز ہیں۔ جن کے متعلق بہت تھوڑے لوگوں کو واقفیت حاصل ہے

بیسویں صدی کے شروع شروع میں ریل کے انجنوں اور پہیہ دار کلوں کی طلب کی روز افزونی سے جگہ کے

لحاظ سے دقت درپیش ہوئی۔ اس لئے سنہ ۱۹۰۸ء اور سنہ ۱۹۱۰ء میں کیرج شاپ اور ویگن شاپ تعمیر ہوئیں ...

میں ریل کے انجنوں اور پہیہ دار کلوں کی نئی ورکشاپوں کا کام شروع کیا گیا۔ جو سنہ ۱۹۱۴ء میں پچاس لاکھ روپے کی لاگت

سے تکمیل پذیر ہوا۔ لوکو موٹو کی موجودہ ورکشاپوں میں قریب چار ہزار افراد کو ملازمت ملی ہوئی ہے ...

ہر سال ۴۸۰ ریلوے انجنوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ کیرج اور ویگن شاپوں میں تقریباً اٹھارہ ہزار آدمی کام

کرتے ہیں۔ جہاں پر سالانہ قریب چار سو نئی سواری گاڑیاں بنائی جاتی ہیں۔ اور قریب چار ہزار سواری ...

دس ہزار مال گاڑیوں کی مرمت کی جاتی ہے۔ ان شاپوں میں پاور ہاؤس کے ذریعے بجلی پہنچائی جاتی ...

ان کے نزدیک ہے۔ بجلی کی یہ پاور دسمبر سنہ ۱۹۳۲ء میں پنجاب کے محکمہ ہائیڈرو الیکٹرک سکیم ...

ورکشاپوں کے نزدیک نصب کی جا چکی ہے۔ جہاں سے حسب ضرورت ...

Marfat.com

... جس میں اضافہ والے کاریگروں کی فوری امداد کے لئے ورکشاپوں کے اندر شفاخانے چل رہے ... ل پورہ میں ایک بچوں کے حفظانِ صحت کا سنٹر چل رہا ہے ۔ جس کا اہتمام ایک لیڈی ڈاکٹر کے سپرد ہے دوپہر کو کھانا کھانے کی چھٹی میں مغلپورہ ورکشاپوں کے ملازمین کا بذریعہ لاؤڈ سپیکر دل بہلایا جاتا ہے ۔

لیباٹری: ۔ جنرل سٹورز کے احاطہ میں ایک لیباٹری قائم کی گئی ہوئی ہے ۔ جو مختلف دھاتوں کی آمیزش ریفنیق اشیاء ۔ پتھر ۔ لوہے ۔ تیل ۔ گریز ۔ سیمنٹ اور رنگ روغن وغیرہ کے تجربات کے سامان سے آراستہ ہے ۔ اس کے انچارج ایک میٹر جسٹ ہیں ۔ جو ریلوے کے کیمسٹوں اور میٹلر جسٹوں کی آل انڈیا سٹینڈنگ کمیٹی کے ممبر ہیں ۔ ان کی کمیٹی محکمہ انڈین سٹورز کے میٹر جیکل انسپکٹر کی زیرِ صدارت سال میں دو تین مرتبہ ٹیکنیکل مسائل کے حل و عقدہ کے لئے منعقد ہوا کرتی ہے ۔ لیباٹری میں ٹیسٹ کرنے والی تین بڑی مشینیں موجود ہیں ۔ جن میں ایک مشین پچاس ٹن کی ہے ۔ دوسری بیس ٹن کی ۔ اور تیسری مشین ۲۰۰/۱۰۰ پونڈ کی طاقت والی ہے ۔ ان کے علاوہ ہوا کے دباؤ اور رطوبت کے ٹیسٹ کرنے کے لئے بھی کئی ایک مشینیں موجود ہیں ۔ یہ انچارج (میٹلر جسٹ) اپنے ماتحت عملہ کے کئی ایک سائنس کے گریجوایٹ ماہرین فنیات اور کیمیا دانوں کی مدد سے کامیاب نتائج حاصل کرتے رہتے ہیں ۔

جنرل سٹورز: ۔ مغلپورہ کی زمین کا کافی رقبہ جنرل سٹورز ڈپو کے احاطہ سے گھرا ہوا ہے ۔ جہاں کہ ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز کا دفتر ہے ۔ افسران بالا کے حکم کے مطابق یہاں پر دو کروڑ روپیہ سے زائد کا مال ہر وقت موجود رہتا ہے ۔ اور ویسے عام طور پر یہاں آٹھ کروڑ روپے کے مال کی سالانہ کھپت رہتی ہے ۔ اسی احاطہ کے اندر ایک چھاپہ خانہ چار سو ملازمین کی روٹی کا کفیل ہے ۔ اس چھاپہ خانہ میں ایک ہزار ٹن کاغذ سالانہ کا خرچ ہے ۔ اس میں ہر ایک قسم کی ٹکٹیں اور فارم وغیرہ چھاپے جاتے ہیں ۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام ملازمین کی وردیاں تیار کرنے والا کپڑے کا کارخانہ بھی اسی جگہ پر ہے ۔ اتوار اور باقی چھٹیوں کے دن چھوڑ کر لاہور اور مغلپورہ ورکشاپوں کے درمیان تین میل کے فاصلہ میں سنٹرل میکینیکل ورکشاپوں چھاپہ خانہ اور جنرل سٹورز کے کاریگروں کے اوقاتِ کام و رخصت کے مطابق کاریگروں کی آمد و رفت کے لئے کئی گاڑیاں روزانہ مفت چلائی جاتی ہیں ۔

انجینئرنگ کالج: ۔ ۱۹۲۳ء میں پنجاب گورنمنٹ اپنے نوجوانوں کی ٹیکنیکل تعلیم کو محسوس کرتے ہوئے میکلیگن انجینئرنگ کالج جاری کر دیا تھا ۔ جہاں پر طلباء کو درسی تعلیم دی جا سکے ۔ کالج کا اختیار ایک با اختیار جماعت کے ہاتھ میں ہے ۔ صاحب بہادر چیف انجینئر محکمہ روڈ اینڈ برج پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی ۔ اس جماعت کے صدر کے فرائض سرانجام دیتے ہیں ۔ اس تعلیم کا پانچ سالہ نصاب

Marfat.com

ہر دو شاپوں میں متواتر جاری رہتا ہے۔ اس عرصہ میں طلبا اپنی اپنی ٹریڈ کے مطابق پوری پوری مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔ انہیں عملی کام ابھی تک ریلوے ورکشاپوں میں سکھایا جاتا ہے۔ مگر نئی سکیم کے مطابق کالج کے بالکل سامنے گرانڈ ٹرنک روڈ کے پار ایک ورکشاپ کالج خود بنا چکا ہے جس کا مقصد ہے کہ آئندہ طلبا ریلوے ورکشاپوں میں نہ بھیجے جائیں۔

کیرج۔ ویگن اور لوکو شاپ میں عموماً ہر وقت قریباً دو سو امیدوار کام کرتے رہتے ہیں۔ یورپین و اینگلو پاکستانی امیدواروں کی رہائش کا انتظام کالج کے ایک الگ ہوسٹل میں اور پاکستانی امیدواروں کی رہائش کا انتظام کالج کے ایک الگ ہوسٹل میں کیا جاتا ہے۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کی ورکشاپوں میں قریباً چھ سات سو ایسے امیدوار کام کرتے رہتے ہیں۔ جن کی پانچ سالہ تعلیمی زمانہ میں وظیفہ جات سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اپنے پانچ سالہ نصاب کی کامیابی سے تکمیل کر لینے کے بعد یہ امیدوار میکنیکل مستری اور جونیئر چارج مین کی نوکریوں کے حقدار سمجھے جاتے ہیں۔

تفریحات: مغلپورہ میں تفریحات کے کافی سامان مہیا ہیں۔ کلب گھر اور کھیلوں کے قطعہ جات زمین پاس پاس واقع ہیں۔ جن کے پاس ہی ایک شفاخانہ ہے۔ ورکشاپ بند ہونے کے وقت موٹروں۔ ٹانگوں سائیکلوں اور پیدل سواریوں کا یہاں عجیب نظارہ ہوتا ہے۔

ریلوے سواری: یہ ایک مسلمہ بات ہے۔ کہ بذریعہ ریل آنے جانے والے مسافروں کو کئی سہولتیں میسر ہیں۔ اور نیز یہ کہ پنجاب اور اس کے ملحقہ صوبجات ان سے استفادہ حاصل کرتے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں تین چار ہزار میل کی ریلوے لائن میں قریب دو کروڑ مسافروں نے ریل گاڑی کے ذریعہ سفر کیا تھا۔ مگر اس وقت ۵۰۰۲ میل کی ریلوے لائن کے دائرہ میں موٹر لاریوں کے بے حد مقابلہ کے باوجود قریباً ۹ کروڑ مسافر ریل گاڑی کے ذریعے سفر کرتے ہیں۔

اپیل: آئے دن ریلوے کی طرف سے ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذریعے تیسرے درجہ کے مسافروں کا کرایہ بڑھا دینے کی خبریں غریب لوگوں کو پریشان خاطر کرتی رہتی ہیں۔ علاوہ ازیں تھرڈ کلاس کے مسافروں کو گاڑیوں کے اندر آرام میسر نہیں۔ اکثر گاڑیوں کے اندر جگہ کی کمی اور مسافروں کی زیادتی سے عام پبلک کو کافی تکلیف برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگوں کو تو گاڑی کے فرش پر بیٹھنا پڑتا ہے۔ گرمیوں کے موسم میں جگہ کی تنگی اور بجلی کے پنکھوں کی نایابی سے گاڑیوں کے اندر دم گھٹتا جاتا ہے۔ ہاتھ منہ دھوتے وقت نہ کہیں چلمچیاں میسر ہیں۔ اور نہ کہیں چہرہ دیکھنے کے لئے شیشے۔ سٹیشنوں پر اکثر جگہ ردی کا تسلی بخش انتظام نہیں۔ نیز اکثر سٹیشنوں پر ٹین کے مسافر خانے عوام کو سردی اور گرمی سے محفوظ نہیں رکھ سکتے لیکن

Marfat.com

سب سے زیادہ تکلیف دینے والی چیز تو کرایہ کی زیادتی ہے۔ جس کی کمی کے لئے پنجاب اسمبلی سے۔ ریلوے کے جنرل منیجر صاحب سے اور ان کے متعلقہ تمام افسران سے پرزور اپیل کرتا ہوں۔ کیونکہ اقتصادی مشکلات میں پھنسے ہوئے نادار لوگوں کے لئے یہ تجدید لابد لازم معلوم ہوتی ہے۔

Marfat.com

باب نہم

پنجاب یونیورسٹی

موجودہ تعلیم کا آغاز: ۔ پنجاب کی موجودہ تعلیم تقریباً ۱۸۴۹ء میں انگریزوں کے یہاں آنے سے شمار کی جاتی شروع شروع میں انتظامیہ بورڈ نے اس وقت کی گورنمنٹ آف انڈیا سے لاہور کے اندر ایک اعلیٰ تعلیمی درسگاہ قائم کر دینے کی تجویز پیش کی۔ ۱۸۵۴ء کی تین قراردادوں کے اندر منظور کیا گیا۔ کہ (۱) سابقہ ہندوستان کے ہر صوبہ میں ایک تعلیمی محکمہ کھولا جائے۔ (۲) درسگاہوں کی مالی امداد کی جائے۔ (۳) کلکتہ اور مدراس میں یونیورسٹیاں قائم کی جائیں۔ ان قراردادوں کے بموجب ۱۸۵۶ء میں پنجاب کے اندر محکمہ سررشتۂ تعلیم قائم ہوا۔ اور جہاں ۱۸۵۷ء میں غدر کے اثرات کے باوجود ۵۰۰ قصباتی سکول موجود تھے۔ اس سال ہی اساتذہ کی ٹریننگ کے لئے لاہور اور راولپنڈی میں نارمل سکول کھول دیئے گئے۔ ۱۸۶۱ء میں سر چارلس وُوڈ نے بحیثیت سیکرٹری آف سٹیٹ نے لاہور میں گورنمنٹ ہائی سکول اور چیف کالج الگ الگ محکموں کے ماتحت قائم کرنے کی اجازت بخشی اعلیٰ تعلیم کی شاہراہ کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ اور اگلے سال ہی کئی مشنری سکولوں کے علاوہ [illegible] میں آگئے۔

Marfat.com

چارلس ووڈ سے پیشتر ۱۸۵۹ء میں لارڈ ایلن برگ نے سیکرٹری آف سٹیٹ ہوتے ہوئے ہندوستانی یونیورسٹیوں کی مزید گنجائش منظور فرما دی ہوئی تھی۔ اس چیز سے مستفیض ہونے کے خیال سے پنجاب نے پہلے پہلے کالج کی تعلیم پروفیشنل طریق سے جاری کی۔ میڈیکل کالج لاہور ۱۸۶۰ء میں کھول دیا گیا۔ پانچ سال بعد گورنمنٹ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج دہلی کھول دیئے گئے۔ ڈاکٹر جی۔ ڈبلیو۔ لٹز ایم۔ اے پی۔ ایچ۔ ڈی سابق پروفیسر کنگز کالج لندن گورنمنٹ کالج میں اور مسٹر ای۔ دلٹ۔ بی۔ اے۔ کیمبرج۔ گورنمنٹ کالج دہلی میں پرنسپل مقرر ہوئے۔ اور یہ کالج کلکتہ یونیورسٹی کے نقش قدم پر چلتے تھے۔ اور اپنے طلباء کو اسی کے امتحانات کے لئے تیار کرتے تھے ۱۸۶۶ء میں لاہور کے اندر ہی ایک مشن کالج کھلا گیا۔ جو تین سال بعد بند ہو گیا۔ اور پھر ۱۸۸۶ء میں فارمن کرسچین کالج کے نام سے جاری ہوا۔ مگر پنجاب کے طلباء کے لئے کلکتہ یونیورسٹی کے نصاب نامناسب اور اس کے طریقہ ہائے امتحانات ناموافق رہے۔ ڈاکٹر لٹز صاحب نے اس تکلیف کو محسوس کیا۔ اور اپنے طلباء کے مفاد کے لئے عملی تدابیر سے گورنمنٹ پر واضح کر دیا۔ کہ کلکتہ یونیورسٹی کی تعلیم پنجابی طلباء میں محض تنگ نظری اور بے ثباتی پیدا کرتی ہے۔ اور انہیں اپنی تمدنی روایات سے منقطع کرتی ہے۔ نیز پنجاب میں ایک علیحدہ یونیورسٹی قائم کرمانے کی خاطر ڈاکٹر صاحب نے پراپیگنڈا کے لئے ایک جماعت بنام انجمن پنجاب پیدا کر دی۔ جس کے زیر اہتمام "اورنٹیل یونیورسٹی آف انڈیا کی سکیم ذی وقار حضرات اور ذوق ادب کے نکاہ شناس اصحاب کی شرکت سے پے درپے کی پبلک میٹنگوں میں پاس ہو جانے اور سی۔ یو۔ ایچیسن سرلیپل گرفن اور مسٹر برانڈرتھ کمشنر لاہور جیسے مقتدر انگریزوں کے منظور فرما لینے پر ایک وقت موقع پاکر سر ڈونلڈ میکلوڈ لفٹننٹ گورنر کے سامنے پیش کر دی۔

یونیورسٹی کالج کا قیام : ۔ مذکورہ سکیم کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے کچھ فنڈ اکٹھے کر لئے گئے۔ اور کچھ کے وعدے ہو گئے۔ اور قرار پایا کہ تعلیم کے نصاب میں جب تک یورپین لٹریچر اور سائنس کافی حد تک شامل نہ کی جائیں گی۔ تعلیم کا مقصد مفقود رہے گا۔ حتیٰ کہ ۱۸۶۷ء میں یورپین اور سابقہ ہندوستانی کمیٹی کی تجویز کے مطابق لاہور میں یونیورسٹی قائم کرنے کی پرزور سفارش کی گئی۔ جس پر ہز ایکسی لنسی لفٹننٹ گورنر بہادر نے ۲۷ مئی ۱۸۶۸ء کو پنجاب یونیورسٹی کی منظوری کے لئے اس وقت کی گورنمنٹ آف انڈیا کو کاغذات بھیج دیئے۔ حضور وائسرائے نے یہ پیش کش کونسل کے پاس بھیجدی۔ جس میں سر ہنری مین اور سر جان سٹریچی شامل تھے۔ انہوں نے سکیم کو منظور نہ کیا۔ اور تجویز کیا۔ کہ گورنمنٹ کالج لاہور کی تعلیم کو ترقی دینے میں مدد دی جائے۔ گورنر جنرل کی طرف سے چٹھی موصول ہونے پر لفٹننٹ گورنر پنجاب نے سکیم میں نقائص ہونے کی وجہ سے اتفاق رائے کا اظہار نہ کیا۔ اور لکھا کہ واقعی اس پر عمل پیرا نہیں ہوا جا سکتا۔ لیکن اس چیز کے باوجود انہوں نے سابقہ گورنمنٹ آف انڈیا کو گہری ہمدردی

Marfat.com

ظاہر کرتے ہوئے یہ بھی لکھ بھیجا۔ کہ مذکورہ سکیم کو چلا دینے کی صورت میں پنجاب کے اندر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والے افراد کا گویا مکمل طور پر حوصلہ توڑ دینے والی بات سمجھی جائے گی۔ ان کی پرزور حمایت سے سابقہ گورنمنٹ آف انڈیا نے کچھ تبدیلی کے ساتھ مطالبہ منظور کر لیا۔ اور سیکرٹری آف سٹیٹ نے بھی اس کی منظوری دے دی۔ اور جملہ شرائط کے ماتحت بتاریخ ۸ر دسمبر ۱۸۶۹ء کو نوٹیفکیشن ۲۷۔۳ کے ذریعے پنجاب یونیورسٹی کالج قائم کر دیا گیا۔

یونیورسٹی کا اجرا :۔ یونیورسٹی کالج کا استحکامت کے لحاظ سے عارضی تقرر تھا۔ جس نے کارگزاری دکھلانے پر آئندہ کے لئے بطور یونیورسٹی قائم کیا جانا تھا۔ یونیورسٹی کالج نے شروع ہی سے بتدریج ترقی دکھلائی اور اس کے بہی خواہان ہر ممکن طریق سے اسے یونیورسٹی کا درجہ دلانے کے لئے ہمہ تن سرگرم کار رہے۔ پہلے تو گورنمنٹ کی طرف سے انہیں بالکل مایوسی ہوگئی۔ مگر ۱۸۷۷ء میں حضور وائسرائے لارڈ لٹن لاہور میں تشریف فرما ہونے پر امداد کا وعدہ فرما گئے۔ اسی حوصلہ پر پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینیٹ نے ۱۸۷۷ء کے بڑے دربار میں یونیورسٹی کے حق میں ایک میموریل پیش کیا۔ کافی خط و کتابت ہوئی۔ اور دو بل تیار کئے گئے۔ آخر کار ۵ر اکتوبر ۱۸۸۲ء میں پنجاب یونیورسٹی ایکٹ پاس ہو گیا۔ جس کے نو دن بعد اس سلسلہ میں لفٹننٹ گورنر سر چارلس ایچیسن نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔

افتتاحی رسم :۔ پنجاب یونیورسٹی کی شاندار افتتاحی رسم گورنمنٹ کالج کے ہال میں ۱۸ر نومبر ۱۸۸۲ء کو ادا کی گئی۔ اس افتتاحی رسم میں یونیورسٹی کے سرپرست حضور وائسرائے لارڈ رپن خود بھی بنفس نفیس شرکت فرما تھے۔ ریکارڈ بتلاتے ہیں۔ کہ اس موقع کا رنگ ڈھنگ کا سماں نوخیز تیتری کی مشابہت سے خوب بہار دکھلاتا ہے۔

عطیات :۔ یہ بات خاص قابل ذکر ہے۔ کہ یونیورسٹی کا قیام پنجاب کے حکمران شہزادوں کی حوصلہ افزائی پر عمل میں لایا گیا تھا۔ بالعموم مہاراجہ کشمیر۔ پٹیالہ۔ نواب بہاولپور۔ مہاراجہ کپورتھلہ۔ نابھہ۔ جیند اور نواب مالیر کوٹلہ فنڈ جمع ہونے وقت کافی فیاضی ظاہر فرماتے تھے۔ مگر پبلک کی طرف سے ہی ایک بہت حقیری رقم وصول ہو سکی۔

تعلیمی ترقیات :۔ علمی اداروں کی توسیع کے لئے ۱۸۶۶ء میں انجمن پنجاب نے کچھ اور سکول کھول دیئے۔ مگر تھوڑے عرصہ میں یہ بات واضح ہو گئی۔ کہ ان سکولوں کے اخراجات اس فنڈ سے چلائے جا رہے تھے۔ جو کہ یونیورسٹی کی بنیاد رکھنے کے لئے جمع کئے جا رہے تھے۔ اس لئے ایسے سکولوں کو بند کر دیا گیا۔ ان سکولوں کے بند کر دینے کے چند سال بعد ایگزیکٹو کمیٹی اور اس کی سینیٹ نے اورنٹیل ڈیپارٹمنٹ کے لئے عربی اور فارسی کی تعلیم کے ساتھ ورنیکلر میں جدید رنگ سے عام باتوں کی واقفیت ذہن نشین کرانے کے لئے گنجائش صحیح کر

Marfat.com

بجٹ پاس کیا۔ اور ۱۸۷۰ء میں اورنٹیل کالج جاری کر دیا۔ ۱۸۷۰ء میں مختاروں اور پلیڈروں کے واسطے انگریزی اور ورنیکلر میں جماعتیں کھول دی گئیں۔ اور لاء کے امتحانات ۱۸۷۵ء سے چیف کورٹ کے قوانین کے مطابق لئے جانے لگے۔ انتظامیہ کمیٹی گورنمنٹ کالج کے کمرہ میں منعقد ہوا کرتی تھی۔ اور ڈاکٹر لٹنر پرنسپل گورنمنٹ کالج اس کے رجسٹرار تھے۔

طلبا کے وظائف اور ڈگریاں: ۔گورنمنٹ کالج لاہور اور گورنمنٹ کالج دہلی کی خاطر یونیورسٹی کالج نے ۱۸۷۱ء میں ۴۸۰۰ روپے کے وظائف طلبا کو امتحانات میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے پر دینے منظور کئے۔ ان وظائف کی منظوری نے اضطراب پیدا کر دیا۔ جو یونیورسٹی کو پوری یونیورسٹی کے اختیارات مل جانے سے پہلے تک حل نہ ہو سکا۔ اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ کہ گورنمنٹ کالجوں کے طلبا کلکتہ یونیورسٹی کے امتحانات کے لئے تیار کئے جاتے تھے۔ اور گورنمنٹ کے وظائف امیدواروں کو کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرینس کے امتحانات میں اعلیٰ نتیجہ جات حاصل کرنے پر دیئے جاتے تھے۔ چونکہ اول اول یونیورسٹی کی اعلیٰ تعلیم کے لئے طلبا کو وظائف ہی کا سہارا تھا۔ اس لئے دونوں گورنمنٹ کالجوں کو مجبور کیا گیا۔ کہ وہ طلبا کو اپنے اپنے کالج کے تمام امتحانات کے لئے خوب تیاری کروائیں۔ اور چونکہ نصابی معیار بلکہ دونوں جگہ کے سلسلۂ امتحانات کی تاریخیں بھی مطابقت نہ رکھتی تھیں۔ اس لئے دونوں گورنمنٹ کالجوں کے درمیان کچھ گڑبڑ سی پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ ۱۸۷۹ء میں گورنمنٹ نے فیصلہ کر دیا کہ مذکورہ بالا قسم کے وظائف پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات انٹرینس کے نتائج پر تقسیم کئے جایا کریں۔ دہلی کالج کو توڑ دیا گیا۔ اور اس کے طلبا بھی لاہور میں لائے گئے۔ لیکن ان گورنمنٹ کالج کے طلبا کو تمام امتحانات کے لئے ڈگریاں کلکتہ یونیورسٹی سے ہی ملتی تھیں۔ ۱۸۸۲ء میں پنجاب یونیورسٹی کو پورے حقوق مل جانے پر اعلیٰ امتحانات کی ڈگریاں تقسیم کرنے کا اختیار دیا گیا۔

یونیورسٹی کے اختیارات: ۔ اختیارات کے اعتبار سے یونیورسٹی کو (۱) امتحانی جماعت (۲) صوبہ کی تعلیمی ایڈوائزری بورڈ (۳) عالموں کی لٹریری سوسائٹی اور (۴) ایک ٹیچنگ کارپوریشن سمجھا گیا۔ لیکن جب سے یونیورسٹی کا وجود ظہور پذیر ہوا ہے۔ اسے امتحانی جماعت سمجھے جانے میں زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ایڈوائزری بورڈ کے لحاظ سے یہ مدھم رفتار رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ کا محکمہ سررشتۂ تعلیم دیر بعد ہی بنایا جا سکا۔ لیکن گورنمنٹ عام تعلیمی مسائل پر یونیورسٹی سے اکثر مشورہ طلب کرتی رہی۔ عالموں کی لٹریری سوسائٹی کے لحاظ سے اس کا معاملہ سر آورل سٹین کے ۱۸۸۸ء میں اورنٹیل کالج کے پرنسپل بنائے جانے تک مضمحل رہا۔ اور بصورت ٹیچنگ کارپوریشن کے یونیورسٹی وظائف سے امداد کرتی رہی۔ اور سلسلۂ تعلیم بذریعہ گورنمنٹ اور پرائیویٹ کالجوں کے جاری رہا۔ لیکن کہنا پڑے گا کہ شروع شروع میں یونیورسٹی کے اختیارات بڑے محدود تھے۔ یعنی اسے صرف آرٹس فیکلٹی اور

Marfat.com

اور نٹیل فیکلٹی کی ڈگریاں مثلاً بیچلر آف آرٹس یا ماسٹر آف آرٹس۔ ڈاکٹر آف لٹریچر وغیرہ
تقسیم کرنے کا حق حاصل تھا۔ یونیورسٹی کے پہلے پانچسالہ دور بعد ڈاکٹر ڈبلیو۔ ایچ۔ ایچکن صاحب
کی توجہ سے یہ خامی پوری ہو سکی۔ جن کی کوشش سے اس وقت کی گورنمنٹ آف انڈیا نے آہستہ آہستہ یونیورسٹی کو
تمام ضروری اختیارات بخش دیئے۔

علمی تگ و دو:۔ مختلف نارمل سکولوں کے قیام کے علاوہ گورنمنٹ نے ۱۸۸۰ء میں سنٹرل ٹریننگ کالج قائم کر دیا۔ جو ۱۹۰۳ء میں یونیورسٹی سے ملحق کیا گیا۔ ۱۸۸۲ء میں لاہور کے اندر یونیورسٹی قائم کر دیئے جانے پر پنجاب یونیورسٹی میں تعلیمی ادارہ صرف ایک ہی تھا۔ یعنی گورنمنٹ کالج لاہور۔ لیکن ۱۸۸۶ء سے یونیورسٹی کی عام لحاظ سے از سر نو تنظیم ہونے پر کئی اور کالج کھول دیئے گئے۔ جو طلبا کو امتحانات کے لئے تیار کر سکیں۔ جن میں سے فارمن کرسچین کالج کا نام خاص قابل ذکر ہے۔ صادق ایجرٹن کالج بہاولپور نے ۱۸۸۶ء میں انٹرمیڈیٹ کلاسز کھول دیں۔ اور چھ سال بعد ڈگری کالج کا درجہ حاصل کر لیا۔ سکاٹ لینڈ مشن چرچ نے ۱۸۸۶ء میں ایک ہائی سکول سیالکوٹ میں کھول کر یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کے امتحانات کے لئے طلبا تیار کئے۔ میڈیکل کالج کی تنظیم از سر نو کی گئی۔ یونیورسٹی کو اس کی ڈگریاں عطا کرنے کا اختیار دیا گیا۔ ۱۹۰۸ء میں یونانی طریقہ تعلیم اسلامیہ کالج لاہور میں منتقل کر دیا گیا۔ میڈیکل کالج کا خرچ ہمیشہ گورنمنٹ کے ذمے اور امتحانات کا سامان یونیورسٹی سے مہیا ہوتا رہا ہے۔ لاء کی تعلیم جسے ۱۸۶۸ء میں شروع کیا گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد اسے تین سال کا کورس کر دیا گیا۔ ۱۸۸۹ء میں ایک انگریز بیرسٹر مسٹر ای۔ مارٹن کو لیکچرار بنایا گیا۔ جو ۱۹۰۸ء تک رہے۔ ان کے بعد سر شادی لعل (مرحوم) کا تقرر عمل میں آیا۔ حتیٰ کہ ۱۹۱۰ء میں مسٹر جی سرل۔ ایم اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی رلنڈن، پرنسپل بنائے گئے۔ اور سکول کو ایک کالج تسلیم کیا گیا۔ اسلامیہ کالج لاہور ۱۸۹۲ء میں۔ گارڈن مشن کالج راولپنڈی ۱۸۹۳ء میں کھولے گئے۔ اور چرچ مشن ہائی سکول پشاور جو ۱۸۵۵ء میں قائم ہوا تھا۔ ۱۹۰۰ء میں ایڈورڈ کالج کے نام سے موسوم ہوا۔

کلکتہ یونیورسٹی کمشن کی رپورٹ کی اشاعت نے اس یونیورسٹی پر قدرے اثر دکھلایا۔ جو پنجاب میں دو طرح ظہور پذیر ہوا۔ اس کے اثر سے ایک تو پنجاب گورنمنٹ نے متعدد انٹرمیڈیٹ کالج کھول کر انہیں یونیورسٹی سے ملحق کر دیا۔ جو اختیار کردہ شکل میں یونیورسٹی کی اصلاحات راسخ میں شاید ہی کام آ سکے ہوں۔ اور جن کے متعلق غیر یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ سکولوں کے اور یونیورسٹی کے معیار کے درمیان سمجھے جاتے ہیں۔ [illegible] کی علمی مجلس کا وجود اس رپورٹ کا دوسرا ثمر ہے۔ جس کے متعلق خیال ہے۔ کہ وہ اپنی ساخت اور ذمہ داری کو مکمل طور پر ترتیب دے کر مستقبل میں کسی وقت علم وادب کی ترقی میں یونیورسٹی کی اصلاحات کا جزو ثابت ہوگی۔

Marfat.com

تک دو دو میں یونیورسٹی کے محکمہ جات کے ساتھ پوسٹ گریجویٹ کی تعلیم انٹرمیڈیٹ کالجوں میں مکمل طور پر آرٹس اور سائنس کے آنرز کے بشابہ آرٹس کی طرف آنرز کا شروع ہوجانا یونیورسٹی کی جدید نشو ونما کا ایک ضروری پہلو شمار ہوتا ہے۔

فضیلت:۔ اس کی کارگزاریوں سے متاثر ہو کر سات سال کے قلیل عرصہ میں آکسفورڈ یونیورسٹی نے اسے ان یونیورسٹیوں کی فہرست میں داخل کر لیا جن کی ڈگریوں کو وہ تسلیم کرتی تھی۔ اور جس کے گریجویٹ کو وہ قابل لحاظ استحقاق بخشتی تھی۔ ۱۸۹۶ء میں کیمبرج یونیورسٹی نے بھی اس کا استحقاق تسلیم کر لیا۔ اپنا معیار قائم کر کے پنجاب یونیورسٹی نے انتظامی اور امتحانی مشین بن کر لندن یونیورسٹی کے نقش قدم پر چلنا شروع کیا۔ اس چیز نے پنجاب یونیورسٹی کی فضیلت میں اور بھی چار چاند لگا دیئے۔

ضروری تجدید:۔ یونیورسٹی کے اجرا پر یونیورسٹی کالج کے زمانہ کے جنرل اور فنانشل انتظامات کی کمزوریاں معلوم ہوئیں۔ کلرکوں کے سٹاف کو بدل دیا گیا۔ سینیٹ کی کمیٹی کو مختار عام بنایا گیا۔ جس نے مختلف فیکلٹیز کے مختلف بورڈ مقرر کئے۔ اور سنڈیکیٹ کا از سر نو انتخاب کیا۔ ۱۸۸۸ء میں ڈاکٹر سر سٹین صاحب رجسٹرار اور پرنسپل اورنٹیل کالج مقرر ہوئے۔ جنہوں نے گیارہ سال اپنے فرائض منصبی ادا کئے۔ جس کے بعد یہ ذمہ داریاں ڈاکٹر اے۔ ڈبلیو سٹرٹین کے سپرد کی گئیں۔ جو صرف دو سال بعد ہی راہئی ملک بقا ہوئے۔ پھر ۱۹۰۳ء سے ۱۹۲۰ء تک ٹی کر اے۔ سی۔ وولنر رجسٹرار اور پرنسپل اورنٹیل کالج کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ یہ کہنا پڑے گا کہ یونیورسٹی کے پہلے بائیس برس تک سر رشتۂ تعلیم کے لحاظ سے اورنٹیل کالج یونیورسٹی کے لئے محض خرچ ہی خرچ کا باعث بنا رہا۔ مشرقی اور مغربی علوم کے لحاظ سے یونیورسٹی کا توازن بدلتا گیا۔ اور اس وقت کے سٹاف میں سے ڈاکٹر سٹین اور علامہ سر محمد اقبال نے اورنٹیل تعلیم میں قابل یادگار اصلاحات پیدا کر دیں۔

تعمیرات:۔ اجراء کے وقت پنجاب یونیورسٹی کے پاس سینیٹ ہال کے سوا اور کوئی عمارت موجود نہ تھی۔ اور یہ سینیٹ ہال کی عمارت بھی ۱۸۷۵ء میں نواب صاحب والئے ریاست بہاولپور کی کرم فرمائی سے ہی میسر ہو سکی تھی۔ طلبا گورنمنٹ کالج کے گوشوں میں اور کرایہ کے مکانوں میں مارے مارے پھرتے تھے۔ ۱۸۹۱ء میں اس یونیورسٹی نے اپنے اوپر سے کلکتہ کا دباؤ ہٹا دیا تھا۔ ۱۹۰۲ء میں گورنمنٹ کالج اور فارمن کرسچین کالج نے تجربہ کے طور پر مشترکہ پڑھائی شروع کی۔ ۱۹۰۴ء میں انڈین یونیورسٹیز ایکٹ سے تعمیرات کے بارے میں پنجاب کی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی۔ جب کہ اس وقت کی گورنمنٹ آف انڈیا اور پنجاب گورنمنٹ نے یونیورسٹی ہال۔ لائبریری۔ اور ٹورنمنٹ گراؤنڈ کے لئے روپے کی گرانٹ منظور فرمائی۔ اس ایکٹ نے علمی اتحاد کو آشکارا کر

Marfat.com

دیا ہے۔ اس وقت سے نتیجتاً جو عمارات بن رہی ہیں۔ وہ بیش قیمت ہیں۔

سنہ ۱۹۲۱ء سے سنہ ۱۹۳۰ء تک کا زمانہ یونیورسٹی کی نشوونما کے لحاظ سے مشہور زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں نہ صرف قابل تعریف یونیورسٹی سکول آف کیمسٹری اور فارمن کرسچین کالج کے سکول سرکاری امداد یافتہ سکول آف ٹیکنیکل کیمسٹری معرض وجود میں آئے۔ بلکہ یونیورسٹی کی نئی اور ضروری عمارات کی کثیر تعداد بھی بہت ہی جلد ظہور پذیر ہو گئی۔ عمارات کے لحاظ سے لا کالج اور اورنٹیل کالج اچھے تعمیر شدہ ہیں۔ اگرچہ اول الذکر عمارت طلباء کے جمگھٹ سے اب سراسر ناکافی ہو چکی ہے۔ ان کالج کے طلباء کے لئے جو براہ راست یونیورسٹی کے زیر اہتمام ہیں۔ نہایت اعلیٰ ہوسٹل بنے ہوئے ہیں۔ زیادہ تر سر گنگا رام (مرحوم) کی فیاضی اور گورنمنٹ کی مدد سے ایک نئی پروفیشنل درسگاہ ہیلی کالج آف کامرس قائم کر دی گئی ہوئی ہے۔ جو تعمیر کے لحاظ سے اچھی اور سامان سے آراستہ ہے۔ گورنمنٹ نے زراعتی کالج لائلپور میکلیگن انجنیرنگ کالج جیسے جدید طریقہ کے کالج ٹیکنیکل ٹریننگ اور ریسرچ کے لئے قائم کر دیئے۔ اور وہ یونیورسٹی سے ملحق کر دیئے گئے ہوئے ہیں۔ ٹیبولیشن ہال اور سٹوڈنٹس یونین کا دفتر یعنی وولنر ہال اور سینیٹ کی کمیٹی کے واسطے ہیلی ہال بالکل تازہ تعمیر شدہ عمارات ہیں۔

انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری :۔ یونیورسٹی انسٹیٹیوٹ آف کیمسٹری جو سنہ ۱۹۲۲ء کے اندر پوسٹ گریجوایٹ طلبا کی اعلیٰ تعلیم کے لئے قائم کی گئی تھی۔ پاکستان بھر میں سائنس کی تعلیم اور ریسرچ کی سب سے پہلی درسگاہ ہے دو اونچے میناروں والی اس کی دوہری منزل کی زمین ۵۰۰، ۳ مربع فٹ کا گھیراؤ رکھتی ہے۔ اس کی چار بڑی لیباٹریاں ہیں۔ دس لیباٹریاں خاص ریسرچ کے لئے انفرادی ریسرچ کرنے والوں کے لئے ۲۵ کمرے اور بارہ اور کمرے ہیں۔ جن کے اندر تین ہال کمرے بھی شامل ہیں۔

اس کے پہلے ڈائریکٹر سر شانتی سروپ بھٹنا گر تھے۔ جو اس وقت ہندوستان میں ہیں۔ ان کے بعد متعدد دیگر سائنس دان اس مرتبہ پر فائز رہے۔ ملکی تقسیم پر یونیورسٹی نے اپنے ایک پرانے روشن دماغ ڈاکٹر بشیر احمد کی جنہوں نے اپنے تعلیمی مشاغل کو جان ہاپکن۔ کیمبرج۔ لیورپول۔ زیورچ۔ برلن اور لندن سے پایہ تکمیل کو پہنچایا تھا۔ اور جو اب لگاہے گاہے ان ممالک میں بطور ڈیلیگیٹ جاتے رہتے ہیں۔ بطور ڈائریکٹر خدمات حاصل کر لیں۔

اس انسٹیٹیوٹ کے اندر فزیکل کیمسٹری۔ ان آرگینک کیمسٹری اور آرگینک کیمسٹری کے تین بڑے ڈویژن ہیں۔ فارمیسیوٹک کیمسٹری جیسی اہم ترین سائنس کو جسے پہلے نظر انداز رکھا گیا تھا۔ اب تعلیم کے نصاب میں شمار کر لیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بی۔ ایس۔ سی (آنرز) اور ایم۔ ایس۔ سی (پاس کورس)، انڈسٹریل کیمسٹری کی تعلیم بھی دی جانے لگی ہے۔ ایک خاص کام کی لیباٹری بھی تیار کی جا رہی ہے۔ اجزائے معدنیات معلوم کرنے کے بھی دو شعبے کھولے جا رہے ہیں۔ جن کے تکمیل پذیر ہو جانے پر یہ درسگاہ مملکت پاکستان کی سب سے اچھی درسگاہ ہو گی۔

Marfat.com

ملکی تقسیم پر اس انسٹیٹیوٹ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا۔ سٹاف کے سترہ استادوں اور اٹھائیس ممبران دفتر سے ایک اور سات علی الترتیب یہاں رہے۔ اور اب انگلستان اور امریکہ سے قابل ترین اصحاب کو منگوانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

گورنمنٹ کی تازہ ترین دس لاکھ روپے کی گرانٹ سے چار لاکھ روپے کا مصرف انسٹیٹیوٹ کے سامان پر کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی مجوزہ خامی بہت حد تک پوری ہو جائے گی۔

سائنس کی ریسرچ جو کہ اس انسٹیٹیوٹ کی نمایاں خصوصیات ہے۔ دو شعبوں پر مشتمل سمجھی جانی چاہیئے۔ اول الائڈ اور دوسری فنڈمینٹل۔ اول الذکر کو جو اشیائے خام مثلاً کپاس کے بنولوں جن کی پنجاب کی پیداوار میں آٹھ لاکھ من حاصل ہوتا ہے۔ کے اجزا معلوم کرے اور کوئی نمک کے اجزا معلوم کرنے میں بکار لایا جاتا ہے۔ اور مؤخر الذکر کو معدنیات کی دیگر تحقیقات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

حال ہی میں اس انسٹیٹیوٹ کے پانچ طلباء نے دیگر ممالک کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف حاصل کئے ہیں۔ سٹاف کے کچھ ممبر سائنس کی مرکزی اور صوبائی کمیٹیوں کے اندر خدمت سرانجام دیتے ہیں۔ اس ادارہ کے اندر ریسرچ پر کام کرنے والے متعدد افراد یونیورسٹی کے وظائف، صوبائی میڈیکل کونسل۔ امپیریل کیمیکل انڈسٹریز اور پاکستان سائنس ایسوسی ایشن کے وظائف سے ریسرچ کی دھن میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں۔

تحقیقاتی کمیٹی: پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے فیصلہ کے مطابق ۱۹۳۲ء میں سر جارج انڈرسن کی زیر صدارت ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئی۔ جو اس کی تعلیم، تنظیم اور کارکردگی کا امتحان کر کے اصلاحی تدابیر پیش کرے۔ رپورٹ میں انٹرمیڈیٹ کے منظور شدہ نصاب۔ سکول کے طریقۂ تعلیم کی دوبارہ ترتیب اور غیر ممالک کی یونیورسٹیوں کے انڈر گریجویٹ طریقۂ تعلیم کے مطابق میٹرک کے بعد بی۔ اے کی تین سالہ ڈگری کی تجویز پیش کی۔ طریقۂ تعلیم کے اندر دستکاروں اور کاشتکاروں کو اپنے علم میں طاق بنانے کی ہدایت کی گئی۔ اور بالخصوص انتظامیہ معاملات میں کافی ردّ و بدل کی سفارش کی۔ لیکن اس ردّ و بدل کے زمانہ میں صوبہ بھر کے فرقہ وارانہ جھگڑوں نے یونیورسٹی کی تجدید کو روک رکھا۔ اب پھر ۱۹۵۱ء سے نو ممبران کی ایک کمیشن یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر آنریبل سر عبدالرشید صاحب چیف جسٹس آف پاکستان کی صدارت میں قومی ضرورت پر غور کر رہی ہے۔ جس کے فیصلہ کی بے صبری سے انتظار کی جا رہی ہے۔

مالی گزاری: پنجاب کی موجودہ مشکلات میں کفایتی اخراجات اور ان کے صحیح مصارف کی پوری پوری پڑتال ہی محض ضرورت کی چیز نہیں۔ بلکہ قابل لحاظ یہ بات ہے۔ کہ آیا یونیورسٹی کے ذرائع آمدنی اس قدر ہیں۔ کہ وہ اس کی ضروریات کو بآسانی چلائے جا دیں۔ اور آیا یونیورسٹی کو پبلک کی رقوم اور عطیات سے معقول مدد میسّر

Marfat.com

ہوتی ہے۔ اور آیا یونیورسٹی اور اس کے ...

سے کہ وہ پنجاب کے اندر مطلوبہ ٹریننگ کا خرچ نکال سکے۔ ... اور ...

نہیں سمجھی جاسکتی۔

سینیٹ:۔ یونیورسٹی کے اندر سینیٹ اعلیٰ درجے کی بااختیار جماعت ہے۔ متعلقہ دیگر جماعتیں اس کے ماتحت ہیں۔ موزوں ارکان کے ہاتھوں انتظامات اور ذمہ داریوں کی بہترین تقسیم کر دینے پر بھی یونیورسٹی کے کاروبار کا کامیابی سے چلتا جانا ضروری امر نہیں۔ اس چیز کا انحصار زیادہ تر انتظامیہ افسر کی پڑتال ہے۔ جس کے لئے غیر جانبدار اور باوقار ہستی کا ہونا بڑا ضروری ہے۔

لارڈ کرزن کے عہدِ حکومت میں ۱۹۰۲ء کے اندر ایک کمشن سکولوں کی عام دیکھ بھال کے لئے مقرر کی گئی۔ اس دور میں دیگر صوبجات کی طرح یہاں کی سینیٹ بھی بے ثباتی سے چلنے لگی۔ اس چیز سے گورنمنٹ کے گنجائش پیدا ہوئی۔ کہ وہ ۱۹۰۴ء میں یونیورسٹی ایکٹ کی رو سے نگران جماعتوں میں اور خاص کر سینیٹ میں کل اختیارات چلا سکے۔ تمام نئے قوانین کی ساخت اور پرانے قوانین کی ترمیمات گورنمنٹ کی منظوری سے ہونے لگیں۔ کالجوں کا الحاق یا ان کی ناقابلیت کی جانچ پڑتال بذریعہ ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم (جنہیں سنڈیکیٹ کا ممبر بنایا گیا)، گورنمنٹ کی اپنی پرسش اور تسلی تشفی پر سمجھی جانے لگی۔ اس انڈین یونیورسٹیز ایکٹ نے سب اور فیکلٹیز کی حالت کو بہتر ہی بنایا۔ خلافِ توقع اس کا اثر کوئی اتنا زیادہ نہ ہوا۔ کیونکہ یہ گنجائش محض اتفاقیہ ہوئی تھی۔ اور کسی خیالی پر مبنی نہ تھی۔ یہ قابلِ ذکر بات ہے۔ کہ یونیورسٹی کو اس ایکٹ سے مستفید ہونے کے لئے کافی محنت کرنی پڑی ہے۔ لیکن ایکٹ نے ایک بڑی قابلِ قدر تدبیر کا انکشاف کر دیا۔ جسے اگر معقول طریقے سے عمل میں لایا گیا۔ تو وہ یونیورسٹی کو ایک اشتراکی جماعت سے صحیح معنوں میں ایک ٹیچنگ کارپوریشن بنانے ... بے حد مفید ہوگا۔

سعیٔ جمیلہ:۔ ملکی تقسیم کے فوری بعد یونیورسٹی کو مختلف اطراف میں بھاری مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔ باوجود ان مشکلات کے یونیورسٹی نے اپنے تعلیمی شعبہ جات کو قائم کر لیا ہے۔ اور سعی کی جا رہی ہے اسے نہ صرف پاک و ہند کے برصغیر بلکہ دنیا کی یونیورسٹیوں کے اندر ممتاز بنا کر دکھایا جائے۔

پچھلے چند برسوں کے اندر یونیورسٹی نے تعلیم کے ان پہلوؤں کو جنہیں عوام کے ذہن سے ... ہوا تھا۔ اور جن کی مملکت میں اس وقت شدومد سے ضرورت محسوس کی گئی۔ پھیلا دیا گیا ہے۔ قومی ... مناسب رواج دینے کے لئے اردو اور اسلامی فہم و ذکا کے لئے اسلامیات کے محکمہ جات کھولے گئے ہیں۔ اور پاکستان کی معدنیات کا پورا امتحان حاصل کرنے کے لئے طلبا کی ...

Marfat.com

پنجاب یونیورسٹی اپنی وسیع حدِ فاصل میں فزکس۔ کیمسٹری۔ کیمیکل ٹیکنالوجی۔ اور ٹیکسٹائل اور موجودہ یورپین زبانوں۔ لاء۔ تاریخ۔ سیاست۔ اقتصادیات۔ اخبار نویسی۔ جغرافیہ۔ علم اعداد و شمار۔ علم سیارگان۔ ملٹری سائنس۔ فائن آرٹ اور کامرس کی تعلیم دیتی ہے۔ پوسٹ گریجوایٹ کی پڑھائی ... کے طلبا اور طالبات میں مخلوط طریقہ پر چلتی ہے۔

پاکستان کی مرکزی حکومت اپنے مملکتی طریقۂ تعلیم کو مکمل طور پر تبدیل کر دینے کے لئے بڑی سنجیدگی سے سوچ رہی ہے۔ کیونکہ موجودہ طرزِ تعلیم سابقہ مختلف سیاسی۔ سماجی اور اقتصادی نصب العین پر چل رہا ہے اور دورِ حاضرہ کے نصب العین کو پورا نہیں کرتا۔

بدقسمتی سے سابقہ طریق کے مطابق طلبا اور طالبات کی اکثریت کو تعلیمی ماحصل ان کی قابلیت یا استطاعت کی بجائے ان کی خاندانی اقتصادیات اور ان کے پیدائشی حالات پر نصیب ہوتا تھا۔ حصولِ آزادی پر برابر کی تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے کی سعی کی جا رہی ہے۔ اور موروثی اثرات کو توڑنے کے رجحانات ... گذشتہ وقت کے اندر طلبا اور اساتذہ مختلف دنیا میں شمار ہونے تھے۔ یہ طریقہ عمل ایک نوجوان ... سے شکی مزاج۔ ناصبور اور خود سے نامحرم رکھتا تھا۔ ایسی ناموزونیت کو ہمدردانہ طریق سے سمجھا جاتا ہے۔

یہی ہے ایک چیلنج۔ ذمہ داری اور ابھرنے والا سوال جسے یونیورسٹی کے مربیوں نے ... ہے۔ اور جسے سرانجام دینے کے لئے وہ خود کو معمارانِ نئی قوم ثابت کر رہے ہیں۔

سابقہ ہندوستانی رجسٹرار:۔ مذکورہ اصحاب کے بعد اس عہدہ پر سابقہ ہندوستانی ... سے رائے بہادر پی۔ این۔ دت۔ صاحب بارہ سال تک۔ رائے بہادر لالہ ... داس صاحب ... دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا۔ پانچ برس تک۔ اور سردار بہادر ایم۔ جی۔ سگھ قریب اڑھائی برس تک کام چلاتے رہے۔

سابقہ ہندوستانی وائس چانسلر:۔ خان بہادر میاں افضل حسین صاحب اور ... ڈاکٹر ... عبدالرحمٰن صاحب ۱۹۳۸ء سے ۱۹۴۰ء اور ۱۹۴۳ء سے ۱۹۴۷ء تک یکے بعد دیگرے عادلانہ صفات سے اس یونیورسٹی کے وائس چانسلر رہے۔

پاکستانی رجسٹرار:۔ کپتان محمد بشیر صاحب جو زندگی کے میدانِ عمل میں اترنے ہوئے اول اول اسی یونیورسٹی کے اندر بطور اسسٹنٹ رجسٹرار تعینات کئے گئے تھے۔ اور بعدہٗ اپنے پیشرو رجسٹراروں کے ساتھ ایک مدت تک ڈپٹی رجسٹرار اور بعد ازاں بعد رجسٹرار لگائے جا چکے تھے۔ ملکی تقسیم پر اس محکمہ کے پہلے پاکستانی رجسٹرار

Marfat.com

شمار ہوئے۔ ان کی انتھک کوششوں نے ملکی تقسیم سے بگڑے ہوئے حالات کو بڑے احسن طریق سے سنبھالا اور امتحانات کے نتیجہ جات معین تاریخوں پر نکال دینے کی مہارت قائم کر دی۔

پاکستانی وائس چانسلر :۔ ہز ایکسی لنسی عمر حیات خاں ملک اور آنریبل جسٹس ایس۔ اے۔ رحمان جیسے ماہرین تعلیم قیام پاکستان سے وائس چانسلر ہوئے۔ جن کی قابلیت سے متاثر ہو کر گورنمنٹ نے پنجاب یونیورسٹی جیسے اہم ادارہ کی باگ ڈور ان کے سپرد کی۔

مستقبل :۔ پنجاب یونیورسٹیوں کی ذمہ داریوں کی زیادتی کا اندازہ امتحانی نقشہ جات سے ظاہر ہے۔ باوجود بہت سی مشکلات کے جن میں سے بڑی مشکلات مالی مشکلات رہی ہیں۔ جن میں شاید سب سے زیادہ افضل لاہور کی مرکزیہ مجلس بست وکشا کا متعلق ملحقہ درسگاہوں کے ساتھ ترتیب دینے کا جو صرف لاہور کی درسگاہوں کا ہی نہیں۔ بلکہ صوبجات پنجاب اور سرحد اور گرد و نواحی کی ریاستوں کا بھی ہے۔ جو لاہور کی زندگی کا دم بھرتی رہ سکیں۔ ایسا تعلق تب تک تسلی بخش نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ یہ مرکز آلۂ کار بن کر مؤثر طریقہ سے صوبہ کے دیگر اضلاع کی کم فاخرہ درسگاہوں کو اپنی آغوش میں نہ لے لیوے۔

یونیورسٹی کا مستقبل کیپٹن میاں محمد بشیر صاحب جو سالہا سال کے تجربہ سے زرخیز دماغ کے مالک ہیں۔ کی سفارشات پر موقوف ہے۔

آئندہ فلاح و بہبود :۔ یونیورسٹی کی آئندہ فلاح و بہبود متمول حضرات کی رہین منت سمجھی جا رہی ہے۔ اس کی ملکیت میں ایک پرنٹنگ پریس چلایا گیا ہے۔ جس کی ضروری تجدید سمجھی گئی تھی۔ اس سے نہ صرف جرنلزم کی کلاسز کے طلبا طاق کئے جاتے ہیں۔ بلکہ یونیورسٹی کا چھپائی کا کام اقتصادی طور پر سرانجام پاتا ہے۔ متعدد شعبہ جات میں سے شعبہ دار التراجم جہاں کہ تمام سائنٹیفک اور ٹیکنیکل اصطلاحات و نیز علوم خانہ داری۔ نرسوں کی ٹریننگ کا نصاب۔ صیغہ معاشرتی علوم۔ صیغہ توازن مذہبیات۔ صیغہ تنظیمات (نیو درسومات) ایسے شعبہ جات ہیں۔ جن میں یونیورسٹی ہر دست اقدام لے سکتی ہے۔ یہ زبردست توقع کی جا رہی ہے۔ کہ جن حضرات کو گراں قدر دولت جمع کرنے کے مواقع نصیب ہوتے ہیں۔ دل کھول کر یونیورسٹی کے فنڈ میں اضافہ کر کے آئندہ نسلوں کا تشکر وامتنان حاصل کریں۔ یونیورسٹی ہی ایک ایسا وجود ہے۔ جو گورنمنٹ یا اس کے دیگر کامیاب زندگی بسر کرنے والے شہریوں سے سب سے زیادہ مستحق امداد کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ہر قومی سکیم کی ترقی میں یونیورسٹی کے ٹرینڈ لیڈر ہی پیش پیش رہا کرتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قومی فلاح و بہبود انفرادی قربانی اور مالی امداد پر موقوف ہے۔

Marfat.com

باب دہم

صوبجاتی حکومت

(قیام پاکستان سے پہلے)

نظام مملکت برطانوی: ۔صوبجاتی حکومت کے نفاذ یعنی ۱۹۳۷ء سے بیشتر تک سابقہ ہندوستان کی برطانوی مملکت پر تمام سول اور ملٹری اختیارات گورنر جنرل کے اپنے ہاتھ میں تھے ۔ لارڈ میو کی حکومت نے کچھ محکمہ جات کا انتظام صوبائی اختیارات کے حوالے کیا۔ اس پالیسی کو لارڈ لٹن اور لارڈ رپن نے توسیع عطا فرمائی۔ اس بنا پر ہر صوبہ کے ہر پانچسالہ معاہدہ جات لکھوائے جانے لگے ۔مگر لارڈ کرزن اور لارڈ ہارڈنگ نے ان میں کچھ ترمیمات کر دکھلائیں ۔

مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم سے اصلاحات نامنظور کرتے وقت سابقہ ہندوستان کے اندر انتظامیہ محکمہ جات تین قسم کے گروہوں میں منقسم کیے جاتے تھے ۔ ایک گروہ کے محکمہ جات کے عنوانات آل انڈیا لوازم پر مشتمل ہوتے تھے مثلاً ڈیفنس ۔محصول ریلوے ۔ٹیکسال اور پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف سنٹرل گورنمنٹ کی نگرانی میں چلتے تھے ۔ دوسرے گروہ کے اندر ایسے محکمہ جات شامل تھے جنہیں صوبائی محکمہ جات کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا۔ اور جنہیں کچھ شرائط

Marfat.com

کے ماتحت متعلقہ صوبجات کے حوالے کیا گیا۔ جیسا کہ وہ ...
سے موسوم کیا گیا تھا۔ ان سے حاصل کردہ مالیانہ ادوار پر نظام حکومت ہر گزی ...
طور پر سمجھے جاتے تھے۔

مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارمز: ۔ مانٹیگو چیمسفورڈ ریفارمز سے یہ منشا ظاہر ہوتی کہ سنٹرل گورنمنٹ کے ... حکومت سے کمزور کر دیا جائے۔ اس وقت سے صوبائی حکومتوں کے متعلق براہ راست شعبہ جات تعلیم ... صحت جیسے محکمہ جات سے سمجھا جانے لگا۔ جو کہ قومی ترقی اور فلاح و بہبود کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے اختیارات ... زندگی کامیاب بنانے میں بہت وسیع ہیں۔

حضور وائسرائے کا بیان: ۔ رجولائی ۱۹۳۷ء وائسرائے صاحب بہادر کے ایک بیان کے مطابق ایک ... کی انتظامیہ حکومت گورنر کے نام پر چلتی ہے۔ لیکن امورات وزارت میں گورنر اپنی خاص ذمہ داریوں کے ... اپنے انتظامیہ اختیارات کو وزراء کے مشورہ سے استعمال میں لانے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس صورت سے ... دائرے کے اندر معاملات کی ذمہ داری افضل طریق سے وزراء کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ گورنر کی ذمہ داری ... انجام کار پارلیمنٹ تک وضاحت کرنے میں باور کی جاتی ہے۔ وزراء پوری طرح ذمہ دار سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان کی جوابدہی صرف صوبائی قوانین تک سمجھی گئی ہے۔

میاں سر فضل حسین صاحب: ۔ مانٹیگو چیمسفورڈ سکیم کے مطابق اصلاحات نافذ کرتے ہوئے میاں سر فضل حسین (مرحوم) نے پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں نیشنل یونینسٹ پارٹی کے نام سے ایک جماعت قائم کر کے ایک جامع پالیسی ترتیب دی۔ جس سے زراعت پیشہ مقروضوں اور محروم زراعت پیشہ لوگ سب اس پالیسی کی آغوش میں پناہ گزین ہوئے۔ کمزوروں کی خاص نگہداشت اور پسماندہ جماعتوں کی خاص حمایت اس جماعت کے اصول قرار ... ساہوکاروں کی کوشش سے قانون انتقال اراضی کے خلاف تمام حملوں کا اس پارٹی نے مقابلہ کرنا شروع کر دیا ... کسانوں کی حفاظت کے لئے کئی تجاویز پیش کر دی گئیں۔ اور حکومت کا وہ روپیہ جو شہروں پر خرچ ہوتا تھا۔ دیہات پر صرف کیا جانے لگا۔

نیشنل یونینسٹ پارٹی نے پسماندہ جماعتوں۔ مقروضین اور زراعت پیشہ لوگوں کی ضرورت کا ... خیال رکھا۔ چونکہ ان جماعتوں میں ہر مذہب کے لوگ شامل تھے۔ اس لئے غیر جانبدار لوگ اس پارٹی کی ... کا اعتراف کرنے لگے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ ساہوکارہ کا کام زیادہ تر ہندوؤں کے ہاتھ میں ... میں بستے ہیں۔ یہ لوگ تعلیم میں بھی آگے ہیں۔ اور سرکاری ملازمتوں میں بھی انہیں کا طوطی بول ... پروگرام کے خلاف یہ اعتراض کیا جانے لگا۔ کہ یہ فرقہ وارانہ ...

زمانی سے خالی نہ ہوگا۔ گزشتہ ۱۹ کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت جب یونینسٹ گورنمنٹ قائم ہوئی۔ اور اس نے بعض قوانین بنائے۔ تو یہی اعتراض اس پر بھی عائد کیا گیا۔ پرانی لیجسلیٹو کونسل میں بھی جہاں تک یونینسٹ پارٹی نے اس قسم کے اعتراضات کا مقابلہ کیا۔ اور اگرچہ اس زمانہ میں اس کے حامیوں کی تعداد ہمیشہ گھٹتی بڑھتی رہتی تھی۔ تاہم بھی اس نے بہت سی اہم تجاویز منظور کرا کے چھوڑیں۔

مقروضیت کے خلاف مہم:۔ پنجاب کے زمینداروں کے لئے سب سے بڑی اقتصادی مصیبت قرضے کا وہ بوجھ تھا جس کے نیچے زرعی آبادی کچلی جا رہی تھی۔ قانون انتقال اراضی کی وجہ سے زمینداروں کی زمینیں ساہوکاروں کے نام منتقل ہونے سے کسی حد تک محفوظ تو ہو گئی تھیں۔ لیکن ان زمینوں کی پیداوار سے ساہوکاروں کو بیس کروڑ روپیہ سے پچاس کروڑ روپیہ کے درمیان سود ادا کیا جاتا تھا۔ اور یہ رقم صوبہ کے مجموعی مالیہ اراضی کے دوگنا سے بھی زیادہ تھی۔

چند مفید قوانین:۔ رفاہ عام کی خاطر جو قوانین اس پارٹی نے پاس کروائے تھے۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ قانون مال گزاری میں ترمیم کر کے ایک زمیندار کی آمدنی سے نصف حصہ کی بجائے حکومت کو چوتھائی حصہ واجب الادا قرار پایا۔

۲۔ حسابات کا قانون منظور کرایا جس کا منشا یہ ہے۔ کہ ساہوکار سرکار کے مقرر کئے ہوئے طریقہ پر قرض کا حساب کتاب رکھے اور ہر چھ ماہ کے بعد اپنے ہر مقروض کو حساب کی نقل بھیجا کرے۔

۳۔ زراعتی قرضہ بل منظور کرایا جس میں مقروض کسانوں کو دیگر سہولتوں کے علاوہ مندرجہ ذیل سہولتیں دی گئی ہیں۔

الف۔ قرض ادا نہ کر سکنے پر مقروض کو سزا نہیں دی جا سکتی۔

ب۔ دیوالہ کے طریق عمل میں آسانی۔

ج۔ شرح سود کی ایک حد مقرر کی جس سے زیادہ سود نہیں لیا جا سکتا۔

د۔ قرض کی رقوم میں کمی کرنے کے لئے قرضہ کے مصالحتی بورڈ قائم کئے گئے۔

۴۔ زراعت پیشہ مقروضوں کی حفاظت کے لئے ایک قانون بنایا گیا جس کی رو سے دیوانی ڈگری کے اجراء میں مقروض کاشتکار کی موروثی یا غیر موروثی جائداد اراضی کے ایک کافی حصہ کو جس سے اس کے بال بچوں کا گزارہ ہو سکے۔ ناقابل ضبطی قرار دیا گیا۔

۵۔ ایکٹ منڈی ہائے زرعی پیداوار: ۔اس ایکٹ کے ذریعے اجناس کاشت کرنے والے لوگوں

Marfat.com

کو منڈیوں کے آڑھتیوں اور دکانداروں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ کیا گیا۔ اس کام کے لئے پنجاب بھر میں مارکیٹ کمیٹیاں قائم کر دی گئیں۔ جو دلالوں۔ تولنے والوں۔ ناپنے والوں۔ پیمائش کرنے والوں اور مال گودام میں ہر کام کرنے والوں کے نام لائسنس جاری کرتی ہیں۔ اور آڑھتی لوگ کاشتکاروں سے کسی قسم کی بے انصافی نہیں کر سکتے۔

۶۔ ایکٹ پنچایت ہائے :۔ یہ موجودہ ایکٹ سنہ ۱۹۱۲ء والے ایکٹ سے کہیں زیادہ وسیع، ہمہ گیر اور مؤثر ہوا۔ اور اس لئے پچھلا ایکٹ منسوخ کر دیا گیا۔

اس ایکٹ کی رو سے پنچایتوں کو بہت اختیارات دیئے گئے ہیں۔ وہ معمولی نوعیت کے دیوانی اور فوجداری دونوں قسم کے مقدمے سن سکتی ہیں۔ اور فیصلے صادر کر سکتی ہیں۔ مقامی طور پر ٹیکس وغیرہ عاید کرنے کا اختیار بھی پنچایتوں کو دیا گیا ہے۔ اس طرح فراہم شدہ فنڈ گاؤں کی بہتری کی مختلف سکیموں پر صرف کیا جاتا ہے۔ ہر پنچایت کے تین سے لے کر سات تک ممبر ہوتے ہیں۔ جو سب کے سب منتخب ہوتے ہیں۔ ہر ایک پنچ تین سال کے لئے منتخب ہوتا ہے۔ پنچ اپنے میں سے ایک سرپنچ منتخب کر لیتے ہیں۔ جو پنچایت کا صدر اور چیف ایگزیکٹو افسر ہوتا ہے۔ عام پنچایتیں پچاس روپیہ تک جرمانہ کی سزا عاید کر سکتی ہیں۔ اور حکومت کے خاص اختیارات کی بنا پر یہ سزا دو سو روپیہ تک بھی ہو سکتی ہے۔

۷۔ قانون متعلقہ ملازمین ادارہ تجارت :۔ یہ قانون چودہ سال سے کم عمر لڑکوں کو ملازم رکھ لینے کی ممانعت کرتا ہے۔ اس کے مطابق آٹھویں روز ہر تجارتی ادارہ میں مکمل چھٹی کرنی پڑتی ہے۔ کسی ملازم شخص سے ۴۸ گھنٹے فی ہفتہ سے زاید ڈیوٹی نہیں لی جا سکتی۔ فالتو وقت میں کام لینے کی صورت میں ملازم کو اوسط اجرت فی گھنٹہ سے دوچند شرح اجرت وصول کرنے کا حق پہنچتا ہے۔ ہر ایسے شخص کو جو کسی تجارتی ادارہ میں متواتر ایک سال کام کرتا رہے۔ تعطیلات کے علاوہ کم از کم پندرہ دن کی رخصت باتنخواہ کا حق ہے۔ اور چھ ماہ متواتر کام کرتے رہنے سے کم از کم سات دن رخصت باتنخواہ کا حق حاصل ہے۔

یومیہ اجرت پندرہ دن کام کرنے سے ملازم یوم تعطیل کی اجرت کا حق دار ہے۔ ہر پندرہ یوم کے بعد اپنی اجرت حاصل کر سکتا ہے۔ مالکان ادارہ جات کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ اپنے ملازمین کی کارگزاریوں کے اخراجات کا ہر طرح ریکارڈ رکھیں۔ اور افسران مجاز کو گاہے گاہے اپنے رجسٹر دکھلاتے رہیں۔

۸۔ قانون امداد زچگان پنجاب :۔ جو عورتیں پنجاب کے کارخانوں میں بطور مزدور کام کرتی ہیں۔ ان کی امداد کے لئے ایک قانون نافذ کیا گیا۔ جس کی رو سے کارخانوں میں کام کرنے والی عورتوں کو زچگی کی حالت میں دو ماہ کی باتنخواہ رخصت دی جاتی ہے۔ کارخانے میں کام کرنے والے مرد عورتوں کی امداد کے سلسلے

Marfat.com

میں یہ پہلا قدم ہے۔ اور اسے مزید قانونی اقدامات کا پیش خیمہ سمجھا جا سکتا ہے۔

یہ تمام قوانین سابقہ ہندوستان کی جدید اقتصادی تاریخ میں اپنی طرز کے پہلے قوانین ہیں۔ اور ان سے اس پالیسی کا پتہ چلتا ہے۔ جو یونینسٹ پارٹی کے نئے آئین کے ماتحت حکومت کی باگ سنبھالنے کے بعد اختیار کی ہے۔ اگرچہ پرانی لیجسلیٹو کونسل میں نیشنل یونینسٹ پارٹی کی سرگرمیوں کے اثر سے مذہبی فرقہ بندی کی بجائے اقتصادی اصولوں پر پارٹیاں بننے لگیں۔ لیکن مذہبی تفرقوں کو پوری طرح نہ مٹایا جا سکا۔ کئی باتوں کے اندر کونسل کے ممبروں میں مذہب کی بنا پر پارٹیاں بنانے کا رجحان قائم رہا۔ تاہم نئے اقتصادی خیالات کا اتنا اثر ضرور ہوا۔ کہ اکثر اوقات مختلف مذہبی پارٹیوں کے نمائندے اقتصادی معاملات میں یونینسٹ پارٹی کی حمایت کرتے تھے۔

نیا دور:۔ ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کے مطابق نئی اسمبلی میں چند آزاد ممبروں کے علاوہ جو کسی پارٹی سے تعلق نہ رکھتے تھے۔ آٹھ پارٹیوں کے نمائندے چنے گئے۔ ان پارٹیوں میں سے سب سے بڑی پارٹی پرانی یونینسٹ پارٹی تھی۔ جس نے پنجاب یونینسٹ پارٹی کے نام سے انتخاب میں حصہ لیا۔ اور اسمبلی کی ۱۷۵ نشستوں میں سے اس پارٹی نے ایک سو ایک نشستوں پر قبضہ کر لیا۔ اس سے دوسرے درجہ پر کانگرس پارٹی تھی۔ جس کے تقریباً بیس امیدوار اسمبلی میں چنے گئے۔ صرف یہی دو پارٹیاں ایسی تھیں۔ جنہوں نے ووٹ کے لئے ہر مذہب کے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلائے۔ باقی چھ پارٹیوں نے صرف اپنے ہم مذہبوں سے ووٹ مانگے چنانچہ خالصہ نیشنل پارٹی اور اکالی پارٹی نے سکھ حلقوں میں اپنے نمائندے کھڑے کئے۔ ان حلقوں میں خالصہ نیشنل پارٹی نے نصف اور اکالی پارٹی نے تہائی نشستوں پر قبضہ کر لیا۔ غیر زراعت پیشہ ہندوؤں کی نیشنل پروگریسو پارٹی کے ہاتھ پندرہ نشستیں آئیں۔ لیکن بعد میں جو ضمنی انتخابات ہوئے۔ ان میں ان کی چند نشستیں کانگرس نے چھین لیں۔ مسلم لیگ۔ مجلس احرار اور مجلس اتحاد ملت نے اپنی انتخابی سرگرمیوں کو چند مسلم حلقوں تک محدود رکھا۔ اور ان میں ہر پارٹی کے دو یا تین ممبر کامیاب ہوئے۔ اس طرح اسمبلی کی چھوٹی چھوٹی پارٹیوں میں یونینسٹ پارٹی کو قطعی اکثریت حاصل ہے۔

پہلے پہل یونینسٹ پارٹی میں سکھ شامل نہیں ہوئے تھے۔ لیکن حالات نے بہت جلد یہ کمی بھی پوری کر دی ادھر پنجاب میں تو یہ حال تھا۔ ادھر دوسرے چھ صوبوں کی کانگرسی اکثریتیں ابھی اس سوچ میں پڑی تھیں کہ آیا صوبائی خود اختیاری کا آئین قبول کر کے اس پر عمل کیا جائے۔ یا اس کا بائیکاٹ کیا جائے۔ اور سابقہ ہندوستان کے باقی صوبوں میں بڑی شد ومد سے ایسے لوگوں کی تلاش کی جا رہی تھی۔ جنہیں قانون ساز مجلسوں میں اکثریت کی حمایت حاصل ہو۔ خوش قسمتی سے پنجاب اس قسم کی صورت حالات سے مبرا تھا۔ چنانچہ دستور کے مطابق گورنر نے یونینسٹ پارٹی کے لیڈر آنریبل خان بہادر نواب سر سکندر حیات خاں کو جو خود دو مرتبہ گورنر بہادر

Marfat.com

کی حیثیت سے صوبہ پنجاب کے لوگوں کی خدمت کرنے

بلا بھیجا۔ گویا یہ شرف بھی پنجاب کی سرزمین کو حاصل ہے۔ کہ سابقہ ہندوستان کی ...

آغاز یہیں ہوا۔ کیونکہ اس سرزمین میں ایک ہندوستانی نے پہلی مرتبہ رائے دہندگان کی حیثیت سے

وزیروں کے انتخاب میں مشورہ دینے کا حق استعمال کیا۔

وزارت :۔ یونینسٹ پارٹی کے لیڈر آنریبل خان بہادر نواب سر سکندر حیات خان نے اپنے ...

کے انتخاب میں جو طریقہ اختیار کیا۔ اسے ایک دلچسپ سیاسی آئینی تجربہ کہنا چاہیئے۔ چھ وزراء کے کابینہ میں

نے اپنے علاوہ تین وزیر اپنی پارٹی سے اور دو دیگر پارٹیوں سے منتخب کئے۔ دوسری پارٹیوں سے جو

لئے گئے۔ ان میں سے ایک تو خالصہ نیشنل پارٹی کے لیڈر سر سندر سنگھ مجیٹھیہ تھے۔ اور دوسرے آنریبل

منوہر لعل تھے۔ جو انڈی پنڈنٹ ٹکٹ پر منتخب ہونے کے بعد نیشنل پراگریسو پارٹی میں شامل ہو گئے۔ ...

انہوں نے از خود کمزور اور پسماندہ لوگوں کے لئے یونینسٹ پارٹی کے اس پروگرام کو جس کی وضاحت ...

لیجسلیٹو کونسل میں اپنے عمل سے کر چکی تھی۔ قبول کر لیا۔ اور پارٹی میں ان کی شرکت کے لئے یہی بات کافی تھی۔

یونینسٹ پارٹی کے لیڈر نے اپنے پروگرام کو پورا کرنے کے لئے اور غیر زراعت پیشہ ہندو اور سکھ اقلیتوں

وزارت میں خاص نمائندگی عطا کرنے کے لئے انہیں اپنے ساتھ ملانا موزوں سمجھا۔

وزارت کے چناؤ نے اقلیتوں کے معاملے میں نئی حکومت کی نیک نیتی نمایاں کر دکھائی۔ نتیجۃً جن پارٹیوں سے

مذکورہ بالا وزیر لئے گئے۔ وہ حکومت کی گرویدہ اور اس کی حمایت پر کمربستہ ہو گئیں۔ خالصہ نیشنل پارٹی کے ...

ممبر زراعت پیشہ ہیں۔ اس لئے یہ جماعت جہاں بوجہ موجودہ وزارت کی نمائندہ حیثیت سے اس کی خیرخواہ

ہے۔ وہاں وزارت کے پروگرام کے ہر حصہ کی متواتر حمایت کرتی رہی ہے۔ اور اس معاملہ میں کبھی اس کے

کو لغزش نہیں ہوئی۔ نیشنل پراگریسو پارٹی کا یہ حال نہیں۔ البتہ مختلف پارٹیوں کے لوگ جن کے اقتصادی ...

نظر آویں۔ ایک ہی صف میں کھڑے نظر آنے لگتے ہیں۔ اس طرح وزارت کو اپنے عقیدتمندوں کی رفاقت کی

پڑتال کا موقع ملتا رہتا ہے۔ مسلمان ممبروں کی اکثریت اور سابقہ ہندوستانی عیسائی۔ یورپین اور اینگلو انڈین

سب کے سب ہمیشہ وزارت کے ساتھ رہتے ہیں۔ بنا بریں یہ بات بڑے وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔ کہ پنجاب

وزارت مختلف مذاہب کی اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنے میں سابقہ ہندوستان کے دوسرے تمام صوبوں ...

سے بطور راہنما سمجھی جا سکتی ہے۔

دو اہم تبدیلیاں :۔ بعد کے سالوں کے اندر پارٹی پوزیشن میں تبدیلیاں ظہور پذیر ہوئیں۔ ...

سر سکندر بلدیو سنگھ پیکٹ کا نتیجہ کہنا چاہیئے۔ جس کی رو سے سردار ...

Marfat.com

[illegible] سردار دسندر سنگھ مجیٹھیہ کے انتقال پر ہوئی تھی۔ جگہ حاصل کی۔ سردار بلدیو سنگھ کی سرکردگی میں پرانی خالصہ نیشنل پارٹی کے ممبران کے ملنے سے ایک نئی پارٹی سترہ ممبران پر مشتمل ہوتے ہوئے پنجاب سکھ یونائیٹڈ پارٹی کے نام سے موسوم ہوئی۔

دوسری تبدیلی اس بحث و تمحیص کو کہا جائے گا۔ جو سنہ ۱۹۴۲ء کے موسم گرما میں فیصلہ پر شروع ہوئی۔ کہ آیا یونینسٹ پارٹی کے مسلم ممبران مسلم لیگ سے بالواسطہ کسی حد تک تعلق رکھتے ہیں۔ یہ بحث و تمحیص سکندر جناح پیکٹ کے اس محور تک سمجھی گئی۔ جس کی بنا پر سر سکندر نے اکتوبر سنہ ۱۹۳۷ء کے اندر اپنے مسلم حواریوں کو مسلم لیگ سے منسلک کرنے کی ترغیب دینے کا وعدہ کیا ہوا تھا۔ لیکن یہ قرار پایا۔ کہ وزارت پارٹی بناتے وقت اس وقت کی یونینسٹ پارٹی اپنا نام برقرار رکھے گی۔ پیکٹ کی ترجمانی کا سوال سر سکندر حیات خاں کی وفات اور لفٹننٹ کرنل ملک خضر حیات خاں کے وزیر اعظم پنجاب کے عہدہ پر فائز کئے جانے پر پیش ہوا۔ اس بحث و تمحیص کا آخری نتیجہ کاغذی کارروائی کے وقت تک مکمل طور پر واضح نہ ہو سکا۔

آٹھ سالہ دور کی استحکامت:۔ آٹھ سال کے عرصے میں اسمبلی کی مختلف پارٹیوں میں رد و بدل ہوتی رہی لیکن قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ان تبدیلیوں کے باوجود پنجاب میں ایک ہی وزارت کو شروع سے آخر تک یونین کی اکثریت کی حمایت حاصل رہی۔ سابقہ ہندوستان کے ہر دوسرے صوبے میں وزارتیں مستعفی ہوئیں۔ یا وقتاً فوقتاً اسمبلی کے مخالف ووٹ کی وجہ سے بدل گئیں۔ پنجاب پہلے سر سکندر حیات خاں (مرحوم) اور ان کے بعد ازاں لفٹننٹ کرنل ملک خضر حیات خاں ٹوانہ کی زیر عنان اس شکست و ریخت سے محفوظ رہا۔

عملی تدابیر:۔ وزارت نے اپنے عملی تدابیر میں مفید خلائق سرگرمیوں کی ترقی و توسیع۔ اچھوت بھائیوں اور دوسری پسماندہ اقوام کی اصلاح۔ فرقہ وارانہ اتحاد اور رواداری کے لئے سازگار فضا قائم رکھنے کے علاوہ دو کمیٹیاں مقرر کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ان میں ایک کمیٹی تو بیروزگاری کو دور کرنے کے بہترین طریقوں پر غور کر کے اپنی تجاویز پیش کرے۔ اور دوسری کمیٹی آمدنی کی نئی راہیں تلاش کرنے کے ساتھ بچت اور تخفیف کی قابل عمل تجاویز پر غور کر کے اس بات کی کوشش کرے۔ کہ غرباء کو نقصان پہنچائے بغیر کسی طرح آمدنی کو بڑھایا جائے۔ تاکہ حکومت کسانوں کے بوجھ کو ہلکا کرنے اور قومی تعمیر کے کاموں کو ترقی دینے کے پروگرام پر عمل کر سکے۔

کسانوں کی فوری امداد:۔ نئی وزارت کو حلف وفاداری اٹھائے پورا ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ اس نے جرأت کر کے مختلف اضلاع میں ژالہ باری کے فصل کے نقصان میں کسانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے مالیانہ۔ آبیانہ۔ لگان اور مالکانہ میں تقریباً ۳۰ لاکھ روپے کی خاص اور ساڑھے بارہ لاکھ روپیہ بطور زر نقاوی دینے کا فیصلہ دے دیا۔ اور قحط کے امدادی فنڈ میں سے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ مصیبت زدگان میں بانٹا گیا۔ امدادی انتظامات

Marfat.com

کی دیکھ بھال کے لئے آنریبل وزیر مال نے خود متعلقہ علاقہ کا مسلسل دورہ کیا۔

ترقیات کا خاص فنڈ: ۔قریباً دو کروڑ روپے سے مختلف رفاہی محکموں کی ہر سال خاص امداد دی جاتی ہے تاکہ رفاہ عامہ اور ترقیات کی سرگرمیوں کو تیز تر کیا جائے۔

زمینداروں کی بہبود کا فنڈ: ۔چھوٹے چھوٹے زمینداروں کی امداد کے سلسلے میں حکومت نے وظائف کی ایک سکیم اپریل ۱۹۴۰ء سے منظور کی۔ جس کے ماتحت ہر سال دس لاکھ روپیہ ۲۵ روپے سالانہ سے کم مالیہ دینے والے زمینداروں کے بچوں کو وظیفے دینے میں صرف ہوں گے۔ وظیفے عام صنعتی اور پیشہ ورانہ ہر قسم کی تعلیم کے لئے ہوں گے۔ عام تعلیم کے وظائف مالیت، سکولوں اور کالجوں کے لئے آٹھ روپے سے لے کر ایک سو روپیہ ماہوار تک ہو گی۔ صنعتی اور پیشہ ورانہ وظائف کی مالیت (صنعتی سکولوں اور ٹریننگ کالجوں وغیرہ کے لئے) بیس روپے سے پچہتر روپے ماہوار تک ہو گی۔ اور غیر ممالک کی تعلیم کے لئے چار سو روپے ماہوار اور اڑھائی ہزار روپیہ یکمشت روانگی پر دیا جائے گا۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ سر دست چار سال گزرنے پر کل ۲۶۴۰ وظیفے عام تعلیم کے لئے ۵۰۴ صنعتی اور پیشہ ورانہ تعلیم کے لئے اور ۲۰ بیرون ممالک میں تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ آئندہ سالوں میں وظائف کی تعداد اور بھی بڑھتی جائے گی۔

عام تبصرہ: ۔حصار۔ رہتک۔ گوڑگانواں۔ کرنال۔ شاہ پور اور کانگڑہ کے ملحقہ علاقوں میں قحط سالی اور سیلاب کے موقعوں پر کسانوں کی امداد میں عدیم النظیر ذرائع پنجاب کے لوگوں کے لئے محتاج بیان نہیں۔ کسانوں کی امداد کے عارضی اور مقامی پہلوؤں سے قطع نظر زرعی پیداوار کی قیمتیں گر جانے سے کساد بازاری کے مسئلہ پر غور کیا گیا جس کا حل بآسانی مل سکا یعنی موجودہ اصلاحات کے نفاذ سے پیشتر کبھی سر سکندر حیات خاں نے وزیر مال ہوتے وقت بعض اضلاع میں مالیہ زمین کی تشخیص کے متعلق تدریجی پیمانہ کا طریق نافذ کیا تھا۔ اس طریقہ کے مطابق شرح مالیہ کا کوئی طے شدہ معیار مقرر نہیں کیا گیا تھا۔ بلکہ مالیہ قیمتوں کے ساتھ ساتھ خود بخود گھٹتا بڑھتا رہتا تھا۔ چنانچہ نئی وزارت نے اس اصول کو پورے صوبہ میں رائج کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس لئے جس ضلع میں مالیہ کی تشخیص کا موقعہ آیا۔ وہاں یہ اصول رائج کر دیا گیا۔ اور جن ضلعوں میں یہ اصول رائج نہیں ہوا تھا۔ وہاں قیمتوں کی کمی یا فصلوں کی خرابی کے باعث مالیہ میں خاص معافی منظور کی گئی۔

اس سلسلہ میں چھوٹی چھوٹی اراضی کے مالکوں کو جنہیں کھیتی باڑی کے کام سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا تھا۔ اسی شرح سے مالیہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ جو بڑی بڑی زمینوں کے لئے مقرر ہے۔ انکم ٹیکس کی طرح کوئی ایسا قاعدہ نہیں تھا جس سے مالیہ کے لئے آمدنی کا ایک خاص معیار مقرر کر کے کم آمدنی والے کسانوں کو مالیہ سے مستثنےٰ قرار دیا جائے نئی وزارت کے حکم کے مطابق ماہرین کی ایک کمیٹی نے رپورٹ پیش کر دی۔ کہ مالیہ کے سوال میں انکم ٹیکس کے اصول

Marfat.com

سے کیونکر اور کہاں تک کام لیا جاسکتا ہے۔

وزارت کی مشکلات:۔ وزارت کو حکمرانی کی زمام ہاتھ میں لینے کے فوری بعد حکومت کو الٹ دینے والی سرگرمیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ فرقہ وارانہ تعصب کی بنا پر یونینسٹ عہدِ حکومت کے پہلے چار ماہ کے اندر صوبے کے مختلف حصوں میں کم از کم آٹھ فرقہ وارانہ فسادات وقوع میں آئے۔ اس لئے بدامنی کی طاقتوں کو قابو میں رکھنے کی خاطر احتیاط کے ساتھ اختیارات کا استعمال کیا گیا۔ ان میں سے کئی ایک صورتوں میں تحقیق اور جگہ کے لوگوں کو جو پنجاب میں آ کر حکومت کے خلاف خرابی پیدا کر رہے تھے۔ یا ان کے پیدا کرنے کی تجویزیں سوچ رہے تھے۔ صوبہ سے اخراج کا حکم دیا گیا۔ چند دوسری حالتوں میں متعلقہ اشخاص کی نقل و حرکت کو خاص رقبوں میں عارضی طور پر محدود کرنے کی کارروائی کی گئی۔

انسدادِ رشوت ستانی:۔ رشوت ستانی کا قلع قمع کرنے کی خاطر حکومت نے ایک قرارداد منظور کی ہے۔ جس کے مطابق سرکاری ملازمین کے ۲۵ سال ختم ہو جانے پر اگر ان کی ناقابلیت یا مشکوک دیانتداری کی بنا پر ناپسندیدہ حالات بن جائیں۔ تو انہیں مزید تاخیر کے بغیر سرکاری نوکریوں سے جبراً علیحدہ کر دیا جاوے۔ علاوہ ازیں سکرٹریٹ میں انسدادِ رشوت خواری کے لئے ایک علیحدہ صیغہ ایک خاص افسر کے ماتحت کھولا جا چکا ہے۔ یہ صیغہ مرکزی حیثیت رکھتے ہوئے مختلف اضلاع کے حکام کے ذریعے رشوت خواری کے مقدمات کی تحقیقات کرتا ہے۔ ایک طریق سے سول سروس ریگولیشن کی دفعہ ۴۶۵ الف کی طرح ایک قاعدہ بنایا گیا ہے۔ جو ہر گریڈ کے سرکاری عہدہ داروں پر منطبق ہوتا ہے۔ اس قاعدہ سے حکومت ان افسران کو جن کی دیانت پر شبہ ہو جاوے۔ نوکری سے علیحدہ کر سکتی ہے۔ ایک اور طریقہ کے ماتحت جس سرکاری افسر کی شہرت تسلی بخش نہ ہو۔ اس کی پنشن گھٹا دی جاتی ہے۔ یا بالکل روک دی جاتی ہے۔ اس قسم کے دستور کے باوجود ایک بورڈ خاص طور پر مقرر کیا جاتا ہے۔ جو اضلاع میں سفر کر کے سرکاری افسروں کے چال چلن کے متعلق لوگوں سے حالات دریافت کر کے افسروں کی شہرت کے متعلق رپورٹ کرتا ہے۔

شاہی مسجد کی مرمت:۔ یہاں پر حکومت پنجاب کے ایک اور مستحسن اقدام کا ذکر ضروری ہے۔ جو تاریخی اہمیت رکھتا ہے۔ حکومت نے لاہور کی شاہی مسجد کی مرمت کا بیڑا اٹھایا اور سنہ ۱۹۲۹ء، سنہ ۱۹۳۲ء اور سنہ ۱۹۳۵ء میں تین خاص ایکٹوں کے ذریعے مسلمان زمینداروں سے مالیہ اراضی کے ساتھ ایک قلیل سا چندہ وصول کیا۔ یہ وصولی ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء تک جاری رہے گی۔ سنہ ۱۹۳۹ء اور سنہ ۱۹۴۰ء کی شرح مجموعی میزان ۲ لاکھ روپے ہوئی۔ جنگ کی وجہ سے ضروری سامان اور مسالہ بہت مہنگا ہو گیا۔ اس لئے تیسرے سال کے لئے بھی اس قلیل شرح کی وصولی جاری رکھی گئی۔
مرمت کا کام اب تک نہایت تسلی بخش طور پر جاری ہے۔ اور مرمت کی بدولت مسجد کی شان دوبالا

Marfat.com

ہو رہی ہے ۔

فوجی حقوق:۔ حکومت نے فوجی خدمات سرانجام دینے والے لوگوں کو ...
کی رعایتیں روا رکھی ہیں۔ نیلی بار، حویلی پراجیکٹ، نہر لوئر چناب کی ... توسیع کے علاوہ ...
ضلع میں تقریباً اٹھتر ہزار ایکڑ اراضی فوجی حقوق میں تقسیم کر دیئے جانے کے لئے مخصوص کی گئی ...
جارج کراس پانے والوں کے لئے دو مربعے اور باقی اہم اعزازات کے لئے اڑھائی اڑھائی ہزار روپیہ ...
چکا ہے۔

فوجیوں کے گھرانوں کی نگہداشت کے لئے حکومت پنجاب نے راولپنڈی، لاہور اور جالندھر کے ...
تین خاص افسر مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اور پولیس کے تمام افسروں کو یہ ہدایت کی گئی ہوئی ہے۔ کہ وہ ...
فوجی خاندانوں کی تکالیف کا فوراً ازالہ کر دیا کریں۔ ان کی درخواستوں کا جلد فیصلہ کرنے کے لئے ہر ضلع میں ...
مقرر کئے گئے۔ فوجیوں کے لواحقین کی طبی امداد کا بھی انتظام کیا جا چکا ہے۔ ان کے بچوں کے لئے ذریعہ مڈل تک
مفت تعلیم کا اہتمام اور ان کے لئے متعدد وظیفے بھی منظور کئے جا چکے ہیں۔

سرکاری ملازمتوں کی بھرتی کے سلسلے میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ جہاں تک ممکن ہو۔ ان افراد کو ترجیح دی جائے
جو فوجی خدمات سرانجام دے چکے ہوں۔ اور خاص خاص ملازمتوں یا آسامیوں کے لئے تعلیمی قابلیتوں اور عمر کے
متعلق جو قواعد مقرر ہیں۔ انہیں بھی سابق فوجیوں کی صورت میں نرم کر دیا جائے۔ دوران جنگ میں سول کے محکموں
میں بھرتی ہونے والے ملازموں کی ملازمت عارضی قرار دی گئی۔ اور جب کوئی جنگی خدمات رکھنے والا شخص کسی اسامی کے
لئے مل جائے۔ تو اس عارضی طور پر کام کرنے والے کو ملازمت سے جواب دیا جائے گا۔ جنگی خدمات رکھنے والے
کے لئے ۱۹۴۳ء کے اواخر تک مختلف محکموں میں ۸۳۸۷ اسامیاں ادنیٰ اور اعلیٰ ملازمتوں کے لئے خالی رکھی گئیں۔
سول سروس کی بھرتی کو انتخاب اور کھلے مقابلے کے ذریعے دوران جنگ کے لئے اور اس کے تین سال بعد تک کے
لئے بند کر دیا گیا۔ اس طرح جو اسامیاں خالی ہوئی ہیں۔ یا آئندہ ہوں گی۔ وہ فوجی خدمات رکھنے والوں کے لئے
مخصوص ہیں۔

فوج میں شامل ہونے والے طالب علموں کے لئے بھی پنجاب یونیورسٹی نے بہت سی رعایتیں منظور ...
کسی کورس کے آخری سال میں تعلیم پانے والا جو طالب علم فوج میں چلا گیا ہو۔ اسے واپسی پر آخری امتحان ...
لینے کی اجازت مل جائے گی۔ یا آئندہ اعلیٰ کلاس میں داخل کر لیا جائے گا۔ جو امیدوار کسی امتحان کی فیس داخل کر چکا
ہو۔ اور امتحان سے پہلے فوج میں چلا گیا ہو۔ اسے ادا شدہ فیس واپس دے دی جائے گی۔

حکومت نے یہ فیصلہ بھی کیا ہے۔ کہ فوجی بھرتی کے سلسلے میں ...

Marfat.com

[illegible] کی امداد میں کیا جائے۔ چنانچہ چار سو مربع زمین اس غرض سے مخصوص کی گئی۔ کہ مختلف [illegible] میں بھرتی کی مہم میں خاص طور پر نمایاں امداد کرنے والوں میں تقسیم کی جائے۔ یہ مربعے ایسے اشخاص کے لئے [illegible] جنہوں نے اپنے خاندان، اپنی برادریوں یا زیر اثر لوگوں کو فوج میں بھرتی ہونے کے لئے آمادہ کیا۔ اور اس سلسلے میں عمدہ نتیجے دکھائے۔

[illegible] پیشہ مقروضین کی اعانت: ۔ ایسے لوگوں کی بچاؤ کی خاطر قرضہ کے مصالحتی بورڈ۔ ترمیمات قانون انتقال اراضی۔ ترمیم قانون تحفظ مقروضین۔ قانون واگزاری اراضی مرہونہ پنجاب۔ ساہوکاروں کی رجسٹری کا قانون اور منڈیوں میں زرعی پیداوار کی فروختگی کا بل اور ایسے کئی ایک اور قوانین ایسی چیزیں ہیں جن کا بالتفصیل ذکر اس چھوٹے سے باب میں نہیں کیا جا سکتا۔

آبپاشی کی سہولتیں: ۔ حویلی پراجیکٹ اور تھل پراجیکٹ کی تعمیر کی گئی ہے۔ پہلے پراجیکٹ سے تقریباً پانچ لاکھ ایکڑ زمین دوامی اور تقریباً ساڑھے چار لاکھ ایکڑ زمین غیر دوامی طور پر سیراب کی جائے گی۔ اور دوسرے پراجیکٹ یعنی تھل پراجیکٹ سے آٹھ لاکھ اکتیس ہزار ایکڑ زمین سیراب ہوا کرے گی۔ تھل پراجیکٹ پر سر دست تقریباً ساڑھے پانچ کروڑ روپیہ کی رقم خرچ ہوئی ہے۔ لیکن اگر اس کی بڑی نہر اور اس نہر کی تمام شاخوں کو پختہ کر دیا گیا۔ تو مصارف میں اگرچہ ڈھائی کروڑ روپیہ کا اضافہ ہو جائے گا۔ مگر اس کا فائدہ یہ ہوگا۔ کہ سیراب کردہ زمین سیم سے بچی رہے گی۔ اور دوم یہ پراجیکٹ دو لاکھ ایکڑ مزید زمین کو سیراب کر سکے۔ مزید برآں نہر جمن شرقی اور غربی کے ہیڈ ورکس جو تاجے والا ہیڈ ورکس کے نام سے مشہور رہیں۔ اور از سر نو تعمیر کئے گئے ہیں جن پر اخراجات کا اندازہ پانچ لاکھ ۴۷ ہزار روپیہ لگایا گیا ہے۔

میانوالی کے ضلع میں تھل کی بڑی نہر کے ذریعے چھ ہزار چھ سو کلو واٹ کی طاقت کی بجلی بھی پیدا کی جائے گی۔ اس میں ۸۰۰ سو کلو واٹ طاقت سے پمپ چلائے جائیں گے۔ جو ایک لاکھ ۴۰ ہزار ایکڑ مزید رقبہ کو سیراب کریں گے۔ باقی طاقت صنعتی ترقی پر خرچ ہوگی۔ ان تمام باتوں کے علاوہ بھاکڑہ ڈیم سکیم سے جس کا ذکر نہروں کے باب میں کیا جا چکا ہے۔ ایک ۴۰۰ فٹ اونچا بند بنانے کی تجویز ہے۔ اس طرح جمع شدہ پانی سے آبپاشی کا کام لیا جائیگا اور حصار، رہتک، اور کرنال کے قحط زدہ علاقے سیراب ہوں گے۔ یہاں پر ایک لاکھ ساٹھ ہزار کلو واٹ طاقت کی بجلی پیدا کی جائے گی۔ جو زراعتی کاموں میں صرف ہوگی۔ اس سکیم کو کامیاب بنانے کی خاطر دربار بلاس پور سے گفت و شنید شروع ہو چکی ہے۔

جنگلاتی کمیٹی: ۔ پنجاب کے جنگلات صوبہ کی ایک بیش قیمت متاع ہیں۔ لیکن اس قدرتی دولت کو محفوظ رکھنے کا مسئلہ غور و فکر کا محتاج ہے۔ مسٹر سی۔ سی گاربٹ فنانشل کمشنر کی زیر صدارت ایک کمیٹی مقرر کی گئی تھی جس کا

Marfat.com

ذکر جنگلات کے باب میں کیا جا چکا ہے۔ مزید برآں یہ کراس کمیٹی نے پندرہ سو میل کا دورہ کر کے تقریباً تین ہزار دیہات کے نمائندوں کی شہادتیں فراہم کی ہیں۔ اس کمیٹی کا سارا کام عام جلسوں میں ہوتا رہا ہے۔ جو کھلے میدانوں میں منعقد کئے جاتے رہے ہیں۔ ان جلسوں میں دیہات کے لوگ جوق در جوق شرکت کرتے رہے ہیں۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ عام طور پر ایسے ہر جلسہ میں ایک ہزار سے زیادہ دیہاتی شریک ہوتے رہے ہیں۔

زراعت :- محکمہ زراعت کی سرگرمیوں کی وسعت اور اس کی اہم خدمات میں مختلف فصلوں کے لئے خاص بیج کی تقسیم اور اس کی فروختگی کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ یہ کام جس وسیع پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ اسے آج سے چند سال پیشتر ناممکن سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت تقریباً ایک ہزار ایجنسیاں پنجاب کے مختلف اضلاع میں محکمہ زراعت کے بیج فروخت کر رہی ہیں۔ سرکاری طور پر ہر تحصیل میں ایک ایگریکلچرل اسسٹنٹ اور دو مقدم مقرر کئے جا چکے ہیں۔ ہمارے صوبہ کی زراعتی ترقی کا علم زراعت کے باب میں پڑھ لینے سے بخوبی ذہن نشین ہو جاتا ہے۔

ہسپتال اور حفظان صحت کا اہتمام :- حکومت نے صوبہ کے طول و عرض میں مؤثر طبی امداد بہم پہنچانے کا مصمم ارادہ کر رکھا ہے۔ چنانچہ رفاہ عام کی خاطر کئی ہسپتال کھولے جا چکے ہیں۔ ان میں سے بعض ضلعوں اور تحصیلوں کے مرکزی ہسپتالوں کو صوبائی ہسپتال بنا دیا گیا ہے۔ مستورات کے لئے طبی مدد کی مشکلات کا اندازہ کرتے ہوئے بعض زنانہ ہسپتالوں میں بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ لیڈی ڈاکٹروں اور نرسوں کا سٹاف بڑھا دیا گیا ہے۔ اس پروگرام کا نصب العین یہی رکھا گیا ہے۔ کہ جس قدر جلد ہو سکے طبی امداد کو پورے ساز و سامان کے ساتھ ہر گاؤں کے قریب تر بنا دیا جاوے۔ دیہاتی ڈسپنسریوں کے انچارج ڈاکٹر آس پاس کے دیہات کا باقاعدہ دورہ کر کے اپنے کام کو وسعت دیں۔ تاکہ عام دیہاتی لوگ اس سے بآسانی مستفید ہو سکیں۔

جدید طریقہ کی اس قسم کی تنظیم کا کام سول سرجنوں اور حفظان صحت کے ڈسٹرکٹ افسروں کے سپرد ہے۔ ان اصحاب سے بعض اہم طبی مسائل کی تحقیقات کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جا چکی ہے۔ نیز دیہاتوں کے اندر محض پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کی سکیموں پر گراں قدر رقوم خرچ کی جا رہی ہیں۔

زچگان اور بچگان کی دیکھ بھال :- پنجاب بھر میں زچہ بچہ کی دیکھ بھال کے مرکز قریب سوا سو موجود ہیں۔ اور ان کے ساتھ قریب سوا سو چھوٹے مرکز بھی ہیں۔ صوبہ میں اس وقت چھ ہزار سند یافتہ دائیاں کام کرتی ہیں۔ مرکزوں میں سند یافتہ لیڈی ہیلتھ وزیٹر مقرر ہیں۔ ایسے مرکزوں کے معائنہ کے لئے انسپکٹریس اور اسسٹنٹ انسپکٹریسیں مقرر کی جا چکی ہیں۔ دایہ گری اور لیڈی ہیلتھ وزیٹر کلاسوں کے لئے حکومت نے ساٹھ وظیفے مقرر کئے ہوئے ہیں۔

جیلوں کا انتظام :- دوسرے صوبے جن اصولوں پر جیل کے انتظام کی اصلاح کے مسئلہ پر اب غور کرنے لگے

Marfat.com

ہیں، پنجاب انہیں عرصہ سے اختیار کر چکا ہے۔ عام جیلوں میں ابتدائی تعلیم اور فسٹ ایڈ کے طریقے سیکھنے میں قیدیوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ ان کی خوراک صحت اور عام جسمانی تربیت کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔

جیلوں میں صنعت و حرفت کی تنظیم از سر نو کی گئی ہے۔ بہت سے نئے کام رائج کیے گئے ہیں۔ تاکہ ہر شخص اپنی پسند کے مطابق کام چن سکے۔ اور جیل سے رہا ہونے کے بعد اپنے تئیں ایک مفید شہری ثابت کر سکے۔

بورسٹل انسٹی ٹیوٹ میں نابالغ قیدیوں کو وہ تمام رعائتیں حاصل ہیں۔ جو اول درجہ گورنمنٹ سکول کے طلباء کو حاصل ہوتی ہیں۔ وہاں انہیں ایسی تمام تعلیمی اور تفریحی سرگرمیوں میں شامل کیا جاتا ہے۔ جنہیں جدید طریقہ تعلیم کا ضروری جزو سمجھا جا چکا ہے۔

ایک جیل سینی ٹوریم قائم کرنے کا مسئلہ بھی زیر غور ہے۔ جس میں دق کے مریض اور دوسرے بیمار قیدی رکھے جاویں۔ علاوہ ازیں ایک جیل ایسے نو عمر بالغ مجرموں کے لئے قائم کرنا مقصود ہے۔ جن سے جرم پہلی مرتبہ سرزد ہو جاوے۔

سابقہ ہندوستان میں حکومت پنجاب پہلی صوبائی حکومت ہے۔ جس نے قیدیوں کو اے کلاس اور بی کلاس کی خاص رعائتیں عطا کیں۔ دوسرے صوبوں نے اس بارے میں پنجاب کی محض تقلید کی ہے۔

پٹواریوں کی تنخواہ میں اضافہ:۔ پٹواریوں کی تنخواہ میں اضافہ کر کے موجودہ حکومت نے ایک دیرینہ شکایت کو پورا کر دیا ہے۔ (اس اضافہ سے حکومت کے اخراجات میں بیس لاکھ روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ (اس سال کے پٹواریوں کے پراویڈنٹ فنڈ میں بھی اضافہ کر دیا گیا ہے۔)

صوبجاتی حکومت

(قیام پاکستان کے بعد)

پہلے وزیر اعلیٰ:۔ قیام پاکستان پر یک جہتی ہر مسلمان کا نظریہ تھا۔ پاک پنجاب کی پہلی اسمبلی میں ایوان کے پہلے اجلاس کے اندر مکمل اتفاق رائے سے خان افتخار حسین خاں ریئس نواب آف ممدوٹ، بطور وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔ سود و زیاں کے قطع نظر وزیر اعلیٰ نے سکھ سرداروں کی طرف سے موصول شدہ اپنی بیش قیمت مشرقی پنجاب والی ذاتی جائداد کے تبادلہ کی سکیموں کو ٹھکرا کر اپنے عوام کے لئے ایک بہت بڑی مثال قائم کر دکھلائی۔

وزارت کی مشکلات:۔ اس وقت بیس لاکھ مسلم مہاجرین کی درآمدگی اور ان کے عوض ساڑھے لاکھ ہندو

Marfat.com

اور سکھ مہاجرین کی برآمدگی کا کام بڑا اہم کام تھا۔ پاک بھارت
محال تھا۔ محض چار سو ساٹھ لاریاں اس بہت بڑے کام کو سرانجام دینے کے لئے
پنجاب اور مشرقی پنجاب کے باہمی معاہدہ کے مطابق فوجی اہتمام کے تحت ان مہاجرین کا باہمی تبادلہ عمل میں
لایا گیا۔

جائداد کا مسئلہ :۔ غیر منقولہ جائدادوں کے معاملہ کی بحث و تمحیص کے اندر حکومت ہند پاکستان کے
محض سرکاری طور پر لین دین کی شرائط طے کرنے پر بضد تھی۔ اور اس چیز کے لئے پاکستان متحمل نہ تھا۔ لہٰذا اس
وقت کے وزیر اعلیٰ خان افتخار حسین خان صاحب (یعنی نواب آف ممدوٹ) یہ بات منوانے کے خواہاں
تھے۔ کہ عوام تبادلے بھی خود کریں۔ اور دو افراد جائدادوں کا لین دین بھی وہ خود ہی نپٹائیں۔ ان کا منشا تھا کہ
حکومتوں کا عوام کے اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں ہونا چاہیئے۔

اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے ہندوؤں۔ سکھوں کی مغربی پنجاب کے اندر چھوڑی ہوئی ۲۰ لاکھ ایکڑ زمین
اور مسلم افراد کی مشرقی پنجاب کے اندر ۳۲ لاکھ ایکڑ چھوڑی ہوئی اراضیات کے تبادلوں میں ایک تناسب قائم
کر کے تقسیم کی ایک تجویز پیش کی تھی۔ اور یہ اعلان کیا تھا۔ کہ چھوٹے چھوٹے زمیندار ایسے تبادلوں سے پہلے مستفید
ہو سکیں۔ اور بڑے بڑے زمینداروں کے تبادلوں کی باری بعد میں رکھی جائے۔ اور نیز یہ بھی اظہار کیا تھا کہ
اگر گورنمنٹ چاہے تو اعلےٰ حیثیت کے زمینداروں سے ان کی اپنی ضرورت کے مطابق زمین چھوڑ کر وافر زمین
ایک معینہ قیمت پر حاصل کر کے غیر کاشتکاروں کو بھی کھیتی کے کام سے مانوس کر سکتی ہے۔

ممدوٹ وزارت مستعفی :۔ ہندو اور سکھ مہاجرین نے ہندوستان پہنچنے کے کچھ دیر بعد مغربی پنجاب
کے اندر اپنی کھولی فرموں اور جاگیروں کا بعض یوروپین اصحاب کو نام نہاد مینیجر نامزد کر کے سرفرانسس موڈی
گورنر پنجاب کے ذریعہ قبضہ دلانا چاہا۔ تو مقامی وزارت نے ایسے وقتی اقدامات کو جائز قرار نہ دیا۔ اس
کے اور کئی انتظامی معاملات کے اندر بھی گورنر اور وزارت میں اختلافات کی خلیج وسیع ہوتی گئی۔

بنگال۔ سندھ اور سرحدی صوبہ کی طرح پنجاب کی حکومت کو بری الذمہ رکھ کر جائدادوں کے قبضہ
عوام میں براہ راست کرلینے کی روک تھام نے اس وزارت میں کچھ بے ثباتی کا خیال پیدا کر دیا۔

نظم و نسق کی گڑبڑیوں کے پیش نظر سرفرانسس موڈی کے مستعفی ہو جانے پر وزیر اعلےٰ یعنی خان افتخار حسین
خان صاحب (نواب آف ممدوٹ) نے ایک تحریک پیش کی۔ کہ صوبائی حکومتوں کو زیادہ سے زیادہ اختیارات
دیئے جائیں۔ اس تحریک کو بوجہ سیاسی تدابیروں کے سنٹرل پاکستان گورنمنٹ نے
وزارت مستعفی ہوئی۔

Marfat.com

سرفرانسس موڈی کے مستعفی ہو جانے پر فضیلت مآب سردار عبدالرب نشتر صاحب بطور گورنر پنجاب تشریف لائے۔ آپ کا عملہ خاصہ کامیاب رہا۔ آپ کے عہد کے مشہور معاملات ذیل میں درج ہیں۔

تھل کا کام :- تھل کے علاقہ کی سڑکوں کی مجموعی لمبائی ۰۷ میل ہے۔ اور اندازاً ان پر تین کروڑ روپیہ صرف ہوتا ہے۔ ان سڑکوں میں سے میانوالی سے مظفر گڑھ جانے والی اور دوسری خوشاب سے اٹھارہ ہزاری ہوتی ہوئی مظفر گڑھ جانے والی ہر ایک قریب ۸۰ میل لمبی ہیں۔

کچھ تیار کردہ سڑکوں نے غلاماں۔ گنجیال۔ چیلاں۔ کنڈیاں۔ کلرک کوٹ۔ رنگ پور۔ ڈولے والا۔ دریاں۔ خانہ اور جھکر جیسی جگہوں کو ایک دوسرے سے اور میانوالی سے منسلک کر دیا ہے۔ میانوالی سے خوشاب جانے والی سڑک پر شانہ آباد اور جوہر آباد دو شہر آباد کئے جا رہے ہیں۔ جو منڈیاں ہیں۔

سیلاب :- پانچ ستمبر ۱۹۵۰ء کے سیلاب پنجاب کی تاریخ کے اندر مثال نہیں رکھتے۔ دریائے راوی کا پانی مضافات لاہور میں یہاں تک پھیلا۔ کہ شاہدرہ۔ بادامی باغ۔ فاروق گنج اور مصری شاہ کے علاقے آناً فاناً پانی کی زد میں آ گئے۔ مرد۔ عورتیں اور بچے افراتفری کے عالم میں اپنے اثاث البیت اور مویشیوں کے ساتھ محفوظ مقامات کی طرف بھاگے۔ سیلاب نے گرداب کی شکل اختیار کی۔ اور چوبرجی۔ کرشن نگر۔ رام نگر۔ سنت نگر۔ دیوانہ گارڈن۔ یونیورسٹی گراؤنڈ۔ حتیٰ کہ پرانی انارکلی کے حصوں کو اپنے لپیٹ میں لے لیا۔ آب رواں کی ہیبت دیوار نے فصلوں۔ سبزیوں۔ ترکاریوں اور جھونپڑیوں کو اپنے ساتھ لے لیا۔ پل۔ نالیاں۔ ریلوے لائن۔ سڑکیں۔ غرض کہ جو چیزیں پانی کے راستے میں آئیں۔ بہ نکلیں۔ اور ان کے تمام آثار حیات مٹ گئے۔

دریائے راوی کے ساتھ ہی دریائے چناب میں بھی طغیانی آئی۔ اور قصور۔ گجرات۔ چنیوٹ اور ملتان کے علاقوں میں تباہی پھیل گئی۔ ان مقامات کے بیشتر مواضعات نیست و نابود ہو گئے۔ مزید برآں طوفانی بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عوام نے مسلسل ۴۸ گھنٹے تک اس عالم میں کہ چاروں طرف سیلاب نہیں اپنی زد میں لئے ہوئے تھا۔ بارش کا مقابلہ کیا۔ ۶ ستمبر کو دریائے راوی کا پانی انتہائی سطح یعنی ساڑھے پندرہ فٹ کی بلندی تک پہنچ گیا۔ اور شیخوپورہ۔ سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ اور وزیر آباد کے اضلاع تباہ ہو گئے۔

تقریباً ۲۵ لاکھ ایکڑ اراضی سیلاب سے متاثر ہوئی۔ جہاں کے مواضعات چشم زدن میں چھوٹے چھوٹے جزیرے بن گئے تھے۔ ہزارہا گھر غرق ہو گئے۔ اور کثیر تعداد میں مویشی۔ غلہ۔ گھریلو سامان اور زراعتی آلات پانی میں بہ گئے۔ اس موقع پر حکومت پنجاب کے جوان انتہائی تیزی۔ جوش اور جانفشانی کے ساتھ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے میدان میں اتر آئے۔ انجینئروں اور سفر مینا کے فوجی جوانوں نے بھی انتھک کوششوں سے کام لیا۔ رائل پاکستان ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے فوری طور پر پرواز کر کے امداد بہم پہنچائی۔ دور دراز کے

Marfat.com

مواضعات میں اشیائے خورد و نوش اور ادویات ہوائی جہاز سے گرائی گئیں۔

نشتر آباد:۔ مقامی ڈپٹی کمشنر شیخ انوار الحق صاحب کے ایک سپاسنامہ سے ظاہر ہے۔ کہ جو گاؤں پہلے غازی آباد کے نام سے موسوم تھا۔ اور جس کے اندر تریسٹھ کنبے ایک سو دو گھروں میں رہتے تھے۔ اور سنہ ۱۹۵۹ء کے سیلاب میں برباد ہوا۔ اسے نشتر آباد کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ یہاں دس دس مربعہ کے ۱۳۸ پلاٹ بنائے گئے ہیں۔ دورِ جدید کے تقاضوں کے مدِ نظر پاس کیا گیا ہے۔ کہ وہ تمام رقوم جو ضلع سیالکوٹ کو انفرادی طور پر قائدِ اعظم ریلیف فنڈ سے اور بصورت دیگر قرضہ تقاوی گورنمنٹ سے ملی ہیں۔ مجموعی طور پر کوآپریٹو بنک میں جمع کر کے مشترکہ طور پر اس گاؤں کی تعمیر پر صرف کی جائیں۔ اور ان مکانوں کی تقسیم بذریعہ قرعہ اندازی کی جائے۔ اس تقسیم میں امیر و غریب کی کوئی تمیز نہ ہو گی۔

نشتر میڈیکل کالج:۔ یہ کالج زیرِ تعمیر ہے۔ اور گورنمنٹ نے اسی لاکھ روپے کی رقم اس کے اخراجات کے لئے منظور کی ہوئی ہے۔

میٹرنٹی بینیفٹ ایکٹ:۔ اس ایکٹ کی سنہ ۱۹۵۰ء کی ترمیم سے لازم کر دیا گیا ہے۔ کہ فیکٹریوں کے مالک یا قابض یا مینجر یا ٹھیکیدار اپنے ملازمین کو پوری سہولتیں مہیا کریں۔

مسلم مزارعین کے لئے قانون شریعت:۔ ایکٹ آبادکاری اراضیات سرکار مجریہ سنہ ۱۹۱۲ء ایکٹ مزارعین پنجاب مجریہ سنہ ۱۸۸۷ء اور پنجاب ایکٹ تنفع سنہ ۱۹۱۳ء میں ترمیمات کر کے صوبہ کی نو آبادیات اور دیگر اراضیات کے مزارعین کے حقوق پر قانونِ شریعت کا اطلاق کیا گیا۔

فوجی ٹیکسٹائل مل:۔ کالار (ضلع جہلم) کے مقام پر ایک فوجی ٹیکسٹائل مل ۱۰۴ ایکڑ زمین کے اندر کھولی جا رہی ہے اس پر ایک کروڑ روپیہ کے اصراف کا اندازہ ہے۔ اس مل میں زیادہ تر سابق فوجی ملازم رکھے جائیں گے۔

یونیورسٹی تحقیقاتی کمیشن:۔ فضیلت مآب سردار عبدالرب نشتر نے پاک پنجاب کے اندر اس کے فکری تعمیر جیسے مسئلہ کو ان اصولوں پر ڈھالنے کے لئے کہ جو نئے نصب العین اور مقاصد کے مماثل ہوں۔ اور تعلیمی نظام کی دوبارہ نشوونما والی سعی کی بنیادی طور پر اصلاح کر دینے کے اعتبار سے اور یہاں کے لوگوں کو ذہنی تعمیر کا رستہ دکھانے کی خاطر نو ممبران کی ایک یونیورسٹی تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا۔ جو بلا تاخیر اپنی رپورٹ آئندہ کے صحیح منصوبوں پر مرتب کرے۔ مگر آپ نے ارکان کمیشن کو زیادہ عجلت کو بروئے کار لانے سے بھی محتاط رہنے کو فرمایا۔ تاکہ کہیں اس کام کی کامل طور پر انجام دہی کو زک نہ پہنچنے پائے۔

اس کمیشن نے ایک جامع استفساریہ جاری کیا۔ جس کا مکمل متن حسب ذیل عنوانات پر مشتمل ہے۔

۱۔ یونیورسٹی تعلیم کے اغراض و مقاصد۔

Marfat.com

۲۔ تحصیل علم کا موجودہ معیار۔

۳۔ قبل از یونیورسٹی درجہ کے ایک واضح یونٹ کی تشکیل۔

۴۔ یونیورسٹی اور صوبہ کی ضروریات۔

۵۔ یونیورسٹی باڈیز اور افسران کے فرائض۔

۶۔ یونیورسٹی کے مابین اور مفصلات کے کالجوں اور لاہور کے کالجوں کے مابین تعلقات۔

۷۔ یونیورسٹی اور کالجوں کے عملہ کے گریڈ۔

۸۔ یونیورسٹی کی عام اور خاص تعلیم برائے۔

(الف) آرٹس اور سائنس کورس۔

(ب) پیشہ ورانہ کورس۔

۹۔ ترقی کی نئی لائنیں برائے۔

پنجاب زراعتی کالج۔

پنجاب کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی۔

ادویات و دندان سازی کے کالج۔

ہیلی کالج فار کامرس۔

پنجاب وٹرنری کالج۔

۱۰۔ انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی کے کالجوں اور اداروں کی تعلیمی اور تحقیقاتی سرگرمیوں کو صوبہ کی صنعتی ترقی کے رجحانات سے کیسے منسلک کیا جائے۔

۱۱۔ اسلامی قانون کا درجہ کیا ہونا چاہیئے۔

۱۲۔ ٹریننگ کالجوں کے سٹاف میں تجربہ کار ٹیچروں کو رکھنے کا مسئلہ۔

۱۳۔ اسلامی تعلیمات کن مضامین پر مشتمل ہونی چاہیئے۔

۱۴۔ امتحانات کے نظام میں اصلاحات۔

۱۵۔ ذریعۂ تعلیم و امتحان

۱۶۔ یونیورسٹی کی آمدنی کے بہترین مصرف پر مطلوبہ آراء۔

نئی وزارت: پنجاب اسمبلی کے دوٹرول نے پاکستان بنانے والی مسلم لیگ پارٹی کو بڑی بھاری اکثریت سے ووٹ دے کر برسر اقتدار لایا۔ جس کے نتیجہ میں مسلم لیگ پارلیمنٹری پارٹی

Marfat.com

نے سابق وزیر خزانہ و صدر پنجاب مسلم لیگ میاں ممتاز دولتانہ نے وزارت
مرتب کی۔ جو پنجاب کے وزیر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ نئی وزارت نے سماجی بہبودی اور
طویل میعاد والی سکیموں کی تکمیل کا کام شروع کر دیا۔ لیکن اس وقت پاکستانی سرحدوں پر ہندو
فوج کے اجتماع سے ہند و پاکستان کے افق پر جنگ کے بادل نمودار ہونے کے باعث سماجی بہبود
کی ترقیاتی سکیموں کو پس پشت ڈالتے ہوئے شہری دفاع پر توجہ مبذول کر دی گئی۔
مہاجرین کی آباد کاری :۔ سول سیکرٹریٹ لاہور کے کیبنٹ روم میں نئے وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد
خاں دولتانہ کی زیر صدارت صوبہ بھر کے تمام کمشنروں اور ڈپٹی کمشنروں کی کانفرنس اس غرض کے لئے
منعقد ہوئی۔ کہ ایک سال کے عرصہ میں مہاجرین کو اراضی پر عارضی مستقل بنیادوں پر آباد کرنے کے
بارے میں ذرائع و وسائل دریافت کئے جائیں۔ کانفرنس میں حکومت کے وزراء اور فائیننشل کمشنر
نے بھی شرکت کی۔

وزیر اعلیٰ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ نے اپنے مختصر سپاسنامہ میں کانفرنس سے خطاب کرتے
ہوئے مہاجرین کے مسئلہ کو ختم کرنے سے متعلق جسے آپ نے صوبہ کی مجموعی ترقی و تعالی کی راہ میں زبردست
رکاوٹ سے تعبیر کیا۔ اپنی حکومت کے مصمم ارادہ کا اظہار کیا۔ موصوف نے کہا۔ کہ جب تک ستر لاکھ مہاجرین
کو جو صوبہ کی تقریباً چالیس فی صدی آبادی پر مشتمل ہیں۔ اطمینان نصیب نہیں ہو جاتا۔ صوبہ پنجاب اقتصادی
ترقی والی سکیموں سے حقیقی طور پر متمتع نہیں ہو سکتا۔ جہاں آپ نے اضلاع کے اہلکاروں سے اپیل کی۔
کہ وہ اس کام کو تبلیغی سرگرمی اور مجاہدانہ جوش و خروش سے شروع کریں۔ وہاں آپ نے افسروں کو
یقین دلایا۔ کہ اس کام میں اپنی حکومت کا پورا پورا تعاون حاصل ہوگا۔

تحفظ مزارعین :۔ پنجاب کے ایکٹ تحفظ و بحالی حقوق ۱۹۵۰ء کے تحت جسے مئی ۱۹۵۰ء میں پنجاب کے
دفعہ ۹۲ (۱) کے گورنر فضیلت مآب سردار عبد الرب نشتر نے وضع فرمایا تھا۔ پنجاب کے بیس ہزار چھوٹے
بڑے دیہات میں زرعی زمینوں پر کام کرنے والے مزارعین کے حقوق کے تحفظ کے سلسلے میں موجودہ
قوانین پر سختی سے کاربند ہونے کے لئے عمل میں لایا گیا۔ اور یہ صوبائی مسلم لیگ کے اصلاح اراضی
کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں وزارت کا پہلا ٹھوس اقدام تھا۔

اس قانون سے کئی زرعی مزارع کو زمیندار سوائے چند خاص وجوہ کے زمین سے بے دخل نہیں
کر سکتا۔ ان وجوہ میں مزارع کو بٹائی ادا کرنے یا درست طریقے سے کاشت کرنے سے "لگان
ادا نہ کرو" کی مہم میں حصہ لینا یا زمین کی زرخیزی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنا

Marfat.com

...کو بے دخل کا دعوے کر سکتا ہے۔ جبکہ وہ خود یا اس کے بیٹے اس زمین کی کاشت ... مگر اس صورت میں زمیندار ۲۰۰ ایکڑ سے زیادہ رقبہ خود کاشت نہیں کر سکتا۔

ڈپٹی کمشنروں کو ہدایات دی گئی ہیں۔ کہ کسی مزارعہ کو اس وقت تک بے دخل نہیں ہونے دیا جائے۔ جب تک وہ ایکٹ کی مندرجہ وجوہ میں سے کسی ایک کے زمرے میں واضح طور پر نہ آتا ہو اسی طرح زمینداروں کی خود کاشت اراضی کے سلسلے میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ اس رعایت پر اندھا دھند عمل نہیں ہونا چاہیئے۔

قادر بخش رپورٹ:۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ نے اپنے پارلیمنٹری سیکرٹری ملک قادر بخش کو پنجاب کے ہر ایک ضلع کے نظم و نسق کی حالت کا صحیح اور مفصل جائزہ لے کر اس کے نتائج سے موصوف کے پاس ان کی ذاتی اطلاع کے لئے رپورٹ پیش کرنے پر تعینات کیا تھا۔

یہ اپنی قسم کا پہلا جائزہ تھا۔ جس کے متعلق اس صوبے میں کسی حکومت کی طرف سے کبھی احکام صادر ہوئے ہوں۔ اس سروے کا مقصد یہ تھا۔ کہ اضلاع میں انتظامی مشینری کے کام کی صحیح۔ مفصل اور حتی الوسع اصل کیفیت حاصل کی جائے۔ موصوف کے دستخطوں کے تحت ان کے گشتی مراسلہ میں جو تمام ڈپٹی کمشنروں اور پولیس کے سپرنٹنڈنٹوں کے نام جاری کر دیا گیا تھا۔ آنریبل وزیر اعلیٰ نے جس طریقہ سے جائزہ کو پارلیمنٹری سیکرٹری کے اس منصوبہ کے تحت اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں۔ دوسرے افسروں اور اپنی مرضی سے پبلک افراد سے مل کر پایۂ تکمیل تک پہنچانا مقصود قرار دیا تھا۔ اس کی وضاحت کر دی تھی۔ تاکہ ایسے نقائص کی اصلاح ہو۔ جو نظم و نسق میں موجود نظر آئیں۔

پارلیمنٹری سیکرٹری نے ذیل کے امورات پر رپورٹ کرنی تھی۔

(الف) آیا نظم و نسق اور عوام کے درمیان باقاعدہ تعاون اور باہمی ہمدردی کی بحالی کے لئے کوئی موزوں مشینری موجود ہے۔ اور ایسی مشینری سے کس حد تک اس مقصد کی تکمیل ہوتی ہے۔ انفرادی اضلاع میں موجودہ صورت حال کن اقدام کی طلب گار ہے۔

(ب) کام کی عام انجام دہی کے بارے میں کسی اضلاع کی جو خاص طور پر رشوت ستانی کے رسوائے عام ذرائع میں شمار کیا جاتا ہو کیا پوزیشن ہے۔ اور نگران افسر اس مسئلہ کو اگر کبھی پیش آئے۔ تو کس طرح ... تے ہیں۔

(ج) رشوت ستانی کی بدعت کا مقابلہ کرنے کے لئے کیسی دشواریوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے اور انسداد میں ٹھوس۔ اور جلد نتائج حاصل کرنا ممکن ہے۔ اور کس طرح ؟

Marfat.com

(د) کوئی سرکاری ملازم جس نے قابلیت اور دیانتداری سے سرکاری فرائض کی انجام دہی میں مخصوص شہرت حاصل کر لی ہے۔ وہ اس بات کا حقدار ہے۔ کہ قومی حکومت کی طرف سے اس کی خدمات باقاعدہ طور پر تسلیم ہوں۔ اور اس کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(ر) ضلع کے ایڈمنسٹریشن کے مختلف شعبوں میں قابلیت کا عام معیار اور اس معیار پر بُری طرح اثر انداز ہونے والے امور اگر کوئی ہوں تو ان کا اظہار کیا جائے۔

رشوت ستانی کا قلع قمع:۔ سرکاری محکموں میں سے رشوت ستانی کی بیخ کنی کرنے کی تحریک کو تیز کرنے کے لئے حکومت نے کچھ مراسلے تمام محکموں کے افسرانِ اعلیٰ۔ ڈویژنوں کے کمشنروں۔ ڈپٹی کمشنروں ڈسٹرکٹ اور سیشن ججوں اور لاہور کے ہائی کورٹ کے رجسٹرار کو بھیجے ہیں۔ یہ مراسلے محکمہ انسداد رشوت ستانی کی توسیع محکمانہ کارروائی میں تعزیرات کے نامناسب ہونے۔ افسروں کی ترقی ۵۵ برس کی مشروط ملازمت کے بعد سرکاری ملازموں کی ریٹائرمنٹ۔ افسروں کے چال چلن کے متعلق خفیہ رپورٹوں افسروں کی عام پارٹیوں کو ممنوع قرار دینے۔ ریسٹ ہاؤسوں میں ٹھیکیداروں کے تقرر۔ کاریں رکھنے اور سیاسی دباؤ سے تبادلے کرنے کے بارے میں ہیں۔

ان مراسلات سے حکومت بڑے افسروں کو ان کے ماتحت عملے میں بددیانتی موجود ہونے کی صورت میں ذمہ داری سے سبکدوش نہیں سمجھتی۔ جن افسروں کے خلاف بددیانتی کے زوردار الزامات ہوں۔ انہیں محکمہ انسداد رشوت ستانی کی درخواست پر بدل دینا چاہئیے۔ حکومت اس بات پر مزید زور دینا چاہتی ہے۔ کہ رشوت ستانی کے معاملات کو قانونی اور محکمانہ کارروائیوں میں باقی ہر چیز پر سبقت دی جانی چاہئیے۔ اور اگر ممکن ہو تو کارروائیاں روز کی روز ہونی چاہئیں۔ اور تاخیر کے معاملات عزت مآب وزیر اعلیٰ کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔

چھ سو روپے سے کم ماہوار تنخواہ پانے والے افسروں کو موٹر کاریں رکھنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئیے۔ اور کسی ملازم کو مکمل تحقیقات کے بغیر سیاسی وجوہات کی بنا پر نہ تبدیل کیا جائے۔

یوں تو ہر درجے کی ملازمتوں میں بددیانتی کا قلع قمع کرنا ضروری ہے۔ لیکن یہ بھی زیادہ ضروری ہے کہ اسے اعلیٰ درجے کی ملازمتوں میں سے بالکل نابود کر دیا جائے۔ کسی افسر کے فرائض میں یہ نہیں۔ کہ وہ سرکاری فرائض کے طور پر کسی بڑی شخصیت یا کسی دوسرے افسر کی ضیافت یا خاطر و مدارت کرے۔ جو بڑی شخصیتیں دورہ پر ہوں۔ تو انہیں ان کے اخراجات کے بل دئیے جائیں۔ اگر عوام میں سے خود کوئی اصحاب بڑے لوگوں کو دعوت پر بلانا چاہیں۔ تو ایسی پارٹیوں کے لئے ڈسٹرکٹ افسروں یا محکموں کے اعلیٰ افسروں کو مناسب

Marfat.com

منظوری حاصل کر لینی چاہیئے۔ اور ایسی پارٹیوں کو کامیاب بنانے کے لئے کوئی فنڈ فراہم نہیں کرنے چاہئیں۔

چونتیس لاکھ روپے کی معافی:۔ ستمبر ۱۹۵۵ء کے سیلاب سے اپر چناب۔ حویلی۔ لوئر باری دو آب۔ لوئر چناب اور رنگ پور کی نہروں کے بہت سے علاقوں کو نقصان پہنچ گیا تھا۔ لہٰذا حکومت پنجاب نے اس سال کی فصل خریف کے مطالبۂ آبیانہ و مالیہ میں تقریباً ۳۴ لاکھ روپے کی معافی منظور کی۔

صنعتی ترقی:۔ حکومت نے صنعتی ترقی کو تیز رفتاری سے سرانجام دینے کے بارے میں طے کیا ہے۔ کہ اس صوبے میں چھ سوتی کپڑے کے کارخانے۔ دو اُون سازی کے کارخانے۔ دو چینی کے کارخانے اور ایک سیمنٹ کا کارخانہ قائم کیا جائے۔

سوتی کپڑے کے کارخانوں میں سے دو بورے والا میں قائم کئے جائیں گے۔ اور ان کا انتظام حکومت کے ہاتھ میں رہے گا۔ دوسرے دو کارخانے تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے زیر اہتمام تھل ہی میں قائم کئے جائیں گے۔ ایک کارخانہ اپریٹو کے محکمے کو سونپا گیا ہے۔ یہ کارخانہ خانیوال میں قائم کیا جائے گا۔ پوسٹ وار ری کنسٹرکشن فنڈ کو ضلع جہلم یعنی کالا کے مقام پر۔ چھٹا کارخانہ دیا جائے گا۔ اون کے دو کارخانوں میں سے ایک ضلع کیمبل پور میں لارنسپور کے مقام پر کھولا جائے گا۔ اور دوسرا تھل میں قائم کیا جائے گا۔ یہ دونوں کارخانے بالترتیب کواپریٹو ڈیپارٹمنٹ اور تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے زیر اہتمام ہوں گے۔ چینی کے دو کارخانوں میں سے ایک ضلع لائلپور میں ہوگا۔ جس کا نظم و نسق حکومت خود کرے گی۔ دوسرا تھل میں تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ماتحت ہوگا۔ سیمنٹ کا کارخانہ تھل میں تھل ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے زیر اہتمام ہوگا۔

تھل میں بستیاں:۔ تھل میں نئی بستیاں بسانے اور زمین دینے کا کام تیز رفتاری سے ہو رہا ہے۔ عنقریب میں زمین لینے والوں کو تین سو چک مہیا کر دیئے جائیں گے۔ جن میں سے ۱۴۰ ہندوستان کے متعینہ علاقوں کے شہری مہاجرین کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ اور اتنے ہی چھوٹے مقامی زمینداروں کے لئے جن کی زمینیں پانی نے کھا لی ہیں۔ یا تھور و سیم وغیرہ سے خراب ہو گئی ہیں۔ یا دریاؤں کی زد میں آگئی ہیں۔ ۲۰ چک فوجی مہاجر خاندانوں کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ ۱۸ ان مزارعوں اور چھوٹے زمینداروں کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔ جو سرکاری کاموں کے لئے زمینیں لینے کی وجہ سے اجڑ گئے ہیں۔ اور ۵ چک عیسائیوں اور شیڈولڈ کاسٹس کے لئے مخصوص کر دیئے گئے ہیں۔

حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ آبادکاری کے دوران میں جو عنقریب ہونے والی ہے۔ تمام

Marfat.com

صوبے کے مہاجرین تھل میں زمین لینے کے مستحق ہوں گے

کی ملکیت تین سو یونٹ سے تجاوز نہ کرے۔ اور جو لوگ آباد ہونا چاہیں۔ انہیں جسمانی

چاہیئے۔ اور پنجاب میں خود کاشت کار ہونا چاہیئے۔ کسی چک کے لئے آباد ہونے والوں کی جو

ہوگی۔ اس میں ایسے کم سنوں اور بیواؤں کی بھی ۲۵ فی صد تعداد شامل کی جاسکے گی۔ جن کی ملکیت

متعینہ علاقے میں تین سو یونٹ سے زیادہ نہ ہو۔ اور جماعت کے صحیح و سالم لوگوں میں ان کے

ہوں۔ ہر آباد ہونے والے کو ایک شناختی کارڈ دیا جائے گا۔ صدر آباد ہونے والے مہاجرین میں

اضلاع اور پنجاب کی نو آبادیوں میں ایک قسم کے مہاجرین انتخاب کرکے جماعتیں بنائیں گے۔ اور

تھل میں آباد ہوں گے۔ انہیں ہندوستان کے متعینہ علاقوں میں اپنی چھوڑی ہوئی زمینوں کے

ترک کرنے ہوں گے۔

شیڈولڈ کاسٹس کے لوگوں کا انتخاب بھی ضلع افسران کے اسمبلی کے منتخبہ نمائندوں یا مشتول

منتخبہ نمائندوں کے مشورہ سے کریں گے۔ ان کے لئے زمیندار ہونا ضروری نہیں ہے۔ لیکن ان میں

اچھوتیوں اور سپاہیوں کو ترجیح دی جائے گی۔ جو غیر مسلموں کے چلے جانے سے اجڑ گئے ہیں۔

شراب کی ممانعت :۔ جن لوگوں کے پاس شراب کے پرمٹ ہیں۔ حکومت پنجاب نے ان پر ایک

پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ کوئی شخص طبی مقاصد کی بنا پر بھی شراب نہیں

سکے گا۔ جب تک اس کے پاس کسی سرکاری سول یا فوجی ڈاکٹر کا سرٹیفکیٹ نہیں ہوگا۔ اس سے

یہ سرٹیفکیٹ کوئی بھی رجسٹرڈ ڈاکٹر دے سکتا تھا۔

ادھر دیسی شراب کے ۳۷۳ ٹھیکے مستقل طور پر بند کرنے اور ۸۷ فی صد غیر ملکی شراب کے ٹھیکوں

تخفیف کرنے کی وجہ سے پنجاب میں شراب کی کھپت بہت حد تک گھٹ گئی ہے۔

محکمہ تعلیم پنجاب نے سماجی خدمت کے مرکزوں کے اجرا کے بارے میں ایک سکیم تیار کی ہے

تعلیم بالغان کی سکیم کے ایک حصے کے طور پر عمل میں لائی جائے گی۔ اور اس کا مقصد بالغوں کا

معیار زندگی بلند کرنا اور بہتر شہری بننا سکھانا ہے۔

اس سکیم کے مطابق تجویز یہ ہے۔ کہ اس قسم کے سماجی ذریعے اور سہولتیں وجود میں لائی

لائبریریاں۔ ریڈنگ روم سپورٹس کلبیں اور میوزیم ہیں۔ یہ چیزیں گورنمنٹ کے رفاہی محکموں

تعلیم بالغان کے منتخب مرکزوں کے ساتھ جاری کی جائیں گی۔ ان مرکزوں کا مقصد

سدھار ہے۔

Marfat.com

ان مرکزوں کا مقصد عام بیماریوں کے علاج. زراعت کے بہتر طریقوں. صفائی۔ مویشیوں کی دیکھ بھال۔ گھریلو صنعتوں۔ جنگلات لگانے کی اور دوسرے بہت سے سماجی اور ثقافتی کاموں کی تربیت دینے کا خاص انتظام ہوگا۔

تعلیمی ترقیات:۔ حکومت پنجاب کی مرکز کو بھیجی ہوئی سکیم بہت سے منصوبوں پر مشتمل ہے۔ جن کو عملی جامہ پہنانے کے لئے آیندہ چھ سال میں ۲۰ کروڑ روپے کی ضرورت ہوگی۔ سکیم میں پرائمری تعلیم کی توسیع پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ ہر سال ۱۲۰۰ نئے پرائمری سکول کھولے جائیں۔ ہر سکول کی عمارت کے لئے حکومت کو ۲۵۰۰ روپے خرچ کرنے پڑیں گے۔ ایک ہزار روپے اُس کے ضروری ساز و سامان پر لگے گا۔

مذکورہ سکیم کے مطابق آیندہ چھ سال میں ۳۰۰ نئے مڈل سکول ۷۲ ہائی سکول اور ۲ کالج کھولے جائیں گے۔ ان کے علاوہ یہ تجویز کیا گیا ہے۔ کہ خانہ داری اور فنی تعلیم کے لئے ایک زنانہ کالج لاہور میں۔ لڑکیوں کے لئے ایک ہاسٹل اور جسمانی تعلیم کے لئے ایک کالج بھی کھولا جائے۔

سکیم میں کھیلوں کے لئے ۲ سٹیڈیم۔ ۲ جمنیزیم۔ ۲۴ یوتھ ہاسٹل اور ۲ ٹکنیکی اور تجارتی سکولوں کے متعلق مفصل تجاویز بھی شامل ہیں۔

موجودہ سکولوں کی عمارتوں کی مرمت اور موجودہ مڈل اور ہائی سکولوں کے لئے سائنس کی تجربہ گاہوں کا سامان فراہم کرنے کے لئے بہت سرمائے کی ضرورت ہوگی۔

صوبے میں ایک نئی یونیورسٹی کے افتتاح کی تجویز ہے جس کی عمارتوں پر اندازاً ۵۹ لاکھ روپے لگیگا۔

صوبے میں فنون جمیلہ اور ثقافت کی ترقی پر بھی مناسب توجہ کی گئی ہے۔ سکیم میں ایک آرٹ گیلری راولپنڈی میں اور تمام ضروری شہروں میں ثقافتی مرکز جاری کرنے کی تجویز بھی شامل ہے مختلف کالجوں اور سکولوں کے سائنس کے طلباء کے استفادے کے لئے لاہور میں ایک اعلیٰ درجے کا سائنس میوزیم قائم کیا جائے گا۔ لاہور کے سوا کسی دوسرے بڑے شہر میں عام لوگوں کے لئے ایک عجائب گھر قائم کیا جائے گا۔

موروثی مزارعین کے لئے مالکانہ حقوق:۔

(۱) تمام ایسے موروثی مزارعین جو زمیندار کو سرکاری مواجبات کی رقوم کے علاوہ کوئی اور لگان نہ دے رہے ہوں۔ مالکان کو کسی قسم کا معاوضہ دیئے بغیر اپنی زمینوں کے مالک بن جائیں گے۔

Marfat.com

(۲) اگر موروثی مزارعین پیداوار کا کوئی حصّہ بطور لگان دے رہے ہوں۔ تو وہ اراضی کے اتنے حصّے کے مالک بن جائیں گے۔ جو ان کے حصّہ پیداوار کے مطابق ہوگا۔ اس کے لئے بھی انہیں کوئی معاوضہ مالک کو نہیں دینا پڑے گا۔

(۳) ایسے موروثی مزارعین جو لگان نقدی کی صورت میں ادا کر رہے ہوں۔ یا کچھ حصّہ نقدی کی صورت میں اور کچھ پیداوار کی صورت میں دے رہے ہوں۔ معاوضہ دے کر مالک بن جائیں گے۔ اس سلسلے میں حکومت معاوضہ کی رقم اور صورت کا تعین کرنے کے لئے قواعد وضع کرے گی۔ قانون میں یہ گنجائش رکھی گئی ہے۔ کہ معاوضہ ادا کرنے کے لئے حکومت موروثی مزارع کو روپیہ قرض دیدے۔ اور اسے بعد میں بقایاجات مالیہ اراضی کی شکل میں آسان قسطوں میں وصول کر لے۔

(۴) آیندہ کوئی موروثی مزارعت قایم نہیں ہوگی۔

(ب) مزارعین کے لئے زیادہ اراضی کا انتظام:۔

(۱) سوا ایکڑ سے زیادہ اراضی کے مالک کے لئے یہ ضروری ہوگا کہ وہ پچاس ایکڑ نہری زمین خود کاشت کے لئے رکھ کر باقی تمام زمین مزارعین کو کاشت کے لئے دے۔ جس تاریخ کو یہ ایکٹ نافذ ہوگا۔ اس سے تین ماہ کے اندر اندر زمیندار کو اس پر عمل کرنا پڑے گا۔

(۲) اگر سوا ایکڑ سے زیادہ اراضی کا مالک ایکٹ کے نفاذ کے وقت پاکستان کی فوجی ملازمت میں ہو۔ تو اسے ایسی ملازمت سے سبکدوش ہونے سے چھ ماہ کے اندر اندر مقررہ خود کاشت رقبہ سے زائد اراضی مزارعین کو لگان پر دینی پڑے گی۔

(۳) اگر کسی شخص کو جسے مذکورہ بالا ضمن کے تحت مزارعین کو اراضی دینے کا حکم ملا ہو۔ مناسب مزارعین نہ مل سکیں تو اس کے لئے لازم ہوگا کہ وہ اپنے ضلع کے حاکم مال کو درخواست دے۔ حاکم مال اس کے لئے مزارعین تلاش کرے گا۔ جب مزارعین دستیاب ہو جائیں تو مالک کے لئے ضروری ہوگا کہ انہیں فی الفور متعلقہ اراضی کا قبضہ دے دے۔

(۴) اگر کسی شخص کے پاس سوا ایکڑ سے کم اراضی ہو تو وہ تمام زمین خود کاشت کے لئے اپنے پاس رکھ سکتا ہے۔ اور اگر وہ خود کاشت کر رہا ہے تو اسے زمین کا کوئی حصّہ کسی مزارع کو نہیں دینا پڑے گا۔ مگر ۲۵ ایکڑ سے زائد زمین کو خود کاشت بنانے کے لئے وہ کسی موجودہ مزارع کو بے دخل نہیں کر سکے گا۔

(۵) خود کاشت کے لئے جو زمین زمیندار اپنے پاس رکھے وہ کسی باغ یا باغات یا کسی بنجر قدیم کے علاوہ

ہوگا۔ لیکن اگر زمیندار خود کاشت کے لئے زمین مخصوص کرنے کے بعد اس میں باغ لگا دے تو اس باغ کی زمین کو خود کاشت کی مقررہ حد کے علاوہ شمار نہیں کیا جاتے گا۔

(۶) زمینوں کو خود کاشت کیلئے مخصوص کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس زمین کو مالک خود ضرور کاشت کرے۔ ایسی مخصوص زمین مزارعوں کو دی جاسکتی ہے۔ تو ایسے مزارعوں کو مالک جب چاہے بے دخل کر سکے گا۔

(۷) اگر مالکِ زمین ایک دفعہ کسی زمین کو خود کاشت کے لئے چُن لے۔ تو وہ اُسے پھر نہ کسی اور زمین سے بدل سکتا ہے نہ اُس صورت میں مزید زمین حاصل کر سکتا ہے۔ جب وہ کسی اور کے نام منتقل ہو جانے کی وجہ سے اس کے پاس سے چلی جائے۔ لیکن اگر اس طرح مخصوص شدہ زمین یا اُس کا کچھ حصّہ سیم یا تھور کی وجہ سے ناقابلِ کاشت ہو جائے تو وہ اپنی ملکیت میں سے اپنے لئے اُتنی زمین اور لینے کا حقدار ہوگا جتنی ملا لینے سے کل قابلِ کاشت رقبہ پھر پچاس ایکڑ ہو جائے۔ سیم اور تھور کی زد میں آئی ہوئی جو زمین قابلِ کاشت ہو اُس کی بجائے مزید زمین حاصل نہیں کی جا سکیگی۔

(۸) مویشیوں اور گھوڑوں کی پرورش کے جو فارم حکومت کے تسلیم شدہ ہیں، اُن کی اراضی اس پابندی سے آزاد ہوگی اس قسم کے فارموں کی زمین اس سے قطع نظر کہ اس کا رقبہ کتنا ہے۔ مالک کے خود کاشت رقبے ہی میں شمار ہوگی۔ لیکن اس قسم کے فارم کے مالک کو فارم کی زمین کے علاوہ اور زمین رکھنے کا حق نہیں ہوگا خواہ اس فارم کا رقبہ ۵۰ ایکڑ سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

(۹) اگر کسی شخص کے پاس ۲۵ ایکڑ یا اس سے زیادہ زمین ہو تو اسے بحیثیت مزارع کوئی زمین نہیں دی جائے گی۔ اور کوئی مزارع ۲۵ ایکڑ سے زیادہ زمین اپنے قبضے میں بحیثیت مزارع نہیں رکھ سکے گا۔ حکومت کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کسی شخص یا اشخاص کے طبقے کو یا کسی زمین یا اراضیات کی قسم کو ان احکام و شرائط سے مستثنیٰ قرار دے سکے۔ مزید یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ باقبضہ اراضی کا مرتہن اور پٹہ دار نیز سرکاری اراضی کا مزارع انہیں شرائط کا پابند ہوگا۔ جیسے کہ مالک۔

(۱۰) لگان ادا نہ کرنے کی مہم میں حصّہ لینے کو ایسی جائز وجہ شمار نہیں کیا جائے گا۔ جس کی بنا پر کسی مجاز عدالت میں کسی مزارع کو بے دخل کرانے کی کوشش کی جا سکے۔

(ج) مزارعوں کے لئے بہتر شرائط :- کوئی مالک اب زمین کی پیداوار کے چالیس فیصد حصّے سے زیادہ لگان وصول نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی مزارع چالیس فیصد سے کم لگان دے رہا ہے۔ تو اُس سے لگان بڑھانے کا مطالبہ نہیں کیا جا سکے گا۔ کسی زمین پر جو بھی سرکاری مواجبات عائد ہوتے ہیں۔

Marfat.com

یعنی مالیہ۔ آبیانہ مقامی شرح اور دیگر محاصل (سوائے اس ٹیکس کے ... ...
ہے) وہ زمیندار اور مزارع کو اُسی تناسب سے مشترکہ طور پر ادا کرنے ہوں گے ... ...
کی پیداوار اُن میں تقسیم ہو گی۔ اس قاعدے سے کچھ معمولی مستثنیات بھی ہیں۔

اگر اس قانون کے نفاذ کے وقت مزارع سرکاری مواجبات کا کوئی حصّہ ادا نہ کر رہا ہو تو اُسے صرف ... تناسب سے سرکاری مواجبات کا حصّہ ادا کرنا ہوگا۔ جتنا اس کے حصّے میں اضافے کی وجہ سے اس ... ہوتا ہے۔ مزارع کو کسی بھی صورت میں سرکاری مواجبات کا ساٹھ فیصدی سے زیادہ حصّہ ادا کرنا نہیں پڑے گا۔ سرکاری مواجبات کا بوجھ وہ صرف اُسی حد تک اُٹھائے گا۔ جس حد تک اُس کے حصّے میں اضافہ ہوا ہو۔ جو وہ پہلے ہی ادا کر رہا تھا۔ مگر شرط یہ ہے کہ یہ حصّہ ساٹھ فیصد سے بڑھنے نہ پائے۔ جہاں مزارع اور مالک کا حصّہ مواجبات سرکار میں پہلے ہی ساٹھ اور چالیس فیصد مقرر تھا اور مزارع ساٹھ فیصد سے زیادہ ادا کرتا تھا۔ وہاں اب ساٹھ فیصد سے زائد ادائیگی کا بوجھ زمیندار کو اٹھانا ہو گا۔ جہاں مزارع اور زمیندار پیداوار کو دو تہائی اور ایک تہائی کی نسبت سے تقسیم کرتے تھے۔ وہاں بالعموم مزارع تمام سرکاری مواجبات کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوتا تھا۔ نئے قانون کے تحت وہ سرکاری مواجبات کی صرف دو تہائی ادا کریگا۔ باقی رقم زمیندار کو ادا کرنی پڑیگی۔

(د) مزارعت کی وراثت:۔ اگر کوئی ایسا مزارع جو زمین پر کسی مقررہ مدت کے لئے قابض نہیں ہے فوت ہو جائے۔ اور وہ زمین اس رقبے میں شامل نہیں ہے۔ جو زمیندار نے خود کاشت کے لئے مخصوص کی ہوئی ہے۔ تو وہ زمین مزارع کے نرینہ بچے کو مل جائے گی۔ جسے اُس نے تحریری طور پر نامزد کر دیا ہو۔ اگر ایسی نامزدگی موجود نہ ہو تو مزارعت متوفی کے سب سے بڑے نرینہ بچے کو ملیگی لیکن اگر متوفی مزارع کے اولادِ نرینہ نہ ہو تو حقوق مزارعت ختم ہو جائیں گے۔

تنسیخ جاگیرات:۔ مسودہ قانون تنسیخ جاگیرات پنجاب کی رُو سے قانون کے نفاذ کے وقت نقدی کی صورت میں جو جاگیریں دی جا رہی تھیں۔ وہ تمام کی تمام منسوخ ہو جائیں گی۔ لیکن جو جاگیریں فوجی خدمات کے عوض دی گئی ہوں یا مذہبی یا خیراتی اداروں کی خاطر ہوں گی انہیں منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس قانون کی رُو سے آیندہ جاگیر بخشی ختم کر دی گئی ہے۔

(ترمیم) انہار خورد پنجاب مصدرہ ۱۹۵۲ء:۔ اس قانون کی رُو سے حکومت شاہپور میں نجی ملکیت کی طغیانی کی نہروں کو بلا معاوضہ اپنی ملکیت میں لے سکیگی اور اُن کی جگہ ایک نہر بنا سکیگی۔ اس قانون کا اثر قریباً ...۵۲ ایکڑ رقبے پر ہوگا۔

Marfat.com

اوقاف بل :- قانون مسلم اوقاف پنجاب مصدرہ ۱۹۵۲ء کے اہم نکات حسب ذیل ہیں :-

(ا) بغیر کسی استثناء کے تمام املاک اوقاف پر حاوی ہونے والی شرائط اور تفصیلات کی لازمی رجسٹریشن۔

(ب) اوقاف کے صوبائی نگران بورڈ کے تحت متولیوں کے تقرر کی توثیق اور ان کے فرائض کی ادائیگی کی نگرانی۔

(ج) اوقاف کے متعلق تمام مقدمات کا تصفیہ اور متولیوں کی علیحدگی کے مقدموں کا فیصلہ ایک خاص اوقاف ٹریبونل کریگا۔ جس کے فیصلے کی اپیل ہائی کورٹ میں ہو سکے گی۔

(د) شریعت اسلامی کے مطابق فلاح عامہ اور ترقی کے مقاصد کے لئے وقف فنڈ کا استعمال۔

(ہ) اوقاف سے متعلق شریعت کے احکام کی خلاف ورزی کے جرائم کی سزا۔

(۱) **رجسٹریشن** :- اوقاف کو منظم کرنے کے لئے سب سے ضروری اقدام یہ ہے کہ صوبے کے طول و عرض میں وقف کی جائداد کا تعین اور اوقاف پر حاوی ہونے والی شرائط سے کماحقہ واقفیت حاصل کر لی جائے۔ مسلم اوقاف سروے ایکٹ پنجاب مصدرہ ۱۹۵۰ء اسی مقصد کے پیش نظر منظور کیا گیا تھا۔ اب یہ ایکٹ منسوخ ہو چکا ہے اور مسلم اوقاف ایکٹ پنجاب مصدرہ ۱۹۵۲ء مصدرہ کی دفعہ ۲۹ کے تحت ہر وقف کو اس کی جائداد کی تفصیلات اور انتظام کی شرائط صوبائی اوقاف بورڈ کے پاس درج رجسٹر کرانی ہوگی۔

(۲) **صوبائی اوقاف سپروائزری بورڈ** :- جب اوقاف کی املاک اور شرائط وغیرہ کا تعین ہو جائے تو دوسرا مسئلہ یہ ہوگا کہ شریعت کے احکام کے مطابق ان شرائط کی باقاعدہ تعمیل کا اہتمام کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے پنجاب کے مجلس قانون ساز کے مسلم ارکان ہر پانچ سال کے بعد اکثریت کے ووٹ سے پنجاب اوقاف بورڈ کے لئے ۱۲ ممبر منتخب کیا کریں گے۔ اس اکثریت کو اختیار ہوگا کہ وہ کسی وقت بھی ان ممبروں کی علیحدگی کی سفارش کریں۔

ایکٹ کی دفعہ ۱۲ کی رُو سے بورڈ کا اوّلین فرض اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ وقف کی آمدنی شریعت کے مطابق وقف کی شرائط کے تحت مقررہ مقاصد پر صرف ہو۔ بورڈ متولیوں سے آمدنی اور خرچ کے سالانہ میزانئے تیار کرائے گا اور وقف کی گمشدہ املاک کی بازیابی کے لئے بھی سعی کریگا۔

(۳) **عدالت اوقاف** :- جب کبھی بورڈ کسی متولی کو نااہل سمجھے اور اُسے ہٹانا چاہے یا یہ سوال پیدا ہو کہ کوئی جائداد وقف ہے یا نہیں یا وقف کی شرائط کا کوئی خاص مفہوم درست ہے یا نہیں تو ایکٹ کی

Marfat.com

دفعہ ۲۸ کی رُو سے ایک عدالت اوقاف اس مسئلے کا فیصلہ کریگی۔ اس عدالت کا صدر ہائی کورٹ کا کوئی جج ہوگا اور دیگر ارکان تجربہ کار جج یا وکیل ہوں گے۔ اس عدالت کے فیصلوں کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل ہو سکے گی۔

اس ایکٹ کی خلاف ورزی کے لئے جو سزا تجویز کی گئی ہے۔ وہ بھی یہی عدالت صادر کریگی۔

(۴) **اوقاف کی آمدنی کا استعمال:**۔ ایکٹ کی دفعہ ۱۴ کی رُو سے وقف کے تمام فنڈ شریعت کے مطابق وقف کے مقاصد پہ صرف ہونگے۔ اگر کچھ روپیہ بچے تو شریعت کے مطابق فلاح عامہ پر صرف کیا جا سکے گا۔

۵ **سزائیں:**۔ اس ایکٹ کی شرائط و احکام کی خلاف ورزی پر ایک سال قید یا ایک ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکیں گی۔ اس سزا کی اپیل بھی ہائی کورٹ میں ہو سکے گی۔

Marfat.com

حِصّہ دوم

درگاہیں

Marfat.com

مشائخ و درویش

سلاطینِ اسلامیہ کے زیرِ حکومت ہر عہد میں مشائخ عظام کا گروہ موجود رہا ہے۔ یہ لوگ حکومتِ وقت کی امداد سے بے نیاز اور عام سیاسی تحریکوں سے بے تعلق رہ کر محض اصلاحِ خلقِ خدا اور تبلیغِ دینِ مصطفےٰ میں مشغول رہا کرتے تھے۔ اگرچہ آج کل بنے ہوئے مشائخ کے اعمال و افکار کی وجہ سے تصوف بہت بدنام ہو گیا ہے۔

قدیم زمانے میں بھی جھوٹے درویشوں اور جعلی صوفیوں کی کمی نہ تھی جیسا کہ خود مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب کشف المحجوب سے ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک مخلص اور باخدا درویشوں کا تعلق ہے وہ ہر زمانے میں موجود رہے ہیں اور ان کی زندگی کے کارنامے اور ان کے افکار اسلامی تمدّن کے ہر طالب علم کی توجہ کے مستحق ہیں۔

میں اس مقام پر بخوفِ طوالت اس گروہ کی ابتدا اور نشوونما کے متعلق بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن اس قدر بیان کر دینا بے جا نہ ہوگا کہ یہ گروہ اصلی اور حقیقی اسلام کا علمبردار تھا اور عرب سے باہر نکلنے کے بعد اسلامی جماعتوں میں سے جس جماعت پر عجمی اور غیر اسلامی افکار کا سب سے کم اثر ہوا اور جس نے غیر اسلامی تمدّن کے اثرات کو بہت کم قبول کیا وہ درویشوں اور صوفیوں کی جماعت تھی اور یہی جماعت لاتعداد مصائب کا ہدف بننے کے باوجود اسلامی تعلیمات کی مبلغ رہی۔

کچھ مشائخ و درویشان کا جو پنجاب میں اپنے اپنے زمانہ کے اندر اپنے مشن کرتے رہے ہیں۔ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا مولد غزنی ہے۔ نسبت کے لحاظ سے آپ حسنی سید ہیں۔ کیونکہ ساتویں پشت میں آپ کا سلسلۂ نسب حضرت امام حسین علیہ السّلام سے ملتا ہے۔ عقائد کے لحاظ سے آپ امام ابو حنیفہؒ کے پیرو ہیں۔ اور اور انہیں امام اماماں اور شرفِ نفسہا وغیرہ علما مانتے ہیں۔

جلاب و ہجویر میں تو آپ مدت تک اقامت گزیں رہے۔ لیکن زندگی کا بیشتر حصّہ سیر و سیاحت میں بسر کیا۔ تمام اسلامی ممالک میں پھرے۔ ترکستان سے لے کر شام تک اور بحرِ قزوین سے لے کر سندھ تک سفر کیا۔ ازدواجی زندگی سے پرہیز اور دنیوی عیش و آرام سے کنارہ گیر رہے۔ البتہ "کشف المحجوب" میں ایک مقام پر ایک مجمل سی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ جوانی کے عالم میں آپ دامِ محبّت میں گرفتار ہو گئے تھے۔ اور ایک سال تک فراق کے درد و کرب میں تڑپتے رہے اور آخر بقولِ آپ کے نزدیک تھا کہ میرا دین تباہ ہو جاتے کہ اللہ تعالےٰ نے کمال لطف و کرم سے میری عزّت و آبرو کو بچایا اور میری دستگیری کی۔

داتا صاحب رحمت اللہ حضرت شیخ ابو الفضلؒ بن حسن ختلیؒ کے مرید تھے جو اپنے وقت کے مشہور صوفی بزرگ تھے۔ ان کے علاوہ بھی آپ نے بیشمار صاحب علم و کمال بزرگوں سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن کے تذکرے بالتفصیل کشف المحجوب میں پائے جاتے ہیں

کشف المحجوب آپ کے تجربات کا نچوڑ ہے اور شاہد ہے کہ آپ کو علم و ظاہر و باطن پر کس قدر عبور حاصل تھا۔ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ جس کا کوئی مرشد نہ ہو۔ اُس کو کشف المحجوب کے مطالعہ کی برکت سے گوہرِ مراد مل سکتا ہے

دارا شکوہ پسرِ شاہجہان بادشاہ جو ایک شہزادہ کے علاوہ صوفی منش عالم اور حضرت میاں میر صاحب کے خلیفہ بھی تھے اپنی تصنیف "سفینۃ الاولیاء" میں لکھتے ہیں کہ "خواجہ علی ہجویری" نے کئی ایک کتابیں تصنیف کی ہیں۔ مگر کشف المحجوب ان سب میں مشہور و معروف ہے۔ اور بلا شبہ ایک مرشد کامل کی حیثیت رکھتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ علمِ تصوّف پر فارسی زبان میں اس سے بہتر اور کوئی کتاب آج تک تصنیف نہیں ہوئی۔

اس کے علاوہ "نفحات الانس" کے مصنّف مولانا جامی رقمطراز ہیں کہ خواجہ علی ہجویری کی بلند پایہ تصنیف کشف المحجوب ہے۔ جو علم تصوّف میں بے مثال ہے۔ فاضل مصنّف نے بے شمار لطائف و

Marfat.com

حقائق اس کتاب میں جمع کئے ہیں۔

پروفیسر نکلسن نے کشف المحجوب کے گہرے اور عمیق مطالعہ کے بعد حضرت موصوف کی ان آٹھ کتابوں کا کھوج لگایا ہے جو آج بالکل ناپید ہیں۔ اس تحقیقات کی رُو سے کشف المحجوب آپ کی آخری تصنیف ہے۔ جو آپ کی زندگی کے آخری حصّے میں تصنیف ہوئی ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ محبوبِ الٰہی فرماتے ہیں کہ داتا گنج بخشؒ اور شیخ حسن زنجانیؒ دونوں ایک ہی مرشد سے بیعت رکھتے تھے۔ جب کہ شیخ حسن زنجانیؒ لاہور میں تھے۔ ایک دن مرشد نے آپ کو حکم دیا۔ کہ لاہور چلے جاؤ۔ آپ نے عرض کی وہاں حسن زنجانیؒ موجود ہیں۔ مگر مرشد سے جب دوبارہ وہی حکم صادر ہُوا تو آپ لاہور چلے آئے اور جس رات آپ لاہور پہنچے اُسی رات شیخ موصوف نے وفات پائی۔

داتا صاحبؒ نے لاہور میں قریباً ۲۸ برس مقیم رہنے کے بعد ۴۶۵ھ میں وفات پائی اور لاہور ہی میں مدفون ہوئے۔ بھاٹی دروازہ کے باہر ایک بارونق بازار کے اختتام پر مزار مبارک ہے۔ اس کے قریب ترین آپ کی تعمیر کردہ مسجد ہے۔ جوکہ اس میں شامل کردی گئی ہے۔ مزار اور مسجد دونوں پر زائرین اور معتقدین کا ہجوم لگا رہتا ہے۔ جمعہ اور جمعرات کو مجمع بہت زیادہ ہوتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں عقیدتمند دور و نزدیک سے مزار کی زیارت کے لئے آتے ہیں اور ہر سال صفر کے مہینہ کی انیس بیس تاریخ کو آپ کا عرس نہایت دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ اور طول و عرض پاکستان سے لاتعداد عقیدت مند خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے مزار مقدس پر حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت داتا گنج بخش صاحبؒ کا پورا نام علی بن عثمان جلابی ہے۔ مگر آپ زیادہ تر داتا گنج بخشؒ کے لقب سے مشہور ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدینؒ اجمیری نے مزار پر چالیس روز تک چلّہ کشی کی اور دینی و روحانی نعمتوں سے مالامال ہوکر واپس لوٹتے وقت مزار کی سمت منہ مبارک کرکے غریب نواز نے حضور کے مرتبہ عظمت کو اپنے نئیں بدیں الفاظ ظاہر فرمایا:۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

گنج بخش کا لفظ حقیقت کے اتنا قریب تھا کہ عوام نے اسے اپنا بنا لیا۔ اور ہر کسی کی زبان پر جاری و ساری ہو گیا۔

شاہ یعقوب زنجانیؒ صدر دیوان

سادات زنجان میں سے حضرت یعقوبؒ ایک متقی غلام سرور "جامعی بود میانِ علومِ ظاہری و باطنی"

Marfat.com

ان کے والد سید علی موسوی بھی ایک باخدا درویش تھے۔ ان کا سلسلہ نسب سولہ واسطے سے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملتا ہے۔ حصولِ علم ظاہری کے بعد باطنی تکمیل کے لئے سلسلہ جنیدیہ میں منسلک ہوئے۔ اس دور کے صاحبِ حال و قال بزرگوں میں شمار کئے جانے لگے۔ بہرام شاہ غزنوی کے عہد میں ورودِ لاہور ہوئے اور تبلیغ اسلام اور تصوّف کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور لوگوں کو آپ سے اس قدر عقیدت ہوئی کہ آستانہ عالیہ مرجعِ انام بن گیا۔ حتیٰ کہ حاکمِ لاہور طغرل شاہ بھی حلقہ ارادت میں شامل ہو گیا۔ جب خواجہ معین الدین حسن اجمیری قدس سرہٗ ۵۸۰ھ کے قریب تشریف لاتے اور مزار حضرت علی ہجویری پر چلہ کش اور معتکف رہے تو شاہِ یعقوب سے بھی ان کی ملاقات ہوئی اور دونوں بزرگ ایک دوسرے کی روحانی اور علمی صحبتوں سے محظوظ ہوتے رہے۔ تاریخ وفات شانزدہ رجب سنہ ۶۰۱ھ مطابق سنہ ۱۲۰۵ء ہے۔

مزار:۔ حضرت شاہ یعقوبؒ زنجانی کا مزار لاہور میں موجود ہے اور لیڈی ایچیسن ہسپتال کے متصل واقع ہے۔ ہسپتال کے صدر دروازہ اور سرائے رتن چند کے درمیان ایک گلی ہے جو مزار تک جاتی ہے۔ خشتی چار دیواری کے اندر چبوترے پر پانچ قبریں ہیں۔ جو قبر ذرا اُونچی ہے وہ آپ کی ہے۔ اور بقیہ چار میں سے ایک آپ کے فرزند کی اور دو آپ کے بھتیجوں کی ایک والدہ کی ہے۔ احاطہ میں اور بھی قبور ہیں۔ اور جانبِ غرب ایک چبوترہ بطور مسجد بنا ہوا ہے۔ پہلے اس مقام پر تین گنبدوں والی ایک مسجد تھی جو اب سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے تک قائم تھی۔

چار دیواری کے قدیم دروازے پر کاشی کاری نشانات اب تک موجود تھے۔ اور غور سے دیکھنے پر معلوم ہوتا تھا کہ اس پر باری تعالیٰ اور رسولِ خدا کے اسماء گرامی کے علاوہ خلفائے راشدین اور شاہزادگانِ مطہرین یعنی حضراتِ حسنین کے نام بھی کندہ تھے۔ لیکن حال ہی میں درگاہ کی مرمت کے دوران میں دروازہ پر بھی سفیدی پھیر دی گئی ہے اور کاشی کاری کے ان نقوش کو پوشیدہ کر دیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ چار دیواری دورِ مغلیہ کی تعمیر ہے۔ سید یعقوب زنجانی کے زمانے کی کوئی عمارت یہاں موجود نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دورِ مغلیہ میں لوگ آپکے مزار کے بہت معتقد تھے۔ تحقیقاتِ چشتی شاہد ہے کہ اس کے گرد دور دور تک قبریں عمارتیں اور مسجدیں تھیں جو سکھوں کے عہد میں برباد ہو گئیں۔ اب اس مزار کی ملحقہ زمین پر زنانہ ہسپتال اور سرائے رتن چند کی عمارات بنائی گئی ہیں۔ مزار کی چار دیواری کے شمالی جانب جہاں ہسپتال کے فیملی وارڈ ہیں اسلامی زمانہ میں لاہور کے قاضیوں کا قبرستان تھا جس کا اب نشان تک باقی نہیں رہا۔

Marfat.com

کیا سید حسین زنجانیؒ اور سید یعقوب زنجانی ہم عصر تھے

بیان کیا جاتا ہے کہ جب سید یعقوبؒ لاہور تشریف لائے تو آپ کے ہمراہ شاہ حسین زنجانیؒ، ابو اسحٰق زنجانی اور امام علی الحق سیالکوٹی بھی تھے۔ ان میں سے موخر الذکر بزرگ سیالکوٹ میں مدفون ہیں۔ ابو الحق زنجانی کے متعلق بجز اس کے اور کچھ معلوم نہیں۔ لیکن شاہ حسین زنجانیؒ کا معاملہ بڑا دلچسپ ہے۔ کیونکہ ایک طرف تو مفتی غلام سرور اور مولوی نور احمد چشتی ان کو صدر یعقوب زنجانیؒ کے ہمراہیوں سے بتاتے ہیں اور دوسری طرف مفتی صاحب امام شریعت و طریقت علی ہجویری المتوفی ۴۶۵ھ کے ذکر میں لکھتے ہیں۔ کہ جب ان کے مرشد ابو الفضل بن حسن ختلی نے ان کو لاہور جانے کے لئے کہا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہاں تو میرے پیر بھائی شاہ حسینؒ زنجانی موجود ہیں۔ وہاں میرے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ابو الفضل نے جواب دیا کہ مباحثہ کی ضرورت نہیں بلا توقف وہاں چلے جاؤ۔ جب مخدوم علی ہجویریؒ لاہور پہنچے تو اسی شب شاہ حسینؒ زنجانی فوت ہو گئے۔ اور بوقت صبح آپ شہر میں داخل ہوئے تو گروہ کثیر کو ایک جنازے کے ساتھ جاتے ہوئے دیکھا۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ شاہ حسین زنجانی کا ہے۔ یہ سن کر آپ پر مرشد کے فرمان کی حقیقت ظاہر ہوئی۔ آپ حکمتِ الٰہی پر دم بخود ہو کر اس گروہ میں شامل ہو گئے اور نمازِ جنازہ و تدفین میں شرکت کی۔

مخدوم علی ہجویری ۴۳۱ھ مطابق ۱۰۳۹ء میں لاہور آئے۔ اس لئے جو شخص اس وقت فوت ہو چکا ہو وہ کس طرح رونق افروز ہو سکتے ہیں۔ یہ امر حیران کن ہے کہ یہ دونوں باتیں مفتی غلام سرور مرحوم نے ایک ہی کتاب میں دو مختلف مقامات پر کس لئے درج کر دیں۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں باتوں میں سے ایک بات غلط ہے۔ جہاں تک شاہ حسین زنجانیؒ کے جنازے میں مخدوم علی ہجویریؒ کی شرکت والی روایت کا تعلق ہے۔ وہ قرین حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ اوّل تو یہ روایت بہت زیادہ مشہور ہے۔ اور امام طریقت مخدوم علی ہجویری کے ہر تذکرہ نگار نے اسے بیان کیا ہے۔ دوسرے یہ روایت بہت قدیم بھی ہے۔ اور اس کے سب سے قدیم راوی حضرت نظام الدین اولیاءؒ المتوفی ۷۲۵ھ مطابق ۱۳۲۵ء جیسے مسلّم درویش اور مقتدر صوفی ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ مخدوم مذکور کے زمانے سے دو اڑھائی صدی بعد بھی یہ روایت مشہور تھی۔ اور نظام الدین جیسے مقتدر اور باخبر درویش اپنی محفل میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ درویشوں کی معلومات عموماً ان کے مذہبی پیشواؤں سے ماخوذ ہوا کرتی تھیں اور نظام الدین محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت معین الدین چشتی کے خاندان میں سے تھے! اور جیسا کہ بیان ہو چکا ہے خواجہ اجمیری ۵۵۸ھ میں

Marfat.com

مزار سید حسینؒ سید یعقوبؒ کے ہمراہی اور ہم عصر ہوتے تو خواجہ اجمیری ان سب سے بھی ملاقاتیں کرتے اور ان کے خاندان کا ایک مقتدر درویش سید حسینؒ کو مخدوم علی ہجویری کا پیش رو نہ بناتا۔ بلکہ صحیح روایت یہ ہے جو خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے اپنی محفل میں بیان کی اور جو یقیناً انہوں نے اپنے بزرگوں سے سنی ہوگی۔ اس تمام بحث کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا گیا ہے کہ سید حسینؒ زنجانیؒ ۴۳۱ھ میں فوت ہوئے اور سید اسمٰعیل محدثؒ مفسر مخدوم علی ہجویری، شیخ حسام الدینؒ وغیرہ بزرگوں کی طرح آپ کا تعلق غزنوی دور سے ہے۔ لیکن اس امر کے متعلق کوئی شک نہیں معلوم ہوتا کہ سید حسینؒ اور سید یعقوبؒ اور غالباً ابو اسحاق زنجانیؒ بھی ایک ہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ کیونکہ سید زنجانیؒ کا مزار بھی لاہور میں چاہ میراں کے قریب موجود ہے اور مزار سید حسینؒ اور مزار سید یعقوبؒ کی تولیت اور مجاورت ایک ہی خاندان کے پاس ہے۔ جس کے افراد سید یعقوبؒ کی اولاد اور زنجانی سید کہلاتے ہیں۔ اس خاندان کے اکثر افراد عالم، فاضل درویش اور شاعر ہو گذرے ہیں۔

خلاصتہً یہ کہ سید حسینؒ زنجانی مخدوم مکرم علی ہجویریؒ کے پیر بھائی تھے۔ غزنوی دور میں رونق افروزِ لاہور ہوئے۔ مسعود غزنوی کے عہد کے آخری ایام میں ۴۳۱ھ مطابق ۱۰۴۵ء میں فوت ہوئے۔ انہیں کے رشتہ داروں اور یک جدیوں میں سے سید یعقوب زنجانیؒ بہرام غزنوی کے عہد میں غالباً ان کی تقلید میں تبلیغ اسلام کے لئے آئے جن کی اولاد مدتوں مشعلِ علم کو تھامے فضائے لاہور میں شریعت و طریقت کی ضیا پھیلاتی رہی۔ اور آج لاہور کے بے شمار دیگر علمی خاندانوں کے افراد کی طرح گمنامی اور اپنے سلف صالحین کے مقابلے پر جہالت کی زندگی بسر کر رہی ہے۔

حضرت میاں میر صاحبؒ

حضرت میاں میر صاحب قدس سرہٗ مرید اور خلیفہ شیخ خضر سیستانیؒ کے اور بزرگان سلسلہ قادریہ عالیہ میں سے ہیں۔ آپ کے قبلہ والد بزرگوار قاضی سائیں دتہ صاحبؒ کے چار لڑکے تھے۔ ایک قاضی بولن دوسرے قاضی عثمان اور تیسرے قاضی طاہر تھے اور چوتھے حضرت میاں میر صاحب تھے۔ یہ حضرت صاحب کمال مشہور ہیں۔ ان کا تولد شہر سیستان میں سال نو سو ستاون ہجری ہوا۔ وفات آپ کی ۱۰۴۵ھ واقع ہوئی۔ عمر آپ کی اٹھاسی سال کی اور قریب ساٹھ ۶۰ سال رونق افزائے لاہور رہے۔

اوّل میاں میر صاحبؒ نے تلقین عرفان طریقہ قادریہ اپنی والدہ ماجدہ بنام فاطمہؒ بنت قاضی قادن سے پایا۔ بعدہٗ بتلاش پیر دستگیر کوہستان سیستان میں پھرنا شروع کیا۔ چنانچہ ایک دن ایک جنگل بیابان میں گرم

Marfat.com

تنور دیکھ کر اور کچھ بھانپ کر تین شبانہ روز وہاں انتظار کے بعد شیخ خضر جو موسم گرما میں اس گرم تنور میں بیٹھ کر عبادت کرتے تھے اور جاڑوں میں ایک تختۂ سنگ پر جو متصل تنور کے رکھا تھا بیٹھ کر مشغولِ عبادت رہتے تھے ملاقات سے مشرف ہوئے اور بشرفِ بعیت سرفراز ہوئے۔ اور چند سال بعد حسب الاجازت پیر روشن ضمیر روانہ لاہور ہوئے۔

طریقۂ اوقات بصری میں حضرت میاں میر صاحبؒ تمام رات شب بیدار رہتے تھے اور حبس نفس یہاں تک حاصل کیا تھا کہ اکثر ایک دم یا دو دم میں تمام رات گزرانتے تھے۔ اور جب عمر آپ کی اسی برس کی ہوئی اور ضعف غالب آیا تو چار دموں میں رات بسر فرماتے تھے۔ اور اس امر کو حضرت ملا شاہ صاحب جو مرید میاں میر صاحب تھے بھی تصدیق فرماتے ہیں۔

کرامتیں حضرت میاں میر صاحبؒ کی لا تعداد ہیں۔ مختصراً چشم دیدہ از دارا شکوہ بادشاہ یہ کہ ایک روز حضرت میاں میر صاحبؒ باغ میں متوجہ یادِ الٰہی تھے کہ ایک قمری کسی درخت پر بیٹھی ہوئی کُوکُو کر رہی تھی کہ ایک صیّاد نے غلیلہ چلا کر قمری کو مار کر نیچے گرا دیا۔ اور اسے شکار حرام سمجھ کر چھوڑ گیا۔ دارا شکوہ حضرت کے حکم سے اسے اٹھا لائے۔ حضرت نے از روئے رحم اس مری ہوئی فاختہ پر دست مبارک پھیرا تو وہ زندہ ہو کر اُڑ گئی۔ اور پھر بدستور نغمہ کوکو ہوئی۔ وہ صیاد ناشاد کہ ہنوز باغ میں تھا۔ آواز اس کا سُن کر لوٹ آیا۔ اور پھر اس کے مارنے کا قصد کیا۔ حضرت نے منع فرمایا تو وہ باز نہ آیا۔ چاہتا تھا کہ ہاتھ اٹھا کر غلیلہ چلائے کہ یکایک اُس کے بازو میں درد اٹھی۔ غلیل زمین پر گر گئی اور خود بھی وہ زمین پر گر کر تڑپنے لگا۔ اُس شخص نے توبہ کر کے قسمیہ اقرار کیا۔ اور حضرت کی دعا سے صحیح طور پر تندرست ہوا۔

دارا شکوہ جو خلف شاہجہان بادشاہ ملا شاہ آپ کے مرید کا مرید تھا اور تعمیر روضہ عالیہ حضرت کی بھی اُس نے کی ہے۔ اپنی تصنیف سکینۃ الاولیاء میں لکھتا ہے کہ ایک دفعہ جب کہ شاہجہان بادشاہ بہ ہمراہی دارا شکوہ سوار ہو کر حضرت میاں میر صاحبؒ کی خدمت میں جا رہے تھے۔ تو بادشاہ نے اپنے بیٹے سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ اگر پیر تمہارا کامل ہے تو آج ہمیں بے موسم انگور کھلائے۔ جب دونوں حضرت کی خدمت میں پہنچے۔ تو حضرت نے بلا تکلف حجرہ سے ایک خوانچہ انگور تازہ کا بھرا ہوا لا دیا۔

حضرت مادھو لال حسین رحمۃ اللہ علیہ

شیخ پیر محمد نے جن کا تاریخی نام شیخ محمود اور جو خاص خادم حضرت مادھوؒ کے ہوئے ہیں [illegible]

تصنیف موسومہ حقیقت الفقراء میں یوں تحریر فرمایا ہے :۔

آپ کا نام مشہور ڈھڈا حسین ہے۔ اور ڈھڈا پنجاب کے راجپوتوں کی ایک ذات ہے۔ آپ کے والد کا نام عثمان اور آپ کی بیعت بخدمت جناب حضرت بہلول رضی اللہ عنہ کی ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۹۴۵ ہجری کی اور کل عمر تریسٹھ برس کی ہوئی ہے۔ دس برس کی عمر میں آپ کو پیر کامل ملے۔ بعد ازاں چھبیس برس تک بدرجہ کمال زہد و عابد رہے اور بقایا ستائیس برس آپ کے رندانہ میخواری میں گزرے اور آخر کار فوت ہوئے۔

فقر کے طالب کے لئے ان تین حروف کی تشریح میں فرماتے تھے کہ فؔ سے مراد ہے فرائض حق کا گزارنا۔ قؔ سے قناعت اور قربِ حق کو ڈھونڈنا اور رائے سے ریاضت اور رضا اور راء سے دل غیر خدا سے پھیرنا اور راہِ حق پانا۔ ان کی ایک اپنی دستاویز سے درویش کے پانچ حروف یوں منشرح ہوتے ہیں۔ دؔ سے مراد درد اور رائے ریاضت اور ریا کو چھوڑنا اور غیرِ حق سے رخصت ہونا۔ وؔ سے مراد وحدت اور یا سے تمکین ہونا۔ یکرنگ و یکدل رہنا اور شؔ سے شکرِ حق ادا اور شکایت سے لب بند رکھنا۔

درویشانہ زندگی میں مقام بابو پورہ جو اب باغبان پورہ کے نام سے مشہور ہے آپ زیادہ قیام فرما رہے ہیں۔ نورالدین جہانگیر بادشاہ کا اعتماد بخدمت حضرت حسینؒ کے بدرجہ کمال تھا۔ انہی کے حکم ہی سے مسمی بہار خان نے حضرت حسینؒ کے روزنامچہ کو خفیہ طور پر کتاب موسومہ بہاریہ کے نام سے تصنیف کیا تھا۔

معمولاً ایک دن حضرت نے شاہدرہ تشریف لے جانے پر ایک مصفا جگہ پسند فرما کر ایک چاہ کندہ کروانے اور سبزہ لگانے کی ہدایت اور فوتیدگی پر خود کو وہاں مدفون ہونے کو فرمایا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ حضرت شیخ مادھو قدس سرہٗ العزیز شاہدرہ کے ایک ہندو برہمن قبیلہ کے چشم و چراغ ایک بار بقصد آرائش شہر لاہور سے گزر کناں حضرت حسینؒ کی نظرِ فیضِ اثر میں مقبول اور مشرف بہ اسلام ہوئے۔ سولہ برس اپنے قبیلہ کے لوگوں کی پس و پیش کے بعد حضرت لال حسینؒ کے حضور میں مقام بابو پورہ جو اب باغبانپورہ کے نام سے مشہور ہے حضرت رہنے لگے اور بعدہٗ تا زیست متوجہ بدنیا نہ ہوئے۔ بسنت کے تہوار کی رنگینی انہیں پسند تھی۔ لہٰذا قبولِ اسلام کے بعد بھی منائی جانے لگی۔

ایک دفعہ جب شیخ مادھو کے والدین یکم ماہ بساکھ غسل گنگا پہنچے تو حضرت کی کرامت سے آنکھیں بند کرنے پر ایک قدم زنی میں راز ربانی سے خود کو بکنار گنگا دیکھ لیا۔ جہاں پر کہ بہ ہمراہی دیگراں غسل کیا۔ کچھ دیر بعد حسب الحکم حضرت کے مادھو ملازم راجہ مان سنگھ ہو کر دہلی چلے گئے اور مہماتِ دکن میں راجہ کے

Marfat.com

دشمنوں کو شکست دے کر پیر و مرشد کے پاس پہنچ گئے۔

حضرت حسینؒ کی وفات پہ اُن کی تصویر کو بغل میں لے کر رویا کرتے اور یہ شعر پڑھا کرتے

توشدی باوصالِ حق ہمدم ۔۔۔ مادھو را گذاشتی در غم

توشدی از جہاں نیاز و نعیم ۔۔۔ مادھو بے توشد بدرو و نیم

حضرت لال حسینؒ کی وفات کے ایک سال بعد عالم رویا میں حضرت مادھو کو الہام ہوا کہ حضرت حسینؒ فرماتے ہیں کہ آپ لاہور سے ہندوستان کی طرف جا کر راجہ مان سنگھ کی دوبارہ نوکری کر اور بارہ سفر کرکے پھر یہاں آ۔ تعمیل کی گئی اور راجہ کے مرجانے پر واپسی کی۔

اسی اثنا میں دریائے راوی میں سیلاب آیا اور پانی لال حسینؒ کے مزار تک چڑھ آیا۔ محمد صالح مرید قبر کو کھولا اور محض ایک گلدستہ گلہائے ریحان لٹکتا پایا۔ آواز بزبانِ حسین آئی کہ جناب الہٰی کی مہربانی سے میرا جسم گلدستہ بن گیا ہے اور یہی ہماری لاش ہے۔ بے سونگھے لے جاؤ اور مقام بابو پورہ میں دفن کر دو۔ جس کو میرے دیکھنے کی خواہش ہو۔ مادھو کہ اس سال میں آتا ہے دیکھے۔ مجھ میں اور اُس میں کچھ فرق نہیں۔ یہ راز محمد صالح نے سب دوستوں کو سُنایا۔ اور اس گلدستہ کی دوبارہ نماز ادا کی اور اسے باعزاز تمام لاکر جہاں اب مزار مقدس واقع ہے دفن کیا۔ جب حضرت کو تیرہ برس ہوئے گزر گئے۔ تو حضرت مادھو نے کمال اپنا ظاہر کیا۔ یعنی ہند سے آکر حضرت کے مزار پر بطور سجادہ نشین بیٹھے۔ اُس وقت قدرت الہٰی سے وہ ہم شکل حضرت حسین بن گئے۔ جو قدیمی دوست حضرت حسینؒ تھے وہ بھی یہی کہتے تھے۔ کہ حضرت حسینؒ نے دوبارہ جنم لیا ہے۔

حضرت مادھو کے فوت ہونے پر تمام دوستوں نے بجلوا ے تمام نماز جنازہ ادا کی اور ہم پہلوئے حضرت حسینؒ قبر ان کی نکالی اور وہاں فرشِ گل بچھا کر اس نازنین محبوبِ حسینؒ کو لٹا کر دفن کیا گیا۔

حضرت کی خانقاہ پر دو میلے ہوتے ہیں۔ ایک تو چراغوں کا میلہ اور دوسرا بسنت کا۔ چراغوں میلے کا تو یہ حال ہے کہ دور و دراز سے بے شمار لوگ ریل گاڑیوں میں مائل زیارت ہو کر آتے ہیں اور اس قدر وسعت باغ شالامار کے وہاں قدم رکھنے کی جگہ نہیں رہتی۔ بوٹے بوٹے کے نیچے ناچ و رنگ ہوتا ہے اور ایک دن اور ایک رات زائرین و حاضرین کی کثرت کا یہ حال ہوتا ہے کہ مقام خانقاہ پر اور وہاں سے تا بازار انارکلی اس قدر اژدہام مخلوق کا ہوتا ہے کہ "شنیدہ دیدہ" علیٰ ہذا القیاس بسنت کے روز بھی تل پھینکا زمین پر نہیں گرتا۔

Marfat.com

حضرت شاہ محمدؒ غوث صاحب رح

آپ حضرت قدیمی ساکن پشاور سید حسنؒ کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کے جدِ امجد (دادا) سیّد عبداللہ گیلان سے آئے اور تمام ملکوں کی سیر کر کے ساکن پشاور ہوئے۔ حضرت شاہ محمد غوث صاحبؒ نے بھی تمام سابقہ ہندوستان میں سیر فرمائی اور حضرت شاہ دولہ اور دیگر صدہا بزرگان وقت کی خدمت سے فیضیاب ہوئے۔

حضرت شاہ محمدؒ غوثؒ سلسلۂ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے اور آپ کو اجازت تلقین سلسلہ عالیہ چشتیہ و نقشبندیہ میں بھی تھی۔ آپ کی مشہور کرامات میں جبکہ دو شخص ایک گونگے اور ایک اندھے نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر جناب الٰہی سے شفا طلب دعا کروانے کے لئے نیازمندانہ عرض کی تو اندھا جناب کا دست مبارک آنکھوں پر رکھے جانے پر بینائی پا گیا اور گونگے کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ کلمہ پڑھ۔ تو اُس نے اسی وقت کلمہ شریف پڑھ دیا۔ وفات شاہ محمدؒ غوثؒ صاحب کی ایک ہزار سنتر ہجری میں واقع ہوئی مزار آپ کا دہلی دروازہ اور اکبری دروازہ کے مابین واقع ہے۔

حضرت بی بی پاکدامناں رحمۃ اللہ

یہ چھ بی بیاں ایک جناب مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ کی صاحبزادی ہمشیرہ جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی موسوم باسم رقیہ المشہور بی بی حاج اور پانچ صاحبزادیاں حضرت عقیل برادر حضرت علی المرتضیٰ علیہ السلام کی۔ جن کے نام یہ ہیں حضرت بی بی تاج، حضرت بی بی حُور، حضرت بی بی نور، حضرت بی بی گوہر، حضرت بی بی شہباز ہمشیرگان حضرت مسلمؒ حضرت بی بی رقیہ المشہور بی بی حاج صاحبہ منکوحہ جناب امام مسلمؒ تھیں۔

کہتے ہیں کہ جب جناب امام ہمام سیّد امام شاہ کربلا غریب ثم حفا یعنی حضرت سیّد الکونین امام حسین رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے روانہ جسب الطلب کوفیاں ہوئے تو یہ بیبیاں بھی ہمرکاب تھیں۔ نہم ماہ محرم الحرام کو جناب امام ہمامؒ نے حسبِ ایمائے باطنی جناب مرتضوی کے ان چھ بیبیوں کو حکم فرمایا "تم یہاں سے چلی جاؤ"۔ انہوں نے عرض کی کہ امام حسینؓ کو وہ چھوڑ کر کہاں جائیں اور اگر ایسا کریں

Marfat.com

تو بروزِ قیامت بی بی فاطمہؓ کو کیا مُنہ دکھلائیں گی۔ آپ نے فرمایا کہ اگر ... مرتضوی ایسا ہی ہے۔ مراقبہ کر کے دیکھ لو۔ ناچار بیبیوں نے عرض کی۔ اچھا ہم تابعدار ہیں ... چلی جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہند جانے کو ارشاد ہوتا ہے۔ پھر انہوں نے عرض کی کہ ہمارے ... فرزند آپ کے پاس رہیں تاکہ آپ کے قدموں پر شہادت پائیں۔ آخر بعد ردو کد حضرت نے قبول ... اور بیبیاں وہاں سے روانہ سابقہ ہند ہوئیں۔ دوسرے روز واقعہ ہائلہ جانگداز شہادت جناب ... مظلوم کا سُنا۔ بہت گھبرائیں مگر بخیالِ تعمیل حکم چلی آئیں۔ حتیٰ کہ لاہور آ پہنچیں۔ اور یہاں بمقام خانقاہ اُس وقت ایک ٹیلہ تھا اس پر آ ٹھہریں۔ اس زمانہ میں گردو نواح اس مقام کے کوئی کوٹھی ٹھٹھی یعنی بستی راجوں کی تھی۔ جب یہ بیبیاں یہاں پہنچیں تو بمجردِ برکت قدوم میمنت لزوم حضرت اہل بیت رسولؐ کے ان راجوں کے آتشکدے سرد ہو گئے اور بتوں میں فتور اور خلل پڑ گیا۔ تو انہوں نے جوتشیوں سے باعث اس تھلکہ کا پوچھا۔ سب نے سوچ بچار کر کے کہا۔ کہ یہاں کوئی عرب ترکِ اولاد رسول اللہؐ سے آئے ہیں۔ یہ ان کی برکت کا اثر ہے۔ انہوں نے بعد دریافت حال ان کی طلب کے واسطے ملازم بھیجے۔ اس امر سے یہ بیبیاں حیران ہوئیں کہ الٰہی ہم رسیدہ ستم ہیں۔ اوّل جدائی برادران اور واقعہ کربلا ہوا اور پھر ملک بیگانہ حتیٰ کہ کوئی ہماری بولی بھی نہیں سمجھتا۔ اس لئے آپ ان کے پاس تشریف نہ لے گئیں۔ اس پر سردار نے ولیعہد کو بھیجا کہ یا تو اپنے ہمراہ ان کو لانا یا اپنی قلمرو سے نکال آنا۔ نام اس راجہ کا برما تری تھا اور بعضوں کے نزدیک مہا برن اور اس کے بیٹے کا نام بکرماسہائے

راوی کہتا ہے۔

جب یہ بی بی صاحبان تشریف لائی تھیں تو اُس وقت سات سو چار آدمی ولی اللہ حافظ قرآن ان کے ہمراہ تھے۔ جب وہ کنور حضرت کے پاس آیا اور حکم راجہ کا سنایا۔ تو آپ نے پہلے بمنت و سماجت فرمایا کہ بابا ہم غریب ہیں۔ مسافر ستم رسیدہ اور بے خانماں ظلم کشیدہ ہیں اور از حد بیکس ہیں۔ ہمارے ... ہم کو تکلیف نہ دو۔ اگر تم ہمارے رہنے سے ناراض ہو تو ہم چلی جاتی ہیں۔ اور ماسوا اس کے ہمارے مذہب میں ستر داری کا حکم بتاکید اللہ جاری ہے اس واسطے ہم راجہ تک نہیں جا سکتیں۔ اُس نے ... میں مجبور ہوں۔ راجہ صاحب کی طرف آپ کو لے جانے پر مامور ہوں۔ آخر بی بی صاحبہ کلاں نے ولی ... اپنے پاس طلب کیا اور ایک نظر توجہ سے اُس کو دیکھا وہ تاب نہ لا کر زمین پر گر پڑا۔ جب ... آیا تو رویا اور حضرت کے قدم مبارک پر گر کر درخواست تعلیم و تلقین دینِ اسلام کی ... مسلمان ہوا۔ جب یہ خبر راجہ کو پہنچی تو وہ نہایت متردد ہوا۔ تاہم ...

Marfat.com

بی بی صاحبان بہت خائف ہوئیں اور جناب الٰہی میں عرض کی کہ یا اللہ ابھی خوف حادثہ کربلا ہمارے دلوں سے نہیں گیا کہ یہ دوسرا حادثہ عظیم برپا ہوا ہے۔ ہم چاہتی ہیں کہ ہم بے پردہ ہو جائیں۔ یاالٰہی زمین کو حکم دے کہ ہم کو امان دے۔ یہ دعا ان کی قبول ہوئی اور اسی وقت زمین میں شگاف ہو گیا۔ اور تمام بیبیاں اس میں سما گئیں۔ اور پوشیدہ ہونے سے پہلے بہت اشخاص ہمراہیاں کو آپنے رخصت عنایت کی۔ اور فرمایا کہ اپنے اپنے وطنوں کو چلے جاؤ۔ چنانچہ وہ اتباعاً للحکم چلے گئے اور صرف چار حافظ جن کے نام یہ ہیں۔ ابوالفتح۔ ابوالفضل۔ ابوالمکارم۔ عبداللہ حضرات کی خدمت میں باقی رہے۔ اور قبریں ان کی قبر بوی تنوری کے غرب رویہ موجود ہیں اور وہ بھی آپ کے ساتھ ہی زمین میں سما گئے۔ جب اس کنور نے یہ کرامت ان کی دیکھی تو صدق دل سے فقیر ہو گیا اور یہاں مجاور ہو بیٹھا۔ اُس وقت حضرات بیبیاں کے دوپٹوں کے پلے بر روئے زمین نظر آتے تھے۔ اس نے انہیں نشانیوں پر قبور بنائیں۔ چند روز وہ پلے نظر آتے رہے پھر وہ بھی ناپید ہو گئے۔ جب کفار نے یہ کرامت دیکھی تو دم بخود ہو گئے اور کئی ایک ایمان لے آئے۔

مشہور ہے کہ جب وہ کنور مسلمان ہو گیا تو بی بی صاحبان نے ان کا نام عبداللہ رکھا اور بعد چندے وہ عبداللہ بنام بابا خاکی معروف ہو گیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اس کا نام محمد جمال رکھا گیا تھا۔ الغرض اس کی اولاد اب تک مجاور خانقاہ عالیجاہ ہے اور راجپوت کہلاتی ہے۔

حضرت بیبیاں کے چار سو سال تک راجہائے ہنود ٹک الملک رہے اور ان راجوں کا دارالخلافت ان ایام میں شہر متو ہر پور علاقہ دہلی تھا۔ بعد اس کے سلطان محمود غزنوی نے یہاں آ کر حضرات کا ذکر سنا اور ارادت قلبی سے چار دیواری پختہ اور خانقاہ میں چند دالان تعمیر کرائے۔ بعد ازاں بعہد اکبر بادشاہ بہت عمارات تیار ہوئیں اور قبرستان بھی مقرر ہوا۔

حضرت شاہ خیرالدین ابوالمعالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بموجب کتاب موسومہ سفینۃ الاولیاء مصنفہ دارا شکوہ حضرت دہم ماہ ذالحجہ بروز عید الضحیٰ بروز دوشنبہ ۹۰۶ھ کرمانی سید خاندان میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا اسم گرامی سید رحمت اللہ بن میر سید فتح اللہ ہے۔ اور آپ عہد اکبر و جہانگیر و شاہجہان میں حضرت میاں میر صاحبؒ کے ہم عہد ہوئے ہیں اور واقعہ وفات آپ کا سولہویں نو ماہ ربیع الاول ۱۰۲۵ھ میں ہوا ہے۔

Marfat.com

حضرت نے اپنا مقبرہ واقع موجودہ دل محمد روڈ پہ اپنی حینِ حیات بنوانا شروع کیا تھا ہنوز تکمیل پذیر نہیں ہوا تھا کہ حضرت فوت ہو گئے۔ بعد میں محمدؒ باقر صاحب نے تکمیل پذیر کروایا۔ مقبرہ کی مغربی جانب ایک عالیشان مسجد حضرت نے خود بنوائی تھی۔ بعہدِ سکھاں غوثی خان توپ خانہ والا نے اسے دوبارہ تعمیر کرایا اور سفیدی مقبرہ کی بھی کرائی۔ وہ پنجرہ چوبی جو مقبرہ کے اندرونی چاروں طرف بنا ہوا ہے وہ نورِ الیمان والا لگے زنی زین فروش نے بنوایا تھا۔

اس مقبرہ میں ہمیشہ سے کبوتر رہتے ہیں۔ اور وہ اوّل یہاں کوثر شاہ محمدؒ درویش برقعہ پوشؒ نے جو صاحبزادہ کلاں حضرت کے تھے رکھا۔

اس احاطہ کی چار دیواری میں ایک جگہ دو قبریں خام حضرت امام جعفر و حضرت امام صادق کی ہیں یہ قبریں عہدِ سلطان محمود غزنوی کی ہیں۔ ذکر ان کا یہ ہے کہ یہ شہید ہیں۔ سر ان کا کافروں نے کاٹ لیا۔ دھڑ ان کا لڑتا لڑتا یہاں تک آ گیا۔ تو کسی نے کہا دیکھو کیا تعجب ہے کہ بے سر بدن چلے آتے ہیں۔ یہ سنتے ہی آپ گر گئے اور یہی ان کی قبور ہیں۔

دارا شکوہ کی سفینۃ الاولیاء اور تذکرۃ العارفین میں درج ہے کہ ملا نعمت اللہؒ برادرِ حضرت ملا شاہ صاحب (مرشدِ دارا شکوہ) ایک روز بخدمت حضرت شاہ ابو المعالیؒ کے تشریف لائے۔ اُسی وقت ایک خادم حضرت کا ان کی خدمت میں ایک بہت عمدہ تسبیح لے کر حاضر ہوا۔ اور حضرت کو بطور نذر دی۔ ملا نعمت اللہ شاہؒ صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ اگر یہ حضرت ولی کامل صاحبِ کشف ہیں تو یہ تسبیح مجھ کو عطا کریں گے۔ چنانچہ بوقت رخصت حضرت نے اُن کو پاس بلایا اور فرمایا کہ یہ تسبیح لے لو۔ تمہاری نذر ہے اور اس پر درود شریف پڑھا کرو کہ ثواب اعظم پاؤ گے۔ دوسرے یہ ملا شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں۔" ایک روز میرے دل میں خیال گزرا۔ کہ میں دل و جان سے معتقد حضرت غوث الاعظمؒ کا ہوں۔ آیا غوث الاعظمؒ بھی میرے اس اعتقاد سے واقف ہیں یا نہیں۔ اس پر میں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بیابان لق و دق ہے اور اس میں میں اکیلا سر برہنہ کھڑا ہوں۔ اتنے میں حضرت غوث الاعظم تشریف لائے ہیں اور مجھے ایک دستار سفید عنایت فرمائی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ اے ملا شاہؒ! ہم تمہارے حال سے بے خبر نہیں بلکہ تمہاری اس وقت کی برہنگی سے بھی واقف تھے۔ اس لئے ہم نے تم کو دستار عطا کی ہے۔ جب صبح ہوئی اور میں گھر سے باہر نکلا تو ایک خادم نے بتایا کہ حضرت شاہ ابو المعالی صاحبؒ نے مجھے یاد فرمایا ہے اور جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شاہ ابو المعالی صاحبؒ نے ایک دستار سفید مجھ کو عطا فرمائی اور فرمایا کہ یہ وہی دستار ہے جو رات کو حضرت غوث الاعظم نے آپ کو بخشی تھی۔"

Marfat.com

حضرت میراں سید محمد شاہ موج دریا بخاری قدس سرہ

حضرت محمد شاہ بن سید صفی الدینؒ کلاں المشہور موج دریا بخاری اولاد حضرت میر سید جلال الدین المشہور بمیر سرخ ہیں۔ اپنے آبا کی طرح اوچ میں تشریف فرما تھے جبکہ چتوڑ گڑھ کے قلعہ کی فتح کے لئے اکبر بادشاہ نے نجومیوں سے مشورہ طلب کر کے آپ کی خدمت میں سانڈھنی سوار بھیج کر عرض معروض پہنچائی۔ کہ حضور موقع پر تشریف لا کر امداد فرمائیں۔

حضورؒ نے سانڈھنی سواروں کو واپس بھیج دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں کے واپس اپنے لشکر میں داخل ہوتے وقت ایک سخت آندھی کے آ جانے سے سب چراغ بجھ جائینگے اور جہاں محض ایک ہی جگہ ایک چراغ روشن دکھائی دے۔ وہ لوگ حضور سے ملیں۔ بادشاہ اکبر بابہمہ ارشاد گرامی کی تعمیل میں خود حاضر ہوئے حضورؒ کے دعا فرمانے پر قلعہ فتح ہو گیا اور حضورؒ نے بادشاہ کے متواتر معروضات کی بنا پر لاہور رہنا قبول کر لیا۔ جاگیر مقرر کی گئی مگر اس کی تمام آمدنی فقراء و مساکین کی خدمت میں صرف کر دیتے تھے۔ اور لنگر حضرت کا تین جگہ تقسیم ہوا کرتا تھا۔

اکبر بادشاہ نے ان کا مقبرہ انارکلی بازار کے وکن کی جانب خود بنوایا۔ اس مقبرہ میں گیارہ قبریں ہیں۔ ایک تو خود حضرت کی اور دو دونوں صاحبزادوں کی کہ سید صفی الدینؒ اور سید بہاء الدین تھے۔ اور یہ دونوں حقیقی بھائی ہیں۔ اور تیسری قبر سید عبدالرحیمؒ بن سید صفی الدین نبیرہ حضرت کی اور دو قبریں ان کے دونوں صاحبزادوں کی اور دو ان کی دونوں زوجہ کی زنانی قبریں ہیں اور پانچ قبریں اور نبیرہ ہائے حضرت کے اندرون روضہ کے واقع ہیں۔

حضرت محمد اسمٰعیل صاحب رحمۃ اللہ المشہور میاں وڈا

یہ خانقاہ شالامار باغ کے نزدیک واقع ہے۔ اس خانقاہ میں چار قبور مشہور مفصلہ ذیل کی ہیں۔ ایک، حافظ محمد اسمٰعیل صاحبؒ المشہور میاں وڈا کی۔ دوسری حضرت جان محمد صاحبؒ کی۔ تیسری حضرت نور محمد صاحبؒ کی اور چوتھی میاں حافظ محمد صالحؒ کی۔

حضرت حافظ محمد اسمٰعیل صاحبؒ المشہور بڑے میاں، بڑے ولی کامل اور صاحب نام مشہور ہیں۔ شانداد

Marfat.com

ان کا سہروردیہ اور وطن قدیمی موضع ترکراں علاقہ پوٹھوہار میں ... فتح اللہ بن عبداللہ خان بن سرفراز خان جن کا بھائی شہنواز خان بڑا معزز اور ... میں آبا و اجداد میاں وڈا صاحب کے کاریہ زراعت کیا کرتے تھے۔ مگر میاں فتح والد ان کے صاحب باطنی تھے۔ جن کا مزار موضع جہیہ میں لب دریائے چناب واقع ہے۔

میاں وڈا صاحب ۹۹۵ھ میں تولد ہوئے۔ بعد اس کے ان کے والدین موضع لنگر مخدوم عبدالکریم لبِ دریائے چناب آ کر رہے۔ پانچ سال کی عمر میں میاں وڈا صاحبؒ کو مخدوم عبدالکریم عارفِ کامل تحصیلِ علمی سے لئے کیا گیا۔ جہاں کہ بالغ ہو کر آپ نے استادؒ کی از حد خدمت کی۔ اور استاد کی طرف سے ... کے لئے خدمتِ آسیاسائی مقرر ہوئی۔ ایک دن آٹا وقت پر نہ پہنچ سکنے پر استاد نے ایک طالب علم کو وجہ کے معلوم کرنے کو بھیجا۔ تو اس درویش نے بمقام مسکونہ میاں وڈا صاحب پہنچ کر مشاہدہ کیا کہ میاں ... مشغول بہ تلاوت قرآن شریف ہیں اور چکی خود بخود بلا امداد غیرے قدرت الٰہی سے بمونہ قدرت ... ہو کر پھر رہی ہے۔ یہ رپورٹ ملنے پر حضرت مخدوم عبدالکریم صاحبؒ خود موقع پر پہنچ کر متعجب ہوئے ... کی آسیاسائی کی تکلیف کو تکلیف عالم الغیب تصور کر کے موقوف کیا اور فرمایا کہ میاں صاحبؒ تمام ... تحصیل علوم رہا کریں اور فقط دو وقتہ دودھ ان کے مویشیوں کا دودھ کراں کے ہاں پہنچا دیا کریں۔ ... اس خدمت کو بجا لاتے رہے۔

ایک دن مخدوم صاحب اپنے کوٹھے پر بیٹھے ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ میاں وڈا صاحب کے سر پر ... بلند مجمع ظروف شیر اُٹھایا ہوا چلا آتا ہے۔ اُس وقت اُن کو باعزازِ تمام بلا کر فرمایا۔ کہ آپ ولی کامل ہیں۔ اور چونکہ رشتہ شاگردی اور اُستادی میں تکلیف عائد ہوتی ہے۔ اس لئے مناسب ... کہ آپ وہاں سے تشریف لے جائیں۔ مرشد کے اشارہ پر آپ لب دریائے چناب جہاں ایک درخت ... سایہ فگن تھا آ کر بیٹھ گئے۔ طالب علم آنے شروع ہوئے جو ایک سو چالیس کی تعداد تک پہنچ گئے ... قحط پڑا۔ یہاں تک کہ آپ کے شاگرد بھی گرسنگی سے تکلیف پانے لگے۔ ایک روز کوئی ضعیفہ ایک ... کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضرت نے اس سے روٹی لے کر اس طالب علم کو جو آپ ... بیٹھا تھا عنایت کی اور اُس نے دوسرے کو دی۔ حتیٰ کہ وہ روٹی مکرر حضرت کے پاس آ ... محبت باہم دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا تم علائقِ جسمانی سے آزاد ہو گئے۔ اب ... اڑ سکتے ہو۔ اس حالت میں آپ کو حالت ہو گئی۔ اور حالت حالت میں بول اُٹھے۔ کہ تم ... یہ سنتے ہی وہ تمام اُڑ گئے۔ اور اپنے اپنے مقامات متوطنہ میں پہنچ کر عارف ...

Marfat.com

...ن کا نام محمد فاضل تھا آپ نے عصائے مبارک مار کر کہا لنگڑو تو ہمارے پاس رہو۔ وہ گر پڑا ضرب عصا سے لنگڑا ہو گیا۔ اسی وجہ سے ہی جو موضع وہاں بمقام درخت شیشم آباد ہے اس کا ...ضع لنگے مشہور ہے۔ وہاں تدریس ہوتی ہے اور وہیں محمد فاضل لنگے کی قبر زیارت گاہ خلائق ہے۔

حضرت سید عزیز الدین الحسنی الحسینی المشہور پیر مکی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ سید عزیز الدین پیر مکی سادات بغداد میں سے تھے اور تصوف کے سلسلۂ جنیدیہ سے تعلق رکھتے تھے حصول تعلیم کے بعد عنفوان شباب میں مکہ کا رخ کیا۔ وہاں بارہ سال مقیم رہے۔ اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ اسی باعث شیخ مکی کے لقب سے ملقب ہوئے۔ اس کے بعد مختلف ممالک کی سیر کرتے ہوئے ۵۴۷ھ (۱۱۵۲ء) خسرو ملک غزنوی کے عہد میں لاہور تشریف لائے اور یہاں رشد و ہدایت کا بازار گرم کیا اور آپ کے اثر سے کئی سعید روحیں جادۂ حق پر گامزن ہوئیں۔ کامل ۳۶ برس لاہور میں رہ کر ۶۱۲ھ میں قطب الدین ایبک کی وفات کے پانچ سال بعد سلطان شمس الدین التمش کے عہد میں راہیٔ ملکِ عدم ہوئے۔ ان کا مزار اب ٹنک ٹکسالی دروازہ کے باہر نئی آبادی میں موجود ہے۔ لیکن وہاں اس دور کی کوئی عمارت نہیں۔ مزار کی چار دیواری اور مسجد حال کی تعمیر شدہ ہیں۔

حضرت عبدالرزاق شاہ چراغ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت عبدالرزاق المشہور شاہ چراغ بن سید عبدالوہاب بن سید عبدالقادر ثالث کے بزرگترین سادات سے ہیں۔ انہوں نے حج بھی کیا تھا۔ جب یہ پیدا ہوئے تو حضرت عبدالقادر ثالث نے فرمایا کہ یہ ہمارے خاندان کا چراغ ہو گا۔ شاہجہان بادشاہ ان کا نہایت معتقد تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت کے کسی فرزند کے ساتھ اپنی لڑکی یعنی دختر کی شادی کرے۔ مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔ ۱۰۶۸ھ ایک ہزار اڑسٹھ میں وفات ان کی واقع ہوئی۔ اس روز جمعہ بائیسویں ذیقعدہ کی تھی۔ مگر عرس ان کا ہفدہم ربیع الثانی کو مقرر ہو گیا ہے۔ جہاں روضہ منورہ ان کا ہے اس وقت بعملداری مغلیہ یہاں کا محلہ گزر امرا شاہی کے لنگر خان کے نام پر مشہور اور اکثر اشخاص اس گزر کو آپ کے نام سے بھی زبان زد کیا کرتے تھے۔

مقبرہ شریف آپ کا لب سڑک جنوب رویہ لاہور و شرقرویہ کوٹھی مکلوڈ صاحب بہادر کے واقع

Marfat.com

ہے اور اس مُقبرہ کی مغرب کی طرف دفتر اکونٹنٹ جنرل دیوار بدیوار مقبرہ کے مسجد متصلہ قدیمہ اسی جانب میں بھی اب کچھ سال سے مقرر نہی ہوچکا ہے۔ چنانچہ اس مسجد کو بوضع بنالیا ہے۔ مگر برج وغیرہ دیواریں اسی مسجد کی بدستور موجود قائم کھڑی ہیں۔ یہ صاحب بھی بڑے بزرگ ہیں مقبرہ پرانا اور دروازہ چوبی جنوب رویہ آمد ورفت کا ہے اور دروازہ کے اوپر پنجرہ لگی ہے۔ یہ حضرت جناب موج دریا بخاری کے سالے کے بیٹے ہیں۔ شروع عہدِ عالمگیر بادشاہ میں یہ مقبرہ حسب الحکم عالمگیر کے بنا ہے۔ اندر اس مقبرہ کے آٹھ قبریں ہیں ایک تو حضرت شاہ چراغ کی جن کا اصلی نام عبدالرزاق معروف شاہ چراغ تھا اور دوسرے زین العابدین صاحبزادے ان کے اور تیسرے سیّد عبدالقادر ثانی کے اور بقیہ سات صاحبزادی ان کے اور یہ حضرت سیّد گیلانی ہیں۔ اور اس نواح کا نام بوقت آبادی بیرون شہر لاہور کے محلہ لنگر خان تھا اور بعدہٗ جناب محمد غوث بالا پیر نے ست کدہ سے آکر یہاں ایک محلہ رسول پورہ آباد کیا۔ اور محمد غوث بالا پیر کے صاحبزادہ کا نام عبدالوہاب۔ قبران باپ بیٹوں کی ست کدہ میں ہے۔ اور عبدالوہاب کے صاحبزادے سید عبدالرزاق المشہور شاہ چراغ ہوئے اور سب لوگ ان کو بزرگ جانتے ہیں۔ اور غرب رویہ اس مقبرہ کے ایک مسجد جس کے پانچ گنبد چار خورد اور ایک کلاں موجود ہیں۔ اور یہ مسجد نواب خان بہادر نے بایں تقریب بنوائی تھی۔ کہ اس کی والدہ کی قبر یہاں ہوئی۔ گرد و نواح اس مقبرہ کے ایک چار دیواری خشتی ہے۔ اور اس چار دیواری میں قبرستان ہے جس میں ۳۹ قبریں ہیں۔ اور دیواری شرقی کے متصل قبر والدہ خان بہادر نواب کی خشتی پختہ زیرِ درخت موجود ہے اور مسجد اب دفتر اکونٹنٹ میں آگئی ہے۔ اور مسجد کے دور غرب رویہ ایک اور چبوترہ ہے۔ اس پر چار دیواری بوسیدہ معہ مزار ثبوت شاہؒ مرید حضرت شاہ چراغ صاحب کے ہے اور درخت ون کھڑا ہے اور مقبرہ حضرت شاہ پر بروز پنجشنبہ خوب شتری بجتی ہے اور چار دیواری میں غرب رویہ قبر والدہ اندر چار دیواری کے فرش پختہ خشتی شکستہ سا موجود ہے۔ قبل میں یہ کبھی بطور باغیچہ ہوگا۔ کیونکہ اب بھی خیاباں پختہ نظر آتے ہیں۔ اور روزِ فوت ان کا ۱۷ ربیع الاوّل سال وفات ۱۰۹۲ھ ہے اور تاریخ وفات مفتی غلام سرور مصنّف تذکرۃ العارفین نے اس طرح لکھی ہے۔

سید گیلاں کریم ابن الکریم — آں چراغ خانۂ دین و مبین

عبدالرزاق ست نام نامیش — بود شاہ و سیّد روئے زمین

بر تاریخ وصالِ آں جناب — گفت سرور میر شمس العارفین

۱۰۹۲ھ اور جنوب رویہ مقبرہ کے چار دیواری کے کوٹھہ شکستہ مسکونہ فقیر ہے۔ قبل از عملداری صاحبان عالیشان بعد سکھاں یہ مسجد وغیرہ زمین فقیروں کے پاس تھی۔ اب صرف تھوڑی سی جگہ ان کے پاس ہے

Marfat.com

اور مالک مکان کے حضرت شاہ چراغ کی اولاد میں سے حضرت شاہ سردار ہیں اور یہ سجادہ نشین علاقہ دوآب میں موجود ہیں اور اس مقام پر ایک فقیر موجی شاہ ہے۔ ان کا بٹھلایا ہوا ہے اور مدت مدید سے یہی خدمت کرتا ہے اور یہی آمدنی لیتا ہے اور یہ فقیر آبا و اجداد سے خادم اس مقبرہ کا ہے اور اس کی زبان سے یہ تمام احوال حضرت کا تحریر ہوا"

حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یہ حضرت قوم کے بلوچ سلسلہ عالیہ قادریہ کے پیرو اور قدیم سے ساکن موضع مزنگ رہے ہیں۔ زمان شاہ کے پشاور کی طرف سے لاہور آنے کے وقت آپ زندہ تھے۔ کوٹ عبداللہ متصل مزنگ۔ ڈھوڈی نزد نواں کوٹ نیاز بیگ۔ قلعہ غوث متصل گوہر پورہ اور گوجر سنگھ کا قلعہ بھنڈاری ان کے آباد کردہ ہیں۔ اشعار آپ کے پنجابی عارفوں والے مشہور ہیں۔

ایک سوالی کی عرض معروض پر سکے کو سونا کر دینا آپ کی کرامت میں داخل تھا اور فقیر کے ایسے عطیہ کو اگر حاجتمند تشکر و اطمینان سے چھوڑ گیا تو شیخ فیض جیسے آپ کے مرید نے ایسی خداداد زر سے لاہور بھر کے کنوؤں میں رسیاں اور بوکے ڈلوائے۔ وفات آپ کی جمادی الاول سال بارہ سو بارہ ۱۲۱۲ھ میں واقع ہوئی۔ دنیوی زندگی آپ نے اسی برس کی پائی ہے۔ مقبرہ آپ کا سردار خان بلوچ نمبردار مزنگ نے بنوایا ہے۔ ہر سال جمادی الاول کی آٹھویں سے گیارھویں تک ان کے مزار پر میلہ لگتا ہے۔ دو روز شیخ لوگ جو ان کے مرید ہیں اور تیسرے روز بلوچ لوگ عرس کرتے ہیں اور چوتھے روز فاتحہ خوانی ہوتی ہے۔

سید احمد توختہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

یہ بزرگ ترمذ میں سے تھے۔ حصولِ تعلیم کے بعد مختلف ممالک سے ہوتے ہوئے تبلیغ اسلام کے لئے ان کے لاہور تشریف لانے کا سال معلوم نہیں ہو سکا۔ تصوف کے سلسلۂ جنیدیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ سلسلہ حضرت جنید بغدادی سے منسوب ہے۔ قرونِ وسطیٰ میں اس سلسلے کے بے شمار مشائخ اس سلسلے کے آتے رہے۔ جن میں علی ہجویری المتوفی ۴۶۵ھ و حضرت ابو اسحاقؒ گازرانی المتوفی ۴۲۶ھ مدفون صحن مسجد وزیر خان لاہور قابلِ ذکر ہیں۔ پنجاب کے اکثر لوگ جنیدی مشائخ کی کوششوں ہی سے دائرہ اسلام میں شامل ہوئے

Marfat.com

حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جنیدی تھے۔ ان کے ...
سے قادری کہلانے لگے۔ جنیدیہ قادریہ سلسلہ کے ان بے شمار بزرگوں کے مزارات مقبرے ...
شہروں میں موجود تھے۔ جن کی تعلیمات نے پنجاب کے لوگوں کے تمدن اور مذہب اور خیالات پر بہت اثر ...

سال وفات:۔ حضرت سید احمد توختہ کا سالِ وفات ۶۰۲ھ بمطابق ۱۲۰۶ء ہے اور آپ کا لقب ...
"مرشدِ پنجاب" ہے۔ واضح رہے کہ یہ وہی سال ہے جس میں سلطان محمد غوری لاہور سے غزنی جاتے ہوئے ...
قریب "دمیک" کے مقام پر مارے گئے تھے اور ایبک بجائے نائب السلطنت ہند کے اس ...
فرماں روا بن گیا تھا۔

مقبرہ۔ حضرت سید احمد توختہ ترمذی کا مزار شریف شہر کے اندر محلہ چلہ بیبیاں میں پیر دستگیر صاحب
نامی کے رہائشی مکان میں واقع ہے۔ یہ صاحب سید احمد توختہ کی صاحبزادی حضرت بی بی حاج کی اولاد
ہیں۔ دورِ اسلامیہ میں حضرت سید احمد توختہ کے مزار پر ایک عالیشان سنگِ مرمر کا گنبد تھا اور اس کے ...
ایک مختصر سا قبرستان بھی تھا۔ مگر راجہ رنجیت سنگھ نے غالباً ۱۸۰۹ء کے بعد لاہور اور امرتسر میں جدید تعمیرات
صرف کرنے کے لئے لاہور کے آثارِ قدیمہ پر سے سنگِ سرخ اور سنگ مرمر اتروانا شروع کیا۔ اس وقت
شہر اور اس کے نواح میں بے شمار قدیم مقبرے، مسجدیں، مقبریں، حمام، حویلیاں اور سرائیں موجود تھیں ...
نور احمد چشتی اور رائے بہادر کنہیا لال کا بیان ہے کہ بہت سی قدیم یادگاریں محض حصول پتھر کے لئے ...
کر دی گئیں اور صرف وہی یادگاریں باقی بچیں جو بے حد مستحکم ہیں۔ مفتی غلام سرور کے اندازے کے مطابق اس ...
کے قریب آثارِ قدیمہ تباہ و برباد ہوئے۔ جو عمارتیں استحکام کے سبب بے دردی سے پتھر اتارنے کے باوجود
رہیں اُن کی حالت بھی مقبرہ آصف خان واقع شاہدرہ کی طرح مرقع عبرت ہے۔ گنبد، فرش اور دیواریں
کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی طاؤسِ زیبا کے پر نوچ لئے گئے ہیں۔ اسی دور میں پتھر اتارنے کے
سے مزار سید احمد توختہ بھی گر گیا اور ملحقہ قبرستان بھی لٹ گیا۔ انگریزی عہد کے آغاز میں اس کے گرد ...
مکانات تعمیر ہو گئے اور سید صاحب کی قبر کو متوفی نے اپنے مکان میں لے لیا۔

ہمیں معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ یہ مقبرہ کب بنوایا گیا اور اس کا بانی کون تھا۔ اگر یہ عمارت اب موجود ہوتی تو ...
کے طرزِ تعمیر سے اس کے زمانہ تعمیر کا تعین کیا جا سکتا۔

Marfat.com

حضرت حاکم علی شاہ صاحب المعروف ابوالرضا رحمۃ اللہ علیہ

آپ کوٹلی ضلع گوجرانوالہ میں ۱۲۹۷ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی شہاب الدین تھا جو نہایت صالح اور دیندار تھے۔ گیارہ برس کی عمر میں آپ حافظ قرآن پاک اور واقفِ حدیث وفقہ ہوئے اور چودہ سال کی عمر میں اگرچہ والد کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ مگر کتب بینی اور قرآن پاک کی تلاوت کا شوق بتدریج بڑھتا ہی گیا۔ کہتے ہیں کہ ایک دن جب کہ آپ قرآن پاک کی تلاوت میں مشغول تھے۔ کہ آپ کے ایک صاحبزادے کی علالت میں حالت خراب دیکھ کر آپ کی اہلیہ نے فوری گھر تشریف لے آنے کا پیغام بھیجا۔ مگر آپ اپنی مقررہ معمول ختم کرنے پر ہی تشریف لائے۔ اس اثنا میں آپ کے صاحبزادہ کا انتقال ہی ہو چکا تھا۔ چنانچہ آپ کی والدہ ماجدہ نے جو اس وقت حیات تھیں خشم آلودہ طریق سے کہا "اب کیا لینے آئے ہو۔ جاؤ! تم قرآن کے اور قرآن تمہارا"۔

آپ کی بیعت بخدمت گرامی حضرت میاں شیر محمد صاحبؒ شرقپوری میں تھی۔ تصوّف کی تمام منازل وہیں طے کر لینے اور حضرت میاں صاحبؒ سے کلاہ و دستارِ خلافت عطا ہو جانے پر بہ اجازت تمام بسوئے لاہور رُخ فرما ہوئے۔ راستہ کی آبادیوں میں قیام کرتے اور توحید و رسالت کا ڈنکہ بجاتے ہوئے موضع پکی ٹھٹھی ملتان روڈ لاہور پر ڈیرہ لگایا۔ یہاں عوام کو ہدایات دیں۔ ایک مسجد تعمیر کروائی۔ ترسیٹھ برس کی عمر میں ۱۳۶۰ھ کے اندر راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کے وصال پر ایک ہفتہ متواتر بارش ہوتی رہی۔ معتقدین نے اب سے مزار کی پختہ تعمیر شروع کر رکھی ہے۔

حضرت غوث بہاؤالحق زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ بہاؤالدین ملقب بہ بہاؤالحق ملتانی ۵۶۵ھ بمطابق ۱۱۶۹ء مقام کہروڑ ضلع مظفرگڑھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی وجیہ الدین محمدؒ قریشی تھا۔ آپ بچپن ہی میں والد کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ ہوش سنبھالا تو ایران و توران میں تحصیل علم کے لئے پہنچے۔ زاں بعد شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں جبہ خلافت بخشا۔

آپ شیخ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور دوست تھے۔ آپ کے ہاں درس و تدریس کا اور [illegible] کا سلسلہ عظیم رہتا تھا۔ اور ہزاروں لوگ آپ کی کشف و کرامات سے بہرہ یاب ہوتے تھے مشہور ہے

Marfat.com

کہ آپ نے دریائے چناب میں ایک کشتی کو غرقِ آب ہونے بچایا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ملاح لوگ کسی بھنور میں پھنسی ہوئی کشتی دیکھ کر دم بہاؤ الحق کے نعروں سے اُن کی روحانی امداد طلب کیا کرتے ہیں۔

۶۶۵ھ مطابق ۱۲۶۶ء آپ کا وصال ہوا۔ آپ اس مقبرہ میں مدفون ہیں جو آپ نے عینِ حیات تعمیر کرانا شروع کیا تھا اور اس کی تکمیل بعدہٗ مخدوم شاہ علی محمد کی کوشش سے چندہ جمع کرنے پر ہو سکی۔

حضرت شاہ رکنِ عالم نوری ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اصلی نام رُکن الدّین ابوالفتح ہے اور آپ حضرت غوث بہاؤ الحق کے پوتے ہیں۔ زمانہ تغلق کے اندر آپ کی ہستی بہت برگزیدہ تھی۔ ایران کا مشہور سیاح ابن بطوطہ آپ ہی کے زمانہ میں ملتان آیا تھا۔
۱۳۱۷ء کے اندر حضرت شیخ نظام الدّین اولیا اور سلطان مبارک شاہ خلجی کے اختلافات کو آپ ہی نے دہلی پہنچ کر مٹایا تھا۔ اور محمد تغلق کے زمانہ میں قتلِ عام کا حکم آپ ہی کی مداخلت سے منسوخ ہوا تھا۔
آپ اس مقبرہ میں مدفون ہیں جو کبھی شاہ تغلق کے اپنے لئے تعمیر ہوا تھا۔ اور جو بعد میں شاہ کے لڑکے محمد تغلق نے آپ کی نذر کر دیا تھا۔ یہ مقبرہ عام سطح زمین سے کوئی ڈیڑھ سو فٹ اونچا ہے اور ملتان جانے والوں کو ۱۲۔۱۴ میل ہی کے فاصلہ سے دکھائی دیتا ہے۔

حضرت شمس تبریز صاحب رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت شیخ بہاؤ الحق زکریاؒ ملتانی کے ہمعصر کہے جاتے ہیں۔ آپ کا نام شمس الدین ہے۔ آپ کے والد بزرگوار حضرت شاہ صلاح بن شاہ مومن سادات حسینی میں سے ہیں۔ اور حضرت اسماعیل فرزند حضرت جعفر صادق علیہ السلام کی نسل سے ہیں۔ آپ کی بیعت بخدمت حضرت عبدالہادی غزنویؒ ہے۔ آپ کی دعا سے خاندانِ غزنوی کا ایک شہزادہ دوبارہ زندگی یافتہ ہوا، اور ملتان شہر کی تپش کو آپ کی بد دعا پر منسوب کیا جاتا ہے۔ جس کے متعلق کئی روایات زبان زدِ عام ہیں۔

عید الفطر۔ عید الضحیٰ۔ آخری چہار شنبہ و شبِ برات کے بعد پہلے جمعہ کو آپ کے مزار پر بہت بھاری میلہ منعقد ہوتا ہے۔

آپ کو حضرت شمس تبریزیؒ پکارنا گویا ایک غلط العام بات کو دہرانا ہے۔ کیونکہ آپ در اصل سادات

Marfat.com

سبزواد سے ہیں صرف عوام آپ کو حضرت شمس تبریزیؒ کے نام سے موسوم کرتے ہیں جو کہ حضرت جلال الدین رومی صاحبؒ مثنوی شریف کے پیر تھے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ

حضرت کا پورا نام شیخ سید ابوالحسن موسیٰ پاکؒ ہے۔ آپ ۹۵۲ھ میں بمقام اوچ پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم تدریسی شرع اور علم باطنی میں درجہ کمال حاصل کیا۔ شجرہ نسب سے گیارھویں پشت میں آپ حضرت پیران پیر سے ملتے ہیں اور میراں محی الدین حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ رحمۃ اللہ علیہ بھی آپ کی خدمت میں بیعت تھے۔

ایک دفعہ جب کہ ملک میں طوائف الملوکی برپا تھی تو آپ مریدوں کی بستیاں قزاقوں کے ہاتھوں بچانے کے لئے تشریف لے گئے اور شہید ہوئے۔

حضرت کے مریدین بلخ، بخارا، ایران، توران اور افغانستان تک پھیلے ہوئے ہیں۔

حضرت شاہ یوسف گردیز رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے نام کی وجہ تسمیہ اس چیز سے ظاہر ہے کہ آپ ۴۵۰ھ مطابق ۱۰۵۸ء غزنی کے قریب موضع گردیز میں پیدا ہوئے۔ اوّل اوّل آپ کے جد امجد سلطان علاؤالدین بہرام شاہ غزنوی کے عہد میں بغداد سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے۔

آپ کی زہد و اتقا اور کشف و کرامات کا تذکرہ کرتے ہوئے ذکر ہے کہ آپ کے دادا شاہ علیؒ کے پاس ان کے کسی مرید نے اپنے ایک بیمار لڑکے کی شفا کے لئے دعا چاہی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ راضی برضائے مولا رہنے کی تلقین کی اور لڑکا مر گیا۔ شاہ یوسف گردیز نے مرحوم لڑکے کے ورثا کی دل گداز آہ و زاری سے متاثر ہو کر درگاہ ایزدی میں دعا فرمائی تو لڑکا دوبارہ زندگی پا گیا۔ اس پر آپ کے دادا نے بصورت ناراضگی آپ کو اپنے پاس سے دور کر دیا اور آپ وہاں سے روانہ ہو کر ملتان قیام پذیر ہو گئے۔

۵۳۱ھ میں آپ نے وصال فرمایا۔ آپ کو بوہڑ دروازہ ملتان میں اسی جگہ مدفون کیا گیا جس جگہ کہ آپ

Marfat.com

ریاضتِ الٰہی میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت مخدوم شاہ علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

۹۵۰ھ ہجری میں آپ کا ملتان میں ورود ہوا اور آپ بخدمت مخدوم سید محمد غوث بندگی گیلانی ... بیعت ہوئے۔ چونکہ لبِ دریا چاہ شیرشاہ آپ نے متواتر بارہ سال ریاضت و مجاہدہ کیا۔ لہٰذا اگرچہ ... کا اسمِ گرامی شاہ علی محمد رکھا گیا ہوا تھا لیکن آپ ملقب بہ شیرشاہ ہوتے ہیں۔

روایت ہے کہ چلہ کی آخری شب جب آپ اپنی جائے قیام پر واپس تشریف لائے تو ایک فرد نے غائب سے نمودار ہو کر چاولوں کا طعام اور پانی کی ٹھلیا کھا اور پی لینے کے لئے پیش کرتے ہوئے آپ کا چلہ درگاہِ الٰہی میں مقبول ہو جانے کا پیغام دیا اور کچھ نقدی نذر گزار کی۔ نقدی سے ... درویشانہ آپ نے محض ایک بڑی حقیر سی رقم اٹھائی۔

وصال پر آپ کا مقبرہ بمقام شیرشاہ بعہدِ اکبر بادشاہ پختہ تعمیر ہوا۔ لیکن بعدہٗ چناب کے سیلاب کی وجہ سے آپ کے تابوت مبارک کو چاہ شیریاں والا کے نزد شیرشاہ دوبارہ مدفون کرنا مناسب سمجھا گیا۔ جو لوگ دوبارہ مشرف بہ زیارت ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ نعش مبارک بالکل صحیح و سالم مشاہدہ میں آئی۔

حضرت سلطان احمد قتال رحمۃ اللہ علیہ

آپ حضرت سید علم الدین شاہؒ کے صاحبزادے ہیں جو حضرت پیر سید جلال حسنی اوچوی کی اولاد میں سے تھے۔ آپ کا مقامِ مولد اوچ اور سالِ پیدائش ۹۲۹ھ ہے۔ اکیس برس کی عمر میں بخدمت حضرت پیر علی سرورؒ مقام کہروڑ آپ بیعت ہوئے اور انہی کے ساتھ حج بیت اللہ سے بھی مشرف ہوئے۔ مراجعت وطن فرما کر حضرت رکن عالم کے مزار پر چلہ کشی کی۔ اور پھر گرد و نواح کی جنگلی اقوام کو مسلمان کیا اور جلال پور (ضلع ملتان) میں مقیم ہوئے۔

۱۰۴۷ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ جلال پور کی اپنی عبادت گاہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کا ... آپ کی اولاد کا تعمیر کردہ ہے۔

آپ کی کشف و کرامات کے بارے میں روایت ہے کہ ...

Marfat.com

... میں فرق آجانے کے خیال سے کچھ چڑیوں کے چوں چوں کے غل کو ختم کرنے کے لئے آپ نے انہیں حکم دیا۔ کہ چڑیو! تم مرجاؤ!! چنانچہ وہ سب کی سب مرگئیں۔ مرشد نے بیدار ہوکر اور ماجرا سنکر فرمایا۔ سلطان احمد! تم تو قتال ہو۔ اسی دن سے آپ ملقب بہ "قتال" ہوئے۔

آپؒ کی اولاد کے افراد ریاست بہاولپور، شہر سلطان بسیت پور اور جلال پور پیروالا میں رہائش پذیر ہیں

حضرت غریب نواز باباالسوڑی شاہ صاحبؒ

آپ کا مولد بٹالہ ضلع گورداسپور اور اسم گرامی محمد بخش ہے۔ خاندانی اعتبار سے بھٹی راجپوت اور تصوف کے سلسلۂ قادریہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۹۰۷ء کے اندر چوالیس برس کی عمر میں دنیوی زندگی کو خیر باد کہہ کر گھربار عوام کے ہاتھوں لٹا دیا۔ جنگلوں کے اندر شیروں اور سانپوں سے نڈر ریاضتِ الٰہی میں مشغول ہوئے۔ کئی چلّے کاٹے اور آخر ش لائل پور کے مقام پر ایک لسوڑی کے درخت والی جگہ کو اپنی آخری منزل گاہ منتخب کیا۔ مگر یہاں بھی حاجتمندوں نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا نادار کسانوں کے کھیت ان کی دعاؤں سے ہرے بھرے ہوگئے۔ بے گناہ پھانسی لٹکائے جانے والوں نے ان کے وظائف سے رہائی حاصل کی۔ نابینوں کو چشم ہائے روشن عطا ہوئیں۔ اور درویشوں کے واسطے شب و روز نان و طعام کا فیضِ عام جاری ہوا۔ حتّٰی کہ اس لسوڑی کے درخت کے نام کو بھی جس کے نزدیک بیک وقت آپ قیام پذیر ہوئے۔ وردِ زبانِ عام کیا اور بوقتِ رخصتش از بزمِ جہاں ان کے جبۂ فقیری نے دلاویز ہمنشیں کو عالی مقام بنایا۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

ایک وقت جبکہ اسلامی سلطنت کے ساتھ اسلامی شان و شوکت بھی غیر منقسم شدہ ہندوستان سے رخصت ہو رہی تھی۔ جب کہ مغلیہ سلطنت کی وسعت قلعہ دہلی کی حکومت تک محدود ہو گئی تھی۔ جب اکبر بادشاہ ثانی کی بسر اوقات بارہ لاکھ روپیہ پنشن پر تھی۔ جب پنجاب اور ملتان میں سکھوں کی حکومت اپنا رعب جما رہی تھی۔ مقام گڑگوجی جو تونسہ شریف سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ۱۱۸۴ھ کے اندر حضرت خواجہ صاحب پیدا ہوئے۔

Marfat.com

آپ کا خاندان افغان قوم کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا۔ آپ کے والد کا اسمِ گرامی زکریا بن عبدالوہاب تھا۔ چونکہ آپ افغان تھے۔ اس لئے اس علاقہ میں روہیلے کے نام سے پکارے جاتے تھے۔

چار برس کی عمر میں آپ والد صاحب کے سایہ سے محروم ہو گئے۔ تو آپ کی والدہ صاحبہ نے ملا یوسف جعفر کے پاس تحصیل علم کے لئے بھیجا۔ نصف قرآن شریف ختم کر لینے پر آپ اپنے ہم قوم حاجی میاں حسن علی صاحب کے پاس چلے گئے۔

بیعت آپ کی بخدمت قبلہ عالم مہاروی رحمۃ اللہ تھی۔ سولہ برس کی عمر میں پیر و مرشد کے حکم سے حضرت مولانا قمرالدین صاحب کی زیارت کے لئے براہِ دلاور۔ جودھپور۔ اجمیر۔ جے پور اور ریواڑی ہوتے ہوئے خواجہ دو جہاں اجمیری رحمۃ اللہ کی بارگاہ عالی سے فیضیاب ہوتے ہوئے ۱۱۹۹ھ مطابق ۱۷۸۴ء دہلی میں پہنچے ریگستان کا وہ عالم کہ میلوں تک پانی ندارد۔ نہ سواری نہ کوئی دوست لیکن یہ محبوب سبحانی سلیمان ثانی کمال ذوق و شوق سے قبلہ عالم کا حکم بجالاتے۔ سفر کی صعوبتوں اور راستے کے ریگستانوں کی کچھ پرواہ نہ کرتے حضرت خواجہ صاحب ابھی ریواڑی میں پہنچے ہی تھے کہ مولانا کا انتقال ہو جاتا ہے۔ انتقال کے وقت مولانا چشتی تاج محمود صاحب بیکانیری اپنے معتقد خاص سے یہ وصیّت فرماتے ہیں کہ ایک شخص سلیمان نام حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی کے خادموں سے ہماری ملاقات کو آئیگا۔ چونکہ مشیتِ ایزدی میں ظاہری ملاقات نہیں ہے۔ اسلئے اس کو ہمارا سلام پہنچانا

نقل ہے کہ سلام سُن کر آپ کا شوقِ زیارت اثر دکھلا گیا۔ اور جب لوگوں نے وہ دانت جو مولانا کی زندگی میں شہید ہو چکا تھا اور ان کی وصیت کے مطابق ساتھ دفن نہ ہو سکا تھا۔ قبر کھود کر ساتھ دفن کی تدبیر اختیار کی تو خواجہ صاحب نے مولانا کی اچھی طرح زیارت کر لی۔ چالیسویں تک آپ وہیں مقیم رہے۔

وطن لوٹ کر اور بہ اجازت مرشد والدہ کے حضور حاضر ہوئے۔ جب وصال محبوب کے اشتیاق کی آتش حضرت قبلہ عالم کے دل میں مشتعل زن ہوئی۔ تو خواجہ صاحب کو بلایا اور کہا کہ "ہم اپنی طرف سے خدا و رسولؐ کے حکم سے خلافت آپ کے سپرد کرتے ہیں۔" پہلے آپ نے دعوت سے انکار کیا۔ لیکن ایک رات رسولِ پاک کی زیارت و حکم کی تعمیل میں اسے منظور کیا۔

زندگی کے آخری دور میں جب بوجہ ضعف پیری حضرت قبلہ عالم کے عرس پہ نہ جا سکے نواب محمد بہادر خان عباسی نے کہا کہ اگر حضور کی اجازت ہو پالکی تیار کرالی جائے۔ تو آپ نے فرمایا "مہربانی" "میں مردوم آزاری کے ذریعے اپنے ہم جنسوں کے اوپر چڑھ کر اپنے پیر کے عرس پہ جانا نہیں چاہتا۔

لطف و کرامات | آپ کو اظہارِ کرامات سے سخت نفرت تھی لیکن چونکہ آپ مادر زاد ولی اور غوث زمان

Marfat.com

صاحبِ عرفاں تھے اس لئے آپ کی ہر بات کرامت اور ہر سخن اعجاز سے کم نہ تھا۔

ایک ہندو عورت کی لڑکی کے ہاتھ پاؤں شل ہو گئے تھے۔ بہت علاج معالجہ سے فائدہ نہ ہوتا تھا۔ وہ لوگ جب کہ حضرت طالب علمی کے زمانہ ہی میں تھے شفاعت کے لئے پہنچے۔ آپ نے فرمایا کہ "وہ لڑکی ایک معین وقت تک کسی مسجد میں روزمرہ چراغ جلائے اور جھاڑو دیا کرے"۔ اس ارشاد سے اس مریضہ نے شفا پائی۔

ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر فریاد کناں ہوا کہ ایک سانپ اسے برابر ایک سال سے کاٹنے آتا ہے اس سے امان دلائی جائے۔ فرمایا۔ "تمہارے اپنے علاقہ موسومہ فتح آباد اور سرسہ کی طرف ایک بزرگ کامل گوگا نام قوم چوہان سے ہیں۔ تمام سانپ اُن کے تابع ہیں۔ اور اُن کے عرس پر جمع ہوتے ہیں عرس کے دن وہاں حاضر ہو کر انہیں پیغام دینا کہ خواجہ نے کہا ہے کہ آپ ہیں چوہان اور میں ہوں پٹھان۔ اگر اس کے بعد میرے فرستادہ شخص کو کبھی سانپ لڑا تو آپ کے ساتھ وہ کرونگا جو پٹھانوں نے چوہانوں کے ساتھ کیا تھا۔ (یاد رہے کہ پٹھانوں نے چوہانوں سے دہلی چھین لی تھی) چنانچہ اُس نے ایسا ہی کیا اور آئندہ مارگزیدگی سے محفوظ رہا۔

۷ ماہ صفر ۱۲۶۷ھ کو آپ نے انتقال فرمایا اور خرقہ فقیری اپنے انکسار پسند صاحبزادے اللہ بخش کے حوالے کیا اور نواب بہاولپور نے ستر ہزار روپے کی لاگت سے عالیشان روضہ تعمیر کرایا۔

حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ (شرقپوری)

آپ کا سال مولد ۱۲۸۳ھ ہے۔ آپ کے والد صاحب کا اسم گرامی میاں عزیز الدین تھا جو بہت پارسا اور باشرع تھے۔ اور سلسلہ قادریہ سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت میاں صاحب بچپن میں حضرت جنید بغدادیؒ کی طرح عام بچوں میں کھیلنے اور ان سے نشست و برخاست رکھنے کی بجائے علیحدگی کو ہی پسند فرماتے تھے۔ تین چار برس کے عرصہ میں آپ نے قرآن شریف اور دیگر ضروری کتب میں اچھی مہارت اختیار کر لی تھی۔

حکیم علی محمد صاحب سکنہ بلو کی اپنے والد حکیم پیر بخش صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب کے جدامجد حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب جو سیپارہ قرآن مجید آپ کو برائے تعلیم دیتے تھے۔ تو کثرتِ اشک کی وجہ سے آپ اس کے اوراق چند یوم میں خراب کر دیتے تھے۔ جب آپ کے دادا صاحب باز پرس کرتے تو آپ سوائے سکوت اور رونے کے کچھ جواب نہ دیتے

Marfat.com

میاں امام الدین صاحب زرگر ساکن شرقپور کا بیان ہے کہ ... گزرتے تھے تو سر پر چادر اوڑھی ہوتی تھی اور محلہ کی عورتیں کہتی تھیں کہ یہ ہمارے محلہ میں ... ہے جو چہرہ پر نقاب لے کر چلتی ہے۔

آپ کی بیعت بخدمت اقدس خواجہ امیر الدین علیہ الرحمۃ کوٹلہ شریف تھی جو اکثر میاں صاحب ... امجد کے پاس تشریف لاتے رہتے تھے۔

بیعت کے بعد آپ پر اس طرح کا جذبہ طاری ہو گیا اس میں آپ کئی بار حالت بےخودی میں تڑپتے ... گریبان چاک کرتے۔ بیقراری کے عالم میں مسجدوں کے دروازوں پر جا کھڑے ہوتے اور خداوند کو آوازیں دے دے کر پکارتے۔ جنگلوں میں بھاگ جاتے اور کوئی مل جاتا تو خداوند کریم کا اس سے پوچھتے۔ آپ کانٹے دار جھاڑیوں میں گھس جاتے۔ خاردار جھاڑیوں میں خود کو پھینک دیتے اور آپ کی ... سے طرح طرح کے کلمات صادر ہوتے۔

متذکرہ بالا حالت سے گزر کر آپ تبلیغ مختلف صورتوں میں فرماتے تھے۔ عوام کو موٹی موٹی مثالیں ... کر سمجھایا کرتے۔ اور خاص لوگوں کو ان کی سمجھ کے مطابق بیان کرتے۔ علماء کو قرآن و حدیث سے تبلیغ فرماتے ... غیر مسلموں کو ان کے بزرگوں کے حالات سنا کر تبلیغ فرماتے۔

میاں محمد سکنہ ہرچوکی علاقہ چونیاں بیان کرتے ہیں کہ مولوی یار محمد صاحبؒ، حضرت میاں صاحب علیہ ... کے خلیفہ اوّل نے بیان کیا تھا۔ کہ میاں غلام لیٰسین صاحبؒ فیض پوری نے ذکر کیا۔ کہ "میں اور میاں عبد ال... رحمان پوری دونوں حج بیت اللہ شریف کو تیار ہوتے اور جانے سے پہلے حضرت میاں صاحب کی خدمت ... شرقپور عرض کناں ہوئے" کہ برائے حج ہمراہ تشریف لے چلیں"۔ اس وقت آپ نے فرمایا "تم چلو" خدا ... ہوا تو میں بھی پہنچ جاؤں گا۔" جب عرفات کے میدان میں ہم دونوں دوست پہنچے تو فجر کی نماز میں ہم ... میاں صاحب موصوف کو اپنے قریب تر موجود پایا۔ مگر بعد نماز وہاں نہ دیکھ سکے۔ وطن مراجعت کر کے ... تحقیقات کی تو حاضرین نے بتایا کہ میاں صاحب موصوف ہرگز بیت اللہ شریف نہیں گئے۔ اور نماز ... و جماعت ہر روز شرقپور میں ادا کرواتے رہے ہیں۔ اس پر مولوی یار محمد صاحب نے حاضرین سے ... کیا کہ انہوں نے میاں صاحب کو عرفات میں دیکھا تھا۔

حضرت میاں غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تعارف سہروردیہ از مولانا مولوی ابوالفیض قلندر علی صاحب ...

Marfat.com

صاحب رسول پور ضلع گجرات کے رہنے والے تھے مگر زندگی کے آخری دور میں اپنے مرشد کامل بابا محمد رمضان صاحب کے پاس حیات گڑھ تشریف لے آئے تھے۔ آپ کا مشہور نام غلام محمد اور تاریخی نام غلام صدیق تھا اور یہ دونوں نام آپ کے جد امجد شیخ مسعود صاحب کی ایک بشارت کے مطابق رکھے گئے تھے۔

بچپن ہی سے عام بچوں کی طرح نہ آپ کھاتے۔ نہ پیتے۔ نہ روتے۔ نہ سوتے۔ نہ بضد ہوتے۔ شوخی سے نفرت اور کھیل تماشے سے علیحدگی پسند فرماتے۔ ایک گوشہ تنہائی سے پیار ہوتا۔ البتہ مجالس سماع وغیرہ میں شروع سے ہی شغف تھا۔ نعت خوانی اور راگ پر دل بستگی تھی۔ جب ذرا ہوش سنبھالا تو ریاضت و مجاہدہ میں قدم رکھا۔ اکثر وظائف میں مشغول رہتے۔ گوشہ نشینی نے آپ پر ایک خاص اثر کیا اور چلہ کشی میں انہماک زیادہ ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ چلہ کشی کی محنت شاقہ اور جانکاہ ریاضت سے آپ کی نظر بند ہو گئی۔ جس سے آپ کے والد بزرگوار میاں محمد علی صاحب کے علاج کرانے پر پھر صحت ہو گئی۔ کبھی کبھی جوانی میں سواری اور کشتی کا بھی شوق فرماتے جو دیہاتی دوستوں کی صحبت کا نتیجہ تھا۔

سات سال کی عمر میں آپ دینی تعلیم کے حصول پر ڈال دئے گئے۔ دینی۔ درسی کتب کچھ اپنے دادا اور کچھ اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔ علم فقہ۔ علم ادب اور عربی میں کافی مہارت حاصل کی۔ اور علم ادب کا شوق پورا کر کے چھبیس سال کی عمر تک تمام علوم سے فارغ التحصیل ہو کر باطنی سلسلہ کی طرف متوجہ ہوئے۔

میاں صاحب حضرت قبلہ بابا محمد رمضان صاحب و حضرت قبلہ جنگو شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیض یافتہ تھے۔ قرآن پاک کے نکات و معانی بیان فرمانا اور کسی بھٹکے ہوئے انسان کو فقر کی پہنائیوں میں لے جا کر دربار رسالت میں پیش کر دینا آپ کے درویشانہ منصب کا ایک کرشمہ تھا۔

آپ نے تمام عمر کچے چلہ گاہوں اور کچھ کچے بوسیدہ مکان میں گزار دی۔ کبھی احباب نے اس بات کا تذکرہ کیا بھی تو آپ فرما دیتے تھے "مجھے شوق نہیں۔" "مردان خدا چولہے چکی کے الجھاؤ میں نہیں پھنستے" "درویش کی روح بلا نفس رہنی چاہئے۔" "مشرب تسلیم و رضا میں اختیار و انتظام نہیں۔"

ایک مرتبہ ایک اجنبی شخص آپ کی خدمت میں کسی مطلب براری کے لئے حاضر ہو کر کچھ عرض گزار ہوا تو آپ نے فرمایا۔ "تو پیران پیر کا منحرف، رسالت خاتمہ مستقلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منکر، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مخالف ہے۔" "میرا تجھ سے کیا تعلق۔" چنانچہ اس کی درخواست پر اس کے منشاء مطلب نصیحت معراج شریف کے مسائل پر سنائی گئی۔ جس پر وہ سابقہ عقیدہ سے تائب ہوا۔

دسمبر ۱۹۵۱ء میں آپ نے انتقال فرمایا۔ اور اپنے وطن ہی میں مدفون ہوئے۔

Marfat.com

حضرت بابا فرید الدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا نام مسعودؒ ابن سلیمانؒ اور دس واسطوں سے سلسلہ نسب حضرت فاروق اعظمؓ سے جا ملتا ہے۔ آپ کے تیسرے دادا چنگیزی عہد میں بغداد ہندوستان آئے تھے اور قصبہ کوتوال میں قیام فرمایا تھا۔ اسی قیام میں آپ کی ولادت با سعادت بھی ہوئی تھی۔ آغاز جوانی میں سبھی علوم کی تحصیل کرتے رہے۔ پھر ملتان آ کر ایک مسجد میں گوشہ نشینی اختیار کی۔ خواجہ قطب الدین بختیارؒ سمرقند سے دہلی کی طرف جا رہے تھے۔ راہ میں اس مسجد پر بھی گزر ہوا۔ آپ کو ملاقات فیض آثار نصیب ہوئی۔ ایک کتاب سامنے تھی۔ خواجہ صاحب نے دریافت فرمایا۔ کیا کتاب ہے؟۔ جواب دیا۔ نافع۔ فرمایا۔ نافع ہو۔ عرض کیا درویش کا نفع تو خدمت میں تھا۔ خواجہ صاحبؒ اسی وقت آپ کو اپنے ہمراہ دہلی لے گئے اور بابا فریدؒ ان کے پیرو ہو گئے۔ پھر آپ کو اس شہر میں اپنے گرد لوگوں کے ہجوم سے تشویش پیدا ہوئی۔ فراغ عبادت کم حاصل ہونے لگا۔ لہٰذا آپ ہانسی کی طرف روانہ ہو گئے۔ وہاں بھی خلقت اسی طرح حاضر ہونے لگی اور وقت یونہی ضائع ہونے لگا۔ ناچار مقام اجودھن موجودہ پاکپٹن آ پہنچے جو حضور کی وجہ سے ہی اس نام سے مشہور ہوا۔ چونکہ اس جگہ کے لوگ ملنسار اور درویش دوست نہیں تھے۔ لہٰذا یہیں قیام فرمایا اور نفس کشی میں انتہائی کوشش کی۔ چند سال تک جَو کی ٹکیاں پیٹ پر باندھ کر نفس کو فریب دیتے رہے اور بالآخر نفس کی ذلیل میں کامیاب ہوئے۔ پاکستان اور بھارت کے تمام مشائخ کہتے ہیں، کہ ریاضت اور پرورش روح میں حضرت گنج شکر کی مانند کوئی درویش پیدا نہیں ہوا۔

گنج شکر خطاب ہونے کی کئی وجوہ بیان کی جاتی ہیں۔ زیادہ تر مشہور یہ ہے کہ بنجاروں کا ایک گروہ سر راہ ملا۔ دریافت کیا تمہارے پاس کیا سامان ہے؟ انہوں نے جواب دیا نمک ہے۔ فرمایا نمک ہی ہوگا۔ آپ کے فرمانے کے اثر سے شکر کی بوریاں نمک کی بوریوں سے بدل گئیں۔ قافلے والے بنجارے پشیمان ہوئے اور حاضر ہو کر اصل معاملہ ظاہر کیا۔ فرمایا غم نہ کرو۔ اگر شکر تھی تو شکر ہو جائیگی۔

بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا مرتبہ اولیائے کرام میں بہت بلند ہے۔ انہی کے روحانی اثر سے جنوبی پنجاب کے لوگ مسلمان ہوئے۔

اجودھن شہر کا نام پاک پٹن بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی وجہ سے مشہور ہوا۔ کیونکہ وہ اس راستے سے دریا کو عبور کیا کرتے تھے۔ چنانچہ لوگوں میں مشہور ہو گیا کہ یہ پتن اس پاک شخص یعنی بابا فرید شکر گنج کا ہے کہتے ہیں کہ جب بابا فرید صاحبؒ اجودھن تشریف لاتے تو ایک ہندو جوگی بیر ناتھ نے آپ کی سخت مخالفت شروع کر دی۔ مگر آپ کا روحانی اثر غالب آیا وہ جوگی مسلمان ہو گیا اور پیر کمال نام پایا۔ اس

Marfat.com

واقعہ کے بعد آپ نے مستقل طور پر اجودھن رہائش اختیار کر لی۔ لگاتار ریاضت اور روزوں کی وجہ سے آپ کا جسم مبارک اس قدر پاک ہو گیا تھا کہ آپ کے حلق سے جو چیز اُترتی تھی خواہ وہ مٹی یا پتھر کیوں نہ ہو فوراً شکر ہی بن جاتی تھی۔ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ کو شکر گنج کہا جاتا تھا۔ اس معجزے کو ایک شاعر نے اس شعر میں ادا کیا ہے ؎

سنگ در دستِ او گہر گردد زہر در کامِ او شکر گردد

کہتے ہیں کہ غازی بیگ تغلق جو بعد میں سلطان غیاث الدین تغلق کے لقب سے دہلی کا بادشاہ بنا۔ اور خاندانِ تغلق کا بانی ہوا۔ بابا فرید شکر گنج صاحبؒ کا ہمسایہ تھا۔ اور اس کے والدین بہت ہی غریب تھے۔ وہ بابا صاحبؒ کی خدمت میں اکثر حاضر ہوا کرتا تھا۔ چنانچہ ان کی دعا کا ایسا اثر ہوا کہ وہ غریب لڑکا پہلے ملتان کا گورنر اور بعد میں دہلی کا بادشاہ بن گیا۔

اجودھن شہر کا نام پاک پٹن سے تبدیل ہونے کے متعلق ایک اور روایت بھی ملتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن باباؒ صاحب دریائے ستلج کے پتن پر تشریف لے گئے۔ اُس وقت سورج چمک رہا تھا اور پانی کی لہریں سورج کی کرنوں سے چمک لے کر نکھری ہوئی آبشار بنا رہی تھیں۔ کچھ لوگ دریا میں نہا رہے تھے اور اچھے لباس پہنے کشتیوں میں بیٹھے دریا کی سیر میں مصروف تھے اور بعض دریا سے پانی بھر رہے تھے۔ یہ دلفریب نظارہ آپ کو بہت پسند آیا اور آپ نے خوش ہو کر فرمایا۔ آہا! کیا پاک پتن ہے۔ اسی دن سے اجودھن کا نام پاک پٹن پڑ گیا۔

امیر تیمور کے زمانے تک عام لوگ اسے اجودھن ہی کہتے رہے۔ لیکن مسلمانوں میں پاک پٹن ہی رائج رہا۔ بعد کے زمانے میں اجودھن نام کبھی نہیں ملتا۔ اکبر کے عہد میں جو تاریخیں لکھی گئیں۔ ان میں اس مقام کو پاک پٹن ہی لکھا گیا ہے۔

پاک پٹن میں ہر سال محرم کے مہینے میں بابا فرید صاحبؒ کا عرس نہایت تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے اور زائرین دور و دراز مقامات سے لاکھوں کی تعداد میں آپ کی درگاہ پر حاضر ہوتے ہیں۔

حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے والد صاحب کا نام عبدالرحیم خان لودھی تھا۔ اور آپ کا شجرۂ نسب دہلی کے سلطان بہلول لودھی سے جا ملتا ہے۔ گجرات کے علاقے کے گوجر شاہ دولہ کو گوجر قوم کا فرد بتاتے ہیں۔ مگر یہ بات صحیح نہیں۔ آپ کی

Marfat.com

والدہ کا نام نعمت خاتون تھا۔ جو گکھڑوں کے سردار سلطان سارنگ کی بیٹی تھی
کے زمانے میں سارنگ نے بادشاہ کے خلاف بغاوت کر دی تھی۔ چنانچہ شاہی فوج نے سارنگ کو
اور وہ رہتاس کے مقام پر مارا گیا۔ سارنگ کے کنبے کے لوگ گرفتار کر لئے گئے۔ ان قیدیوں میں نعمت خاتون
تھی جو بعد میں شاہ دولہ کی والدہ بنیں۔ ہمایوں بادشاہ کی وفات کے بعد جب اس کے بیٹے اکبر کو بادشاہ بنے کچھ
ہی گزرے ہونگے تو نعمت خاتون کی شادی اکبر بادشاہ کے ایک منصب دار عبدالرحیم لودھی سے ہو گئی۔ عبدالرحیم اس
وقت بادشاہ کے محل میں کسی کام پر مامور تھا۔ پچیس سال بعد یعنی ۱۵۸۱ء میں ان کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا
کا نام غالباً دولت خان رکھا گیا۔ یہی لڑکا بڑا ہو کر شاہ دولہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ
کس شہر میں پیدا ہوئے۔

شاہ دولہ کی ولادت کے چند ماہ بعد ان کے والد کا انتقال ہو گیا۔ اور ان کی والدہ اپنے ننھیال کے
گاؤں بھالا میں چلی گئی۔ جہاں محنت مزدوری سے اپنا اور اپنے بیٹے کا پیٹ پالنے لگی۔ نو سال بعد ۱۵۹۰ء میں
اس کا بھی انتقال ہو گیا۔ شاہ دولہ بھیک مانگ کر گزارہ کرنے لگے اور پھرتے پھراتے سیالکوٹ پہنچ گئے۔ جہاں
محکمہ مالگذاری کے قانونگو کے ایک غلام بنام مہتہ نے بے اولاد ہوتے ہوئے اپنا بیٹا بنا لیا۔ قانونگو نے آپ کو
سرکاری توشہ خانہ کا داروغہ مقرر کر دیا۔ یہاں رفتہ رفتہ انہوں نے اپنی تنخواہ کے علاوہ سرکاری توشہ خانے
کا سامان بھی غریبوں اور فقیروں میں تقسیم کر دیا۔ چنانچہ انہیں قید کر دیا گیا۔ طرح طرح کی اذیت پہنچائی گئی۔ تو
انہوں نے خود اپنے پیٹ میں چھرا گھونپ دیا۔ قانونگو نے کچھ تدابیر کے ماتحت جراح بلوا کر مرہم پٹی کروائی اور
یہ زخم تین مہینوں بعد جا کر اچھا ہوا۔

اس کے بعد سیالکوٹ کے ایک قریبی گاؤں سنگڑ میں پہنچ کر شاہ سیداں سرمست رحمۃ اللہ علیہ کے مرید
ہو گئے۔ جہاں اپنے پیر اور انکے منظور نظر مرید موکھو کی سیالکوٹ کے زیر تعمیر قلعہ نو و دیگر مقامات پر مزدوری
روٹی کما کر کھاتے رہے۔ بارہ سال آپ نے شاہ سیداں سرمست سہروردی کی خدمت میں گزارے۔ جب ان کا
آخری وقت قریب آگیا۔ تو پکارے کہاں ہے؟ موکھو۔ تین مرتبہ بلا بھیجا۔ جو حاضر ہونے سے قاصر رہا۔
تینوں مرتبہ شاہ دولہ ہی پیش خدمت ہوئے۔ شاہ سرمست نزع کے عالم میں بولے "جیسے رہے اور دلا
اور کچھ ہدایات سے اپنے دلق فقیری شاہ دولہ کے نذر کیا۔ شاید اسی وجہ سے ان کا لقب شاہ دولہ
اب وہ سیالکوٹ سے کسی قریبی گاؤں میں چلے گئے اور وہاں ڈیرہ ڈال دیا۔ کیونکہ سیالکوٹ میں آپ کے
آپ سے حسد کرنے لگے تھے۔

تقریباً دس تک آپ اسی جگہ رہے اب آپ کی شہرت دور دور تک

Marfat.com

...خلافت پر اعتماد ہو گیا تھا۔ اس عرصہ میں آپ نے بہت سی مسجدیں، پل۔ تالاب اور کنوئیں تعمیر کرائے ...الکوٹ کے قریب ایک نالہ ہے۔ اس کا پل بھی آپ ہی کا بنوایا ہوا ہے۔ دس سال تک سیالکوٹ کے قریبی گاؤں میں رہنے کے بعد آپ گجرات چلے آئے اور یہاں آپ نے مستقل طور پر رہائش اختیار کر لی۔

لوگوں پر شاہ دولہ کی کرامات کا بڑا اثر تھا اور وہ ان کی خدمت میں بڑے بڑے نذرانے پیش کرتے رہتے تھے۔ لوگ حیران تھے کہ جنگلی جانور اور پرندے کیوں آپکے ڈیرے کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔

آپ کی تاریخ وفات "خدا دوست" سے نکلتی ہے۔ یہ الفاظ آپ کے مزار پر کندہ ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کا انتقال ۱۰۸۰ھ یعنی ۱۶۷۶ء میں ہوا اور آپ اکبر، جہانگیر، شاہ جہان اور اورنگ زیب کے ہمعصر تھے۔ آپ شاہ دولہؒ دریائی کے نام سے اس لئے مشہور ہیں۔ کہ آپ نے اپنی زندگی میں بہت سے پل تعمیر کرائے تمام عمر آپ سے شاہ و گدا فیض حاصل کرتے رہے اور اب بھی درگاہ پر دور و دراز علاقوں سے عقیدتمند حاضر ہو کر دل کی مراد پاتے ہیں۔

مزار گجرات کے اندر واقع ہے۔ آپ کی درگاہ کے انتظام کے لئے کوئی بھی مستقل ذریعہ آمدنی نہیں۔ مزار کے اخراجات صرف نذرانوں کے ذریعہ پورے کئے جاتے ہیں۔ آپ کی درگاہ سترھویں صدی کے آخر میں تعمیر ہوئی۔ روایت ہے کہ اسے ایک بزرگ بھاون شاہ نے بنوایا تھا۔ یہ پتہ نہیں چل سکا کہ یہ شخص کون تھا۔ بعضوں کا خیال ہے کہ شاہ دولہ کا فرزند تھا۔ مگر یہ وثوق سے نہیں کہا جا سکتا کہ آیا وہ آپ کا حقیقی بیٹا تھا یا متبنے یا صرف بالکا۔ جب آپ کا وقت آخر قریب آگیا تو آپ نے بھاون شاہ کو بلایا اور اپنا دلق فقیری اسے عطا کر دیا۔ درگاہ کا موجودہ سجادہ نشین اسی بزرگ بھاون شاہ کی اولاد ہیں۔

ان کے مزار پر چھوٹے سر والے بچے اور بچیاں ملتی ہیں جو عرفِ عام میں شاہ دولہ صاحب کے چوہے اور چوہیاں مشہور ہیں۔ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بے اولاد شخص شاہ دولہؒ صاحب کے مزار پر حاضر ہو کر یہ اقرار کریں کہ اولاد پانے پر وہ پہلا بچہ شاہ دولہ صاحب کے مزار پر نذر کریں گے تو یقیناً ان کے ہاں اولاد ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ جو چوہے اور چوہیاں اس وقت مزار پر موجود ہیں۔ اسی طرح مراد یافتہ لوگوں کی نذر کی ہوتی ہیں۔

حضرت امام علی الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام علی الحق صاحبؒ ایک وقت کافروں سے جنگ کرتے وقت مقام سیالکوٹ پہنچ کر شہید ہوئے۔ آپ کے مزار کی عمارت جو قابل دید چیز ہے گجرات کے مشہور صوفی حضرت شاہ دولہ صاحبؒ نے

Marfat.com

تعمیر کرائی تھی۔ ماہ محرم میں آپ کا عرس منعقد ہوتا ہے جس میں ہزاروں عقیدتمند شرکت کرتے ہیں صفحہ ۱۴۰ کے مطالعہ سے یاد آجائیگا کہ حضرت کا ورود سابقہ ہندوستان کے اندر چھٹی صدی ہجری کے آخری حصہ میں ہوا تھا۔

حضرت عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میانہ پورہ (سیالکوٹ) میں حضرت صاحب کا مزار ہے۔ آپ عہدِ عالمگیر کے ایک جید عالم تھے۔ شہر سیالکوٹ کے جنوب مغرب کی طرف ایک عالیشان حوض ہے۔ یہ حوض بھی مولانا صاحب نے تعمیر کرایا تھا۔

حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا اصل نام سید احمد ہے۔ آپ کے والد بزرگوار زین العابدین صاحب بغداد شریف سے ۵۲۰ھ مقام شاہ کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان میں آ کر مقیم ہوئے تھے یہیں حضرت کی پیدائش ہوئی۔ کرسی نامہ آپ کا امام حسینؓ اور حضرت علی علیہ السلام سے ملاتے ہیں۔ مگر پٹھان لوگ کہتے ہیں کہ حضرت سید احمدؒ پٹھان تھے آپ کے والد بزرگوار زین العابدین صاحبؒ نے شاہ کوٹ ہی میں وفات پائی اور یہیں ان کی خانقاہ موجود ہے

حضرت سید احمدؒ شاہ کوٹ سے بسبب حسد برادران خانہ زاد بغداد پہنچے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ شہاب الدین صاحبؒ سے فیضِ باطنی حاصل کیا اور پھر مراجعت فرماتے پنجاب ہوئے۔ پہلے وزیر آباد کے قریب مقام ڈھونکل چند برس گزارے۔ آپ ہی کے قیام کی وجہ سے جون جولائی کے اندر ڈھونکل میں میلہ لگتا ہے۔ پھر ملتان سے ہوتے ہوئے شاہ کوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان میں تشریف لے گئے۔ اُس وقت کے حاکم ملتان نے ان مردِ خدا کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ اس کے بیس برس گزرنے پر معہ برادران وعیال واطفال آپ بسوئے پہاڑ روانہ ہوئے اور کافروں سے لڑائی میں ۵۷۷ھ شہید ہو کر مدفون ہوئے۔

آپ کی کرامتوں کے متعلق لوگ طرح طرح کے تذکرے کرتے ہیں جو زبان زدِ عام ہیں۔ لہٰذا ان کے مفصل لکھنے کی ضرورت نہیں۔ غالباً یہی کہ دنیا کافی سمجھا جائیگا۔ کہ سخی سرورؒ کی کرامتوں کا شہرہ روز افزوں ہوتا گیا اور لاکھوں حاجتمند اصحاب فیضیاب ہوتے گئے اور فیضیاب ہوتے جا رہے ہیں۔ تمام قرب وجوار کے مذاہب کے لوگ معتقد سخی سرور ہیں۔ اور آپ کے عرس کے موقع پر سینکڑوں میل کا سفر پیدل طے کر کے وہاں حاضر ہونا ثواب عظیم سمجھتے ہیں۔

ایک وقت گوہرا نامی جذامی قوم کلنگ وجرت لنگا اور احمد خان افغان مریض یہاں آئے۔ گوہرا کا جذام

Marfat.com

... بصارت کی نابینائی چلی گئی۔ احمد خان کا مرض بھی جاتا رہا۔ وہ تینوں بطور مجاوران خدمت گزار خانقاہ ہوئے
تب ہی سے ان تینوں کی اولاد مجاور درگاہ چلی آتی ہے۔

ہر سال کی ۱۱ اپریل کو آپ کی درگاہ شریف پر بڑا بھاری میلہ منعقد ہوتا ہے۔ پاک و ہند کے لوگ جوق در جوق جمع ہوتے ہیں۔ اصل نام حضرتؒ کا تو عوام جانتے ہی نہیں ہوتے۔ لہٰذا وہ ذیل کے تین ناموں سے پکارتے ہیں۔ "سخی سرور" (۲) لکھ داتا (۳) لالانوالہ۔

پہلے نام کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ حاکم وقت ملتان نے جو مال و دولت بوقت شادی آپ کے حوالے کیا تھا۔ وہ آپ نے اسی وقت لٹا دیا تھا۔ اور بعد میں بھی جو حاصل ہوتا تھا۔ محتاجوں کے اندر خیرات کر دیتے تھے اس پہلے نام سے مراد ہے سخیوں کا سردار' خیرات چونکہ آپ کے نام سے لاکھوں اشخاص کرتے ہیں لہٰذا لکھ داتا کے نام سے ملقب ہیں۔ اور چونکہ روایت ہے کہ بیک وقت آپ کے مزار پر لال بھی لگے ہوتے تھے اس لیے لالانوالہ کے نام سے موسوم ہوتے ہیں۔ یہ بھی ٹھیک ہے کہ ملکی تقسیم سے پیشتر عام ہندو اصحاب آپ کی درگاہ پر حاضر ہو کر اپنے بچوں کی زنار بندی کرتے اور یہیں ان کی جھنڈ اتروا تے تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

حصّہ سوم

Marfat.com

اکابرین پنجاب

قیام پاکستان کے بعد ہمیں استبداد کی آہنی گرفت سے نجات مل چکی ہے۔ اب ہم نہ صرف اپنی تعلیمی و عملی کو ایک نئی راہ پر ڈال سکتے ہیں۔ بلکہ ہمارے لئے یہ بھی ممکن ہو گیا ہے۔ کہ اپنے ہر طرح کے تاریخی سرمایہ کو مرتب و مدون کریں۔

کارلائل کے نزدیک تاریخ بے شمار سوانح عمریوں کا نچوڑ ہے۔ یہ شاید مبالغہ ہو۔ لیکن اس میں شبہ نہیں کہ ان اکابر کی زندگیاں جن کے افکار و اعمال نے قوموں کی تقدیر بنائی یا بدل ڈالی۔ آنے والی نسلوں کے لئے ایک مستقل اہمیت رکھتی ہیں۔ تاریخ وہ سبھی کچھ ہے جو انسان نے سہا، سوچا اور کیا۔ بنی آدم کی ساری زندگی معاشرت کا پورا عمل ارتقا۔ تاریخ کو قوم سے وہی نسبت ہے۔ جو حافظے کو فرد سے ہے۔ جس طرح حافظہ فرد کے لئے شعور کے تسلسل کا ضامن ہے۔ اور اس کے ماضی و حال کے تجربات کو باہم منسلک کرتا ہے۔ اسی طرح تاریخ قوم کو نہ صرف اس کے ماضی کی واضح تصویر پیش کرتی ہے۔ بلکہ اسے مربوط اور مسلسل زندگی بسر کرنے کے قابل بناتی ہے۔

مسلمانوں کے سیاسی غلبے کے دور عروج کی ان نشانیوں کے ساتھ اس تاریخی صوبہ پنجاب میں بعض نہایت جلیل القدر بزرگان اور مبلغین اسلام کے مقابر بھی موجود ہیں۔ میری مراد حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ سے ہے۔ جن کا ذکر خیر حصہ دوم میں کیا جا چکا ہے۔ اور جن کا اس خطہ ارض میں محض وجود مقامی باشندوں کے لئے بے شمار برکتوں کا سرچشمہ ثابت ہوا اور جنہوں نے اپنی زندگی کی بے لوث پاکیزگی اور تقدس اور اپنی تعلیمات کی بے مثال سادگی کی کشش سے ہزاروں لاکھوں کو دین قیم کے دائرہ رحمت میں شامل کیا۔

اسلام اور مسلمانوں سے پنجاب کا تعلق محض عہد ماضی تک محدود نہیں ہے۔ یہ صوبہ اب بھی مسلمانوں کی تعلیمی اور تہذیبی زندگی کا ایک اہم مرکز ہے۔ زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ کہ اسے یہ عدیم المثال فخر نصیب تھا۔ کہ مسلمانوں کی نشاۃ الثانیہ کا عظیم الشان نقیب، چاردانگ عالم میں معروف حکیم الامت، شاعر بے بدل ملت بیضا کے روشن مستقبل کی از سر نو تخلیق کرنے والا علامہ اقبال رح اس زمین کو آسمان بنا رہا تھا۔ موت کے ہاتھ نے یہ گوہر بے بہا جلد ہم سے چھین لیا۔ اقبال رح جامعہ عالمگیری کے سائے میں ابدی نیند سو رہا ہے۔ اور جسمانی طور پر نہ سہی روحانی طور پر ہمارے درمیان موجود ہے۔ اس کا پیغام آنے والی نسلوں کے لئے

Marfat.com

راہ ہدایت کا کام دیتا رہے گا۔

موجودہ دور کے اندر تاریخ کے تصور اور قومی احساس کی شدت نے تاریخ نویسی کو متاثر کر کے مؤرخین پیدا کئے۔ جو اپنے اپنے رنگ میں یکتائے روزگار ہیں۔ تاریخ کا پہلا لازمہ حالات کی سچی کیفیت اور پیش آمدہ واقعات کا صحیح صحیح بیان ہے۔ لیکن اس کے لئے پہلی شرط ایسے صفات کی موجودگی جس سے مشاہدے کی صلاحیت، تحلیل پسند ذہن، فراہم شدہ معلومات کو تولنے اور پرکھنے کی استعداد، تعصب سے پاک رہنے کی قابلیت اور نئے خیالات کو قبول کرنے کے لئے ذہن کو ہمیشہ مستعد رکھنے پر آمادگی اور پھر ان کے استعمال پر قدرت حاصل ہونا ہے۔ جن اکابر کا ذکر ذیل کے صفحات میں مندرج کیا جا رہا ہے۔ وہ تاریخ کے مقدمہ کی بجائے خود بیش بہا معلومات کا اور فلسفیانہ فکر و تحقیق کا گنجینہ ہیں۔ مولا ایسے درخشندہ ستاروں میں روز افزوں فرمائے۔

ابراہیم اسمٰعیل چندریگر گورنر پنجاب

سنہ ۱۸۹۷ء کے اندر بمبئی میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی ابتداء اور اساس کی تکمیل بھی وہیں سے کی۔ قانون کی ڈگری حاصل کرنے پر سنہ ۱۹۲۰ء سے احمد آباد میں آپ نے وکالت شروع کی۔ چار سال بعد آپ میونسپل کارپوریشن احمد آباد کے اور سنہ ۱۹۳۷ء میں بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے۔ اس سال سے بمبئی ہائیکورٹ کی وکالت آپ نے اختیار کی۔ سنہ ۱۹۳۸ء سے دس سال تک بمبئی لیجسلیٹو اسمبلی کے اندر آپ نے بطور ڈپٹی لیڈر مسلم لیگ پارٹی کے کام کیا۔ اور بمبئی صوبائی مسلم لیگ کے سنہ ۱۹۴۰ء سے چھ سال تک صدر اور سنہ ۱۹۴۳-۴۷ء آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے رکن رہے۔

اکتوبر سنہ ۱۹۴۶ء سے اگست سنہ ۱۹۴۷ء تک آپ ہندوستان کی عارضی حکومت میں وزیر تجارت مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں ہی آپ نے جنیوا میں اقوام متحدہ کی ٹریڈ کانفرنس کے اندر بطور نمائندۂ ہندوستان شرکت کی۔ ملکی تقسیم پر پاکستان کی پہلی وزارت میں آپ وزیر تجارت و صنعت مقرر ہوئے۔ اگلے سال آپ کو بطور سفیر پاکستان کابل جانا پڑا۔ سنہ ۱۹۵۰ء میں صاحبزادہ خورشید احمد کی وفات پر صوبہ سرحد کے گورنر کے فرائض انجام دینے کے لئے آپ نے مراجعت کی۔ اور اب پنجاب گورنر کے فرائض بحسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

احمد شاہ بخاری پطرس

آپ کا مولد شہر لاہور ہے۔ ابتدائی تعلیم اپنے وطن مالوف ہی میں حاصل کی۔ اور تکمیل اس تعلیم کی کیمبرج سے ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۲ء کے اندر چوبیس سال کی عمر میں سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں بطور لیکچرار آپ کا تقرر ہوا جہاں چھ سال بعد شعبہ انگریزی کے پروفیسر بنا دیئے گئے۔ سنہ ۱۹۳۶ء کے اندر محکمہ آل انڈیا ریڈیو دہلی کے اسٹیشن ڈائریکٹر بنے۔ اور فوری بعد ہی انہیں ڈپٹی کنٹرولر نشریات کے عہدہ پر بڑھا دیا گیا۔ ملکی تقسیم سے پہلے چھ سال بطور کنٹرولر براڈکاسٹنگ اور ڈائریکٹر جنرل براڈکاسٹنگ فرائض سرانجام دیئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں پرنسپل گورنمنٹ کالج لاہور بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں انڈیا آفس کی تقسیم پر لندن میں اور سنہ ۱۹۴۹ء میں اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی کمیٹی میں اپنی مملکت پاکستان کی نمائندگی کی۔ اگست سنہ ۱۹۵۰ء سے انجمن اقوام متحدہ میں آپ کا پاکستان کی طرف سے مستقل نمائندہ بنائے جانے کا تقرر عمل میں آیا۔ پطرس کے مضامین آپ کی تصنیفات کا مجموعہ ہے۔ برمحل مزاحیہ کلام آپ کا خاص وصف ہے۔

امین الدین میاں

ایجنٹ برائے گورنر جنرل پاکستان۔ بلوچستان۔ سنہ ۱۸۹۷ء میں مقام لاہور پیدا ہوئے۔ اپنے شہر سے ایم۔ ایس۔ سی کی ڈگری حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۰ء کے آئی سی ایس کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہو کر ٹریننگ کے لئے کیمبرج تشریف لے گئے۔ سولہ برس پنجاب کے مختلف اضلاع میں بطور اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کام کیا۔ اور اپنے ہی صوبہ کے محکمہ صنعت و بجلی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۲ء سے تین سال برابر حکومت ہند کی وزارت تجارت کے بطور جائنٹ سیکرٹری اور چیف کنٹرولر آف ایکسپورٹ فرائض ادا کئے۔ پاکستان بننے پر سنہ ۱۹۴۷ء میں کراچی پورٹ ٹرسٹ کے صدر رہے دو سال بعد بلوچستان میں گورنر جنرل پاکستان کے ایجنٹ منتخب ہوئے۔ اپریل ۱۹۵۲ء کے آخری حصہ سے بطور گورنر سندھ آپکا تقرر عمل میں آیا۔

الٰہی بخش لفٹننٹ کرنل

سنہ ۱۹۰۰ء میں مقام جالندھر آپ پیدا ہوئے۔ اول زمانہ کی تعلیم جالندھر شہر میں اور پھر لی سسٹر اور گینز

(B.)... ہسپتال لندن میں تکمیل پذیر ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۰ء انڈین میڈیکل سروس اختیار کی جنگ عظیم کے اندر آپ سنگاپور میں جاپانیوں کے پاس سیاسی قیدی رہے۔ کچھ عرصہ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور کے اندر پروفیسر فارماکالوجی اور پروفیسر کلینیکل میڈیسن کے فرائض انجام دیئے۔ قائد اعظم کے خاص معالج رہے۔ قائد اعظم کے آخری لمحات آپ کی تصنیف ہے۔ اور اب سنہ ۱۹۵۲ء سے پرنسپل میڈیکل کالج لاہور ہیں۔

اے۔ ڈی۔ اظہر صاحب ڈپٹی کمشنر

جولائی سنہ ۱۸۹۸ء کے اندر ملتان میں پیدا ہوئے۔ اپنے شہر سے میٹرک پاس کیا۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کرنے پر مقابلہ کے امتحان میں امتیازی دکھا کر سنہ ۱۹۲۲ء سے بطور پی۔ سی۔ ایس کام شروع کیا۔ اول اول مہتمم خزانہ افسر مال اسے۔ ڈی۔ ایم۔ ایس۔ ڈی۔ او۔ کی حیثیت سے کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۴ء سے عرصہ چھ سال۔ حصار۔ رہتک۔ جہلم اور منٹگمری کے مقامات پر بطور ڈپٹی کمشنر فرائض سرانجام دیتے۔ ممبر الیکشن کمشن پنجاب لگے رہے۔ اور اب ضلع لائل پور کی مہاجر آبادکاری میں بطور ڈپٹی کمشنر سرگرم کار ہیں۔

امتیاز علی تاج سید

سنہ ۱۹۰۰ء کے اندر شہر لاہور میں پیدا ہوئے تعلیمی زمانہ آپ نے سنٹرل ماڈل سکول لاہور اور گورنمنٹ کالج لاہور میں گزارا۔ اسی زمانے میں ہی ایک رسالہ بنام کہکشاں جاری کیا۔ اور جو برسے تک کے۔ فارغ التحصیل ہوکر اپنے قدیم مکتبہ دارالاشاعت پنجاب لاہور کے انتظامات میں مصروف رہے۔ پھول اخبار اور تہذیب نسواں رسالہ کے ایڈیٹر بنے۔ انارکلی۔ لیلیٰ مجنوں کا افسانہ۔ تراجم۔ چچا چھکن۔ خانداں۔ ڈرامے۔ ... نگینہ۔ شہرت۔ ... اور فلمی کہانیاں آپ کی تصنیفات سے ہیں۔

امیر الدین میاں

سنہ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے۔ میٹرک اسلامیہ ہائی سکول لاہور بی۔ اے۔ گورنمنٹ کالج لاہور۔ ہمیشہ سنہ ۱۹۲۲ء سے بلامقابلہ ممبر کمیٹی منتخب ہوئے۔ بار اول سنہ ۱۹... میں ممبر اور بار دوم سنہ ۱۹۴... میں ممبر کمیٹی لاہور منتخب ہوئے اور اب تک ممبر ہیں۔

Marfat.com

اور ممبر لیجسلیٹو اسمبلی ۱۹۲۱ء سے ۱۹۲۶ء تک آپ ان میں ممبران سے رہیں جنہوں نے اختیار کی۔ اور مسلم لیگ بلاک بنایا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے ممبر ۱۹۲۷ء سے ۱۹۴۸ء تک پنجاب صدر نواب سر شاہ نواز خان مرحوم صاحب کے ہمراہ بیش بہا خدمات لیگ کی کیں۔ لیگ کے جلسے میں لاہور میں جبکہ یونینسٹ گورنمنٹ نے جگہ دینے سے انکار کر دیا۔ تو آپ نے زیر کاشت زمین کے لئے پیش کر دی۔ قائداعظم کے حکم کے مطابق ریلیف کمیٹی کام کو سرانجام دینے کے لئے ۱۹۴۶ء میں ملکی تقسیم کے موقع پر آپ نے ہیڈ کمیٹی ہوتے ہوئے مہاجرین کے لئے چالیس ہزار روپے جمع کر کے خرچ کیا۔ عرصہ سے صدر انجمن اسلامیہ پنجاب۔ نائب صدر انجمن حمایت اسلام۔ پنجاب یونیورسٹی کے ... کی حج کمیٹی۔ ٹرانسپورٹ بورڈ اور ریڈ کراس کے ممبر ہیں۔

بشیر احمد میاں بار ایٹ لاء

آپ ۱۸۹۳ء کے اندر مقام لاہور پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے وطن میں شروع ہوئی۔ اور آکسفورڈ میں مکمل ہوئی۔ فارغ التحصیل ہو کر اسلامیہ کالج لاہور میں کچھ دیر اعزازی طور پر آپ نے کام کیا۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی کورٹ کے رکن اور آل انڈیا انجمن ترقی اردو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر بنائے گئے۔ صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔ ۱۹۴۹ء میں پاکستان کی طرف سے بطور سفیر ترکی تشریف لے گئے۔ لیکن اپنے کنبہ کے پے در پے کے مطالبات پر وہاں سے مستعفی ہو گئے۔ انجمن حمایت اسلام کی کونسل اور پنجاب یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کے رکن عرصہ سے چلے آ رہے ہیں۔ اور وہ رسالہ موسومہ ہمایوں جو ۱۹۲۲ء کے اندر اپنے والد جسٹس شاہ دین ہمایوں (مرحوم) کی یاد میں جاری کیا تھا۔ چلائے جا رہے ہیں۔

بیگم زینت فدا حسن ایم۔ اے

تعلیمی زمانہ میں ہمیشہ امتیازی حاصل کرتی رہی ہیں۔ بی۔ اے میں آپ نے وظیفہ حاصل کیا۔ ایم۔ اے گورنمنٹ کالج سے اس زمانہ میں پاس کیا۔ جبکہ مسلمان لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بہتر تھیں۔

Marfat.com

سید فدا حسن کمشنر لاہور سے شادی کے بعد ۱۹۳۰ء سے آپ کی طبیعت کا پاکستان کی اکثر عورتوں کے پنچائتی کاموں کی طرف زیادہ رجحان رہنے سے ہی آپ کو مستورات کی آل پاکستان ایسوسی ایشن لاہور برانچ کا صدر چنا گیا۔ اس ایسوسی ایشن بنام دارالنسواں نے جس کے نام سے ایک پرائمری سکول بھی چل رہا ہے ہزاروں مستحق امداد عورتوں کی ہر موقع پر بروقت امداد کی ہے۔

ایسوسی ایشن بنام دارالنسواں نے جس کے نام پر پبلک کے چندہ سے سال بہ سال سرکاری معائنہ حسابات سے ایک پرائمری سکول بھی چل رہا ہے۔ ہزاروں مستحق امداد عورتوں اور یتیم بچوں کی ہر موقع پر بروقت امداد کی ہے۔

کثرت رائے عامہ سے آپ کو اسمبلی کے انتخابات میں سول ڈیفنس اینڈ ایڈوائزری بورڈ کے لئے اور ریڈ کراس کے لئے بھی ممبر منتخب کیا گیا۔

بی۔ اے۔ قریشی پرنسپل ڈاکٹر۔ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی

۱۸۹۶ء میں مقام غازی آباد پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم ابتدائی علی گڑھ میں اور تکمیل اس کی برلن میں ہوئی۔ قریباً چودہ سال بطور پروفیسر مضامین تاریخ و عربی۔ اسلامیہ کالج لاہور میں کام کیا۔ بعد پنجاب یونیورسٹی کے شعبۂ عربی کے صدر بنائے گئے۔ ۱۹۴۸ء میں تین سال کے لئے حکومت پاکستان کی طرف سے آپ کو بطور سفیر برائے شام و لبنان مقرر کیا گیا۔ ۱۹۵۱ء سے آپ پھر بطور پرنسپل اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز

آپ قریب تیس سال سے پنجاب کی سوشل اور پولیٹیکل زندگی سے وابستہ ہیں اور سر میاں محمد شفیع (مرحوم) کی صاحبزادی ہوتے ہوئے ایسے خاندان کی روشن چراغ ہیں۔ جو قومی خدمت کے میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہا ہے۔

ان جہاں آرا صاحبہ نے پچیس برس کی عمر میں پردہ ترک کر کے مفید زندگی کو ترک کیا [illegible] کوئی ایسا جماعتی۔ تمدنی اور سیاسی پہلو ہو۔ جس میں کہ آپ نے نمایاں حصہ نہ لیا ہو۔ ۱۹۲۰ء [illegible] سالانہ جلسہ نسوانی ترقی کے زبردست حامی تھے۔ انگلستان کی امپیریل کانفرنس میں شرکت کرنے جاتے وقت انہیں

Marfat.com

بطور اپنا سیکرٹری ہمراہ لے گئے۔ بنابریں جہاں آرا سیاسی امور ...

کچھ دیر بعد انہوں نے پھر انگلستان کی تیسری راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں بطور ڈیلیگیٹ کے شرکت کی
تقریر پر تمام امتیاز والے حاضرین نے تعریفی کلمات کہے۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں آپ لیگ آف نیشنز اور ۱۹۳۳
اور بچوں کی اصلاحی کمیٹی کی ممبر اور انٹرنیشنل لیبر کانفرنس کی ڈیلیگیٹ منتخب ہوئیں۔ میاں سر محمد
کہا کرتے تھے۔

"کاش یہ لڑکی میری لڑکا ہوتیں"

بیگم شاہ نواز پہلی عورت تھیں۔ جو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کی پانچ سال ممبر رہیں۔ اور ان کی کاوش نے لیگ کے نصب العین کو کامیاب طور پر پیش کرتے ہوئے مسلمان عورتوں کی لیگ کی تشکیل کر دکھائی۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں آپ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبر منتخب ہوئیں۔ اور اسی سال ہی آپ کو پارلیمنٹری سیکرٹری بنا دیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں آپ کو انڈین ڈیفنس کونسل کا ممبر اور اگلے ہی سال سنٹرل انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ میں جائنٹ سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اس عہدہ سے آپ نے سنہ ۱۹۴۵ء میں مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کی بنا پر استعفیٰ دے دیا۔ اور لیگ کے ٹکٹ پر پھر پنجاب اسمبلی کے لئے منتخب ہوئیں۔ خضر وزارت کے خلاف مہم کھڑی ہونے پر آپ عورتوں کے جلوس میں علمبردار ہو کر گرفتار ہوئیں۔ سنہ ۱۹۴۶ء کے شروع میں قائد اعظم نے مسلم لیگ کے مطالبۂ پاکستان کے نظریہ کو بیرونی ممالک کے عوام پر واضح کرنے کے لئے انہیں ایک مشن میں امریکہ روانہ کیا۔

بیگم شاہ نواز سنٹرل اسمبلی کے لئے بھی منتخب ہوئیں۔ اور اس وقت سے آپ کئی مختلف کمیٹیوں کی ممبر رہی ہیں۔ اور ان کمیٹیوں کے طریقہ ہائے کار کو اپنے گراں قدر ہدایات و تجربات سے مستفیض کر رہی ہیں۔

بیگم خدیجہ جی۔ اے۔ خاں

آپ ریاست فرید کوٹ کے ایک سابقہ وزیر غلام محسن خاں (مرحوم) کی صاحبزادی ہیں لدھیانہ میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ اسی شہر سے ہی میٹرک پاس کیا۔ بی۔ اے۔ کی ڈگری لاہور کالج خواتین سے اور بی۔ ٹی۔ کی ڈگری لاہور ہی سے حاصل کی۔ کچھ برس آپ نے لدھیانہ میں اور پھر فاضل کا (ضلع فیروز پور) بطور ہیڈ مسٹریس کام کیا۔ اور آپ کی شادی کرنل جی۔ اے۔ خاں انسپکٹر جنرل محکمہ جیل سے ہوئی۔ بیگم صاحبہ ...

Marfat.com

... کے اندر پہلی گریجویٹ ہونے کی امتیازی حاصل تھی۔

اگرچہ آپ سوشل امورات میں ملکی تقسیم سے پہلے بھی کافی دلچسپی رکھتی تھیں۔ تاہم سال ۱۹۴۷ء اور اس کے بعد بیگم جی۔ اے۔ خاں مستورات کے سوشل امورات میں انتھک اور بے لوث کام کرنے رہنے والی مشہور ہوئیں۔ مہاجرین کے کیمپوں کے اندر آپ کی امداد کی ہر طرف سے تعریف ہوئی۔ اور یہ چیز بلکہ انہیں بعد میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے منتخب کروانے میں ذمہ وار سمجھی گئی۔

بیگم جی۔ اے۔ خاں نے پاکستان کی گرل گائیڈ تحریک میں بہت اہم حصہ لیا۔ ۱۹۴۸ء میں آپ کو ساری دنیا کی گرل گائیڈ کانفرنس منعقدہ امریکہ میں بطور ڈیلیگیٹ بھیجا گیا۔ اور اب آپ پاکستان کی گرل گائیڈ ایسوسی ایشن کی چیف کمشنر ہیں۔

آپ صوبائی اور پاکستان مسلم لیگ کونسل کی اور پنجاب مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کی رکن ہیں۔ بیگم جی۔ اے۔ خاں ہسپتالوں۔ فلموں اور ریڈیو وغیرہ پر گورنمنٹ کی طرف سے نامزد کی ہوئی کئی ایک نیم سرکاری کمیٹیوں کی رکن ہیں۔ اور جنوری ۱۹۵۳ء کے اندر دہلی میں منعقدہ بین الاقوامی اجلاس بہ عنوان "حقوق نسواں" برائے ممالک جنوبی ایشیا۔ پاکستان کی طرف سے لیڈر خاتون کی حیثیت سے امتیازی دکھلا چکی ہیں۔

چراغ حسن حسرت ایڈیٹر

آپ ۱۹۰۰ء مقام پونچھ پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۵ء سے صحافت شروع کی۔ اور کلکتہ کے کئی اخبارات میں کام کیا۔ ۱۹۳۹ء میں محکمہ آل انڈیا ریڈیو کی نوکری اختیار کرلی۔ اور بعد میں مستعفی ہو گئے۔ کچھ دیر فوجی اخبار کے بھی ایڈیٹر رہے۔ بعدۂ ایک کافی عرصہ "امروز" کے بطور چیف ایڈیٹر فرائض سرانجام دے کر کچھ وجوہات کی بنا پر وہاں سے بھی مستعفی ہوئے۔ مضامین سندھ باد جہازی۔ دو ڈاکٹر۔ کیلے کا چھلکا۔ مردم دیدہ۔ جدید جغرافیۂ پنجاب آپ کی مقبول عام تصنیفات ہیں۔

حفیظ جالندھری ابوالاثر

سنہ ۱۹۰۰ء کے اندر مقام جالندھر پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مساجد میں ہوئی۔ زبان فارسی کی گلستان و بوستان بھی وہیں پڑھی گئیں۔ پھر آپ کو سکول بھیجا گیا۔ اس دوران میں ہی آپ نے اشعار پر طبع آزمائی شروع کردی۔ اول اول مولانا گرامی (یعنی غلام قادر گیلانی) سے اصلاح کروایا کرتے تھے۔ اور بعد میں خود اپنے

Marfat.com

انداز کے استاد بن گئے۔ حفیظ کے گیت۔ سوز و ساز۔ تلخابۂ شیریں۔ نغمۂ زار۔ بہار کے پھول۔ تصویر کشمیر۔ ہندوستان ہمارا۔ اور شاہنامۂ اسلام آپ کی مقبولِ عام تصنیفات ہیں۔

خان افتخار حسین خاں سابق وزیر اعلیٰ پنجاب

۱۹۰۶ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم نظام کالج۔ حیدر آباد دکن، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ بذریعہ عدالتی فیصلہ جات کے پنجاب کی ریاست ممدوٹ والد کو مل جانے پر ان کے ساتھ ہی لاہور سکونت پذیر ہو کر بطور رسول جج چار سال تک کام کیا۔

والد کے انتقال پر آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر اور والد کی جگہ لیگ کے صدر منتخب ہوئے۔ سکندر بلدیو سنگھ پیکٹ کو نہ تسلیم کرتے ہوئے یونینسٹ وزارت کے اندر آپ پانچ سال تک لیگ کے برابر پریذیڈنٹ کی حیثیت سے اپنے کسان بھائیوں کی ہر طرح حمایت کرتے رہے۔

۱۹۴۵ء کی اسمبلی ایکشن میں اور تحریک نافرمانی میں مسلم لیگ کی خلاف توقع کامیابی اور خضر وزارت کے مستعفی ہو جانے پر خان افتخار حسین خاں اور ان کی پارٹی کے لوگ اپنے ڈراما میں کامگار رہے۔

ملکی تقسیم پر خان افتخار حسین خاں صاحب نے اپنی مشرقی پنجاب کی ۱۸۰۰۰ ایکڑ زمین کو خیر باد کہا۔ اور انگلستان کے بیک وقت وزیر اعظم وال پول کی طرح ایک عوامی وزارت قائم کر دی۔ اور اپنی تشکیل کو عوامی وزارت کے نام پر معنون کیا۔ انہوں نے اپنی وزارت کے اندر تین وزرا کا انتخاب ایسے اصحاب کا کیا جنہوں نے محض اپنے خلوص سے نیک نامی حاصل کر رکھی تھی۔ اور ان وزیر اعلیٰ کو ذاتی دیانت داری اور خلوص قلبی کے اعتبار کے باوجود سیاسی حریفوں کے اپنی پارٹی کا پورا اعتماد حاصل تھا۔

وزارت کا اعتماد استوار بنانے کے خیال سے خان افتخار حسین خاں صاحب نے پندرہ ماہ کے اندر تین مرتبہ نئے وزرا کو اس عہدہ داری پر متمکن کیا۔ پھر بھی ایسے بعض ہجویوں کو زیادہ اقتدار کا متمنی پایا۔ اس وقت جبکہ قومی تعمیر کا زیادہ کام سنٹرل گورنمنٹ نے اپنے ہاتھوں لے رکھا تھا۔ خان صاحب کا یہ کہنا تھا۔ کہ پاکستان کے اول ایام میں افسران اور وزارت کے ان کے اپنے انتخاب نے قائد اعظم کے بعد حکام اعلیٰ کی مداخلت اور سیاسی حریفوں کی گڑبڑ سے پاک رہ کر صوبہ کی فلاح و بہبود میں زیادہ مفید ثابت ہونا تھا۔

وزارت سے مستعفی ہونے تک اپنے خلاف تحریکات کا بڑے ٹھنڈے دل سے سامنا کرتے رہنا ان کی طبیعت کا نمایاں وصف رہا ہے۔

Marfat.com

دولتانہ میاں ممتاز محمد خاں وزیراعلیٰ پنجاب

سنہ ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے۔ خاندانی امارت وعلم و اعزاز کے گہوارہ میں پلے۔ ابتدائی تعلیم سر ولسن پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور جیسے استاد کی نگرانی میں گھر پر حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ اور سنہ ۱۹۳۳ء میں بی۔ اے (آنرز) کی ڈگری نمایاں حیثیت سے حاصل کی۔ اسی سال ہی انگلستان پہنچ کر کورپس کرسٹی کالج انگلستان میں داخل ہو گئے۔ اور بندرنج فلاسفی، پالٹیکس اور اقتصادیات اور بیرسٹروں کے امتحانات سنہ ۱۹۳۹ء تک امتیازی سے پاس کئے۔ پھر آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور سیاسی مباحثوں میں شریک ہو کر اپنی ٹھوس رائے کے اظہار سے داد حاصل کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ تو جنگِ عظیم زوروں پر تھی۔ اور ملکی حالات بڑا نازک نقشہ پیش کرتے تھے۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کے ممبر اور اگلے سال سے متواتر کئی برس تک بحیثیت جنرل سیکرٹری صوبائی مسلم لیگ (پنجاب) آپ منتخب ہوتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں دوبارہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے انتخاب میں سیالکوٹ کے دیہاتی مسلم حلقے سے کامیاب ہوئے۔ اسی سال ہی قائداعظمؒ نے مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی تشکیل کے سات ممبران میں آپ کو بھی شامل کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کونسل، پنجاب مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی اور مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے سرگرم ممبر رہ چکے ہیں۔ اور قیام پاکستان سے آل پاکستان مسلم لیگ کونسل۔ کئی صوبائی اور مرکزی ورکنگ کمیٹیوں کے رکن ہیں۔ اور پاکستان کی دستورساز اسمبلی کے رکن ہیں۔

سنہ ۱۹۴۷ء کی پہلی مسلم لیگ وزارت میں آپ نے وزیر مالیات کا قلمدان سنبھالا۔ اگلے سال آپ کو کثرت رائے سے پنجاب مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں آپ نے مسلم لیگ کی دوسری وزارت مستحکم بنیادوں پر قائم کی۔ اور وہ کارہائے نمایاں کر دکھلائے۔ جن کا اندازہ کتاب ہذا کے صفحہ ۱۶۴ سے ۱۷۴ تک پڑھنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

دین محمد شیخ ہز ایکسیلنسی گورنر سندھ

سنہ ۱۸۸۶ء کے اندر آپ پیدا ہوئے۔ اکیس برس کی عمر میں ایم۔ اے کی اور چوبیس برس کی عمر میں ایل ایل۔ بی کی

Marfat.com

پنجاب یونیورسٹی کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اول اول راولپنڈی میں

میں مقیم ہوئے۔

سنہ ۱۹۱۹ء میں کانگرس اور مسلم لیگ کے مشترکہ اجلاس میں شرکت کی۔ اگلے سال لارڈ چیمسفورڈ اور

خلاف ڈیپوٹیشن میں پنجاب کی طرف سے شرکت کی۔ سنہ ۱۹۱۹ء میں حکومت برطانیہ کے خلاف بغاوت کے

گرفتار ہوئے۔

سنہ ۱۹۲۰ء میں گوجرانوالہ میونسپل کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ دو سال بعد پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر

سے لاہور ہی میں وکالت شروع کر دی۔ اس کے پانچ سال بعد آپ کو لاہور ہائی کورٹ کا جج مقرر کیا گیا

میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری دی گئی۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں لاہور ہائی کورٹ

سے مستعفی ہوئے۔ مگر اپر ٹرانسپورٹ لائسنسنگ بورڈ آف انڈیا کے صدر بنائے گئے۔ ایک سال بعد

استعفیٰ دیا۔ اور ریاست بہاولپور کے چیف جج بنے۔ جولائی سنہ ۱۹۴۷ء میں پنجاب باؤنڈری کمیشن کے ممبر

بنائے گئے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے لائف ممبر ہیں۔ اور ادبی اداروں کی اکثر پرورش رکھتے ہیں۔ شیخ غلام حسین

ہدایت اللہ کی وفات سے دسمبر سنہ ۱۹۵۲ء تک آپ حکومت پاکستان کے صوبہ سندھ کے گورنر رہے ہیں۔

ڈاکٹر ایس اے رحمان جج۔ ہائیکورٹ لاہور

سنہ ۱۹۰۳ء کے اندر بمقام وزیر آباد (پنجاب) پیدا ہوئے۔ پنجاب یونیورسٹی سے سنہ ۱۹۲۵ء میں ایم۔ اے

اگلے سال آل انڈیا آئی۔ سی۔ ایس مقابلہ کا امتحان پاس کر کے پروبیشن کے دو سال انگلستان میں گزارے

اسی دوران میں اور ٹیل آنرز امتحان آکسفورڈ یونیورسٹی سے پاس کیا۔

سنہ ۱۹۲۸ء سے زندگی کے میدان عمل میں شامل ہوئے۔ بطور اسسٹنٹ کمشنر، سب ڈویژنل آفیسر

اینڈ سیشن جج۔ لیگل ریممبرنسر رہ کر سنہ ۱۹۴۶ء سے لاہور ہائی کورٹ کے جج مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں

نے آپ کو ایل۔ ایل۔ ڈی کی اعزازی ڈگری دی۔

بزم اقبال کے پنجاب کے ترجمہ بورڈ کے آپ ممبر ہیں۔ اور آپ نے علامہ اقبال کی تصنیف

کا اشعار میں ترجمہ بھی کیا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر خان اے رحمان ڈائریکٹر محکمہ زراعت

سنہ ۱۹۰۵ء میں جالندھر کے مردم خیز خطہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم علی گڑھ میں ہوئی۔ سنہ ۱۹۲۲ء کی ایڈنبرا سے۔ بی۔ ایس۔ سی۔ کی ڈگری حاصل کرنے پر زراعتی کالج لائلپور کے اندر اسسٹنٹ پروفیسر آف انٹومولوجی (علم حشرات الارض) مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کیمبرج کر آنے پر وہیں پروفیسر بن گئے۔

پاک و ہند کے علاوہ برطانیہ و یورپ کے دیگر ممالک ریاستہائے متحدہ امریکہ اور کنیڈا وغیرہ کے اعلیٰ ترین سائنس کے اداروں اور زراعتی فارموں کے مشاہدات سے پنجاب یونیورسٹی۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے سنٹرل کاٹن کمیٹی ایگریکلچرل ریسرچ کمیٹی وغیرہ کے اندر بطور ممبر یا صدر کے فرائض سرانجام دیتے چلے آرہے ہیں۔ اور بذریعہ اخبارات۔ رسائل اور ریڈیو پاکستان کے اپنے علم سے عوام کو مستفیض کرتے چلے آرہے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۷ء سے تین سال تک بطور پرنسپل زراعتی کالج بمقام لائلپور فرائض سرانجام دے کر ۵۲-۱۹۵۰ء تک صوبہ کے ڈائریکٹر محکمہ زراعت رہے۔ اور بعدہٗ ریجنل ڈائریکٹر محکمہ زراعت حکومت پاکستان کے عہدہ پر فائز ہوئے۔

ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صدر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی

آپ نے جو یونیورسٹی کی نشست سے کامیاب ہوئے ہیں۔ سنہ ۱۹۰۶ء میں ایم۔ اے انگلش کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی سے اور لاء کی ڈگری سنہ ۱۹۱۲ء میں کیمبرج یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اور بیرسٹر بنے۔ بعد آپ نے ایل۔ ایل۔ ڈی کی ڈگری ڈبلن یونیورسٹی سے حاصل کی۔ اور سنہ ۱۹۵۱ء تک وکالت کی۔

اس لمبے عرصے کے اندر آپ لاء کالج لاہور میں انٹرنیشنل لاء کے لیکچرار ممبر بار کونسل رہے۔ اور آل پاکستان بار کانفرنس سنہ ۱۹۴۹ء کے صدر اور ہائیکورٹ کی بار ایسوسی ایشن کے صدر بنائے گئے۔

تعلیمی میدان میں انہیں ماہر تعلیم کا نام دیا جا چکا ہے۔ وہ کئی تعلیمی کمیٹیوں کے ممبر رہ چکے ہیں۔ اور اب پنجاب یونیورسٹی کے فیلو۔ اس کی سنڈیکیٹ کے ممبر اور انجمن حمایت اسلام کے جو کہ پاکستان کا سب سے بڑا تعلیمی ادارہ ہے صدر ہیں۔

ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب پنجاب مسلم لیگ کے سنہ ۱۹۱۷ء میں سیکرٹری اور سنہ ۱۹۲۱-۲۲ء تک آل انڈیا

Marfat.com

مسلم لیگ کے ممبر رہ چکے ہیں۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنس کی جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی اور ۱۹۳۷ء کی ڈی لیمی ٹیشن کمیٹی کے سامنے پیش ہوکر آپ نے پنجاب کے مسلمانوں کے حقوق کے متعلق پیروی کی۔

خلیفہ صاحب پاکستان انسٹیٹیوٹ آف انٹرنیشنل آفیرز کی پنجاب برانچ کے اور مقابر اسلامی پنجاب برانچ کے صدر ہیں۔ آپ مملکت خداداد پاکستان کی لاء کمیشن کے بھی رکن ہیں۔

سر ور ایس ایم ایڈوائزر مغل آتھرٹی

۱۹۰۰ء کے اندر مقام گجرات ولادت ہوئی۔ انٹرینس اپنے وطن سے اور ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس ۱۹۲۸ء میں رائل ویٹیری کالج لندن سے پاس کر کے ڈائریکٹر محکمہ حیوانات اور حصار کے فارموں اور ویٹرنیری ریسرچ انسٹیچیوٹ میں تین سال تجربات حاصل کئے۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ حصار لگے جہاں سے حیوانات کالج لاہور میں پروفیسر لگائے گئے۔ پھر امپیریل زراعتی ریسرچ کونسل میں پانچ سال فرائض سرانجام دیئے۔ اور پروفیسر حیوانات کالج بنے۔

۱۹۳۳ء کے بعد صوبہ سرحد میں سپرنٹنڈنٹ محکمہ حیوانات۔ بعد میں وہیں ڈائریکٹر محکمہ حیوانات بنائے گئے ۱۹۴۴ء میں آپ کو ایم۔ بی۔ ای۔ کا خطاب عطا ہوا۔ ملکی تقسیم پر تین سال کے لئے پرنسپل ویٹرنری کالج اور پھر ایڈوائزر مغل آتھرٹی منتخب ہوئے۔

سعادت حسن منٹو

۱۹۱۲ء میں ہوشیار پور میں پیدا ہوئے میٹرک امرتسر سے پاس کیا۔ اور کچھ دیر علیگڑھ میں پڑھائی کی۔ واپس امرتسر پہنچ کر روزنامہ "مساوات" نکالتے رہے۔ پھر ہفتہ وار پارس لاہور میں اور ازاں بعد ہفت روزہ "مصور" بمبئی میں کام کیا پھر فلم انڈسٹری کی طرف متوجہ ہوئے "چل چل رے نوجوان"۔ بیگم اور آٹھ دن وغیرہ فلموں کی کہانیاں آپ ہی کے قلم سے ہیں۔

ملکی تقسیم سے لاہور ہی میں آپ مقیم ہیں۔ مضامین آتش پارے۔ منٹو کے افسانے۔ منٹو کے ڈرامے۔ منٹو کے جنازے۔ چغد۔ خالی بوتلیں۔ ٹھنڈا گوشت۔ نمرود کی خدائی۔ آؤ۔ تین عورتیں۔ کروٹ وغیرہ آپ کی تصنیفات ہیں اور کچھ اور تصنیفات تیار کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

شوکت حیات خاں سردار

آپ ۱۹۱۵ء میں پیدا ہوئے۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ابتدائی تعلیم حاصل کی سینیئر کیمبرج کا امتحان ۱۹۳۴ء کے اندر لاہور سے پاس کر لینے پر آئی۔ ایم۔ اے کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہوئے اور وہیں سے گریجویٹ بنے۔

۱۹۳۶-۴۳ء تک فوجی ملازمت میں رہے۔ ۱۹۳۷ء میں آپ کو فوج کے دستہ موسومہ نارتھمپٹن شائر کی عنان میں وزیرستان بھیجا گیا۔ دوسری جنگ عظیم میں سوڈان کے مقام سے آپ جنگی قیدی کی حیثیت سے گرفتار ہوئے۔ جہاں سے پانچ ماہ بعد رہا ہو کر حبشہ کی لڑائی میں شریک ہوئے۔ وہاں سے سابقہ ہندوستانی فوج کے نمائندہ کی حیثیت سے سابقہ ہندوستان کے دفتر مقام لندن انہیں متعین کیا گیا یوگنڈا۔ بلجیم۔ کانگو۔ فرانس۔ کیمران۔ نگیریا۔ گولڈ کوسٹ۔ لذبن۔ پرتگال۔ انگلستان برٹش لینڈ آئرلینڈ۔ جبرالٹر کے مقامات کا دورہ کرنے پر ایک بار پھر سائپرس۔ قسطنطنیہ اور مغربی صحرا کے لئے فوج کے ایک دستہ کی خدمت آپ کے سپرد کی گئی۔ پھر حالفہ کالج میں سینیئر سٹاف ممبر منتخب ہوئے اور بعد ازاں ایران اور عراق کی کمان میں متعین ہوئے۔

۱۹۴۳ء میں پنجاب کے اندر وزیر امورات عامہ بنائے گئے۔ اس عہدہ سے ایک برطانوی گورنر کے احکام کی تعمیل میں یونینسٹ گورنمنٹ سے نامطابقت کے الزام پہ برخاست کئے گئے۔

تین مرتبہ پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے چناؤ میں منتخب ہوئے۔ مسلم لیگ کی تحریک آزادی میں نمایاں دلچسپی دکھلائی اور میاں افتخار الدین صاحب کی شرکت میں مسلم لیگ نیشنل گارڈ کے خلاف پابندیوں کی مخالفت کی اور سیاسی قیدی ہوئے۔

پاکستان کی آئین ساز اسمبلی کے ممبر بنائے گئے اور ۱۹۴۷ء میں پنجاب کی پہلی مسلم لیگ وزارت میں بطور وزیر مال کام کیا اور ۱۹۴۸ء میں مستعفی ہوئے۔

اس وقت صنعت و حرفت کی کئی کمپنیوں کے ڈائرکٹر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ گھوڑے سواری۔ شکار اور کتابی مطالعہ کا ذوق رکھتے ہیں۔

Marfat.com

شوکت حسین رضوی

آپ اعظم گڑھ (یو۔پی) کے سادات خاندان سے ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں پیدا ہوئے۔ امیرزادوں کی طرح صوبہ یو۔پی کے اعظم گڑھ۔ جون پور۔ الہ آباد اور مچھلی گڑھ جیسے مقامات پر زمانۂ تحصیل علم گزارا اور بیس برس کی عمر میں سرکاری نوکری سے قطع نظر فلم لائن کو اپنا ذریعۂ معاش منتخب کیا۔

اوّل اوّل کلکتہ کے میڈن تھیٹرز میں یہودی نسل کے استادِ زمان بنام ازرا میر کی فلم ایڈیٹنگ میں شاگردی اختیار کی۔ سالہاسال کی محنت سے کلکتہ کے قریب ہر سٹوڈیو کے کام میں دسترس حاصل کی۔ اس وقت کی پکچرز بنام "چتر لیکھا" "دل ہی تو ہے"۔ "قیدی"۔ "ہندوستان ہمارا" اور "بنگالی" وغیرہ آپ ہی کی رہین منت ہوئیں۔

کلکتہ کی تقلید میں لاہور فلم والوں کو دقتیں درپیش آئیں تو انھوں نے بھی شوکت صاحب سے گٹھ جوڑ کیا۔ چنانچہ پنچولی پکچرز کی "خزانچی" کی پہلی ریل کلکتہ ہی سے شوکت صاحب کے ہاتھوں ایڈٹ ہو کر پنجاب کے اندر پہنچی اور لاہور والوں کے اصرار نے آپ کو گاہے گاہے بلا لینے کو رضامند کر لیا۔

۱۹۳۹ء میں وہ یکبارگی آپ کو لاہور ہی میں لے آئے۔ جب کہ آپ نے پنچولی کی فلم موسومہ "خاندان" کو سب سے پہلے ایڈٹ کیا۔

۱۹۴۲ء میں بمبئی والوں کی دوستی غالب آئی اور شوکت صاحب کو وہاں بھی جانا پڑا۔ "دوست" "زینت" "جگنو" وغیرہ وغیرہ جیسی فلم آپ ہی سے ڈائرکٹ ہوئیں۔

۱۹۴۷ء کی ملکی تقسیم پر شوری پکچرز لاہور اور پنچولی پکچرز لاہور والوں کے ہندوستان چلے جانے پر فلم لائن کے اُجڑے دیار کو پاکستان میں پھر سے بسانے کے لئے ۱۹۴۸ء سے مراجعت فرما لاہور میں مقیم ہوئے۔ جہاں بر خداداد ذہانت سے بلا شرکت غیرے اور لفیر سرکار شاہ نور جیسی فلمستان کی جس کا تفصیلاً ذکر صفحہ ۳۵ پر مندرج کیا گیا ہے۔ انتہائی مشکلات کے باوجود تشکیل سے فلم لائن کے حریف اغیار کو متحیر کر دکھلایا۔

شبیر محمد خاں لفٹننٹ کرنل ملک

سنہ ۱۹۰۱ء میں مقام وزیر آباد پیدا ہوئے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے ایم۔بی۔بی۔ایس کر لینے پر آپ کی تعلیمی تکمیل ولایت سے ہوئی۔ واپسی پر فوج میں ملازمت شروع کی۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں میڈیکل سکول امرتسر کے پرنسپل بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے شروع میں آپ کو کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں پروفیسر آف میڈیسن بنایا گیا۔ ملکی تقسیم پر آپ کا تقرر بطور انسپکٹر جنرل سول ہسپتال پنجاب عمل میں آیا۔ اور بعد میں پنجاب کے محکمہ صحت کے ڈائریکٹر منتخب ہوئے۔

ظفر اللہ خاں سر بیرسٹر ایٹ لاء وزیر امورات خارجہ حکومت پاکستان

آپ سنہ ۱۸۹۳ء کے اندر مقام ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ تعلیمی تکمیل گورنمنٹ کالج لاہور، کنگز کالج لندن اور لنکن ان لندن سے ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۶ء سے لاہور ہائی کورٹ میں وکالت شروع کی۔ سنہ ۱۹۲۶ء سے سنہ ۱۹۳۵ء تک مجلس قانون ساز پنجاب کے ممبر رہے۔ اس دوران میں گول میز کانفرنسوں میں بھی آپ کو شمولیت کرنی پڑی۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر بھی بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۳۵ء سے سنہ ۱۹۴۱ء تک گورنر جنرل کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر رہے۔ اور اگلے سال چین میں گورنمنٹ آف انڈیا کی طرف سے نمائندے بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء تک قریب چھ سال کے لئے آپ نے فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ اور بعد میں کچھ دیر کے لئے نواب بھوپال کے آئینی مشیر بنے۔ سنہ ۱۹۴۷ء سے پاکستان کے کابینہ میں اور اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل میں خطہ کشمیر کے پاکستان کے ساتھ الحاق کے لئے ہمہ تن مصروف ہیں۔

ظہور حسین پیر

سنہ ۱۹۲۰ء میں مقام خوشنت پور ضلع ملتان پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان کا سلسلہ براہ راست غوث بہاؤالحق رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہے۔ جن کے مرید لاکھوں کی تعداد میں صوبہ پنجاب اور صوبہ سندھ میں پائے جاتے ہیں۔

Marfat.com

مقامی ابتدائی تعلیم کے بعد آپ تعلیم کے لئے [illegible]

سے حاصل کی ۔

ملکی تقسیم پر آپ نے مہاجرین کی بہت خدمت سرانجام دی ۔ لہٰذا پبلک اور گورنمنٹ [illegible] مقبولیت حاصل کی ۔ اور گورنمنٹ نے انہیں محکمہ آباد کاری میں سپیشل مجسٹریٹ بنا دیا ۔ میاں چنوں [illegible] پہلے ممبر اور بعد میں وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوئے ۔ اور وہاں کی مسلم لیگ کے صدر اور صوبائی [illegible] کے کونسلر بنائے گئے ۔ اور بعدہٗ شہروں کی مشاورتی کمیٹی کے رکن منتخب ہوئے ۔ سنہ ۱۹۵۰ء کی دریاؤں [illegible] کے موقع پر انہوں نے اپنا تمام مال وجان ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹی کی سہولت کے لئے وقف کر دکھلایا ۔ [illegible] ہوئے ۔ سنہ ۱۹۵۱ء کی پنجاب اسمبلی میں انہیں ممبر منتخب کیا گیا ۔

ظہور حسین پیر صاحب ایک بڑے زمیندار ہونے کے علاوہ تجارتی دماغ بھی شمار ہوتے ہیں ۔ اور [illegible] سیر و سیاحت کے بھی بہت دلدادہ ہیں ۔

عابد علی عابد ۔ سیّد

سنہ ۱۹۰۵ء کے اندر شہر لاہور میں آپ کی ولادت ہوئی ۔ آپ کی ایم ۔ اے ۔ تک کی تعلیم لاہور ہی میں ہوئی [illegible] پھر دیال سنگھ کالج لاہور ہی میں پروفیسر لگائے گئے ۔ اور سنہ ۱۹۴۷ء کی ملکی تقسیم پر اس کالج کے پرنسپل بنائے گئے [illegible] اور ادبیات میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں ۔ اور مقالات بھی خوب لکھتے ہیں ۔ پنجاب یونیورسٹی کی جماعتوں کا اردو اور [illegible] فارسی میں خوب ناک کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں ۔ اور پنجاب یونیورسٹی کی سینٹ کے اور اس کی کئی بورڈوں کے ممبر ہیں [illegible] چاندنی ، زندگی ، روپ متی ، باز بہادر ، دکھ سکھ ، شمع اور طلسمات ، قسمت اور حجاب وغیرہ آپ کی تصنیفات [illegible]

عبدالحمید صوفی آنریبل منسٹر

سنہ ۱۹۰۱ء میں کرنال پیدا ہوئے ۔ تعلیم و تربیت زیر نگرانی اپنے چچا الحاج سر رحیم بخش (مرحوم) جو کہ [illegible] ریاست بہاولپور کے وزیر اعلیٰ تھے ۔ صادق ایجرٹن کالج ۔ بہاولپور میں حاصل کی ۔

سنہ ۱۹۲۶ء سے آپ عوامی زندگی میں داخل ہوئے ۔ جبکہ آپ کو ڈسٹرکٹ بورڈ کراچی کا ممبر منتخب [illegible] وہاں کے ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ ملکی تقسیم کے موقع تک رہے ۔ سنہ ۱۹۴۷ء میں آپ مسلم [illegible]

Marfat.com

اسمبلی کی جنرل الیکشن میں آپ کو ممبر منتخب کیا گیا۔ اس انتخاب سے پہلے آپ پنجاب کی یونینسٹ وزارت کے پارلیمنٹری سیکرٹری تھے۔ یونینسٹ وزارت اور مسلم لیگ پارٹی کے سیاسی اختلافات پر اور قائدِ اعظم کے اشارہ پر آپ نے سب سے پہلے خضر وزارت سے استعفیٰ دیا۔ پھر انہیں سنہ ۱۹۴۶ء میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے مسلم لیگ ٹکٹ پر منتخب کیا گیا۔ اور اسی سال ہی انہیں پاکستان کی مجلس قانون ساز کا ممبر بھی منتخب کیا گیا۔

آپ پنجاب مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر سنہ ۱۹۴۴ء تک اور آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے ممبر ملکی تقسیم تک رہے اور سنہ ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کی نافرمانی کی تحریک میں آپ پہلے بیچ میں گرفتار ہوئے۔
سنہ ۱۹۴۸ء میں صوفی صاحب کو پنجاب مسلم لیگ کا فنانشل سیکرٹری اور سنہ ۱۹۵۰ء میں پریزیڈنٹ منتخب کیا گیا۔
آپ آل پاکستان مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی کے ممبر ہیں۔ اور مغربی پاکستان آرگنائزیشن سپروائزری کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔ اور پاکستان قانون ساز اسمبلی کے بھی ممبر ہیں۔ اور وہاں مشرقی پنجاب کے مہاجرین کی نمائندگی فرماتے ہیں۔ اور اب کابینۂ دولتانہ کے وزیرِ زراعت کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

عبدالحمید دستی (آنریبل منسٹر)

آپ سنہ ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ تعلیم آپ نے علیگڑھ۔ گورنمنٹ کالج لاہور اور اسلامیہ کالج لاہور سے حاصل کی جہاں سے ڈگری لے کر لاء کالج لاہور سے تعلیم کی تکمیل کی۔ اور سنہ ۱۹۲۱ء میں اپنے ہی ضلع میں وکالت شروع کی۔
آپ نے ڈسٹرکٹ بورڈ کی بیس برس سے زیادہ خدمت کی۔ سر سکندر کے عہد میں آپ کو کارونیشن اور سلور جوبلی میڈل عطا ہوئے۔ اور یتیموں کی اس انجمن اسلامیہ کے جو بیک وقت آپ نے قائم کی تھی۔ آپ خود ہی منتظم ہیں۔
آپ مظفر گڑھ کے بلوچی قبیلہ کے سردار ہیں۔ بمقابلہ قبیلہ کے غیر معمولاً انہوں نے ایک ہی دفعہ شادی کی۔ پانچ آپ کے بچے ہیں۔ اور آپ ۲۵۰۰ ایکڑ زمین کے مالک ہیں۔ اپنے قبیلہ کے اندر باہمی اتحاد کی ان کی اپنی جاری کردہ تحریک سے صدی کے گزشتہ چوتھائی حصہ سے ان کے قبیلہ کا کوئی مقدمہ عدالت میں نہیں لایا گیا۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں مظفر گڑھ ہی میں آپ کو پبلک پراسیکیوٹر بنایا گیا۔ جس سے وہ جلد مستعفی ہو گئے۔ مسلم لیگ میں داخل ہو کر خان صاحب کا خطاب انہوں نے ترک کر دیا۔ اور سنہ ۱۹۴۵ء میں پہلی مرتبہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر لیجسلیٹو اسمبلی میں منتخب ہوئے۔

عبدالحمید دستی صاحب جو پہلے ممدوٹ کابینہ کے اندر وزیرِ خوراک اور پنجاب مسلم لیگ کی

Marfat.com

ورکنگ کمیٹی کے ممبر تھے۔ اب کابینۂ دولتانہ کے اندر وزیر تعلیم کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

عبد الرب میاں

۱۹۱۲ء میں مقام ننگل انبیا (ضلع جالندھر) پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے ضلع میں حاصل کی۔ تکمیل تعلیم کے لئے اسلامیہ کالج لاہور سے بی۔ اے کی ڈگری اور لاء کالج لاہور سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری ۱۹۳۲ء کے اندر فسٹ ڈویژن میں حاصل کی۔ اپنے ہی ضلع میں وکالت شروع کی۔ اور اپنے آبائی گاؤں ننگل انبیا کے اسلامیہ ہائی سکول کی باگ ڈور بطور منیجر سنبھالی۔ اس حیثیت سے پندرہ برس تک اپنے ہم وطنوں کی خدمت ادا کی۔ ۱۹۳۷ء میں ضلع جالندھر کے دیہاتی حلقہ سے پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ممبر منتخب ہوئے۔ اور کچھ دیر بعد انہیں خان بہادر کا خطاب عطا ہوا۔ ۱۹۴۴ء میں حکومت ہند نے انہیں محکمہ مالیات میں ملازمت کے لئے مدعو کر لیا۔ اس وقت صوبہ پنجاب کی نیشنل ری کنسٹرکشن سکیم کے صوبائی افسر کی حیثیت سے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ تعلیمی ذوق رکھنے والوں کی امداد وحوصلہ افزائی کے لئے خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔

عبد الرحمٰن چغتائی

۱۸۹۷ء کے اندر شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ تعلیم آپ کی میو سکول آف آرٹ لاہور میں ہوئی۔ مرقع چغتائی اور نقش چغتائی آپ کے شاہکاروں نے آپ کی شہرت یورپ تک پہنچا رکھی ہے۔ اور وہاں آپ دو مرتبہ ہو آئے ہیں۔ سات سو سے زیادہ نادر آپ بنا چکے ہیں۔ آرٹ کے اندر آپ ایک نئے سکول کے موجد ہیں۔ "کاجل" اور "رسگان" جیسی تصنیفات سے ظاہر ہے۔ کہ آپ کو افسانہ نگاری کا بھی ذوق ضرور ہے۔

عبد الرحمٰن (سر) آنریبل جسٹس

۱۸۸۸ء میں شہر دہلی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اور ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کرلینے پر اس کی تکمیل بھی دہلی ہی سے ہوئی۔ وکالت لاہور ہائی کورٹ میں شروع کی پھر سات آٹھ برس تک دہلی یونیورسٹی کے ڈین کی حیثیت سے کام کیا۔ اور ۱۹۳۳ء تک اسی یونیورسٹی کے پرو وائس چانسلر کے طور پر آپ کا تقرر عمل

میں آیا۔ پھر سنہ ۱۹۳۷ء میں مدراس ہائی کورٹ کے جج منتخب ہوئے۔ وہاں سے انہیں سنہ ۱۹۴۳ء کے اندر بطور جج ہائی کورٹ لاہور بنایا گیا۔ یہاں سابقہ تجربہ کی بنا پر آپ اعزازی طور پر پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے فرائض بھی سنہ ۱۹۴۷ء تک سرانجام دیتے رہے۔ اب قیام پاکستان سے فیڈرل کورٹ آف پاکستان کے عہدے پر معمور ہیں۔

عبدالرشید سر (میاں) آنریبل جسٹس

سنہ ۱۸۸۹ء کے اندر لاہور ہی میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ ابتدائی تعلیم مقامی سنٹرل ماڈل سکول اور ایف۔ سی۔ کالج میں آپ نے حاصل کی۔ ان کی تعلیم کی تکمیل کرائسٹ کالج کیمبرج میں ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۳ء میں بیرسٹری کا امتحان ٹری کامیابی سے پاس کیا۔ انگلستان سے مراجعت فرما کر لاہور ہائی کورٹ ہی میں وکالت شروع کی۔ سنہ ۱۹۲۷ء میں حکومت پنجاب کے ایڈوکیٹ بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں ہائی کورٹ لاہور کے جج اور قیام پاکستان سے چیف جج فیڈرل کورٹ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

عبدالرب نشتر (سردار آنریبل)

سنہ ۱۸۹۹ء کے اندر پشاور کے کاکڑ افغان قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ ایڈورڈس سکول اور کالج میں تعلیم پائی۔ بی۔ اے پنجاب یونیورسٹی سے اور ایل ایل۔ بی۔ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے پاس کیا۔ اور سنہ ۱۹۲۵ء میں جوڈیشنل کمشنر صوبہ سرحد کی عدالت میں پیشۂ وکالت شروع کیا۔

کالج ایام سے ہی آپ کو سیاسی زندگی سے لگاؤ رہا۔ تحریک خلافت میں شامل ہوئے۔ انجمن تبلیغ پشاور قائم کی۔ سائمن کمیشن کے بائیکاٹ میں سرگرم کارکن رہے۔ بوجہ سیاسی سرگرمیوں کے ایک مرتبہ آپ کی گرفتاری بھی عمل میں آئی۔ پشاور کی صوبائی کانگریس کی کمیٹی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مگر بوجہ کچھ اختلافات کے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں پہلی مرتبہ آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کے ممبر اور سنہ ۱۹۳۷ء سے سنہ ۱۹۴۵ء تک صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اور اس دور کے آخری دو سالوں میں وزیر مالیات کا کام کیا۔ سنہ ۱۹۴۱ء میں لیگ کی مجلس عاملہ کے ممبر منتخب کئے گئے۔ اور سنہ ۱۹۴۶ء میں مجلس ثلاثہ یعنی وزارتی مشن اور ہندو مسلم رہنماؤں اور لیگ لیڈروں کی کانفر

Marfat.com

شملہ میں ہونے پر آپ نے قائداعظم۔ نوابزادہ لیاقت علی خاں اور [illegible]
نمائندگی کی۔ اور ملکی تقسیم کے موقع پر مجلس تحدید میں آپ نے قائداعظم اور نوابزادہ لیاقت علی خاں
کی نمائندگی کی مخلوط عارضی حکومت اور نیز قیام پاکستان پر محکمہ رسل و رسائل آپ کے حوالے رہے۔ [illegible]
اسمبلی کی مختلف کمیٹیوں کے اندر آپ کا انتخاب ہوتا رہا۔ اور صوبائی کانسٹی ٹیوشن کی ضمنی کمیٹی کے آپ [illegible]
منتخب ہوئے۔

سنہ ۱۹۴۹ء میں صوبہ پنجاب کے پہلے پاکستانی گورنر مقرر ہوئے۔ اگرچہ کچھ ضروریات کے پیش نظر پھر گورنمنٹ
پاکستان کے وزیر ترقیات کی حیثیت سے انہیں بلا لیا گیا۔ ابتدائے سن تمیز سے آپ کو شعر و ادب کا شوق ہے [illegible]
کہتے ہیں خوب کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ زمین کو آسمان بنا دکھاتے ہیں۔

عبدالمجید سالک مولانا۔

سنہ ۱۸۹۴ء کے اندر مقام بٹالہ (ضلع گورداسپور) میں پیدا ہوئے۔ بی۔ اے کی ڈگری حاصل کر لینے پر مولانا ظفر علی
خاں کے جاری کردہ اخبار بنام زمیندار کے ایڈیٹر بنے۔ بعدہٗ اپنے دوست مولانا غلام رسول مہر کی معاونت میں
اپنا ایک اخبار بنام انقلاب کا اجرا کیا۔ اور پھر حکومت پاکستان کی ملازمت میں لائے گئے۔ اور اب اپنی تصنیفات میں مصروف [illegible]

عبدالمجید حافظ۔ چیف سیکرٹری

سنہ ۱۹۰[illegible]ء میں مقام قصور (ضلع لاہور) میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اپنے شہر میں اور تکمیل تعلیم گورنمنٹ
کالج لاہور میں ہوئی جہاں سے سنہ ۱۹[illegible]ء میں ایم۔ اے۔ کی ڈگری حاصل کی۔ اور اسی سال آئی۔ سی۔ ایس کے
کے امتحان منعقدہ مقام دہلی میں تمام ہندوستان کے تمام امیدواروں میں بھی اول پوزیشن لے گئے [illegible]
دو سال کی ٹریننگ کے لئے ولایت پہنچے۔ انہی ایام میں بی۔ اے کی ڈگری آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل
کر دکھلائی۔ واپسی پر سنہ ۱۹۳۱ء سے چھ برس تک بطور اسسٹنٹ کمشنر بعد کے دو برس بطور ڈسٹرکٹ [illegible]
اور سنہ ۱۹۳۹ء سے تین برس کے لئے بطور ڈپٹی کمشنر ضلع سرگودھا۔ میانوالی۔ لدھیانہ۔ اور گجرات کی ذمہ داری
رہے۔ پھر پنجاب گورنمنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری لگائے گئے۔ سنہ ۱۹۴۲ء سے دو برس تک بطور کمشنر [illegible]
لاہور اور پھر تین برس تک سیکرٹری فنانس پنجاب گورنمنٹ کے رہے کچھ وقفہ کے لئے بطور [illegible]
میں کام کیا۔ اور اب چیف سیکرٹری پنجاب گورنمنٹ کے عہدہ کے فرائض سرانجام [illegible]

Marfat.com

علی حسین شاہ سید۔ گردیزی

سنہ ۱۹۱۱ء میں ملتان شہر میں پیدا ہوئے۔ ایمرسن کالج ملتان ہی آپ کی تعلیم کی تکمیل ہوئی۔ پچیس برس کی عمر میں آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کونسل اور پنجاب مسلم لیگ کونسل کا رکن منتخب کیا گیا۔ زاں بعد اپنے ہی ملتان ڈویژن کے مسلم لیگ کی طرف سے آرگنائزنگ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ اور بعد میں پنجاب کے دولتانہ کابینہ کے اندر بطور وزیر صحت و انجمن ہائے امداد باہمی انتخاب عمل میں آیا۔

عمر حیات خاں ملک (ڈاکٹر، ہز ایکسی لینسی)

آپ سنہ ۱۸۹۲ء کے اندر شاہ پور میں پیدا ہوئے۔ علی گڑھ اور کیمبرج جیسی یونیورسٹی کے اندر آپ کی تعلیمی تکمیل ہوئی۔ اور ریاضیات پر اہم مقالہ لکھنے کے اعزاز میں گلاسگو یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی۔

تحصیل علم کے بعد یورپ سے واپسی پر اسلامیہ کالج پشاور میں بطور پروفیسر ریاضی۔ وائس پرنسپل اور پرنسپل کے فرائض سرانجام دیئے۔ جنگ عظیم کے دوران میں حکومت سابقہ ہند نے آپ کو محکمہ سپلائی میں ناظم اعداد و شمار کے عہدہ پر فائز کیا۔ لیکن قومی جذبہ کے احساس سے اسلامیہ کالج لاہور کے پرنسپل ہو جانے کو قبول کیا۔ مسلم لیگ کی تحریک میں گرفتار ہوئے۔ ملکی تقسیم پر سنہ ۱۹۴۷ء میں پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور پاکستان دستور ساز کے ممبر منتخب ہوئے۔ بعدہٗ سفیر پاکستان انڈونیشیا میں اور بطور سفیر پاکستان جرمنی کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

عنایت اللہ (علامہ مشرقی)

سنہ ۱۸۸۸ء میں امرتسر شہر میں پیدا ہوئے۔ تحصیل علم میں ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور اسلامیہ کالج پشاور میں پروفیسر ریاضیات کی نوکری حاصل کی۔ اور بعد میں وہیں پرنسپل کا عہدہ بھی سنبھالا۔ پھر سنہ ۱۹۱۵ء سے چار سال کے لئے آپ حکومت ہند کے محکمہ تعلیم کے انڈر سیکرٹری مقرر ہوئے۔ وہاں سے صوبہ سرحد کے ڈائریکٹر سررشتہ تعلیم بنائے گئے۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں آپ نے تحریک خاکسار کی بنیاد ڈالی۔ اور ملازمت سے مستعفی ہوئے۔ آپ کا ایک ہفت روزہ

Marfat.com

اخبار بنام الاصلاح جاری ہے۔ حکومت سے اختلافات کی بنا ...

عبید محمد چودھری

سنہ ۱۹۱۰ء کے اندر مقام کپور تھلہ پیدا ہوئے بعنوان جوانی سے فلمی لائن اختیار کی۔ آپ نے سنہ ۱۹۲۵ء انبالہ کے اندر ایک بہت عالیشان سینما بنوایا۔ ملکی تقسیم سے لاہور پہنچکر رتن سینما کو ایک لمبی میعاد کے لئے کرکے اپنا کاروبار چلا رہے ہیں۔ گرین پکچرز۔ رتن سینما اور فرینڈس فلم سروس آپ کی ملکیت ہیں۔

غضنفر علی خاں راجہ۔ ہز ایکسی لنسی

سنہ ۱۸۹۶ء کے اندر مقام پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ کالج لاہور میں اپنی تعلیم کی تکمیل کی۔ سنہ ۱۹۲۳ء میں انڈین سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کے اور انڈین کونسل آف سٹیٹ کے رکن منتخب ہوئے۔ اور جہاں ... الور کے وزیر بھی مقرر ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۷ء کے پنجاب کے کابینہ میں سر سکندر وزیر اعظم کے بطور پارلیمنٹری سیکرٹری بھی فرائض سرانجام دیئے۔ سنہ ۱۹۴۶ء کے انتخاب میں آپ مسلم لیگ کی طرف سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ کی عارضی حکومت میں وزیر صحت کے طور پر بھیجے گئے۔ ملکی تقسیم پر آپ کو وزیر زراعت۔ خوراک کا ... اور پھر مہاجرین بحالیات کے عہدے سپرد کئے گئے۔ بعدہٗ بطور پاکستان کے سفیر برائے ایران و عراق آپ کا تقرر عمل میں آیا۔

غلام محمد ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل پاکستان

سنہ ۱۸۹۵ء میں پیدا ہوئے۔ ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کی ڈگری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے حاصل کی۔ آڈٹ سروس کے سب سے پہلے مقابلہ کا امتحان کامیابی سے پاس کرنے والوں میں شامل ہو ... سے دو سال کی ملازمت ریاست بھوپال میں کی۔ اور بعد میں آپ کا تقرر محکمہ پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف ... ڈپٹی اکاؤنٹنٹ جنرل ہندوستان کے عمل میں آیا۔ جنگ عظیم کے دوران میں محکمہ سپلائی کے اندر ... سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ اور سی۔ آئی۔ ای کا خطاب حاصل ہوا۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں نظام ... کابینہ کے وزیر مالیات بنائے گئے۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں انہیں سرکار انگریزی ...

Marfat.com

[illegible] دیکر با الیکشن عمل میں آیا۔ مسلم لیگ کی تحریک پر آپ نے سب خطابات ترک کر دیئے۔ قیام پاکستان پر آپ کو وزیر خزانہ اور قائدِ اعظم محمد علی جناح کی وفات پر کچھ سیاسی تدابیر کی بنا پر گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔

غلام عباس سیّد بخاری۔ دیوان

سنہ ۱۹۱۷ء میں جلال پور (شریف) پیروالہ میں پیدا ہوئے۔ چیف کالج لاہور میں آپ نے تعلیم پائی۔ سنہ ۱۹۴۳ء میں آپ کی شادی مظفر گڑھ کے ایک بخاری خاندان میں ہوئی۔ اس وقت آپ کی اولاد میں تین لڑکے ہیں۔

حضرت سلطان احمد قتال بخاری رح کی درگاہ شریف واقع جلال پور پیروالہ کے آپ موجودہ گدی نشین ہیں۔ ہزارہا عقیدتمندوں کی اکثریت نے اپنے ان مذہبی پیشوا کو جو خود بھی صوبہ کے بہت بڑے زمیندار ہیں۔ پنجاب اسمبلی کے لئے منتخب کر رکھا ہے۔

زمانہ کم سنی میں بطور اسسٹنٹ منیجر اور بلوغت سے بطور منیجر اپنی اس جاگیر کے لئے جو پہلے پہل کورٹ آف وارڈ کے سپرد تھی۔ کام کرتے رہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں جاگیر ان کے سپرد ہوئی۔ اور بڑے بھائی کے لاولد فوت ہو جانے پر درگاہ کے خود گدی نشین بنے۔

اپنی بہت بڑی جاگیر کے معاملات کو اعلیٰ طریقہ سے سنبھال کر ہر دو یعنی جاگیر اور گدی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر کئی عمارات بنوائی ہیں۔ اور اپنے اداروں کی لائبریریوں کے اندر مختلف عنوانات اور خاص طور [illegible] تاریخ، مذہب اور فلسفہ کی کتابوں میں سینکڑوں پایہ کی کتابوں کا اضافہ کیا ہے۔ [illegible] اور خانقاہوں کو اپنی نگرانی میں مرمت کروایا ہے۔

تعلیم و ترقی میں خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ مڈل اور ہائی سکول جاری کروا رکھے ہیں۔ [illegible] سے مزین کیا ہے۔ اپنے لوگوں کے اندر ملٹری ٹریننگ کو مقبول بنانے کی خاطر [illegible] لیتے ہیں۔ اور جلال پور پیروالہ کی تحریک رضاکاراں انہیں کی سرپرستی میں کامیاب [illegible]

ہر وہ شخص جو درگاہ شریف کی زیارت کے لئے جائے۔ ان کے دسترخوان [illegible] ہے۔ جاگیر کی سالانہ آمدنی کا حساب باقاعدہ اور برابر رکھا جاتا ہے۔ [illegible] یتامیٰ کو ماہوارہ پنشنیں دی جاتی ہیں۔ اپاہجوں کی بھی انہیں کے لنگر سے گذران [illegible] ہے۔

انہوں نے ہزاروں روپے قومی کاموں میں عطیات کے طور پر اور خاص کر کشمیر اور قائد اعظم فنڈ میں [illegible]

Marfat.com

ادا کئے ہیں۔

پہلے گدی نشین ہیں جنہوں نے معاش کے وسائل پر دھیان دیتے ہوئے۔ ایک برف کا کارخانہ اور کپاس کا کارخانہ اور آٹے اور چاول کا کارخانہ لگا رکھا ہے۔

آپ دو دفعہ بذریعہ طیارہ عراق۔ ایک مرتبہ سعودی عربیہ گئے ہیں۔ آپ حج کے سلسلہ میں مدینہ شریف اور بیت اللہ شریف کی زیارتوں سے مشرف ہو چکے ہیں۔

غلام عباس چوہدری!

سنہ ۱۹۰۴ء میں جموں میں پیدا ہوئے۔ بی۔ اے کی ڈگری بذریعہ پرنس آف ویلز کالج جموں اور تعلیم کی تکمیل کے لئے لاء کالج لاہور سے ایل ایل۔ بی۔ کی ڈگری سنہ ۱۹۳۰ء میں حاصل کی۔

تعلیمی زمانہ ہی میں آپ نے تحریک آزادی کشمیر کی بنیاد رکھی۔ اور گرفتار کر لئے گئے۔ دو سال بعد آل جموں کشمیر مسلم کانفرنس والوں نے آپ کو اوّل اوّل جنرل سیکرٹری اور بعدہٗ اس کا صدر منتخب کر لیا گیا۔ اور حکومت ریاست نے انہیں دوبارہ سہ بارہ گرفتار کیا۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں جب آپ نے آزاد کشمیر کی تحریک کو زیادہ جاندار بنانا چاہا۔ تو حکومت ریاست نے پھر انہیں نظر بند کر دیا۔ جہاں سے قیام پاکستان کے ایک سال بعد رہا ہوئے۔ اور پاکستان والوں نے انہیں جمہوریہ آزاد کشمیر کا نگران اعلیٰ منتخب کیا۔ اور آپ سیالکوٹ میں رہائش پذیر ہوئے۔

غلام مصطفےٰ خواجہ

سنہ ۱۹۰۷ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر سے اور تکمیل تعلیم آپ کی ایم۔ اے کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے سنہ ۱۹۲۱ء میں حاصل کرنے پر پھر سنہ ۱۹۲۲ء میں آپ بطور پی۔ سی۔ ایس نامزد ہو کر ٹریننگ کے لئے ڈیرہ دون بھیجے گئے۔ سنہ ۱۹۲۴ء میں مراجعت فرمائے وطن ہوئے۔ گورداسپور۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ سرگودھا جیسے مقامات پر خدمات سرانجام دے کر لاہور میں مجسٹریٹ باختیار دفعہ نمبر ۳۰ فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

Marfat.com

فاطمہ جناح خاتون پاکستان

سنہ ۱۸۹۵ء میں مقام کراچی پیدا ہوئے ۔ آپ قائداعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ عزیزہ محترمہ ہیں بچپن ہی میں آپ کے سر سے والد کا سایہ جاتا رہا ۔ پھر بھائی نے ، آپ کو بمبئی کے ایک انگریزی سکول میں داخل کرا دیا ۔ یہاں سے آپ نے میٹرک پاس کیا ۔ کچھ عرصہ بعد آپ نے کلکتہ سے ڈینٹسٹری کا ڈپلوما بھی حاصل کر لیا ۔ اور ایک سال پریکٹس بھی کی ۔ سنہ ۱۹۲۹ء میں قائداعظم کی رفیقِ حیات کے وفات پا جانے پر آپ بھائی کی امداد کے لئے آ گئیں ۔ ان کے حسابات اور ہر انتظامیہ معاملات کو سنبھالا ۔ اگلے ہی سال آپ نے بھائی کے ہمراہ لندن کی گول میز کانفرنس میں بھی شرکت کی ۔ اور یورپ کے قریباً تمام مشہور مقامات دیکھے ۔

مسلم لیگ کی تشکیل میں اور اس کے پروان چڑھانے میں اور قائداعظم کے آخری ایام میں وہ ہمیشہ بھائی کے ساتھ ساتھ رہیں ۔ اور ان کی وفات پر آپ اس مردِ مجاہد قائدِاعظم محمد علی جناح کی ہدایات کی تلقین سے دنیا کو امن و امان کا پیغام پہنچاتی جا رہی ہیں ۔

فدا حسن سیّد ۔ کمشنر پنجاب گورنمنٹ

سنہ ۱۹۰۱ء کے اندر مقام ڈیرہ غازی خاں پیدا ہوئے ۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے آپ نے ایم ۔ اے کی ڈگری حاصل کی ۔ اور آئی ۔ سی ۔ ایس کے مقابلہ کے امتحان میں کامیاب ہو کر سنہ ۱۹۳۲ء سے ملازمت میں داخل ہوئے ۔ مختلف اضلاع میں بطور اسسٹنٹ کمشنر سیشن جج اور ڈپٹی کمشنر پنجاب گورنمنٹ کے ہوم سیکرٹری چیف سیکرٹری اور اب بطور کمشنر متعین ہیں ۔

فضل الٰہی چوہدری

سنہ ۱۹۰۲ء میں مقام مرالہ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات میں پیدا ہوئے ۔ آپ نے زمیندارہ ہائی سکول گجرات سے میٹرک پاس کیا ۔ اور سنہ ۱۹۲۲ء میں بی ۔ ایس ۔ سی کی ڈگری زراعتی کالج لائل پور سے حاصل کر لینے پر بطور زراعت اسسٹنٹ ملازم ہو گئے ۔

Marfat.com

ملازمت کو فوراً ہی ترک کیا۔ ۱۹۲۶ء تک ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ کی ڈگری حاصل

کیا۔ ۱۹۳۱ء میں ممبر ڈسٹرکٹ بورڈ گجرات منتخب ہوئے۔

چوہدری صاحب نے گجرات کے اندر مسلم لیگ کی تحریک شروع کی۔ اور ۱۹۴۴ء میں آپ ا

منتخب ہو کر تین سال تک اپنے فرائض چلاتے رہے۔ ۱۹۴۷ء میں خضر وزارت کے ایجی ٹیشن میں آپ

اور ملکی تقسیم کے بعد کی اول الیکشن میں کامیاب ہو کر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر بنائے گئے

ممدوٹ وزارت میں اول اول آپ کو پارلیمنٹری سیکرٹری بنایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس

مستعفی ہو گئے۔ اور پھر انہیں وزیر بنا کر تعلیم و حفظان صحت جیسے محکمہ جات ان کے سپرد کیے گئے

کابینہ دولتانہ کے اندر بھی آپ لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر ہیں۔ گجرات کے آپ کامیاب فوجداری و کیل

لیگ ورکنگ کمیٹی اور پاکستان مسلم لیگ کونسل کے بھی آپ رکن ہیں۔

فضل الٰہی پراچہ شیخ آنریبل

۱۸۹۷ء میں اپنے آبائی قصبہ بھیرہ (ضلع سرگودھا) میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۱۰ء میں گورنمنٹ ہائی سکول

میٹرک پاس کیا۔ اور تعلیمی تکمیل کے لئے ایم۔ اے۔ او کالج علی گڑھ میں داخل ہوئے۔ ۱۹۱۶ء میں ایم۔ ا

ایل۔ ایل۔ بی (پریویس) کا امتحان پاس کرتے ہی اسی سال پنجاب کے پی۔ سی۔ ایس کے مقابلہ کے امتحان

آپ نے کامیابی حاصل کی۔ اور ۱۹۱۷ء سے ملازمت اختیار کر لی۔

بطور مجسٹریٹ اور انتظامیہ افسر کئی جگہ کام کرنے پر ۱۹۳۳ء میں آپ کا تقرر سیکرٹریٹ میں ڈائریکٹر

بیورو کے طور پر عمل میں آیا۔ اس عہدہ پر ہوتے ہوئے آپ الیکشن کمشنر پنجاب اور جائنٹ سیکرٹری

کے بھی ۱۹۳۸ء تک فرائض چلاتے رہے۔

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں اول اول آپ کو سپیشل پرسنل ایڈوائزر بمقام نئی دہلی اور بعدہٗ

صوبہ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان اور راجپوتانہ وغیرہ پر کنٹرولر آف سپلائز اور پھر ڈپٹی کنٹرولر

سپلائز لگایا گیا۔

۱۹۴۱ء کی مردم شماری کے دوران میں آپ نے برائے پنجاب دہلی اور پنجاب کی ریاست

کام کیا۔ ملکی تقسیم سے فوری پہلے آپ ڈپٹی کمشنر شملہ تھے۔ ملکی تقسیم پر آپ کو رجسٹرار محکمہ اسلا

قسم کے اور کئی عہدوں پر کام کرنے پر شیخ صاحب کو کمشنر ملتان ڈویژن کے

Marfat.com

...پاکستان گورنمنٹ کے واسطے حاصل کی گئیں۔ اور آپ کو آزاد کشمیر گورنمنٹ میں چیف ایڈوائزر مقرر کیا گیا۔

سنہ ۱۹۵۱ء میں سرکاری ذمہ داریوں سے آپ مستعفی ہوئے۔ اور سیاست میں داخل ہو کر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے اندر بھاری اکثریت سے شامل ہوئے۔ اور اس وقت پنجاب گورنمنٹ کے وزیر محکمہ آبادکاری کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

فیروز خاں نون۔ ہز ایکسی لنسی ملک

سنہ ۱۸۹۳ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم چیف کالج لاہور میں ہوئی۔ اور تکمیل اس کی واڈہم کالج آکسفورڈ میں ہوئی۔ یہاں سے آپ نے ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور بیرسٹر بن کر واپس لوٹے۔ اور لاہور ہائی کورٹ میں سنہ ۱۹۱۶–۲۶ء تک وکالت کی۔

سنہ ۱۹۲۰–۳۱ء تک پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں وقت گزارا۔ یعنی اول اول ممبر منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۲۷–۳۰ء تک وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ اور سنہ ۱۹۳۱–۳۶ء تک وزیر تعلیم کے آپ نے فرائض سرانجام دیئے۔ سنہ ۱۹۲۷–۳۸–۳۱ء جنیوا کی انٹرنیشنل لیبر کانفرنس میں۔ روم کے انٹرنیشنل زراعتی اجلاس میں اور انٹرنیشنل کانفرنس واشنگٹن میں آپ نے انڈین ڈیلیگیشن کی رہنمائی کی۔ سنہ ۱۹۳۶–۴۱ء تک انگلستان میں بحیثیت ہند کے ہائی کمشنر کے قیام پذیر رہے۔ سنہ ۱۹۴۱–۴۲ء تک وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر۔ سنہ ۱۹۴۲–۴۵ء میں وائسرائے ڈیفنس کونسل کے ممبر رہے۔ سنہ ۱۹۴۲ء میں ہندوستان کے نمائندہ کی حیثیت سے امپیریل وار کابینہ اور پیسیفک وار کونسل میں رہے۔ اور اتحادی قوموں کے سان فرانسسکو کے اجلاس میں آپ نے بحیثیت حکومتِ ہند کے نمائندہ کے شرکت کی۔

سنہ ۱۹۴۶ء میں آپ مسلم لیگ سے منسلک ہو گئے۔ اور برطانیہ کے عطا کردہ تمام خطابات کو ترک کر دیا۔ اور اسی سال ہی قائد اعظم رح کے حکم سے آپ کو مسلم ممالک میں بطور سپیشل سفیر کے روانہ کیا گیا۔ جہاں سے آپ نے ٹرکی۔ سیریا۔ لبنان۔ ٹرانس جارڈن۔ سعودی عربیہ کی سیاحت کی۔ اور سنہ ۱۹۴۹ء میں پاکستان ڈیلیگیشن کی سنگاپور میں نمائندگی کی۔ اور اس اجلاس کے صدر منتخب ہوئے۔ اور سنہ ۱۹۵۰ء سے مشرقی پاکستان کے گورنر مقرر ہوئے۔

Marfat.com

فیض احمد فیض

سنہ ۱۹۱۲ء کے اندر شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ تکمیل علم کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی و عربی ایم۔ اے کی ڈگریاں حاصل کیں۔ اور سنہ ۱۹۳۴ء میں ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر میں بطور لیکچرار آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ چھ سال بعد پنجاب یونیورسٹی کے ہیلی کالج آف کامرس میں دو سال لگائے۔ بعد میں انڈین آرمی میں بطور نائب ڈائریکٹر پبلک ریلیشن اور پھر ڈپٹی ڈائریکٹر انٹر سروسز مورال کی نوکریوں پر فائز ہوئے۔ قیام پاکستان پر روزنامہ "پاکستان ٹائمز" اور امروز کے ایڈیٹر بنے۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان لیبر فیڈریشن کے صدر منتخب ہوئے۔ اور اگلے سال جنیوا کی آئی۔ ایل۔ او کانفرنس میں بحیثیت پاکستان کے نمائندہ بھیجے گئے۔ دو سال بعد انہیں راولپنڈی کے مقدمہ سازش میں گرفتار کیا گیا۔

کیانی ایم۔ آر۔ آنریبل جسٹس جج ہائیکورٹ لاہور

سنہ ۱۹۰۲ء کے اندر موضع شاہ پور ضلع کوہاٹ (سرحدی صوبہ) میں پیدا ہوئے۔ بی۔ اے (آنرز) ایڈورڈ کالج پشاور سے اور ایم۔ اے۔ گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیا۔ سنہ ۱۹۲۵ء میں انڈین سول سروس کے لئے منتخب ہوئے ٹریننگ کالج کیمبرج میں ٹریننگ حاصل کی۔ سنہ ۱۹۲۷ء سے بطور اسسٹنٹ کمشنر دور زندگی شروع کیا۔ سب ڈویژنل آفیسر ڈپٹی کمشنر، ڈسٹرکٹ اور سیشن جج اور پنجاب گورنمنٹ کے مشیر قانون وغیرہ کی حیثیت سے فرائض سر انجام دے کر سنہ ۱۹۴۹ء سے ہائیکورٹ لاہور کے جج مقرر ہوئے۔

مبارک علی شاہ سید گیلانی!

ڈائریکٹر محکمہ حیوانات سنہ ۱۹۰۱ء میں مقام جھنگ پیدا ہوئے۔ امتحانات میٹرک سنٹرل ماڈل سکول لاہور سے اور بی۔ ایس سی گورنمنٹ کالج لاہور سے اور ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس وغیرہ وغیرہ رائل ونٹری کالج کیمڈن ٹاؤن لندن سے پاس کئے۔ سنہ ۱۹۲۶ء سے نوکری اختیار کی۔ اور اس وقت اپنے محکمہ کے ڈائریکٹر ہیں۔

Marfat.com

محمد ابراہیم خاں سردار

سابق صدر جمہوریہ آزاد کشمیر۔ آپ کا مولد پونچھ ہے۔ آپ کی اوائل تعلیم پونچھ اور لاہور میں ہوئی۔ انگلستان سے سنہ ۱۹۴۱ء کے اندر قانون کی ڈگری حاصل کی۔ اور اپنے وطن سرینگر میں وکالت شروع کی۔ دو سال بعد گورنمنٹ ایڈووکیٹ اور بعد میں انہیں وہیں نائب ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا گیا۔ مگر آپ بوجہ ریاست کی پالیسی سے اختلاف مستعفی ہوئے۔

ریاست نے سیاسی تدابیر کے پیش نظر ملکی تقسیم سے کچھ دیر پہلے انہیں مسلم کانفرنس میں چیف وہپ کی حیثیت دی۔ اور سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان بن جانے پر انہیں بحیثیت صدر آزاد کشمیر منتخب کیا گیا۔ سنہ ۱۹۵۰ء کے پہلے چھ ماہ میں سلامتی کونسل کے سامنے اپنے ملک کے مقدمہ کی پیروی کرتے رہے۔ مگر بعد ازاں کچھ وجوہات پر صدارت سے مستعفی ہوئے۔ لیکن تحریک سے پوری وابستگی رکھتے ہیں۔

(محمد) احمد شفیع

سنہ ۱۹۱۲ء میں مقام پسرور (ضلع سیالکوٹ) میں پیدا ہوئے۔ ایف۔ ایس۔ سی تک تعلیم گورنمنٹ کالج کیمبلپور میں حاصل کی۔ بی۔ اے۔ گارڈن کالج راولپنڈی سے سنہ ۱۹۳۵ء میں پاس کیا۔ کالج کے ہونہار طالب علموں میں سے تھے۔ ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں لاء کالج لاہور سے سنہ ۱۹۳۷ء میں پاس کیا۔ کالج کی کرکٹ ٹیم کے ممبر اور چیمپئن رہے۔ اور متعدد میرٹ سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔

سنہ ۱۹۳۲ء میں دو دفعہ بار آئی۔ سی۔ ایس کے امتحانات میں کامیاب رہے۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں پی۔ سی۔ ایس۔ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل ہونے پر میدان عمل میں آئے۔ ملکی تقسیم سے پہلے انبالہ، کسولی، اور شیخوپورہ، سیالکوٹ جیسے مقامات پر مختلف عہدوں پر کام کرتے رہے۔ اور قیام پاکستان کے بعد راولپنڈی سے لاہور بطور مجسٹریٹ باختیار دفعہ ۳۰ لگائے گئے۔

محمد اسمٰعیل قائم سٹار

آپ لاہور کے اندر سنہ ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ زندگی کے میدان عمل میں اترتے ہی آپ نے فلم لائن اختیار

Marfat.com

کی۔ آپ برصغیر پاک و ہند کے بہترین کیریکٹر ایکٹروں میں سے ... فلموں کی تکمیل میں آپ نے دلچسپی سے فرائض سرانجام دیئے ہیں۔ کسی اداکار نے ... نہیں کی۔ ٹھیلے کی لڑکی۔ ہیر رانجھا۔ اور خزانچی آپ کے شاہکار ہیں۔

محمد اقبال چیمہ چودھری!

سنہ ۱۹۱۰ء میں لاہور میں پیدا ہوئے۔ جہاں آپ کے والد سب جج متعین تھے۔ پانچ سال کی عمر میں (آ... اپنے گاؤں ساہووالا (ضلع سیالکوٹ) کے ایک پرائمری سکول میں داخل کرایا گیا۔ اور میٹرک آپ نے ... بھوپال والا سے پاس کیا۔ جو ان کے اپنے متذکرہ بالا گاؤں سے ۲½ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چار سال ... آپ نے مرے کالج سیالکوٹ سے بی۔ اے کی ڈگری حاصل کی۔ اور ہاکی اور ٹینس کے مشہور کھلاڑی ... مشہور ہو گئے۔

آپ نے لاء کالج لاہور سے ایل۔ ایل۔ بی۔ کی ڈگری لے لینے پر پی۔ سی۔ ایس کے امتحان میں نمایاں کامیابی دکھلائی۔ مگر ڈاکٹری معائنہ کے اعتبار پر ملازمت میں داخل نہ ہو سکے۔ لہٰذا سنہ ۱۹۳۷ء میں سیالکوٹ میں وکالت ... پیشہ اختیار کیا۔

سیاست میں ان کی آمد اس وقت سے شمار ہوئی۔ جبکہ سنہ ۱۹۳۶ء کے اندر آپ نے ڈسٹرکٹ اور سٹی مسلم لیگ ... سیالکوٹ کی بنیاد ڈالی۔ تب سے ہی آپ ڈسٹرکٹ مسلم لیگ سیالکوٹ کے صدر۔ آل انڈیا مسلم لیگ ... بعد میں پاکستان مسلم لیگ کونسل کے کونسلر چلے آرہے ہیں۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں بطور پنجاب کی صوبائی مسلم لیگ کے ... سیکرٹری کے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔

چوہدری محمد اقبال چیمہ صاحب اپنے ترقی پسند خیالات میں مشہور رہیں۔ اور مزدور طبقہ اصحاب ... بنانے میں بہت مخلص اور مفید ثابت ہوئے ہیں۔ اور مسلم لیگ کے قواعد و ضوابط مرتب کرنے میں آپ کی ... حیثیت ہے۔

محمد اکرام شیخ۔ سی۔ ایس۔ پی۔

سنہ [illegible]ء میں مقام چک جھمرہ (ضلع لائل پور) پیدا ہوئے۔ بائیس برس کی عمر ...

Marfat.com

[illegible] فاضل کی۔ اور اگلے سال انڈین سول سروس کے مقابلہ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اور آکسفورڈ میں ان کی تعلیمی تکمیل ہوئی۔ سنہ ۱۹۳۳ء سے ملکی تقسیم کے موقع تک صوبہ بمبئی میں مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ اب حکومت پاکستان کے اعلیٰ کارکنوں میں ہیں۔ ادبی ذوق بھی رکھتے ہیں۔ موج کوثر۔ چشمہ کوثر۔ رودِ کوثر۔ شبلی نامہ۔ آثارِ غالب۔ ارمغانِ غالب۔ اور رمضان پاک آپ کی تصنیفات ہیں۔

محمد حسین چھٹہ چوہدری!

سنہ ۱۹۱۱ء میں کوٹ شاہ محمد (ضلع شیخوپورہ) میں پیدا ہوئے تھے۔ بی۔ اے۔ اور ایل ایل۔ بی۔ کی ڈگریاں علی الترتیب سنہ ۱۹۳۲ء اور سنہ ۱۹۳۴ء میں گورنمنٹ کالج لاہور اور لاء کالج لاہور سے حاصل کیں۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں آپ نے ایم۔ اے (سیاسیات) کی ڈگری کے لئے گورنمنٹ کالج لاہور میں پھر سے داخلہ لیا مگر فائنل کے امتحان میں بیٹھنے سے پیشتر ہی سیاسی زندگی میں داخل ہو گئے۔

سنہ ۱۹۳۶ء میں آپ مسلم لیگ میں بطور ممبر داخل ہو گئے۔ سنہ ۱۹۳۹ء میں اگرچہ آپ نے وکالت شروع کی۔ مگر اس میں زیادہ دلچسپی سے کام کرنے کو نہ راغب ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۰ء تک ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے سیکرٹری رہے۔ سنہ ۱۹۴۶ء سے آپ صوبائی مسلم لیگ کونسل کے اور آل انڈیا مسلم لیگ کے اور اب پاکستان مسلم لیگ کونسل کے ممبر چلے آ رہے ہیں۔ مسلم لیگ کی تحریک نافرمانی کے ایام میں آپ گرفتار ہو کر ایک غیر معین عرصہ کے لئے سنٹرل جیل لاہور میں بھیجے گئے۔ سنہ ۱۹۴۶ء کے صوبائی انتخابات میں آپ تحصیل شیخوپورہ سے اپنے مدمقابل ایک نامور یونینسٹ حریف کو پچھاڑ کر لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ممبر منتخب ہوئے۔ اور پارلیمنٹری سیکرٹری اور پنجاب مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے سیکرٹری مقرر ہوئے۔ مگر ہر دو جگہوں سے آپ وزیر اعلیٰ نواب ممدوٹ سے سیاسی اختلافات کی بنا پر مستعفی ہوئے۔ پھر مسلم لیگ کے ٹکٹ پر عوامی لیگ کے امیدوار ملک محمد انور صاحب (سابق ممبر لاء اینڈ آرڈر) کو شکست دے کر انہیں ممبر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا بنایا گیا۔ آپ انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن اسلامیہ شیخوپورہ کے بھی ممبر ہیں۔ سنہ ۱۹۴۸ء سے پاکستان کی نیشنل گارڈ کے بھی آپ کمانڈر ہیں۔ گھوڑے کی سواری اور شکار کے آپ بڑے شوقین ہیں۔

محمد خاں لغاری سردار

آپ لغاری قبیلہ کے سردار نواب محمد جمال خاں لغاری کے صاحبزادے ہیں۔ سنہ ۱۹۱۰ء میں مقام چوٹی (ضلع

Marfat.com

ڈیرہ غازی خاں میں آپ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم چیفس کالج لاہور سے اور بی۔ اے۔ کی ڈگری آپ نے سنہ ۱۹۳۱ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کی۔ کچھ برس آپ نے والد کی جاگیر پر مستقل مزاجی سے کام کر کے کئی ایک اصلاحات پیدا کر دکھائیں۔ سنہ ۱۹۳۲ء میں ڈسٹرکٹ بورڈ ڈیرہ غازی خاں کا آپ کو وائس پریذیڈنٹ اور سنہ ۱۹۳۸ء میں پریذیڈنٹ اور اسی سال ہی آپ کو پنجاب کی تمام ڈسٹرکٹ بورڈوں کی ایسوسی ایشن کا صدر بھی منتخب کیا گیا۔ اس حیثیت سے آپ سنہ ۱۹۳۹ء تک جبکہ آپ کا تقرر بطور ایڈوائزر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی رٹما‌ئنڈ سپوڈ عمل میں آیا۔ فرائض سرانجام دیتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۵ء میں لغاری قبیلہ کا سربراہ تمندار بھی تقرر کیا گیا۔ انہیں ڈسٹرکٹ اور ماڑی پا ونشل چیفس جرگہ کا بھی پریذیڈنٹ بنایا گیا۔ اور آپ سنہ ۱۹۴۶ء اور سنہ ۱۹۳۸ء میں اپنے ضلع کی ڈسٹرکٹ مسلم لیگ کے بھی صدر منتخب ہوئے۔

جنوری سنہ ۱۹۴۷ء کے اندر مسلم لیگ کے اشارے پر انہوں نے "خان بہادر" کا حکومتِ برطانیہ سے عطا شدہ خطاب ترک کر دیا۔ اور ڈیرہ غازی خاں میں آنریری مجسٹریٹ کی حیثیت سے مستعفی ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۷ء کی خضر وزارت کے خلاف تحریکِ نافرمانی میں آپ نے نمایاں حصہ لیا۔ اور خود کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ اس سلسلہ میں ملتان اور سیالکوٹ جیل میں نظر بند کئے گئے۔

زراعت اور شکار کا آپ کو بہت شوق ہے۔

محمد سعید حاجی۔ میاں

سوداگر کپاس و کمیشن ایجنٹ سنہ ۱۸۹۰ء کے اندر کلکتہ میں معرضِ وجود اور عالم شہود میں آئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم امیرزادہ سوداگروں کی طرح گھر پر ہوئی۔ سنہ ۱۹۱۰ء سے زندگی کے میدانِ عمل میں آ کو سنہ ۱۹۲۶ء تک اپنے مرحوم والد سوداگر چرم کا کاروبار امرتسر میں اختیار کیا۔ مگر دہلی کو سنہ ۱۹۲۲ء تک اپنا جائے مسکن رکھا۔ اور پھر سنہ ۱۹۲۵ء میں مدراس پہنچ کر چمڑے کے دو کارخانے کھول کر امریکہ اور برطانیہ سے براہِ راست کاروبار کرتے رہے۔ اور گورنمنٹ کے رجسٹرڈ ٹھیکیدار رہے اب ملکی تقسیم پر کراچی مقیم ہیں۔ لائل پور۔ جہانیاں۔ اور کراچی کپڑے۔ کپاس کا کاروبار اپنے کارخانوں کے ذریعے بڑے وسیع پیمانے پر چلا رہے ہیں۔

محمد شریف شیخ۔ جسٹس آنریبل

سنہ ۱۸۹۳ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ میٹرک کا امتحان اپنے شہر سے پاس کیا۔ بی۔ اے۔ کی ڈگری علیگڑھ

Marfat.com

سے حاصل کی۔ اور تکمیل تعلیم کے لئے لاء کالج لاہور سے ایل ایل۔ بی۔ میں نمایاں حیثیت حاصل کی پھر اپنے ہی آبائی شہر میں یعنی جالندھر میں سنہ ۱۹۱۷ء میں وکالت شروع کی۔

جالندھر میونسپل کمیٹی میں برابر بارہ سال بطور رکن اور تین سال وائس پریزیڈنٹ منتخب ہوتے رہے۔ سنہ ۱۹۳۳ء میں ایڈووکیٹ بنے۔ اور سنہ ۱۹۳۵ء میں ہائیکورٹ کی پریکٹس کے لئے لاہور رہائش پذیر ہوئے۔ عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں زیادہ نامور ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں مسلم لیگ کی برانچ جالندھر میں قائم کی۔ اور آپ ہی کو صدر منتخب کیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۵ء میں لاہور ہائیکورٹ کے عارضی جج سنہ ۱۹۴۸ء میں مستقل جج ہائیکورٹ کی حیثیت سے آپ کا تقرر عمل میں آیا۔

مراتب علی سید

مالک سید۔ اے۔ اینڈ۔ ایم وزیر علی۔ سنہ ۱۸۸۶ء میں شہر لاہور میں پیدا ہوئے۔ جوانی سے ہی آپ نے تجارتی کاروبار اختیار کیا۔ اور اس پر وہ بڑے حاوی ہیں۔

قیام پاکستان سے پہلے اوّل اوّل ہز میجسٹی امیرِ کابل کی خاطر و مدارات کمیٹی کے رکن۔ پھر آل انڈیا آرمی ٹھیکیدار (رول) کنٹریکٹرز ایسوسی ایشن کے سیکرٹری۔ پھر کینٹن کنٹریکٹرز سنڈیکیٹ لیمیٹڈ کے ڈائریکٹر۔ پھر افغانستان کے لئے ٹریڈ ڈیلیگیشن کے رکن۔ بعد میں ریزرو بنک آف انڈیا کے سنہ ۱۹۳۵ء تک ڈائریکٹر۔ پھر ایسٹرن گروپ سپلائی کونسل کے رکن۔ ازاں بعد مسلم چیمبر آف کامرس کے نائب صدر۔ پھر الکلی اینڈ کیمیکل کارپوریشن آف انڈیا لمیٹڈ کے ڈائریکٹر۔ پھر چیف کالج لاہور کی انتظامیہ کمیٹی کے رکن مقرر ہوئے۔

قیام پاکستان پر آپ کو سٹیٹ بنیک آف پاکستان کا ڈائریکٹر، عباسی ٹیکسٹائل مز لمیٹڈ رحیم یارخان (بہاولپور) کا ڈائریکٹر اور ادرمنٹ ایروینز لمیٹڈ کا ڈائریکٹر اور پنجاب مسلم چیمبر آف کامرس کا صدر منتخب کیا گیا۔

برطانوی حکومت کے عہد میں سنہ ۱۹۲۹ء میں آپ کو "خان بہادر" سنہ ۱۹۳۵ء میں "سی۔ بی۔ ای" اور سنہ ۱۹۴۲ء میں "سر" کے خطابات عطا ہوئے۔

ملک خدا بخش!

سنہ ۱۹۰۶ء میں ملتان شہر میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول ملتان میں ہوئی۔ جہاں سے

Marfat.com

میٹرک کے امتحان منعقدہ ۱۹۲۳ء میں کامیاب ہوئے۔ ایف۔ اے۔ پاس کیا۔ اور بی۔ اے۔ کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے ۱۹۲۷ء میں حاصل کی۔ ایل ایل۔ بی۔ کی ڈگری سے آپ کی تعلیم کی تکمیل ہوئی۔ اور ۱۹۳۰ء میں پی۔ سی۔ ایس۔ نامزد ہوئے۔ مختلف عہدوں پر فرائض سرانجام دے کر اب ڈپٹی سیکرٹری محکمہ آبادکاری متعین ہیں۔ اور ریلیف لیجسلیشن ان پنجاب آپ کی تصنیف شدہ ہے۔

محمد نواز سر لفٹننٹ کرنل

۱۹۰۱ء میں کیمبلپور میں پیدا ہوئے۔ آپ سردار محمد علی خان (مرحوم) کے صاحبزادے ہیں۔ آپ کی شادی کالاباغ کے مرحوم نواب کی لڑکی سے ہوئی ہے۔

تعلیم چیف کالج لاہور سے اور رائل ملٹری کالج (سینڈہرسٹ) سے حاصل کر لینے پر ۱۹۲۱ء میں آپ انڈین ریزرو آفیسر کی حیثیت سے ملازمت میں داخل ہوئے تھے۔

بعد کے بدلتے حالات میں بار اول ۱۹۲۶ء میں پنجاب کے زمینداروں کی ایک نشست سے سنٹرل اسمبلی کے لئے اور بار دوم ۱۹۳۰-۳۷ء میں پھر رکن منتخب ہوئے۔ اور ۱۹۳۷ء سے ۱۹۴۶ء تک پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب رہے۔

قیام پاکستان پر محکمہ ڈیفنس برائے ریاست ہائے پاکستان اور صوبہ سرحد کے لئے آپ کو ڈپٹی منسٹر بنایا گیا اور ۱۹۵۰ء میں بطور سفیر پاکستان برائے فرانس آپ کا تقرر عمل میں آیا۔

مرزا بشیر الدین محمود خلیفۂ ثانی جماعت احمدیہ

۱۸۸۹ء میں قادیان کے مقام پر پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم و تربیت گھر پر ہی ہوئی۔ ۱۹۱۲ء سے آپ نے اخبار بنام الفضل کا اجرا کرایا۔ آپ کے والد مرزا غلام احمد جماعت احمدیہ کے پیشوا تھے۔ جن کی وفات پر حکیم نورالدین خلیفۂ اول اور ان کے بعد آپ خلیفۂ ثانی بنائے گئے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

مشتاق احمد گورمانی وزیر امور کشمیر

۱۹۰۵ء میں مظفر گڑھ میں پیدا ہوئے تعلیمی تکمیل علی گڑھ سے کر لینے پر آپ قومی زندگی میں اترآئے پچیس برس کی عمر میں آپ مجلس دستور ساز پنجاب کے رکن بنے۔ اور صوبائی اختیارات ملنے پر وزارت سر سکندر کے اندر ۱۹۳۷ء وزارت تعلیم و صحت کے پارلیمنٹری سیکرٹری مقرر ہوئے۔ پھر حکومتِ ہند نے انہیں بطور ڈائریکٹر ٹیکنیکل ریکروٹمنٹ و پبلسٹی اور بعد میں ناظم اعلیٰ محکمہ آبادکاری مقرر کیا۔ ۱۹۴۷ء کے لئے وزیر اعلیٰ بہاولپور بنائے گئے۔ ۱۹۴۹ء سے حکومت پاکستان کی کابینہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

مظفر علی خاں قزلباش نواب

پیدائش دسمبر ۱۹۰۸ء۔ ان کے والد ماجد نواب سر حاجی فتح علی خاں قزلباش تھے۔ بی۔ اے از گورنمنٹ کالج لاہور۔ بی۔ اے از کیمبرج ایٹ لاء۔ ۱۹۳۷ء میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر اور اب تک ممبر ہیں۔

محمد علی چودھری وزیر خزانہ حکومت پاکستان

۱۹۰۵ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے۔ ایم۔ اے۔ کی ڈگری گورنمنٹ کالج لاہور سے حاصل کر لینے پر انڈین آڈٹ اینڈ اکاؤنٹس کے مقابلے کے امتحان میں کامیابی حاصل کی۔ اور چوبیس برس کی عمر میں ملازمت شروع کی۔ ۱۹۳۶ء تک ستلج ویلی پراجیکٹ کے سلسلہ میں حکومتِ ہند نے انہیں ڈیپوٹیشن پر بہاولپور پہلے ہندوستانی اکاؤنٹنٹ جنرل کی حیثیت سے مامور کیا۔ وہاں سے گورنمنٹ آف انڈیا کے دہلی میں محکمہ فنانس کے انڈر سیکرٹری بنائے گئے۔ ۱۹۳۹ء میں آپ کا تقرر بطور ڈپٹی فنانشل ایڈوائزر ازاں بعد ایڈوائزر مقرر ہوئے۔ ملکی تقسیم پر آپ کو حکومت پاکستان کا سیکرٹری جنرل مقرر کیا گیا۔ انجمن اقوام متحدہ میں کشمیر کے مسئلہ کی حمایت کے لئے اکثر پاکستان کی طرف سے آپ کو کام کرنا پڑتا رہا ہے۔ اور اب حکومتِ پاکستان کے وزیر خزانہ ہیں۔

Marfat.com

منظور احمد منظور چوہدری

سنہ ۱۹۰۷ء میں مقام وزیرآباد پیدا ہوئے۔ میٹرک وطن مالوف سے پاس کیا۔ بی۔اے۔ کی ڈگری پرنس آف ویلز کالج جموں سے اور ایل۔ایل۔بی۔ کی ڈگری لا کالج لاہور سے حاصل کی۔ اور مسلمان طلباء سے فسٹ پوزیشن آئی۔ سنہ ۱۹۳۲ء سے بطور سیکرٹری میونسپل کمیٹی لائل پور آپ کا تقرر عمل میں آیا۔ ملکی تقسیم پر پنجاب کی تمام کمیٹیوں میں آپ سب سے پرانے سیکرٹری شمار ہوتے ہیں۔ ذوق کے ادب سے مالامال ہیں۔ دیر و حرم۔ آہنگ نو۔ آپ کی تصنیفات ہیں اور آپ ماہنامہ پروانہ کے اعزازی ایڈیٹر ہیں۔

مودودی ابوالاعلیٰ مولانا

موجد جماعت اسلامی و تحریک احیائے اسلام سنہ ۱۹۰۳ء کے اندر اورنگ آباد (دکن) میں پیدا ہوئے۔ زیادہ تر آپ کی تعلیم و تربیت گھر پر ہی ہوئی۔ صرف گیارہ برس کی عمر سے پندرہ برس کی عمر تک مدرسہ فوقانیہ میں تعلیم حاصل کر سکے۔ جبکہ سر سے والد کا سایہ اٹھ جانے پر انہیں سکول چھوڑنا پڑا۔ سترہ برس کی عمر ہی میں آپ نے صحافتی زندگی شروع کر دی۔ روزنامہ "تاج" از جبل پور "مسلم" اور "الجمعیتہ" از دہلی میں اپنا زورِ قلم دکھلایا۔ اور سنہ ۱۹۲۳ء میں ترجمان القرآن کا اجرا کیا۔

لاہور قیام پذیر ہو کر سنہ ۱۹۳۸ء - ۱۹۴۱ء تک جماعت اسلامی کی تشکیل میں منہمک رہے۔ پھر کچھ وجوہات پر سکونت پٹھانکوٹ میں اختیار کی۔ ملکی تقسیم پر دوبارہ لاہور مقیم ہوئے۔ اور تحریک احیائے اسلام کا مرکز بھی یہیں قائم کیا۔ سنہ ۱۹۴۸ء کے آخری ایام سے کچھ سیاسی تدابیر کے ماتحت حکومت نے انہیں دو سال نظر بند رکھا۔ انہوں نے کافی کتابیں تصنیف کی ہیں۔ جو اپنی نوعیت میں کافی زوردار ہیں۔

ناظم الدین آنریبل خواجہ

وزیراعظم پاکستان

سنہ ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کی تعلیم کی ابتدا ایم۔اے۔او۔ کالج علی گڑھ میں اور تکمیل اس کی ڈنسٹیبل گرامر

Marfat.com

سکول۔ انگلینڈ اور ٹرنٹی کالج کیمبرج میں ہوئی۔ آپ خواجہ نظام الدین (مرحوم مغفور) کے صاحبزادے ہیں ڈھاکہ کے نوابوں کے خاندان سے ہیں۔ اور سیاست میں حکمت آموز ہیں۔

آپ سنہ ۱۹۲۲-۲۹ء تک میونسپل کمیٹی ڈھاکہ کے صدر اور سنہ ۱۹۲۳-۲۹ء تک ڈھاکہ یونیورسٹی کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر منتخب رہے سنہ ۱۹۲۹-۳۴ء تک بطور وزیر تعلیم آپ کا تقرر ہوا۔ اس دوران میں آپ نے صوبہ بھر کے لئے (۱) پرائمری تک کی تعلیم لازماً جاری رکھنے کا بل (۲) مقروضین کی نجات میں ایک بل اور (۳) تحریک دیہات سدھار کے حق میں ایک بل پاس کروایا۔ سنہ ۱۹۳۴ء میں بنگال کی ایگزیکٹو کونسل کے رکن ہوئے۔ سنہ ۱۹۳۶ء میں حج کے لئے تشریف لے گئے۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں بنگال گورنمنٹ کے وزیر داخلہ بنائے گئے۔ اس عہدہ سے آپ سنہ ۱۹۴۱ء میں مستعفی ہوئے۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں آپ حزب مخالف کے لیڈر اور بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے صدر منتخب ہوئے۔ سنہ ۱۹۴۳ء میں آپ نے بنگال کی مسلم لیگی وزارت مرتب کی۔ سنہ ۱۹۴۵ء میں آپ نے خوراک کے وفد کے ڈیلیگیٹ کی حیثیت امریکہ میں اور سنہ ۱۹۴۶ء میں جمعیت اقوام کے آخری اجلاس منعقدہ جنیوا میں حکومت ہند کی طرف سے نمائندگی۔ سنہ ۱۹۴۶ء میں مسلم لیگ کی پارلیمنٹری پارٹی کی جنرل اسمبلی کے ڈپٹی لیڈر بنائے گئے۔ اور حکومت برطانوی کے عطا کردہ تمام خطابات ترک کر دیئے۔ اور سنہ ۱۹۳۷ء تک (یعنی دس سال) تک آپ آل انڈیا مسلم لیگ ورکنگ کمیٹی کے رکن رہے۔

قیام پاکستان پر سنہ ۱۹۴۷ء میں آپ کو مشرقی پاکستان میں وزیر اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ سنہ ۱۹۴۸ء میں قائد اعظمؒ کے انتقال فرما جانے پر پاکستان کی پارلیمنٹ نے آپ کو گورنر جنرل منتخب کیا۔ سنہ ۱۹۵۱ء میں قائد ملت نوابزادہ لیاقت علی خاں کی شہادت پر کچھ سیاسی تدابیر کے پیش نظر آپ نے قائد ملت کی جگہ سنبھالی۔

ٹینس اور شکار کا آپ شوق رکھتے ہیں۔

نذیر احمد ڈاکٹر چودھری

سنہ ۱۹۰۹ء میں ٹوبہ ٹیک سنگھ (ضلع لائلپور) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے ایم۔ بی۔ ہائی سکول لائلپور میں حاصل کی۔ اور میٹرک کے امتحان سنہ ۱۹۲۷ء میں کامیاب ہوئے۔ پھر گورنمنٹ کالج لائلپور سے ایف۔ ایس۔ سی۔ کے امتحان میں کامیاب ہونے پر تکمیل تعلیم کے لئے میڈیکل کالج لاہور میں داخل ہو گئے جہاں سے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کی ڈگری حاصل کی۔ اور سرکاری نوکری کی ہوس کو خاطر میں نہ لانے کو ترجیح دے کر پرائیویٹ پریکٹس شروع کر دی۔ لاہور میں شہرت کی۔ معتقدین دور و نزدیک سے اتنی تعداد میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو مزید دوبارہ

Marfat.com

بجے رات سے پہلے مریضوں کی دیکھ بھال سے قطعی فرصت نصیب نہیں ہوتی۔

نور احمد سید میر

سنہ ۱۹۰۰ء میں مقام سدھوڑا (ضلع انبالہ) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم آپ نے مسلم ہائی سکول انبالہ میں حاصل کی۔ اور میٹرک کے امتحان سنہ ۱۹۱۲ء میں کامیاب ہوئے۔ تکمیل تعلیم کے لئے مسلم یونیورسٹی علیگڑھ سے بی۔ اے کی ڈگری میں نمایاں حیثیت حاصل کی۔ اور زندگی کے میدان عمل میں داخل ہوئے۔

اول اول اُس وقت کے مشہور اخبار "مسلم آؤٹ لک" کے مدیر مقرر ہوئے۔ اور ایک ہفتہ وار رسالہ بنام ... بھی میر صاحب کے رہین منت رہا۔ سنہ ۱۹۳۱ء تا ۱۹۳۸ء آٹھ سال تک ایک اور مشہور و معروف اخبار بنام "سول اینڈ ملٹری گزٹ" کے سٹاف میں بطور سٹاف رپورٹر کام کیا۔ سنہ ۱۹۳۸ء میں سرکاری ملازمت میں بطور ڈائریکٹر محکمہ اطلاعات عامہ لئے گئے۔ اور اب ڈائریکٹر محکمہ تعلقات عامہ کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

نور اللہ میاں

سنہ ۱۸۹۹ء میں پیدا ہوئے۔ گورنمنٹ ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ جہاں سے باقاعدہ حاضر رہنے والے طالب علم کی حیثیت سے آپ کو انعام ملا۔ ریاضی اور سائنس میں خاص طور پر زیادہ دلچسپی رکھتے رہے۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ بی۔ اے کا امتحان دینے سے پیشتر بوجہ گھٹنے کی سخت درد کے پڑھائی ترک کر دی۔ انڈین نیشنل کانگریس میں داخل ہوئے۔ انجمن اسلامیہ لائلپور کے سیکرٹری اور مسلم ہائی سکول لائلپور کے منیجر منتخب ہوئے۔

سنہ ۱۹۲۲ء میں گھٹنے کے علاج کے لئے انگلستان گئے۔ اور لندن سے سنہ ۱۹۲۵ء میں بی۔ کام کی ڈگری حاصل کی اور فنانس میں نمایاں حیثیت دکھلائی۔ یہاں پی ایچ۔ ڈی۔ کی تیاری شروع اور بیرسٹری کے لئے بھی داخلہ لیا۔ آپ نے انٹرنیشنل سمر سکول ویانا میں بھی شمولیت کی۔ اور دوران تعطیلات فرانس، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، آسٹریا، چیکوسلاویا۔ اور بلجیم میں بھی سیر و سیاحت کی۔ سنہ ۱۹۲۶ء سے آپ رائل سوسائٹی آف آرٹس کے فیلو ہیں۔

انگلستان سے مراجعت فرما کر زمیندارہ لیگ کے جنرل سیکرٹری ...

Marfat.com

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی۔ محکمہ اشتہار۔ محکمہ امداد باہمی تعلیم۔ انڈسٹری کی سٹینڈنگ کمیٹیوں کے اور محکمہ بجلی اور سینٹی بورڈ اور زمینداروں کو قرض سے نجات دلانے والی کمیٹیوں کے ممبر رہے۔ پہلے سال کے علاوہ ۱۹۳۷ء میں ممبر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ زمیندارہ جماعت سے سب سے پہلے آپ ہی نے اختلافات کی بنا پر اپنے پارٹی لیڈر سر سکندر حیات خاں کے خلاف بغاوت کی۔ اور عدم اعتماد کا ووٹ دیا۔ بعد میں مسلم لیگ پارٹی بننے پر آپ اس کے سیکرٹری منتخب ہو کر ۱۹۴۸ء تک کام کرتے رہے۔

میاں نور اللہ سالہا سال تک غیر سرکاری سکولوں کی فیڈریشن کے صدر۔ پنجاب یونیورسٹی کی کامرس کی فیکلٹی کے ڈین۔ ممبر میونسپل کمیٹی لائل پور۔ ممبر سنٹرل کاٹن کمیٹی بمبئی۔ ممبر بورڈ آف اکنامکس انکوائری۔ ڈائریکٹر ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن بمبئی۔ ڈائریکٹر۔ مری۔ پانی پت۔ گوجرہ۔ اور نارورن الیکٹرک سپلائی کمپنی و ڈائریکٹر دہلی کلاتھ ملز دہلی۔ چیئرمین زمیندار ہیوورٹس۔ سیالکوٹ۔ اور سٹینڈرڈ کمپنی لاہور رہ چکے ہیں۔ اور اب پنجاب یونیورسٹی کے فیلو۔ فتح الدین اینڈ سنز فرم کے مالک۔ ملٹری کے ٹھیکیدار ہیں۔ اور انجمن حمایت اسلام کے ممبر ہیں۔

ملکی سیاست میں دلچسپی رکھتے وقت مارشل لا کے دنوں میں بھی آپ نے کلکتہ اور ناگپور میں ہونے والے انڈین نیشنل کانگریس کے ۱۹۲۰ء کے اجلاس میں شرکت کی۔ اور ولایت سے واپس آکر آپ زمیندار بھائیوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہمہ تن کوشاں ہوئے۔ اسمبلی پارٹی کے یونینسٹ ممبر رہے۔ بعد میں مسلم لیگ میں داخل ہو کر لیگ پارلیمنٹری بورڈ کے اور صوبائی لیگ ورکنگ کمیٹی اور آل انڈیا لیگ کونسل کے ممبر رہے۔

میاں نور اللہ صاحب جنہوں نے حصول پاکستان پر اپنی محاذ جی کو قائم کیا۔ ایک ہونہار لیجسلیٹر کی حیثیت سے ہمیشہ مستعدی کے ساتھ بے لوث رفاہ عام کی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ اور ۱۹۲۰ء سے ۱۹۴۸ء تک پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے ممبر منتخب ہوتے چلے آئے ہیں۔ اپنی لمبی سیر و سیاحت۔ اعلیٰ تعلیم سے میاں صاحب معاشرتی طریقوں اور تجارتی معاملات کے تجربات کے رنگ میں خوب ارغوالی ہیں۔

پنجاب کے کابینہ ممدوٹ میں بطور وزیر خزانہ ان کی تقرری پر تمام الفین کی طرف سے سمجھا جاتا تھا کہ ان کی زیادہ تر نہیں الحکم پاکستان میں شمولیت کی علل ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تھوڑے وقت کے اندر تین حقیقی بڑے بھائیوں کے فوت ہونے جانے کے وقت سے ان کی زندگی کی شادابی کم ہوتی گئی ہے۔ اور وزارت سے مستعفی ہونے کے بعد سے تو آپ سیاست قطعی چھوڑ کر محض دینی زندگی کی طرف راغب ہو چکے ہیں۔

نصر اللہ خاں رائے

آپ راجپوت خاندان کے رائے قبیلہ سے ہیں۔ اور تعلیمی اعتبار سے اپنے قبیلہ کے پہلے گریجویٹ شمار

Marfat.com

ہوئے ہیں۔

سنہ ۱۹۳۷ء سے ایف۔ سی۔ کالج لاہور کے طالب علم ہوتے ہوئے آل انڈیا مسلم لیگ کی حمایت پر سیاسی زندگی میں گامزن ہوئے۔ اور عوام میں اس چیز کے نقش کرنے کی کوشش کی۔ کہ مسلم لیگ جماعت ہی فلاح وبہبود کی طرف لے جاسکتی ہے۔

سنہ ۱۹۴۱ء میں پاکستان ریزولیشن کی تاریخی یادگار کے لئے حضرت قائداعظمؒ کی لاہور تشریف آوری کے موقع پر آپ کی بیش بہا خدمات قابل اعتراف ہیں۔ اس وقت طالب علم ہونے کی حیثیت سے اس کانفرنس کے لئے نہ صرف شب و روز کام ہی کر دکھلایا۔ بلکہ ذاتی ملکیت سے سات سو روپے کی رقم کانفرنس کے اخراجات کے لئے پیش کی۔ رائے کوٹ کی مسلم لیگ کا انہیں جنرل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ اور اس عہدہ کو انہوں نے ہر طرح کی تکلیفات کے ساتھ سنہ ۱۹۴۷ء تک سنبھالا۔ اور رائے کوٹ کی لیگ الیکشن کے فنڈ میں آپ نے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے (پندرہ سو) کی رقم پیش کی۔ لیگ کی تحریک نافرمانی میں آپ گرفتار ہوئے۔ اور ایک سال بامشقت کی سزا ملی۔ اور سیفٹی ایکٹ کے ماتحت بھی آپ کو نظر بند رکھا گیا۔ ملکی تقسیم پر آپ نے ہر طرح اپنے رائے کوٹ کے مہاجرین کو پاکستان میں لے آنے کی کوشش فرمائی۔

پاکستان میں اپنے کنبہ کے دیگر افراد کے ساتھ آپ کبالیہ میں مقیم ہوئے ہیں۔ آڑھتیان غلہ اور سوداگران کپاس کا بیوپار آپ نے اختیار کیا ہے۔ اور مہاجرین کی خدمت میں مبلغ -/۸۰۰ (آٹھ سو روپے) اور کشمیر فنڈ کے لئے ایک سو من گندم آپ نے پیش کی ہے۔ ایوان تجارت (چیمبر آف کامرس) آپ جنرل سیکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ یہاں آپ کے منعقدہ مسلم لیگ کے پہلے اجلاس میں آنریبل میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب اور آنریبل صوفی عبدالحمید وزیر زراعت نے شرکت فرمائی۔ رائے صاحب نے سنہ ۱۹۵۰ء کے سیلاب میں بھی عوام کی بڑی امداد فرمائی۔ آپ سنہ ۱۹۵۱ء میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کے لئے ممبر منتخب ہوئے۔

وحید۔ ڈاکٹر اے

سنہ ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اسلامیہ ہائی سکول اور اسلامیہ کالج لاہور میں پائی۔ ازاں بعد لندن یونیورسٹی سے صحافت کا ڈپلومہ اور فلسفہ میں پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ دو سال تک "ایسٹرن ٹائمز" کے مینجنگ ایڈیٹر رہے۔ اس دوران میں آپ ملت کی جو خدمات بجا لائے۔ ان کا اعتراف قائداعظم مرحوم، خان لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان اور دوسرے مسلمان لیڈروں نے کیا۔ سنہ ۱۹۳۱ء میں آپ جمعیت الاقوام شعبۂ سیاسی کے رکن مقرر ہوئے

Marfat.com

تشریف لے گئے۔ علاوہ بریں کئی اہم سیاسی تعلیمی اور اقتصادی اداروں کے رکن رہے۔ اس وقت آپ "فیروز سنز ٹرسٹ" کے ٹرسٹی ہیں۔ آپ کو مسلمان بچوں اور بچیوں کی صحیح تعلیم و تربیت سے بے حد دلچسپی ہے جس کا ثبوت ان کا رسالہ "تعلیم و تربیت" اور ان کی دیگر کئی پر از معلومات تصانیف ہیں جنہیں فیروز پرنٹنگ ورکس نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ اپنے والد کے صحیح جانشین اور اردو ادب کے بہت بڑے محسن ہیں۔ آپ پنجاب یونیورسٹی کے فیلو اور سنڈیکیٹ کے رکن ہیں۔ علاوہ ازیں آپ انٹر یونیورسٹی بورڈ آف پاکستان کے منتخب رکن اور آنریری سیکرٹری ہیں۔ آپ ۱۹۴۸ء میں دولت مشترکہ برطانیہ کی یونیورسٹی کانگریس کے اجلاس آکسفورڈ میں پنجاب یونیورسٹی کے نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اور انجمن اقوام متحدہ کی طرف سے جو یونیورسٹی کانفرنس یونیسکو میں منعقد ہوئی۔ اس میں بھی آپ نے پاکستان کی نمائندگی کی۔

ولی اللہ خاں سپرنٹنڈنٹ محکمہ آثار قدیمہ

۱۹۰۰ء کے اندر مشہور افغان کالونی شاہجہان ضلع میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ اپنے ضلع سے میٹرک پاس کیا۔ اور مقابلہ کے امتحان میں امتیازی سے پاس ہو کر تھامسن کالج روڑکی سے ۱۹۲۷ء میں اوورسیر کا ڈپلوما حاصل کیا۔ اور سارڈا ڈویژن میں ملازم ہو کر فوری بعد مستعفی ہو کر اپنے رجحانات کے مطابق محکمہ آثار قدیمہ سرحد میں ملازمت اختیار کی جہاں ۱۹۴۶ء تک کام کر کے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کا عہدہ سنبھالا۔ اور ملکی تقسیم پر محکمہ آثار قدیمہ کے سپرنٹنڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

حصّہ چہارم

پنجاب تجارتی ڈائرکٹری

Marfat.com

مُدعا

ملکی تقسیم اور قیامِ پاکستان نے مسلمان عوام کو ایک دیرینہ خواب سے بیدار کیا۔ جمہوریت کے دلدادوں میں شہری زندگی کی ہوس اور معاشرتی ترقی کی تدابیروں نے انگڑائیاں لیں۔ وہ تجارتی عناصر جو ہندو برادرانِ وطن سے دبے ہوئے تھے۔ مؤخر الذکر کے تارکِ وطن ہونے پر تجارتی میدانوں میں خیمہ زن ہوئے۔ قوم کے نونہالوں نے سابقہ پھندوں سے آزاد ہو کر معاشرت کے وسیع میدانوں میں سربلند رہنے کی ٹھان لی۔

یہ خطۂ پنجاب جس کی تجارتی ضرورتوں کے پیشِ نظر اب یہ ڈائریکٹری کا حصہ پیش کیا جا رہا ہے۔ سابقہ ہندوستان کے ایام میں ۷۵ فیصدی مسلمان آبادی کے باوجود پانچ فیصدی مسلمان تاجر بھی اپنے اندر نہ رکھتا تھا۔ اب اسکے تاجر سو فیصدی مسلمان ہیں اور گذشتہ ناکام آرزوؤں کو پورا کرنے کے جذبات سے کاروبار کے وسیع میدانوں میں گامزن ہیں۔ رب العالمین اپنے ان نیک بندوں کو دارَین میں کامیاب فرمائے۔

Marfat.com

اضلاع   شہر   منڈیاں

جہلم :- پنڈدادنخاں - جہلم -
چکوال - دینہ - ڈھڈیال - سرائے
عالمگیر - کھیوڑہ - للہ -
جھنگ :- گمسیانہ - چنیوٹ -
ربوہ - شورکوٹ شہر - شاہ جیونہ -
لالیاں -
ڈیرہ غازی خاں :- تونسہ
شریف - ڈیرہ غازی خاں -
روجیاں - مٹھن کوٹ -
راولپنڈی :- ٹیکسلا - کہوٹہ -
راولپنڈی - گوجرخاں - مری -
مندرا - واہ -
سرگودھا :- بھیرہ - بھلوال -
پھلرواں - خوشاب - سلانوالی -
سرگودھا - گنجیال - مٹھہ ٹوانہ -
میانی - درچھا - ہڈالی -
سیالکوٹ :- بدوملہی - پسرور -
تحصیل شکرگڑھ - ڈسکہ - سیالکوٹ -
سمبڑیال - کوٹلہ لوہاراں - نورکوٹ -
نارووال -

شیخوپورہ :- بچیکی - چوہڑکانہ -
ڈھابان سنگھ - ریحان - سانگلہ ہل -
شاہدرہ - قلعہ شیخوپورہ - مڑھ
بلوچاں - مریدکے - نارنگ -
ننکانہ صاحب - واربرٹن -
کیمبل پور :- انجرا - پنڈی گھیپ -
تلہ گنگ - جنڈ - حسن ابدال - حضرو -
فتح جنگ - کیمبل پور -
گجرات :- جلالپور جٹاں - ڈنگہ -
کوٹلہ اردل خاں - کنجاہ - کھاریاں -
گجرات - لالہ موسیٰ - مونہ - ملکوال -
منڈی بہاؤالدین -
گوجرانوالہ :- اکال گڑھ - پنڈی
بھٹیاں - جام کی چیٹھہ - حافظ آباد -
خانقاہ ڈوگراں - سکھے کی - کابکی -
کاموکی - گوجرانوالہ - گکھڑ منڈی -
نظام آباد - وزیر آباد -
لائلپور :- پیرمحل - تاندلیانوالہ -
ٹوبہ ٹیک سنگھ - جڑانوالہ - چک جھمرہ -
روڑالہ روڈ - سمندری - سلاروالہ -

کمالیہ - گوجرہ - لائلپور - ماموں کانجن -
لاہور :- پتوکی - چونیاں - رائے
ونڈ - عثمان والہ - قصور - کوٹ
رادھاکشن - کھڈیاں - کنگن پور -
لاہور - واں رادھارام -
منٹگمری :- اوکاڑہ - بصیرپور -
پاکپتن - چیچہ وطنی - حویلی لکھا -
دیپالپور - رینالہ خورد - عارف
والہ - کسووال - منٹگمری - ہیراسنگھ
منڈی - ہڑپہ -
ملتان :- جلالپور پیروالہ -
جہانیاں - خانیوال - درکھانہ -
دنیاپور - شجاع آباد - عبدالحکیم -
کچاکھوہ - کرد ترکا - لودھراں -
ملتان - میاں چنوں - سرائے سدھو -
میلسی - منڈی بوریوالہ - وہاڑی -
مظفرگڑھ :- خان گڑھ - سنانواں -
کوٹ ادو - مظفرگڑھ -
میانوالی :- بھکر - پپلاں - دریا
خاں - داؤدخیل - عیسیٰ خیل - کالاباغ -
کندیاں - کلورکوٹ - لیہ - میانوالی -
واں بھچراں -

Marfat.com

جہلم

شہر جہلم بوجہ دریائے جہلم کے کنارے پر واقع ہونے کے جہلم کہلاتا ہے۔ شہر
چھاؤنی اور ریلوے ورکشاپ ہے۔ بقول مسٹر ارمقرب انڈر بخش صاحب (سابق کمشنر) اس کے
تاریخی حالات تزکِ جہانگیری سے پہلے کے کہیں دستیاب نہیں ہوتے۔ یہ ضلع اضلاع پنجاب
قسمت راولپنڈی کے ماتحت ہے۔ اور لاہور دار الخلافت پنجاب سے ایک سو دو میل کے
بر سمت گوشہ شمال و مغرب شاہی سڑکِ اعظم پر واقع ہے۔ انگریزی عملداری سے پہلے یعنی
تک اس کا صدر مقام پنڈ دادنخاں مانا جاتا تھا۔ لیکن حسب تجویز بوین بورنگ صاحب ڈپٹی کمشنر
بسبب واقع ہونے موجودہ سڑک جرنیلی لاہور و پشاور کے جہلم صدر مقام مقرر ہوا۔ شمالی حد اس
ضلع کی تحصیلات کہوٹہ و گوجرخاں و فتح جنگ و پنڈی گھیب ضلع راولپنڈی سے اور غربی تحصیل میانوالی
ضلع بنوں سے متصل ہے۔ اور جنوبی تحصیل شاہ پور بھیرہ و ضلع سرگودھا سے ملحق ہے۔ اور مشرقی حد
کا کسی قدر حصہ ریاست جموں و کشمیر سے اور کسی قدر ضلع گجرات سے پیوستہ ہے۔

اس ضلع کا طول مشرق سے مغرب تک ۱۲۰ میل ہے۔ اور عرض شمال سے جنوب تک ۶۰ میل
اوسط ہے۔ اور رقبہ ۹۰۳۴ میل تک ہے۔ اس کے اندر بعض جانوران کارآمد انسان عمدہ نوع
ہوتے ہیں۔ چنانچہ گھوڑا علاقہ دھنی کا مشہور ہے۔ اسی طرح بیل بھی کام کا اچھا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ
ہرن وغیرہ جانور شکاری عرصۂ قدیم سے بھی ہوتے ہیں۔

شہر جہلم کی آب و ہوا دس مہینے اچھی رہتی ہے۔ صرف اگست و ستمبر میں بسبب کثرت پانی و گندہ
پانی دریا کے بیلہ ہائے کچھ خراب ہو جاتی ہے۔ اس وقت رطوبت زیادہ رہتی ہے۔ اگرچہ کسی مرض کی
کثرت اس جگہ تو نہیں۔ لیکن پتھری کی کسی قدر مرض ضرور پائی جاتی ہے۔ اور اسی لئے ہی سرکار نے بعض
جگہوں پر شفاخانے بنوا دیئے ہوئے ہیں۔ اس علاقہ کی پیداوار گندم۔ باجرہ۔ جوار۔ موٹھ۔ تارامیرا
اور مسور یہاں آکر فروخت ہوتی ہے۔ اور دساور کو جاتی ہے۔

پُل ہائے:۔ اس ضلع میں سب سے بڑا پُل آہنی دوہرا ریلوے کا دریائے جہلم پر ہے۔ جس
حصہ پر گاڑی چلتی ہے۔ اور دوسرے حصہ پر انسان و حیوان کا گزر ہوتا ہے۔ دو پُل کشتی
موضع سعیلہ دوسرا قریب موضع پنڈ دادنخاں اسی دریائے جہلم پر موسم سرما میں ...

Marfat.com

... کی حالت میں قائم نہیں رہتے۔ ان کے علاوہ سڑک جرنیلی پشاور پر اور بھی ... پل ہیں۔

یہ عمارتی لکڑی کی بڑی بھاری منڈی ہے۔ لاکھوں من لکڑی کشمیر سے دریا کے راستہ آکر فروخت ہوتی ہے۔

اسلحہ والے :- عسکری سٹورز ریلوے روڈ۔

آڑھتیان غلہ :- عبدالرحیم۔ محمد اسحاق۔ غلہ منڈی۔ ملک دوست محمد خاں اینڈ کو۔ غلہ منڈی۔ خواجہ محمد یوسف لطیف احمد بازار رام دین۔ ممتاز احمد امتیاز حسین تحصیل روڈ۔ نذر محمد مشتاق احمد غلہ منڈی۔ حاجی نور محمد مشتاق احمد " " رفیق حسین شاہ غلہ منڈی۔ صادق سنز ریلوے روڈ۔ صوبیدار سلطان محمد محمد اقبال غلہ منڈی۔

انجنیئرنگ ورکس :- ماڈرن انجنیئرنگ ورکس ریلوے روڈ۔ ممتاز مشینری ورکس نیو بازار۔ پریسیشن انجنیئرنگ اینڈ الیکٹریکل ورکس ریلوے روڈ۔ رائل انجنیئرنگ ورکس۔ " پر شاہ اینڈ برادرز انجنیئرنگ ورکس ریلوے روڈ۔

بنک :- جہلم سنٹرل کواپریٹو بنک ... بازار۔ پنجاب اینڈ کشمیر بینک۔

جنرل مرچنٹس :- ارشاد جنرل سٹور ریل بازار۔ ایم۔ ایس۔ دار برادرز۔ احسان جنرل سٹورز ریلوے روڈ۔ فوجی جنرل سٹورز بازار کلاں۔ شیخ فضل حق اینڈ سنز۔ " " کراچی جنرل سٹورز۔ " " محمد اسلم اینڈ کمپنی۔ " " پاکستان جنرل سٹورز۔ " " صدیق برادرز۔ " " محمد راجہ اینڈ کمپنی چوک نیا بازار۔ ایس۔ پی۔ آئی۔ جنرل ٹریڈنگ کمپنی چوک نیا بازار۔ قریشی برادرز رام دین بازار۔

دوائی فروشاں :- رہبر ہال میڈیکل ہال چوک چبوترا۔ امپیریل میڈیکل ہال چوک نیا بازار۔ ایس پی آئی میڈیکل ہال " "

سیمنٹ بنانے والے :- ڈالمیا سیمنٹ لمیٹڈ ڈنڈوٹ۔

سوداگران لوہا :- ملٹری بوٹ ہاؤس۔ نزد نیپیر روڈ چھاؤنی۔ پاکستان شو سٹورز بازار کلاں۔ سیٹھی بوٹ ہاؤس۔ " " شریف " " "

بجلی کی اشیاء والے :- افضل برادرز ریلوے روڈ۔ اے۔ ڈی الیکٹرک ورکس " "۔ اشرف " کمپنی " "۔ موڈرن انجنیئرنگ ورکس " "

فلور ملز :- کریم فلور ملز ریلوے روڈ

فرنیچر بنانے والے :- میجر فرنیچر مارٹ نیا بازار۔ سید رسول غلام حیدر بازار کلاں۔

سوداگران پرزہ جات موٹر :- ڈی۔ ڈی۔ موٹر سٹورز۔ ریلوے روڈ۔ رائل انجنیئرنگ ورکس۔ "

کتب فروش :- عبدالرشید اینڈ سنز بازار کلاں۔ عزیز بک ڈپو " " غلام علی اینڈ سنز " " ملک بک ڈپو۔

Marfat.com

قریشی برادرز بازار کلاں ۔
صوفی برادرز " "

کلاتھ مرچنٹس :۔ نفیس کلاتھ ہاؤس ۔ بازار کلاں ۔ کراچی
" " ۔ مہاجر "
" " ۔ مسلم "
" " ۔ نارووال ہاؤس تحصیل بازار ۔ صمد کلاتھ ہاؤس بازار کلاں ۔ شیخ عثمان غنی محمد بشیر
" "

سیمنٹ فروش :۔ مظہرالدین ملک ۔ حاجی غلام محمد شمیم احمد ۔

برف کے کارخانے :۔ آکال آئس فیکٹری ۔ رحیم بخش آئس فیکٹری

پینٹ اینڈ وارنش والے ۔
عبداللہ علی شبیر بازار کلاں ۔
غلام محمد شمیم احمد " " ۔
جمعدار رنیک محمد " " ۔
ملک اینڈ برادرز تحصیل روڈ ۔
میاں حسین محمد اینڈ سنز نیا بازار ۔

ٹرانسپورٹ کمپنیاں :۔ عباس بس سروس ۔ ابراہیم سروس ۔ جہلم ٹرانسپورٹ کمپنی ۔ پونچھ پبلک بس سروس ۔ نولکھا ٹرانسپورٹ کمپنی ۔

چھاپہ خانے :۔ گولڈ صابری پریس ۔ سٹی روڈ صدر ۔ حفیظ پرنٹنگ " بازار کلاں ۔

سوداگران چوب :۔ عبدالغنی بھٹی ۔ سول لائن ۔ عبدالحمید اینڈ کمپنی نیا بازار ۔ چوہدری اللہ بخش محمد حسین ریلوے روڈ ۔ چوہدری عبدالکریم ۔ شیخ محمد امین اینڈ کمپنی ۔ خواجہ محمد یوسف لطیف احمد ۔ تحصیل روڈ ۔ ممتاز احمد اعجاز حسین
" " ۔ ضمیر احمد ذکا احمد
" " ۔ صادق سنز ۔ ریلوے روڈ ۔

عینک سازاں :۔ محمود اینڈ برادرز نیا بازار ۔ مولا بخش محمد شفیع نیا بازار ۔

گھڑیوں کے تاجران :۔ ملٹری واچ ہاؤس چوک نیا بازار ۔
سید " " "

لکڑی چیرنے کی مشینیں :۔ حیات سا ملز ۔ سخی محمد محمد عبدالعزیز سا ملز مشین محلہ ۔

لوہے کے سامان والے :۔ عبداللہ علی شبیر بازار کلاں ۔ اے ڈی ملک اینڈ سنز تحصیل بازار ۔ مغل آئرن سٹور بازار کلاں ۔ غلام محمد امام دین بازار کلاں ۔ حاجی غلام محمد محمد شمیم احمد " " ۔ شیخ محمد اسحاق محمد صادق صدر بازار ۔

ہوزری بنانے والے :۔ جہلم ٹیکسٹائل ورکس ۔ سینما روڈ ۔

پنڈدادنخاں

پنڈدادنخاں :۔ اس قصبہ کو دادن خاں نے ۱۶۲۳ء میں آباد کیا تھا ۔ اس کا جائے وقوع لب دریائے

Marfat.com

جہلم لالہ موسیٰ ۷۵ میل ملک وال بذریعہ ریل جاتے وقت ہے۔ چکوال یہاں سے ۲۵ میل اور کھیوڑہ صرف ۵ میل بذریعہ سڑک پر آتا ہے۔ پہلے پہلے یہاں صرف کچے پتھر سفید کے برتن تیار کرتے تھے۔ جو محض مکانوں کی زیبائش کے واسطے رکھے جاتے تھے۔ لیکن اب یہ قصبہ لنگی۔ لاچے۔ کیس۔ لوئی کمبل۔ جوتی پیتل کے برتن وغیرہ کی صنعت کے باعث شہرت حاصل کر گیا ہے۔

اس کی چاہی زمین سب تحصیلوں سے ناقص ہے۔ اس کے نیچے ریت بہت قریب ہے۔ اسی لئے چار مہینے یعنی مئی سے اگست تک زیادہ گرمی رہتی ہے۔ جابجا شور کے اثر سے پانی بھی نمکین ملتا تھا۔ لیکن اب نہر کے آجانے سے پینے کے لئے اچھا پانی میسر ہونے لگا ہے۔

بینک:۔ سنٹرل کوآپریٹو۔
برتن فروش:۔ خواجہ غلام جیلانی منظور حسین۔
تمباکو ڈیلرز:۔ نذر حسین اینڈ برادرز۔ فرنٹیر حضرو تمباکو ہاؤس۔

آڑھتیان غلہ:۔ پاکستان کمیشن شاپ۔ محمد علی خواجہ اینڈ کو۔ کریم اللہ محمد صدیق۔ اینڈ کو۔
سیمنٹ مرچنٹ:۔ پاکستان غنی سٹورز۔

کلاتھ مرچنٹس:۔
بشیر احمد۔
عبدالرحمن۔
عبدالرسول۔

چکوال

یہ قصبہ مثل جہلم و پنڈ دادن خاں کے نشیب میں واقع نہیں ہے۔ چونکہ بلند سطح پر واقع ہے لہٰذا بالعموم گرمی میں بھی یہاں رات ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اس کی زمین چاہی فراخ اور میدان والی اور اچھی سنبھالی ہوئی ہے۔ یہاں کا پانی بھی اکثر اچھا ہے۔

چالیس میل مندرا سے بھون ریلوے لائن پر چکوال واقع ہے۔ یہ اجناس کی غلہ منڈی ہے۔ مال مویشی اور زری جوتیاں یہاں کی مشہور ہیں۔ مٹی کا تیل۔ پٹرول اور ڈیزل آئل یہاں سے کافی نکلتا ہے۔ لاری۔ موٹر یہاں سے خوشاب کھیوڑہ۔ تلہ گنگ۔ سوہاوہ۔ اور پنڈ دادن خاں کے لئے ہر وقت مل سکتے ہیں۔

جہلم کے سارے ضلع کے اندر کوئی بڑی جھیل نہیں۔ جو لائق ذکر ہو۔ البتہ موضع کلرکہار تحصیل چکوال کے متصل ایک جھیل واقع ہے۔ پانی اس کا نہایت شور ہے کسی کام کا نہیں۔ اس میں جانور آبی و مرغابی

Marfat.com

وغیرہ اکبر رہا کرتے ہیں۔ اور شکار بھی ان ہی ان ... نے اپنے عہد میں ایک باغ تیار کرایا تھا۔ اب اس کی جگہ اکبر ... شہنشاہ موصوف کی تحریر سے واضح ہوتا ہے۔ کہ اس وقت یہ پانی شیریں تھا۔ کو انہوں نے ... ذکر نہیں کیا۔ اب نہایت تلخ و شور ہے۔

جنرل مرچنٹس :۔ اسلامی جنرل سٹور۔ حنیف جنرل سٹور۔ خورشید جنرل سٹور۔ مینسی " " ۔ مسلم " " خواجہ اینڈ کمپنی۔ پاکستان جنرل سٹور۔ کچہری روڈ۔

صابن کے کارخانے :۔ فضل دین۔ غلام قادر۔ حاجی سراج دین۔ کرم دین۔ ملک غلام حسین۔ محمد اقبال۔ محمد صفدر ڈڈیال۔ محمد سعید اقبال احمد۔

بینک :۔ چکوال سنٹرل کو اپریٹو۔

شیخ قادر بخش اینڈ کو ریلوے روڈ۔

سوداگران لکڑی :۔ غلام حسین گل محمد ریلوے روڈ۔ میسرز الٰہی بخش فتح محمد " " ۔ اسلامیہ سٹور۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ اکبر کلاتھ ہاؤس۔ ادریس کلاتھ ہاؤس۔ کراچی ملک سٹور۔

ہارڈویر ڈیلرز :۔ بھٹی آئرن مرچنٹ۔ جمعدار خدا بخش۔ محمد سعید۔ محمد یوسف۔

دواخانے :۔ پنجاب میڈیکل ہال۔ جنرل میڈیکل ہال مسلم میڈیکل ہال۔

ہوٹل :۔ تاج ہوٹل۔ نشاط ہوٹل۔

سائیکل ڈیلرز :۔ سائیکل ورکس۔ جنجوعہ ورکس۔ منظور سائیکل

کتب فروش :۔ ... بک ڈپو۔ سٹوڈنٹس اور قریشی بکڈپو۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔ خواجہ برادرز۔

آڑھتیان غلہ :۔ حافظ مقصود ریلوے روڈ فتح محمد محمد بشیر " ۔ وزیر خاں نعمت خاں " جعفری ٹریڈرز " میسرز امین برادرز " شیخ قادر بخش اینڈ کو "

سرائے عالمگیر

اس آبادی کو جسے جہلم والوں نے ہی دریا کے آہنی پل کے ایک پار ... شہر کا ایک حصہ کہہ رہا ہے۔ یہاں میرپور اور ... کے علاقہ ...

Marfat.com

... اشیا پنجاب میں آتی ہیں۔ اور ان کے عوض یہاں سے اشیائے خورد و نوش معقول کاروبار کے ... یہاں ہیں۔

... غلہ: حنیف اینڈ کو۔ روشن دین اینڈ برادرز۔ غلام فرید محمد صادق۔ غلام جیلانی میاں اینڈ کو۔ چوہدری فضل الٰہی اینڈ سنز۔ چوہدری فضل دین محمد لطیف۔ // عبداللہ خاں اینڈ کو۔ میاں عبدالکریم عبدالعزیز۔

سائیکل ڈیلرز: پاکستان سائیکل ورکس۔ پبلک سائیکل ورکس صادق سائیکل ورکس۔ مسلم سائیکل ورکس۔

کلاتھ مرچنٹس: شیخ رحمت علی عبدل بزازاں۔

کینٹ: چوہدری محمد شریف اللہ دتہ

دینہ

لاہور سے پشاور جاتے وقت جہلم سے بارہ میل کے فاصلہ پر یہ تجارتی قصبہ معہ ایک ہائی سکول کے جرنیلی سڑک کے عین کنارے پڑتا ہے۔ ایک ہی اس کا بازار ہے۔ اور وہ بارونق ہے۔ اردگرد کے گاؤں یہاں کی زندگی کا دم بھرتے ہیں۔ مشہور دوکانیں حسب ذیل ہیں۔

کتب فروش: محمد باقر بک سیلر۔ بقا محمد بک سیلر۔ شوق بک سیلر۔

کریانہ فروش: محمد امین محمد دین۔ محمد شریف۔ محمد ہاشم۔ محمد اکرم۔ محمد اسلم۔ محمد اسحاق۔ محمد یوسف۔

متفرق: سیٹھ محمد شریف۔ محمد لطیف سوداگران چرم۔ شیخ محمد دین سوداگر کلاتھ۔ // محمد افضل بوٹ مرچنٹ۔ شیخ محمد اصغر برتن فروش۔ ایس ایم فضل دین سیمنٹ مرچنٹ

ڈھڈیال

منڈی ڈھڈیال کا ریلوے سٹیشن مندرا سے ۲۷ میل کے فاصلہ پر بھون جاتے وقت آتا ہے۔ اس منڈی سے زیادہ تر جوار۔ باجرہ۔ موٹھ۔ گندم۔ چنے۔ مکی۔ مونگ۔ تارامیرا۔ سرسوں جیسی اجناس باہر کو جاتی ہیں۔ دیسی گھی۔ گڑ۔ بنولہ۔ اور کھل جیسی اشیاء کی اس علاقہ کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔

Marfat.com

آڑھتیان غلہ :۔ آزاد کمپنی۔ جمعدار شاہ نواز نور محمد۔ ایم۔ رفیق اینڈ کو۔ چوہدری حبیب اللہ

اللہ داد۔ چراغ شاہ اینڈ سنز۔ مظفر خاں۔ محمد بشیر چوہدری محمد حسن خاں۔ امرباز خاں چوہدری

سائیکل ڈیلرز :۔ ربانی سٹور منظور سٹور سوداگران چرم :۔ محمد امین۔ محمد حسین شیخ سیٹھ عبدالرحمٰن خاں۔ میرباز خاں۔

للہ

یہ منڈی لالہ موسیٰ سے ۵۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس منڈی سے بھی گندم۔ باجرہ۔ سبز موٹھ۔ مونگ۔ چنے۔ اور مکی وغیرہ جیسی اجناس دساور کو جاتی ہیں۔ قصبہ اس کا اپنے ریلوے سٹیشن سے ½ میل کا فاصلہ پیدل چل کر آتا ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔ شیر محمد۔ غلام محمد۔ شیخ عبدالکریم۔ خضر حیات۔

بوٹ مرچنٹس :۔ پنجابی شو فیکٹری شیخ فضل الٰہی۔ حبیب الٰہی۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ شیخ گلزار احمد۔ رشید احمد۔

کھیوڑہ

پنڈدادنخاں سے ۵ میل چکوال سے ۲۹ میل اور ملک وال سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر یہ شہر نمک کی کان کے اندر ایک خوبصورت انداز میں آباد شدہ ہے۔ یہاں سے لاکھوں من نمک نکال کر دساور بھیجا جاتا ہے۔ گلاب کا پھول بھی بکثرت پیدا ہوتا ہے۔ پاکستان بلڈرز لمیٹڈ یہاں سیمنٹ کا کارخانہ قائم کرنے لگے ہیں جس میں سے روزانہ چھ سو ٹن سیمنٹ تیار کیا جائے گا۔

بینکنگ :۔ سنٹرل کواپریٹو۔

آڑھتیان نمک :۔ ایف۔ کے۔ ملک برادرز۔ ملک دوست محمد اینڈ کو۔ مرزا غلام سرور۔ منور خاں اینڈ کو۔ نذر اینڈ کو۔

متفرقات :۔ دالمیا سیمنٹ فیکٹری۔ مسلم کول کمپنی۔ مسلم ٹریڈنگ کمپنی۔ ملازم حسین۔ خادم حسین تمباکو مرچنٹس۔

Marfat.com

جھنگ

شورکوٹ سے بذریعہ ریل یہ شہر ۳۳ میل اور لائلپور سے بذریعہ پکی سڑک ۵۴ میل پر واقع ہے۔ مگھیانہ جو ایک یا ڈیڑھ میل کے فاصلہ پر علیحدہ آباد شدہ شہر ہے۔ اس ضلع کا صدر مقام ہے۔ زین اسپاں بننے کے پرانی دار کمبل اور تمباکو کی کاشت میں جھنگ خاص شہرت رکھتا ہے۔ علاقہ کی عام پیداوار گندم۔ کپاس۔ چنا۔ بنولے۔ سرسوں کا تیل اور گھی وغیرہ ہے۔ جو دساور کو بھیجی جاتی ہے۔

اسلحہ والے: ۔ حسن اینڈ حسن۔ محمد اسمٰعیل محمد انور شہید روڈ محمد سعید ریلوے روڈ۔ نور محمد عبدالحکیم۔

سوداگران پرزہ جات موٹر۔ خدا بخش غلام حسین ریلوے روڈ۔ شیخ محمد حسین اینڈ سنز شہید " محمد حسین " " " "

بینک: ۔ آسٹریلیشیا بینک۔ ریلوے روڈ۔ جھنگ سنٹرل کواپریٹو بینک۔

کتب فروش: ۔ خواجہ جنرل سٹورز ریل بازار۔ ملک برادرز چوک بازار۔ مقصود برادرز۔ " " ۔ شیخ محمد حسین ریلوے روڈ

سوداگران تعمیری اشیا۔ اشرف برادرز اینڈ کمپنی مسلم بازار۔ غلام جیلانی اینڈ سنز چوک بازار۔ حافظ محمد اسمٰعیل غلام سرور ریل "

براد رز جھنگ بازار۔ قصار برادرز۔ ریلوے روڈ۔

دوائی فروشاں: ۔ انصاری میڈیکل ہال۔ ریل بازار۔ اتفاق برادرز۔ ریل بازار۔ محمد سلیم اینڈ سنز مسلم بازار۔ پاکستان میڈیکل ہال ریل بازار۔ قریشی " " " " ۔ شیخ برادرز چوک بازار۔

کلاتھ مرچنٹس: ۔ شیخ اللہ دتہ مولا بخش چوک بازار۔ حیدری کلاتھ ہاؤس ریل بازار۔ نذر محمد اللہ دتہ بھٹی چوک بازار۔ شیخ محمد حسین۔ محمد ایوب مسلم بازار۔ شیخ [illegible] بخش محمد شریف ریل بازار۔ کاٹن جھنگ۔ اینڈ پرینٹنگ فیکٹری۔

بجلی کی اشیا والے: ۔ قریشی الیکٹرک سٹور۔ ریلوے روڈ۔

سوداگران غلہ: ۔ عبدالباری اینڈ برادرز۔ عبدالرحمٰن سراجدین اللہ بخش اینڈ سنز۔ اللہ بخش مختار احمد میسرز حاجی چراغدین مہردین۔ حاجی فرزند دین اینڈ سنز۔ غلام محمد اینڈ سنز۔ غلام محمد غلام رسول۔ میسرز غلام سرور محمد شفیع۔ ولی محمد اینڈ کمپنی۔ عابد حسین اینڈ کمپنی غلہ منڈی۔ چوہدری بہاول بخش اینڈ سنز غلہ منڈی۔ شمس برادرز [illegible] شیخ دوست محمد رحمت علی " " "

فرنیچر بنانے والے: [illegible] ہاؤس [illegible] روڈ [illegible] فرنیچر " " "

جنرل مرچنٹس: ۔ [illegible] برادرز ریل بازار۔ غلام [illegible] برادرز [illegible] چوک بازار۔ [illegible] جنرل [illegible] ریل بازار

Marfat.com

خواجہ جنرل سٹورز ریل بازار۔
ملک برادرز چوک بازار۔
ملٹری جنرل سٹورز " "۔
مرزا برادرز ریل بازار۔
ناولٹی سٹورز " "۔
گلاس ویر ڈیلرز:۔ امین برادرز ریل بازار۔
لوہے کے سامان والے:۔
عبدالغنی محمد سعید ریلوے روڈ۔
خواجہ آئرن اینڈ پینٹ ڈیلرز ریل بازار۔ خدا بخش غلام حسین
" "۔ لودھی آئرن اینڈ مل سٹور
" "۔
برف کے کارخانے:۔
شیخ محمد اسمٰعیل محمد انور شہید روڈ۔
پاکستان آئس فیکٹری۔ شیخ برادرز آئس فیکٹری۔
جیولرز:۔ کریم بخش نیارا چوک بازار
ملک خدا بخش حسین بخش " "

محمد حسین ریل بازار۔
پینٹ اینڈ وارنش والے
غلام جیلانی اینڈ سنز چوک بازار۔
حافظ محمد اسمٰعیل غلام سرور ریل بازار
محمد سعید اینڈ برادرز " "
چھاپہ خانے:۔ مسلم پرنٹنگ پریس ریل بازار۔
کاٹھیاں بنانے والے:۔
شیخ اللہ بخش محمد حیات ریل بازار۔
لکڑی چیرنے کی مشینیں:۔
غلام حسین شیر محمد اینڈ برادرز دھجی روڈ
ماسٹر برکت اللہ اینڈ سنز " "
شیخ محمد عمر اینڈ سنز شہید روڈ۔
مولا بخش اینڈ " "
صابن کے کارخانے:۔
اسلم سوپ فیکٹری محلہ پیلا نوالہ۔
خلیل احمد محلہ برجی والہ۔
پاکستان کیمیکل اینڈ فارمیوسیوٹیکل ورکس محلہ پیلا نوالہ۔

مولا بخش اینڈ سنز
ٹرانسپورٹ کمپنیاں:
پاکستان ٹرانسپورٹ کمپنی
گھڑیوں کے تاجران
عبدالرحمن اینڈ سنز ریل بازار
خدا بخش غلام حسین "
جلد سازاں:۔ عبدالعزیز ریل بازار۔ محمد گلزار محمد شفیع چوک بازار۔
سیمنٹ مرچنٹس:۔
کامن ویلتھ سٹورز۔ چوہدری غلام محمد اینڈ سنز۔

چنیوٹ

چنیوٹ کا قدیمی قصبہ جس کے تاجران نے ساری دنیا کے اندر شہرت حاصل کی ہوئی ہے۔ لائلپور سرگودھا جاتے وقت ۲۴ میل کے فاصلے پر لب دریائے چناب واقع ہے۔ اور لکڑی کا بہترین کام کرتا ہے۔ پیداوار یہاں کی کپاس۔ چنے۔ جو۔ گندم۔ مکی۔ سرسوں۔ بنولے۔ گنا

آڑھتیان غلہ :۔ ایم امیرالدین ایم ۔نیاز محمد نور محمد ۔ ایم نذر محمد ۔ احمد دین ۔ ایم رحمت علی محمد انور محمد سعید ۔ سید سردار حسین خدا بخش ۔

بینک :۔ سنٹرل کواپریٹو ۔

کارخانے :۔ مرزا کاٹن اینڈ پریسنگ فیکٹری ۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔ محمد ابراہیم ۔ محمد اسحاق بخش الٰہی ۔ انعام الٰہی ۔

لالیاں

یہ قصبہ لائلپور سے سرگودھا جاتے وقت قریب ۲۴ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔گندم ۔جو ۔باجرہ جوار ۔کپاس شکر ۔گڑ یہاں کی اجناس ہیں ۔جو دساور کو جاتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔ زمیندارہ کمیشن شاپ ۔ شیخ عبدالغنی کمال شاہ ۔ ایم محمد بخش رفیق احمد عبدالعظیم ۔ غلام رسول ۔

شورکوٹ جنکشن

خانیوال سے قریب ۳۳ میل ریل کے ذریعہ وزیر آباد کی طرف جاتے وقت آتا ہے ۔گندم ۔مکی ۔جو ۔ توریہ ۔سرسوں ۔کپاس وغیرہ یہاں کی اجناس سے ہیں ۔اور دساور جاتی ہیں

آڑھتیان غلہ :۔ اللہ دتہ ۔سردار علی چوہدریاں ۔ دین محمد محمد نال چوہدریاں غلام محمد ۔ شاہ محمد ۔

کلاتھ مرچنٹ :۔ چوہدری

شورکوٹ شہر

یہ قصبہ اپنے نام کے ریلوے سٹیشن سے ۷ میل کے فاصلہ واقع ہے ۔اور اپنی تحصیل کا صدر مقام ہے ۔ اجناس اس کی وہی ہیں ۔جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ۔

آڑھتیان غلہ :۔ سی ۔سی ۔

آئرن مرچنٹس :۔ ایم ۔ سلطان محمد ۔

بینک :۔ سنٹرل کواپریٹو ۔

Marfat.com

ربوہ

یہ لائلپور سے سرگودھا جاتے وقت ۴۲ میل کے فاصلہ پر ایک پہاڑی کے دامن میں جماعت احمدیہ کا نو آباد صدر مقام ہے۔

کتب فروش :۔ محمد اکمل | کریانہ مرچنٹس :۔ عبدالرشید قادری۔ | سیمنٹ مرچنٹس :۔ طارق قریشی۔ اینڈ کو۔ ملک بلڈنگ سٹورز۔

شاہ جیونہ

یہ قصبہ شورکوٹ سے بذریعہ ریل ملکوال جاتے وقت کوئی ساٹھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کے علاقہ کی پیداوار مکئی۔ جو۔ گندم۔ سرسوں۔ تورییہ۔ کپاس۔ نیشکر۔

آڑھتیاں غلہ :۔ جان محمد اینڈ کو۔ | خورشید اینڈ برادرز۔ | قریشی کمیشن شاپ۔

ڈیرہ غازی خاں

یہ ضلع منجملہ اضلاع پنجاب کے ایک سرحد غربی پر دریائے سندھ پار دہنے ہاتھ واقع ہے۔ طول اس کا ۱۹۰ میل عرض زیادہ سے زیادہ ۷۴ میل سب سے کم بارہ میل ہے۔ دریا سے پار جانب مشرق تحصیل لیہ و مظفر گڑھ۔ جنوباً علاقہ نواب بہاولپور کا ملتا ہے۔

سنا جاتا ہے کہ اس جگہ پر پہلے دریا چلتا تھا۔ جب اس نے مشرق کا رخ بدلا۔ اور نہریں برآمد ہوئیں۔ قریب پانچ سو سال ہوئے۔ نواب غازی خاں حاکم وقت نے جو مال مویشی بہت رکھتا تھا۔ یہاں گھاس اچھا دیکھ کر یہاں آن ڈیرہ کیا۔ اس لئے یہ شہر ڈیرہ غازی خاں کے نام سے مشہور ہوا۔ اس ضلع کے سب شہروں میں بڑا شہر ڈیرہ غازی خاں برلب سڑک دریائے سندھ وسط میں واقع ہے۔

کل ضلع شمالاً جنوباً دو علاقہ کے نام سے مشہور رہے۔ ایک سندھ۔ دوئم پچادھ۔ ان دونو علاقہ کے درمیانی رقبہ کو وندا بولتے ہیں۔ سندھ اس کو کہتے ہیں۔ جو کنارہ دریا کے قریب ہے۔ پچادھ وہ ہے جو دامن

Marfat.com

سے جانب مغرب واقع ہے۔ اور اس علاقے کی زبان میں پچادہ نام مغرب کا ہے۔ اس واسطے بھی اُس کو پچادہ کہا جاتا ہے۔

موسم گرما میں ایک ہوا العلاقہ پچادہ کبھی کبھی چلتی ہے۔ اس کے لگنے سے انسان مرجاتے ہیں۔ اس کا نام چھلا مشہور ہے۔ وہ ایک بادِ سموم ہے۔ کوہستان یہاں کے نہایت گرم خشک۔ کوئی درخت نہیں۔ شاذ و نادر کہیں پانی ملتا ہے۔ اندران کوہستان کے پھٹکڑی اور گندھک ملتے ہیں۔ جب ہوا تند ہوتی ہے۔ تو ان سخت کانوں کے اندر سے انجرہ پیدا ہوکر اور جوش مار کر وہ باہر آتے ہیں۔ ہوا میں مل کر ایک بادِ سموم ہو جاتی ہے۔ اس سے بچنے کی خاطر عموماً لوگ اپنے ہمراہ ٹھنڈا پانی کا اور پیاز موجود رکھتے ہیں۔ اور بوقت ضرورت انہیں پی اور رکھا کر چھلا کا اثر کم کرتے ہیں۔

بوقت عملداری مغلیہ و بھاول خاں بباعث سختی چند طرح کی آبادی امر شہر کو تنزل ہوگیا تھا۔ بعدہٗ عملداری سکھاں میں کچھ رونق ہوئی۔ انگریزوں کے زمانہ میں کچھ ترقی ہوئی۔ اب روز افزوں ہے۔ اس ضلع میں پیلیشہ ور عمدہ کاریگر بہت کم ہیں۔ حتیٰ کہ معمار لوگ پنجاب سے آکر یہاں عمارات وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ البتہ خاص جام پور میں ترکھان لوگ چوبی کام عمدہ کرتے ہیں۔ گلبدن دریائی و برتن ظروف برنجی و کانس ٹھٹھاراں خاص ڈیرہ غازی خاں و برتن گلی داجل میں کمہار لوگ اچھے بناتے ہیں۔

اس ضلع میں چند کان نمک شورہ وغیرہ کی ہیں۔ تحصیل راجن پور میں موضع بھاگ۔ ڈیرہ بھائی۔ بنگلہ عاقل پور۔ قاسم پور۔ بستی بہور وغیرہ کنارہ دریا کے قریب جہاں اراضی شور کلر ہے۔ نمک بنتا ہے۔ سجی گاچینی تمام پہاڑ غربی سے نکلتی ہے۔ پرگنہ جام پور میں شورہ بنتا ہے۔ علاقہ تمن قیصرانی پرگنہ سنگھر امن کے گندھک کی کان ہے۔

دو سڑکیں اس ضلع میں بڑی ہیں۔ ایک جو ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے آکر جیکب آباد کو جاتی ہے۔ یہ سب سے بڑی سڑک ہے۔ اور صفائی اس کی ہر سال ہوتی رہتی ہے۔ اس پر ڈاک بنگلے وغیرہ ہیں۔ دوسری سڑک سرحدی ہے۔ جس پر چوکیات نہیں۔ باقی سڑک ہائے خورد ایک مقام سے دوسرے مقام تک بقدرِ ضرورت ہیں۔

سابق عملداریوں میں قافلہ تاجران خراسان و ہندوستان اکثر اسی ضلع سے ہوکر جاتے آتے تھے۔ چار بڑے درے واقع ضلع ہذا سے زیادہ تر آمد و رفت تاجران کے تھے۔ چھاچھڑ۔ سخی سرور۔ منگر و لٹہ اور ہویا۔ سب سے اچھا و سیدھا راستہ چھاچھڑ کا ہے۔ یہ راستہ ملتان۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ ہندوستان سے قندھار و ہرات دیگر ممالک خراسان و بلوچستان کو بہت قریب و آرام کا ہے۔ قندھار اس ضلع سے بفاصلہ تخمیناً ۳۰۰ میل براہ درہ چھاچھڑ ہے۔ میوہ جات و پارچات بھیڑ بکری وغیرہ جانوران علاقہ خراسان

Marfat.com

سے اسی راستہ آکر پنجاب و سابقہ ہندوستان کو جاتے ...

سے گڑ، شکر۔ پارچات۔ سوتی و کریانہ و نیل و نمک وغیرہ مال ولایت ...

سابق بعض شاہان کی آمد و رفت بسبب قریب راستہ کے زیادہ تر اسی راستہ ہوتی رہی

و جہانگیر۔ و احمد شاہ۔ اسی راستہ سابقہ ہندوستان کو آئے۔ سنہ ۱۸۱۷ء کپتان سنڈمن صاحب

کوہستان کے اندر تشریف لے گئے۔ تو زمین معروف وٹاکری میں متصل بارکھان ایک پہاڑ پر ...

اس میں تیز پتھر بڑے پائے۔ ان پتھروں پر چند سطور کندہ ہیں۔ جن سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ در...

محمد جہانگیر بادشاہ دہلی سے قندھار کو اسی راستہ سے گزرا تھا

آٹو موبائل والے :- ملک احمد بخش اینڈ کمپنی صدر بازار کوانر۔

بینک :- فرنٹیئر کواپریٹو بینک۔

جلد ساز :- محمد حبیب اللہ اینڈ سنز پاتھار بازار۔

کتب فروش :- حافظ حبیب اللہ بلاک ع۷۔ حافظ محمد حسن حافظ عبدالصمد پاتھار بازار۔ کتب خانہ صدیقیہ پاتھار بازار۔ محمد سلطان اینڈ برادرز چوک بازار۔

سوداگران تعمیری اشیا۔

شیخ علی نواز صدیق اینڈ سنز صدر بازار

چوہدری محمد حیات اینڈ برادرز "

دوائی فروش :- آفتاب میڈیکل اینڈ جنرل سٹورز۔ صدر بازار۔

کریسنٹ سٹورز چوک بازار۔

پاکستان میڈیکل ہال پاتھار بازار۔

سگریٹ ڈیلرز :- کریسنٹ سٹورز چوک بازار۔

کمیشن ایجنٹس :- انعام اللہ محمد فاروق چوک بازار۔ شیخ محمد خلیل عبدالرحیم چوک بازار۔

قریشی برادرز۔ " "

شاہ برادرز۔ " "

صدیقی " " "

سائیکل ڈیلرز :- آزاد مسلم سائیکل ورکس صدر بازار۔ قادری " سٹور پاتھار بازار۔

انصاف سائیکل ورکس پاتھار بازار

ایلبر " " "

بورے خاں " " محتوک "

ٹیلرز :- رشید ٹیلرنگ ہاؤس صدر بازار۔

فلور ملز :- جیون جی ابراہیم۔ محتوک بازار۔

جنرل مرچنٹس :- آفتاب اینڈ جنرل سٹورز صدر بازار

کریسنٹ " محتوک "

خلیفہ جنرل " صدر بازار

خواجہ " " "

لودھی " " "

صدیقیہ " " "

لوہے کے سامان والے

ملک منظور الحق مہاجر صدر بازار

ماسٹر محمد حسن خاں اینڈ سنز پاتھار

چوہدری محمد حیات اینڈ برا...

صدر بازار۔

برف خانے :- جیون جی آئس فیکٹری محتوک بازار

جیولرز :- عبدالجبار ... صدر بازار۔

پینٹس اینڈ وا...

Marfat.com

...رٹ :- پنجاب	...ٹرانسپورٹ سروس صدر بازار سیمنٹ مرچنٹس :- خاں احمد بخش اینڈ برادرز۔	شیخ علی نواز۔ چوہدری محمد حیات اینڈ برادرز۔

تونسہ شریف

یہ قصبہ ریلوے سٹیشن کوٹ سلطان سے قریب سترہ میل دریائے سندھ کے پار واقع ہے۔ اور بوجہ درگاہ حضرت خواجہ شاہ سلیمان چشتی علیہ الرحمۃ مشہور ہے۔ باجرہ۔ جوار۔ تارامیرا۔ سرسوں، وغیرہ یہاں کی اجناس ہیں۔ جو دساور کو جاتی ہیں۔ مگر یہ سترہ میل کا سفر عموماً اونٹ اور گھوڑوں سے طے کیا جاتا ہے۔

آڑھتیان غلہ :- ایم فیض اللہ ایم۔ یار محمد خاں۔	کلاتھ مرچنٹس :- حاجی الٰہی بخش۔	عبد الرحیم محمودی۔

روجیاں

یہ منڈی ڈیرہ غازی خاں سے نزدیک تر ہے۔ مسور۔ چنے۔ مونگی۔ اور سمی وغیرہ یہاں کی پیداوار ہے۔

آڑھتیان غلہ :- ایم الٰہی بخش	شاہ گل۔

مٹھن کوٹ

روجیاں کی طرح یہ منڈی بھی ڈیرہ غازی خاں سے بذریعہ سڑک ملی ہوئی ہے۔ پیداوار(س) کی بھی (مند)رجہ بالا الذکر والی ہے۔

(آڑھ)تیان غلہ :-	محمد اکرم خاں۔	غلام مصطفےٰ۔

Marfat.com

راولپنڈی

لاہور سے پشاور جاتے وقت ۱۷۵ میل کے فاصلے پر راولپنڈی کا بڑا بھاری تجارتی شہر واقع ہے۔ جو کہ پاکستان کی بہت بڑی چھاؤنی بھی ہے۔ اس شہر کے اندر راجہ بازار۔ نیا کٹڑہ۔ ڈنگی کھوئی۔ بڑا بازار۔ بازار صرافاں۔ نمک منڈی۔ گنج منڈی۔ اور گندم منڈی مشہور اور بارونق بازار ہیں۔ چونکہ ایبٹ آباد۔ کوہاٹ۔ سری نگر۔ پشاور۔ گلبرگ۔ اور کوہ مری بذریعہ راولپنڈی جانا پڑتا ہے۔ للہذا ان پہاڑی علاقوں کے پھل مثلاً خرمانیاں۔ آلوبخارہ۔ انار۔ ناشپاتی۔ سیب۔ انگور۔ چلغوزے۔ بہی دانہ۔ خواجہ۔ انار دانہ۔ کول ڈوڈے۔ زعفران۔ عناب۔ گری۔ بگوگوشہ۔ غستہ پستہ سستے داموں ملتے ہیں۔ نیز کمبل۔ پٹو۔ غالیچے۔ چھلکائے انار۔ برسیم۔ شنغل سک۔ دنداسہ۔ پشاوری تمباکو۔ نیل مٹی۔ لہسن۔ مرچ۔ گچھیاں۔ ڈھینگریاں سوئیاں۔ دھے۔ پشمینے کی چادریں۔ کم قیمت پر دستیاب ہو جاتی ہیں۔ علاقہ کی پیداوار مکی۔ جوار۔ موٹھ۔ سرسوں۔ باجرہ۔ مونگ۔ مسور۔ ماش۔ پیاز۔ چمڑہ خام۔ جست اور آلو وغیرہ۔ دساور کو جاتی رہتی ہے۔

سوڈا واٹر کی اشیا والے۔ ڈائمنڈ ایجنسی ایلوڈ ایکسپورٹر صدر۔

زراعتی اوزار بنانیوالے :۔ اقبال انڈسٹریز۔ صدر بازار۔

اسلحہ والے :۔ آدم جی۔ فدا حسین چوک سیس گیٹ۔ صدر الٰہی بخش اینڈ کو ایڈورڈ روڈ۔ اے۔ ایم۔ ابراہیم جی اینڈ سنز۔ چوک سیس گیٹ۔ اسمٰعیل جی۔ ابراہیم صدر بازار۔ " " صدر بازار۔ پیر اینڈ پیر کمپنی ڈلہوزی روڈ۔

حاجی رشید احمد اینڈ سنز ۹ مال روڈ۔ شیخ اینڈ کمپنی راجہ بازار۔ ظفر اللہ خاں چوک کالج روڈ۔

اسلحہ بنانیوالے :۔ فرنٹیر بندوق ورکس نزد کالج چوک۔ خیبر انجینئرنگ ورکس مری روڈ۔

سوداگران موٹر اور پرزہ جات

ایم۔ عبدالقادر۔ ایڈورڈز روڈ۔ کینٹ۔ علی آٹوموبائلز۔ ۳۹ لارنس روڈ۔ بٹ برادرز اینڈ کمپنی ڈلہوزی " ۔ ایورسٹ آٹوموبائلز۔ فرنٹیر آٹوسٹور۔ بیرون ملیسی گیٹ۔ ایم غلام سرور اینڈ برادرز ڈلہوزی روڈ

گلوب آٹوموبائلز ایڈورڈز روڈ۔ حسن علی اینڈ سنز کچہری روڈ۔ کچہری آٹوسٹور بیرون ملیسی گیٹ۔ قاسم آٹوموبائلز۔ ایڈورڈز روڈ۔ خیبر " " ۔ مال روڈ۔ ملک اینڈ کمپنی بیرون گیٹ صدر مرزا اینڈ کمپنی صدر بازار۔ ماڈرن موٹر سٹور کچہری روڈ۔ مغل موٹر سٹورز نیو ایمپائر موٹر سٹورز کچہری روڈ۔ پاک ٹریڈنگ کمپنی چوک ملیسی گیٹ۔ پرشین آٹوموبائل سپلائی کمپنی۔ بیرون ملیسی گیٹ۔ پنڈی آٹوسٹورز " ویسٹ اینڈ آٹوموبائلز ایڈورڈز روڈ۔

Marfat.com

موٹر باڈی بنانیوالے :۔
دہلی باڈی ورکس ڈلہوزی روڈ۔
انڈین سٹیشن ورکشاپ چکلالہ۔ ایم
ای۔ ایس " ۔ محمد اسمٰعیل اینڈ
سنز ڈلہوزی روڈ۔ آرڈیننس ڈپو
ورکشاپ۔

بینک :۔ آسٹریلیشیا بنک ڈلہوزی
روڈ۔ سنٹرل بینک آف انڈیا شہر
سنٹرل ایکسچینج بینک نئی گلی حبیب
بینک نئی گلی۔ امپیریل بینک آف
انڈیا نیپر روڈ چھاؤنی۔ لائیڈز
بینک لارنس روڈ چھاؤنی۔ پنجاب
کشمیر بینک شہر۔ راولپنڈی سنٹرل
کوآپریٹو بینک۔

جلد ساز :۔ عبدالقیوم ملک
گوالمنڈی۔ جارج پریس ایڈورڈز
روڈ۔ ملٹری پریس صدر روڈ۔
ماڈرن سٹیشنری ہاؤس اردو بازار

کتب فروش :۔ دینی کتب
خانہ اردو بازار۔ ارشد کمپنی ڈلہوزی
روڈ۔ جمہور پبلشرز اردو بازار۔
جناح بکڈپو " "
شوکت بکڈپو ۔ صدر بازار۔
لندن بک شاپ ایڈورڈز روڈ۔
میاں برادرز اردو بازار۔
نیر [illegible]

ماڈرن سٹیشنری ہاؤس اردو بازار
کیپٹن محمد اکبر اینڈ سنز " "
ڈی مورس اینڈ کمپنی ڈلہوزی روڈ
راجہ بک سٹال اردو بازار۔
سعیدیہ کتب خانہ " " ۔
ورسٹی بک ڈپو " " ۔
وکٹری بک سٹور ایڈورڈز روڈ۔
ضیا کتاب گھر اردو بازار۔

سوداگران بوٹ :۔ کاسموشوز
ڈلہوزی روڈ۔ ایف فوگی اینڈ
کمپنی ایڈورڈز روڈ۔ کوائنکس
اینڈ کمپنی ڈلہوزی روڈ۔ مرزا
برادرز ایڈورڈز روڈ۔ ڈبلیو
نیتھیس اینڈ کمپنی " ۔ ریگل
شو کمپنی ڈلہوزی روڈ۔ شمس دین
اینڈ سنز [illegible] گیٹ۔

سوداگران تعمیری اشیاء۔
اے۔ اسمٰعیل جی اینڈ سنز شہر صدر
روڈ۔ میاں فضل کریم " " "
۔ پاکستان سینی ٹیشن اینڈ
کنسٹرکشن کارپوریشن شہر صدر روڈ

ٹوپی اور کلاہ بنانیوالے ۔
افغان کیپ ہاؤس [illegible]
این۔ اے۔ [illegible]
[illegible] فضل الٰہی [illegible] بازار

کاربانک گیس ڈیلرز :۔ کریسنٹ
کاربانک اینڈ گیس کمپنی ڈلہوزی روڈ
سردار گیس فیکٹری " "

سوداگران کمبل دری وغیرہ۔
علی محمد کارپٹ مرچنٹس ایڈورڈز
روڈ۔ محمد اسمٰعیل اینڈ سنز کارپٹ
مرچنٹس ڈلہوزی روڈ۔ پرشیئن
ہاؤس کارپٹ مرچنٹس۔ ایڈورڈز
روڈ۔

کیمیکل مینوفیکچرز :۔ کریسنٹ
کاربانک اینڈ گیس کمپنی ڈلہوزی
روڈ۔ فرنٹیئر کیمیکل ورکس [illegible]

دوائی فروش :۔ علوی برادرز
صدر بازار ہاتھی چوک۔ امیر خاں
اینڈ سنز بوہڑ بازار۔ چشتی اینڈ کمپنی
مال روڈ۔ حاجی میڈیسن کمپنی نیا بازار
ہیلتھ اینڈ کمپنی بیرون میسی گیٹ
ماڈرن میڈیسن ایڈورڈز روڈ۔
محمد شفیع اینڈ سنز بیرون میسی گیٹ
ایس نیاز احمد اینڈ سنز ایڈورڈز
روڈ۔ رسائکو برادرز ڈلہوزی روڈ
[illegible] نیا بازار۔

کنکریٹ ڈیلرز :۔ چوہدری
عبدالغنی [illegible] کنکریٹ ہاؤس
[illegible] بازار۔ فتح محمد محمد شفیع [illegible]

Marfat.com

اخلاق احمد سرفراز خاں نسوار بازار

کشمیر تمباکو ہاؤس ۔ " "

مردان تمباکو سٹور جمعہ مسجد ۔

محمد دین سکندر دین نسوار بازار

محمد صادق محمد نذر " "

محمد تقی برادرز ٹرنک "

محمد یوسف محمد مسکین نسوار "

نقی نور صدر ۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ بشیر احمد

نیا کٹڑہ شہر ۔ چوہدری عبدالرحمٰن

" " ۔ چوہان کلاتھ ہاؤس

" " " ۔ فیض محمد حاجی رحمت اللہ

" " " غازی بزاز ۔

" " " ۔ حافظ نصیر الدین پرانا

قلعہ ۔ حاجی نیک محمد محمد شریف ۔

پرانا قلعہ ۔ حاجی محمد عالم محمد اسلم

نیا کٹڑہ شہر ۔ محمد یوسف

محمد تقی نیا کٹڑہ شہر ۔ محمد حسین

عبدالحفیظ ۔ " " ۔ نذیر احمد

اینڈ سنز " " ۔ شیخ

عبدالکریم " " ۔ ایس ۔ ایم ۔

ابراہیم " " ربقوجی کلاتھ

ہاؤس ۔ " " ۔ پاکستان "

" پرانا قلعہ ۔

آڑھتیاں :۔ عبداللہ خان

ایف سنز [illegible]

چوہدری عبدالکریم [illegible]

حاجی محمد علی اینڈ کمپنی " "

راجہ شاہ جہاں " " " "

محمد فرید فون نمبر ۳۹۷ " "

عبدالکریم برادرز نمک منڈی ۔

عبدالرحیم اینڈ کو " " ۔

حاجی عبدالحی عبدالجبار اینڈ کو " "

ملک محبوب عالم اینڈ کو فون نمبر ۶۲ " "

راجہ سیدا خاں محمد افسر نمک منڈی

سرفراز خاں اینڈ کو " ۔

شیخ عبدالرشید اینڈ برادرز غلہ منڈی

فیروز دین میاں احمد خاں اینڈ کو " "

حاجی عبداللہ خاں اینڈ سنز " "

" محمد یعقوب محمد اسحاق " "

" رحیم بخش خاں اکبر شاہ خاں " "

ملک کرم داد خاں اینڈ کو " "

میر عالم خاں محمد حسین " "

شیخ معراج دین محمد اسحاق " "

ایس محمد نذیر محمد اسلم " "

محمد یوسف اینڈ برادرز " "

سردار محمد امیر خاں عالم انصاری " "

شہاب الدین محمد بشیر اینڈ کو " "

تاج محمد اینڈ سنز غلہ منڈی ۔

ایم ۔ عبدالسلام اینڈ [illegible]

[illegible] گیلی بازار

" " سٹریٹ [illegible]

سوداگران کپاس

اکبر کاٹن سٹور نمک منڈی

فضل الٰہی محمد رمضان [illegible]

حیات محمد نبی سلطان "

سرحد مسلم سٹور "

سلطان رئیس سٹور "

معراج دین محمد اسحاق [illegible]

کٹلری ڈیلرز ۔ ایس [illegible]

اینڈ کو بازار کیسریاں ۔ عبد[illegible]

اینڈ سنز " ۔ ایس [illegible]

" " ڈلہوزی روڈ [illegible]

عبدالرحمٰن اینڈ سنز راجہ بازار

جائنہ ہاؤس قیصی گیٹ ۔ محمد [illegible]

اینڈ سنز ڈلہوزی روڈ [illegible]

ٹریڈنگ کمپنی "

" " راجہ بازار

سائیکل ڈیلرز ۔ [illegible]

کمپنی قیصی گیٹ [illegible]

ورکس [illegible]

Marfat.com

[illegible] صدر - پاکستان
[illegible] شاپ کچہری روڈ - پنجاب
" مارٹ ڈلہوزی روڈ -
قریشی برادرز راجہ بازار -
شاہ اینڈ کمپنی " " -
تاج الدین ڈلہوزی روڈ -
ٹیلرز :- جی - ایم عبدالعزیز
چھاؤنی - خواجہ برادرز -
" - ماڈل ٹیلرنگ ہاؤس -
" - محمد اسمٰعیل اینڈ سنز ایڈورڈز
روڈ - نوردین " " "
" - رائل ڈریپری ہاؤس ڈلہوزی
روڈ -

خشک میوہ جات کے ایکسپورٹرز
عبدالرحمٰن اینڈ کو نمک منڈی -
کے - بی آدم جی مالوجی اینڈ سنز بیسی
گیٹ - چوہدری اللہ بخش مولا بخش
نمک منڈی - عطاء اللہ حاجی محمد شفیع
" " - بغداد فروٹ ایجنسی گنج
منڈی - حاجی عباد اللہ خاں اینڈ سنز "
" - کابل فروٹ ہاؤس نمک منڈی
ملک محبوب عالم اینڈ کمپنی " "
" محمد اکبر خاں اینڈ کو گنج منڈی -
محمد اینڈ سنز گنج منڈی - میاں

[illegible] نواز غلہ منڈی - محمد ابراہیم -
سراج دین نمک " - چوہدری محمد نواز
اینڈ سنز گنج منڈی - ایم - مولا بخش
" " " - پاک فروٹ ایجنسی
گنج منڈی - پال برادرز اینڈ کمپنی -
پوسٹ بکس ۵۶ - پشاور فروٹ
کمپنی نمک منڈی - ریاض اینڈ کمپنی
نمک منڈی - سرفراز خاں " "
" " -

ڈرائی کلینرز :- ایڈیسن الیکٹرک
ڈرائی کلینرز سید پوری روڈ -
بالسن - کننگ روڈ چھاؤنی -
الیکٹریکل انجینئر اینڈ ٹھیکیداران
ایف - ایم - ملک - بیسی گیٹ -
امپیریل الیکٹرک ہاؤس کچہری روڈ -
خیبر الیکٹرک کمپنی ایڈورڈز " -
ماڈرن " سٹورز ہاتھی گیٹ صدر
بجلی کی اشیا والے :- ایرداس
راجہ بازار - اکبر جبات بوہڑ بازار -
ایف - ایم - ملک بیسی گیٹ - جنرل
الیکٹرک سٹور ڈلہوزی روڈ - "
" ٹریڈنگ کمپنی راجہ بازار -
امپیریل ریڈیو ہاؤس کچہری " -
خواجہ الیکٹرک سٹور بیرون بیسی گیٹ
خیبر الیکٹرک کمپنی ایڈورڈز روڈ -

ملک ریڈیو کمپنی لودھی روڈ -
ماڈرن الیکٹرک سٹور بیسی گیٹ -
" ریڈیو ٹریڈنگ کمپنی ایڈورڈز
روڈ - محمد شفیع اینڈ سنز راجہ بازار
رحمت اللہ اینڈ " " ایڈورڈز
روڈ - شام اینڈ کمپنی ڈلہوزی روڈ
ٹائم اینڈ ایڈورڈز روڈ -
الیکٹروپلیٹنگ :- ماڈرن الیکٹرو
پلیٹنگ ورکس بیسی گیٹ صدر -
نصارا الیکٹرو پلیٹنگ ورکس " روڈ
انجینئرنگ ورکس :- اکبر انجینئرنگ
ورکس ڈلہوزی روڈ - ایم حسین
اینڈ بنیٹر ورکشاپ ڈلہوزی روڈ -
خلیل احمد اینڈ برادرز انجینئرنگ
ورکس ڈلہوزی روڈ - خیبر انجینئرنگ
" مری " - مستری اللہ دتہ
اینڈ سنز انجینئرنگ ورکس صدر
مغل انجینئرنگ ورکشاپ لودھی روڈ
محمد احمد اینڈ برادرز انجینئرنگ ورکس
ڈلہوزی روڈ - نیشنل انڈسٹری
صدر بازار - پاکستان انجینئرنگ
ورکس ہارڈنگ روڈ چھاؤنی -
سوداگران فرنیچر :- اکبر اینڈ
سنز لودھی روڈ - اعظم فرنیچر ہاؤس
بیرون بیسی گیٹ -

Marfat.com

بمبئے فرنیچر ہاؤس شہر روڈ۔ ہوم
سروس کمپنی ڈلہوزی ” ۔ منظور
فرنیچر ہاؤس صدر۔ ماڈرن فرنیچرز
بیرون بیسی گیٹ ۔ ایم مولابخش
اینڈ سنز فرنیچر ہاؤس بیسی گیٹ ۔
قمر ” ” ایڈورڈز روڈ صدر۔ رشید احمد
اینڈ سنز مال روڈ۔ تاج فرنیچر بیرون
بیسی گیٹ ۔

جنرل مرچنٹس :۔ ایس عبدالمجید
اینڈ سنز ڈلہوزی روڈ۔ عبدالرحمٰن
” برادرز ۔ ایڈورڈز روڈ ۔
شیخ احمد دین اینڈ برادرز ” ” ۔
احسن ” ” راجہ بازار
ہمانشہ ہاؤس بیسی گیٹ ۔ ڈیلی
” ” ۔ دین برادرز
ڈلہوزی روڈ۔ دہلی ہاؤس صدر۔
ایم۔ پی۔ ایڈل جی ڈلہوزی روڈ
الٰہی بخش اینڈ کمپنی ۔ ایڈورڈز روڈ
عیسٰے جی اینڈ سنز ڈلہوزی روڈ۔
فاروق اینڈ برادرز۔ کلائیڈ روڈ۔
ایم فاروق خاں اینڈ برادرز۔
لائی کرتی ۔ صدر۔ فضل کریم اینڈ سنز
ایڈورڈز روڈ۔ گرین ویز ڈلہوزی
روڈ۔ خان برادرز ڈلہوزی روڈ
نیلام سٹورز ایڈورڈز روڈ۔

خواجہ جنرل مرچنٹس صدر بازار۔
مکین جی آدم جی اینڈ کمپنی ” ” ۔
محبوب جنرل سٹورز ” ” ۔
ماڈرن ہمانشہ ہاؤس ایڈورڈز روڈ
ایس ملٹ برادرز ڈلہوزی ”
محمد دین اینڈ سنز ” ” ۔
ایس۔ ایچ محمد شاہ اینڈ کمپنی مال روڈ
مختار جنرل سٹور راجہ بازار ۔
ایس نبی بخش اینڈ سنز مال روڈ۔
نوری برادرز ڈلہوزی روڈ۔
کے۔ ایس رحمت اللہ لٹن روڈ۔
ایم شفیع اینڈ سنز بیرون بیسی گیٹ۔
شیخ برادرز ایڈورڈز روڈ ۔
ورائٹی ہاؤس راجہ بازار۔ واحد
جنرل سٹورز بیسی گیٹ ۔ یوسف
برادرز صدر۔

لوہے کے سامان والے :۔
ایم۔ احمد خاں شہر روڈ۔ ابراہیم
برادرز شہر روڈ ، صدر۔ ایس
عنایت اللہ اینڈ سنز بیسی گیٹ۔
اسمٰعیل جی علی بھائی ۔ اینڈ سنز صدر
بازار۔ ایم۔ اسمٰعیل جی ” ” ۔
بدرالدین اسمٰعیل جی ایڈورڈز روڈ
محمد اسلم ضیا اینڈ کمپنی صدر۔
سرفراز آئرن مرچنٹس شہر

ایس طیب علی اسمٰعیل جی اینڈ سنز
یونین ہارڈویئر چھٹا بازار صدر۔
یونیورسل پینٹ ہاؤس بیسی گیٹ ”
سوداگران چرم :۔ عبدالکریم
محمد شفیع موچی گیٹ ۔

ہوٹل :۔ سنٹرل ہوٹل صدر۔
کاروینشن ہوٹل صدر بازار۔
ڈان ہوٹل ایڈورڈز روڈ۔ دہلی
مسلم ” راجہ بازار۔ ایمپائر
ہوٹل صدر۔ فلیشمین ہوٹل مال
روڈ۔ گرینڈ ہوٹل ایڈورڈز روڈ
کشمیر ہوٹل مال روڈ صدر۔ مغل
سرائے ” راجہ بازار۔ مسز ڈیویز
پرائیویٹ ہوٹل صدر۔ شاہجہان
ہوٹل راولپنڈی ” شریف مسلم
” ” ” کراچی ہوٹل
راولپنڈی ” فردوس ” راجہ
بازار صدر۔ نذیر مسلم ہوٹل ”
” ” ۔

ہوزری کا مال بنانیوالے :۔
دہلی ہوزری مارٹ کالج روڈ۔
فاروق ” راجہ بازار۔ فرنٹیر کالج
انڈسٹریز بوہڑ بازار۔ گرین ہوزری
فیکٹری ۔ بازار تلواڑاں ۔ ہمدم اینڈ
کمپنی بازار کلاں ۔ مدینہ ہوزری جامع
مسجد روڈ

Marfat.com

پیک پاکستان اینڈ ہوزری ملز راجہ بازار
نیشنل گولڈن " فیکٹری پرانا
قلعہ ۔ پاکستان " ورکس لانٹا روڈ
پنڈی ہوزری فیکٹری بازار تلواڑاں
وطن " " " پرانا قلعہ
ظہور " " کالج روڈ ۔
برف خانے :۔ عطا آئس
فیکٹری کیٹی محلہ ۔ دہلی "
" ہملٹن روڈ ۔ اعجاز "
" مال روڈ ۔ پنڈی آئس فیکٹری
صدر ۔ راولپنڈی آئس اینڈ کولڈ
سٹوریج کمپنی صدر روڈ ۔ سبحانی
آئس فیکٹری ہملٹن روڈ ۔ تاج
" " مری " ۔
اسپورٹرز ایکسپورٹرز :۔
ایشیاٹک آپٹیکل کمپنی لمیٹڈ ڈلہوزی
روڈ ۔ خان سنز بازار کلاں ۔
شاہ نواز لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۱۳ ۔
سگا پورٹرز ایکسپورٹرز ۔ ایڈورڈ
روڈ ۔
بیمہ کمپنیاں :۔ ایسٹرن فیڈرل
یونین فون ۷۶۵ ۔ حبیب انشورنس
کمپنی ۔ موٹر یونین انشورنس کمپنی ۔
مسلم انشورنس کمپنی مال روڈ ۔
آئرن امپورٹرز :۔ ایم ۔ احمد خان

سٹی روڈ ۔ اسمٰعیل علی بھائی ۔ اینڈ
سنز میسی سٹریٹ ۔ اے ۔ اسمٰعیل
جی اینڈ سنز صدر روڈ شہر ۔ ایم ۔ "
" " ایڈورڈز روڈ ۔ سرفراز
آئرن مرچنٹس سٹی روڈ ۔ ایس ۔
طیب علی اسمٰعیل جی اینڈ سنز میسی
سٹریٹ ۔
لوہے کے سیف اور الماریاں
بنانیوالے :۔ خیبر انجینیرنگ
ورکس ۔
ٹرنک بنانیوالے :۔ غلام محمد
اینڈ سنز ۔ بازار کلاں ۔
جیولرز :۔ کیپٹن دی ہٹی بازار
صرافاں ۔ فتح دین مہر دین اینڈ کمپنی
بازار " ۔ فرنٹیر جیولری ہاؤس
" " ۔ ہیرلین کمپنی مال روڈ ۔
امپیریل جیولرز بازار صرافاں ۔
انصاف " " " ۔
خان برادرز " " ۔
خورشید جیولری " " ۔
ماڈرن جیولرز " " ۔
محمد علی اینڈ سنز ۔ ایڈورڈز روڈ ۔
محمد سلطان محمد یوسف بازار صرافاں
سید نواب علی " " ۔
پٹیالہ جیولرز " " ۔

پنڈی جیولرز بازار صرافاں ۔
رحیم بیگ فضل دین " " ۔
رائل جیولرز " " ۔
شیخ دی ہٹی ۔ " " ۔
طالب حسین اختر حسین " " ۔
ضمیر احمد برادرز " " ۔
ممتاز سنز ۔ مال روڈ ۔
شاہ اینڈ سنز راجہ بازار ۔
چمڑے کا مال بنانیوالے :۔ ایم ۔
غضنفر علی صدر ۔ شیخ غلام قادر
نیاز احمد راجہ بازار ۔ ایم محمد حسین
اینڈ سنز ہارڈنگ روڈ ۔ شیخ
نور دین محمد حسین جامع مسجد روڈ ۔
زراعتی اوزار رکھنے والے :۔
انڈسٹریل انجینیرنگ کواپریٹیو سوسائٹی
گنج منڈی ۔
موٹر امپورٹرز :۔ علی آٹوموبائلز
۹ لارنس روڈ ۔ آئی ۔ ڈی یسون
اینڈ سنز میسی سٹریٹ ۔
تیل اور لبریکینٹ ڈیلرز :۔
عنایت اللہ اینڈ کمپنی گنج منڈی ۔
خیبر آٹوموبائلز مال روڈ ۔ لقمان جی
آدم جی کمپنی ڈلہوزی روڈ ۔ ایس
نعمان جی ۔ آدم جی نزد ۹ چونگی
چونگی ۔

Marfat.com

ایس لقمان جی آدم جی جی۔ ٹی روڈ
چوک ۲۶ ۔ ایس لقمان جی آدم
جی میورو ڈ۔ مہرا برادرز لارنس
روڈ۔ میراں بخش بٹ اینڈ سنز۔
ڈلہوزی روڈ۔

عینکوں والے :۔ ایشیاٹکس۔
لمیٹڈ ڈلہوزی روڈ۔ دہلی آپٹیکل
کمپنی موچی بازار۔ ایم۔ اے حکیم
برادرز ایڈورڈ روڈ۔ چیمبرلین
اینڈ کمپنی مال روڈ۔ مسلم آپٹیشنز
موچی بازار۔

پینٹ اینڈ وارنشز :۔ انگلش
ویر ہاؤس صدر۔ ابراہیم برادرز
صدر روڈ شہر۔ لاہور ہاؤس
نئی گلی۔ محمد اسلم ضیا اینڈ کمپنی صدر
محمد عظیم۔ اے حمید باسیا نوالہ بازار
محمد دین اینڈ سنز جامع مسجد روڈ
محمد شفیع سٹور ہسپتال روڈ صدر
محمد یعقوب محمد طاہر باسیا نوالہ
بازار۔ نبی جانی بانگوالہ۔ نئی گلی۔
نور دین اینڈ سنز جامع مسجد روڈ
یونیورسل پینٹ ہاؤس ہاتھی چوک
چھاؤنی۔ رنگ محل باسیا نوالہ بازار

کاغذ اسپلورٹرز :۔ کیپٹن اکبر خان
اینڈ سنز اردو بازار۔

عثمان فوٹو [illegible]
کمرشل سٹوڈیو راجہ بازار [illegible]
فوٹو " " ۔ امداد حسین
شاہ اینڈ کمپنی " " ماڈل فوٹو
شاپ ایڈورڈ روڈ۔ فوٹو سنٹر
ڈلہوزی۔ عثمان فوٹوز چھاؤنی۔

چھاپہ خانے :۔ کمرشل پریس
ڈلہوزی روڈ۔ ریگل پریس بیرون
بیسی گیٹ۔ ایڈورڈز " "
" " ۔ فائن آرٹ " ڈلہوزی
روڈ۔ فرنٹیر ایکسچینج پریس بیسی گیٹ
جارج پریس ایڈورڈ روڈ۔ امپیریل
پریس بیرون بیسی گیٹ۔ ملٹری
" صدر روڈ۔ ماڈرن سٹیشنری
ہاؤس اردو بازار۔ رائل پریس نزد
جنرل ہسپتال چھاؤنی۔

ریڈیو اینڈ گراموفون امپورٹرز :۔
ایروائس راجہ بازار۔ بلند میوزک
ہاؤس " " ۔ فضل اینڈ
کمپنی " " ۔ امپیریل ریڈیو
ہاؤس کچہری روڈ۔ حسین اینڈ
ایلرٹن میوزک ہاؤس چھاؤنی۔
ملک ریڈیو کمپنی ڈلہوزی روڈ۔
" " نودھی " ۔
ماڈرن ریڈیو اینڈ ٹریڈنگ کمپنی

پنڈی [illegible]
قریشی برادرز راجہ [illegible]
لائٹنرز حبیب بنک [illegible]
پیلیس ڈلہوزی روڈ۔ [illegible]
لمیٹڈ پوسٹ بکس ۴۸ [illegible]
کمپنی ڈلہوزی روڈ۔ شان [illegible]
" راجہ بازار۔ سٹینڈرڈ [illegible]
" ڈلہوزی روڈ۔

کاٹھیاں بنانیوالے :۔
عبدالغنی ہارڈنگ روڈ صدر
کلکتہ ٹیلرز " "
غضنفر علی برادرز " "
مرزا " چھاؤنی۔ محمد
اینڈ سنز ہارڈنگ روڈ صدر
شمس الدین اینڈ سنز چھاؤنی

لکڑی چیرنے کا کارخانہ
مستری جمال دین عبدالرحمان [illegible]
سٹی روڈ صدر۔

صابن کے کارخانہ جات
عبدالمجید عبدالغنی ہارڈنگ
وار سوپ فیکٹری
ڈین سوپ [illegible]

Marfat.com

[illegible] قلعہ۔

[illegible] یوسف محمد اسلم موچی بازار۔

جمیل سوپ فیکٹری گرگلی 〃 ۔

فضار علی نزد آٹس فیکٹری عارف

والا۔ پاکستان سوپ 〃 محلہ

چوہدری وارث خاں۔ تاج

محل سوپ فیکٹری نارنکری بازار

کھیل کا سامان :۔ چوہان

سپورٹس ورکس چھاؤنی۔

چراغ دین اینڈ سنز ڈلہوزی روڈ

گینڈر اینڈ کمپنی مال روڈ۔

ماڈرن سپورٹس چھاؤنی۔

سٹیشنری اسپورٹرز :۔ کتب

خانہ صدیقیہ پاتھار بازار۔

محمد حبیب اللہ اینڈ سنز پاتھار بازار

محمد سلطان اینڈ برادرز تھوک 〃

اسپورٹرز چائے :۔ عبدالکریم

بینتوں والا نارنکری بازار۔

اخوت ٹی سٹور 〃 ۔

سوداگران چوب :۔ عبدالحمید

اینڈ کمپنی صدر روڈ۔ افغان کمپنی

صدر روڈ۔ عزیز برادرز۔

〃 〃 ۔ حبیب ٹمبر سٹور۔

〃 ۔ محمد دین محمد اسلم

〃 ۔ مشتاق ٹمبر سٹور صدر روڈ

راجہ بشیر محمد خاں صدر روڈ۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔ ایم فضل کریم

اینڈ سنز۔ سرفراز آئرن اینڈ ٹمبر

مرچنٹس۔

ٹرانسپورٹس :۔ میل موٹر سروس

مری ہل ٹرانسپورٹ کمپنی کچہری روڈ

نیو بس سروس 〃 〃

〃 ڈسٹرکٹ بس 〃 〃 〃

〃 جہلم ٹرانسپورٹ کمپنی نیو سٹریٹ

〃 راول 〃 〃 لمیٹڈ۔

پنڈی گھیپ 〃 〃 کچہری روڈ

پاکستان گڈس 〃 〃 ۔ پنڈی

ہزارہ 〃 〃 ۔ 〃

کشمیر ٹرانسپورٹ سروس لارنس روڈ

پنڈی مری 〃 لمیٹڈ راجہ بازار

راولپنڈی 〃 کمپنی۔ ویسٹ

پنجاب ٹرانسپورٹ سروس کچہری روڈ

یونانی دواخانے :۔ دواخانہ

الکوثر بوہڑ بازار۔ دہلی 〃

بانسانوالہ 〃 ۔ مرکزی 〃

کچہری روڈ۔ رحمانیہ 〃

بانار کلاں۔ شاہی دواخانہ جامع

مسجد۔ حمیدیہ دواخانہ جامع مسجد

روڈ۔ حکیم ظفر انصاری متصل

امپیریل سینما۔

واچ اکسپورٹرز :۔ بشیر واچ کمپنی

راجہ بازار۔ ایس غلام محمد ڈلہوزی

روڈ۔ ایم۔ اے حکیم برادرز ایڈورڈ

〃 حق پہلوان اینڈ برادرز جیسی گیٹ

ہیبرلین اینڈ کمپنی مال روڈ۔ ایم۔ اے

کھوکھر اینڈ 〃 ایڈورڈز روڈ۔

محمد علی اینڈ سنز ہارڈنگ روڈ۔

نظام واچ ہاؤس۔ ایڈورڈ 〃

ناردرن 〃 کمپنی راجہ بازار۔

راجپوت 〃 〃 〃 ۔

صادق 〃 〃 〃 ۔

ایم۔ اے شاہ اینڈ سنز 〃 〃 ۔

ٹائم اینڈ کمپنی ایڈورڈز روڈ۔

اون غیر ممالک کو بھیجنے والے :۔

ہزارہ کمیشن ایجنٹس غلہ منڈی۔

اخبارات :۔ تعمیر۔ باد شمال۔

پرواز۔ سفینہ۔ راہنما۔ حقیقت۔ منزل

حکیم :۔ محمود علی خاں۔ عبدالحمید۔

عبدالخالق۔ ڈاکٹر ٹیبل صاحب۔

سینما :۔ امپیریل سینما راولپنڈی

نشاط سینما راولپنڈی۔

ناولٹی 〃 ۔

روز 〃 ۔

نیو روز 〃 ۔

کیپٹل سینما 〃 ۔

Marfat.com

گوجر خاں

یہ شہر لاہور سے راولپنڈی جاتے وقت ۲۷ میل کے فاصلہ پر بارونق واقع ہے۔ یہاں کی پیداوار گندم۔ مکی سفید۔ باجرہ۔ جو۔ سرسوں۔ ادرسیاہ۔ موٹھ ماش۔ مونگ سبز۔ مسور وغیرہ دساور جاتی ہے۔ نیز پونچھ کے علاقہ سے پہاڑی مال جیسے انار دانہ۔ دنداسہ۔ ڈھینگری گچھیاں۔ گوند۔ پشم۔ اخروٹ۔ نیپال۔ عناب۔ بنفشہ۔ وغیرہ یہاں ہی سے دساور جاتا ہے۔

آڑھتیان غلہ:۔ حاجی رئیس احمد ادریس احمد۔ سبزی منڈی۔ میاں محمد امین نظام دین " "۔ شیخ کرم الٰہی جان محمد اینڈ کو غلہ منڈی۔ خواجہ غلہ منڈی۔ قریشی برادرز ریلوے روڈ۔ مسلم برادرز مین بازار۔

فلور ملز:۔ انور فلور اینڈ دال ملز بازار کلاں۔ جناح فلور اینڈ دال ملز سبزی منڈی۔ کیانی دال اینڈ فلور ملز غلہ "۔ مرزا فلور " آئل " " " "۔

جنرل سٹور:۔ مقبول احمد عبدالشکور بازار کلاں۔ سید برادرز۔ " "۔ عبدالرشید بازار کلاں۔ عبدالصمد بازار کلاں۔ عزیز اینڈ فرینڈز ریلوے روڈ۔

لوہے والے سوداگر:۔ برکت علی اینڈ سنز ریلوے روڈ۔ چوہدری امام دین خاں مین بازار۔ گوریم آئرن سٹور مین بازار۔ سلیم اینڈ کو ٹھاکر سنگھ روڈ۔

پینٹ اور وارنش:۔ برکت علی اینڈ سنز۔ گوریم آئرن سٹور

صابن کے کارخانے:۔ اکبر۔ محمد اکبر اینڈ سنز۔ پاکستان سوپ فیکٹری۔ پنجاب سوپ فیکٹری۔ رحمان سوپ فیکٹری۔

بینک:۔ آسٹریلیشیا حبیب۔ پاکستان نیشنل۔ سنٹرل کواپریٹو۔

کلاتھ مرچنٹس:۔ بنارس کلاتھ ہاؤس۔ دھاریوال کلاتھ ہاؤس۔ دہلی کلاتھ ہاؤس۔ ریاض " "۔ مسلم " "۔

بوٹ مرچنٹس:۔ اقبال بوٹ ہاؤس۔ انعام بوٹ شاپ۔ باٹا شاپ۔ پاکستان شو "۔ راجہ بوٹ ہاؤس۔

جیولرز:۔ خوشی محمد محمد ابراہیم سیٹھ نذر محمد نیاز محمد۔ چوہدری عبدالعزیز سید شاہ محمد۔

ریڈیو ڈیلرز:۔ امپیریل ریڈیو اپل ریڈیو۔ جنجوعہ ریڈیو۔ ماڈرن "۔

اسلحہ والے:۔ کھوکھر انجینئرنگ ورکس قلعہ میاں سنگھ۔ غلام حسین اینڈ سنز جی۔ ٹی۔ روڈ۔ ولکن کمپنی " " "

سوداگران لکڑی:۔ اللہ دتہ امام دین (صوفی)۔ اللہ دتہ۔ عبدالعزیز (میاں) اللہ بخش عبدالرحمٰن (مستری) محمد امین۔ محمد صدیق (چوہدری) سراج دین محمد اسحاق۔

برتن فروش:۔ خوشی محمد ولی محمد

Marfat.com

ریشنج، بازار پتھراں ۔ شوکت علی
فخرالدین ریشنج، بازار کسیریاں ۔
محمد عظیم اینڈ برادرز ریشنج، بازار
پتھراں ۔ کریم بخش نذیر احمد زری شی
بازار کسیریاں ۔
ہوزری فیکٹریاں :۔ پنجاب
ہوزری مارٹ ۔ سبزی منڈی ۔
رحمٰن ہوزری سید نگری بازار ۔
صدیقی ،، ورکس ۔ سبزی منڈی
اقبال ،، بازار کلاں ۔ ملک
ہوزری ،، ،، ۔
کتب فروش :۔ الہلال بکڈپو
بازار اچھر سنگھ ۔ البدر ،،
چوک نیائیں ۔ ادبی کتب خانہ
،، ،، ۔ اسلامی ،،
،، ،، ۔ پاپولر بک ڈپو ۔
،، ،، ۔ منظور ،، ،، ۔
،، ،، ۔
سائیکل ڈیلرز :۔ اللہ دتہ
اینڈ سنز گوندلانوالہ چوک ۔ امپیریل
سائیکل کمپنی ٹھاکر سنگھ گیٹ امرتسر
،، ،، نکہ چوک ۔ منہاس
،، سٹور ،، ،، ۔
دوائی فروش :۔ ایم ۔ شیخ
مین بازار ۔ الٰہی بخش اینڈ سنز سول لائن

پبلک میڈیکل ہال کھانڈ والا بازار ۔
صدیقی ،، ،، ریل بازار ۔
ملہی برادرز ،، ،، ۔ سیالکوٹ
میڈیکل ہال چوک بیری گلا ۔
مٹیل ورکس :۔ راجپوت
،، ،، خیالی دروازہ ۔ رحمٰن
،، ،، شیخوپورہ روڈ ۔
بشیر اینڈ کو ،، ،، ۔ بھٹی
ٹیل ورکس ،، ،، ۔ گلزار
،، ،، جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔ فرنیچر
،، ،، ،، ،، ،، ۔ فضل
،، ،، اندرون لوہاری گیٹ
ہوٹل :۔ افغان ہوٹل جی ۔ ٹی روڈ
تاج ہوٹل جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔ گرینڈ
ہوٹل ،، ،، ،، ۔ ویسٹ اینڈ
،، ،، ،، ،،
سیف کمپنیاں :۔ حاجی عبداللہ
اینڈ سنز بازار الماریاں رکھوکر
سیف کمپنی ،، ،، ۔ بمبئے
،، ،، چوک دارالاسلام پریمیر
،، ،، ٹھاکر سنگھ گیٹ ۔ چنن
،، ،، کرشنا نگر ۔
سگریٹ ڈیلرز :۔ احمد دین
اینڈ کو چوک چشمہ ۔ سلطان تماکو
سٹور دال بازار ۔ شیخ برادرز

بازار الماریاں ۔
سیمنٹ مرچنٹس :۔ عبدالمجید
اینڈ سنز ۔ گورتجہ آئرن سٹورز ۔
زمیندارہ سٹورز لمیٹڈ ۔
آڑھتیان غلہ :۔ حاجی
رئیس احمد ادریس احمد سنز منڈی
میاں محمد ابن نظام دین ،، ،،
شیخ کرم الٰہی جان محمد اینڈ کو
غلہ منڈی ۔ خواجہ غلہ منڈی ۔
میسرز اللہ دتہ اللہ بخش کھجور ،،
پیر محمد یوسف ظفر علی ،، ،،
حاجی میراں بخش محمد خاں ،، ،،
میسرز سردار محمد محمد عبداللہ ،، ،،
میاں ضیاء الحق اینڈ سنز ،، ،،
شیخ محمد تسلیم اینڈ برادرز ۔
قریشی برادرز ریلوے روڈ ۔
مسلم ،، مین بازار ۔

Marfat.com

مری

یہ شہر سری نگر روڈ پر راولپنڈی سے ۳۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ پنجاب بھر میں سب سے ... افزا مقام ہے۔ جہاں امیر لوگ گرمیوں کے اندر آرام لینے جاتے ہیں۔ ملکی تقسیم کے بعد سے پنجاب کے ... موسم گرما یہیں گزارتے ہیں۔ پھل مثلاً ناشپاتی۔ آلوچے۔ آلو بخارہ۔ اخروٹ۔ سیب وغیرہ بکثرت پیدا ... اور دساور جاتے ہیں۔

موٹر ٹرانسپورٹ :- مری ہل ٹرانسپورٹ۔ پنڈی۔ مری۔ " ۔ پنجاب ٹرانسپورٹ۔

بینک :- آسٹریلیشیا۔ امپریل۔ لائیڈز۔

دوائی فروش :- چشتی اینڈ کمپنی مال روڈ۔ عبدالشکور مال روڈ۔ ماڈرن میڈیسن " "۔

کلاتھ مرچنٹس :- امرتسر کلاتھ ہاؤس۔ مال روڈ۔ زمیندار " سٹور امپر بنک۔ پیرس لوئر بنک۔ پاکستان کلاتھ ہاؤس۔ مال روڈ۔ عبدالکریم بٹ لوئر بنک :- پیرس موڈ مال روڈ۔ فضل حسین مال روڈ فیروز اینڈ سنز مال روڈ۔

آڑھتیان غلہ :- فضل خاں۔ محمد امین مال روڈ۔

کراکری ڈیلرز :- محمد دین اینڈ کمپنی مال روڈ۔ نسیم کراکری ہاؤس مال روڈ

جنرل مرچنٹس :- فرینڈز اینڈ کمپنی مال روڈ۔ خان برادرز مال روڈ خیام " "۔ لیڈیز کار " " نبی بخش " "۔ نواز نک نیک " " خان صاحب شیخ رحمت اللہ " " عبدالمجید اینڈ سنز مال روڈ۔

لوہے والے :- حاجی خان زمان اینڈ کمپنی لوئر بازار۔ پاکستان پینٹ اینڈ آئرن مارٹ لوئر بازار

ہوٹل :- ایمبیڈر ہوٹل مال روڈ برائیڈ لینڈ ہوٹل مال روڈ۔ سنٹرل ہوٹل۔ سیسل ہوٹل۔ کاپر ہاؤس مال روڈ۔ فیرفیلڈ ہوٹل۔ گلشن ہوٹل مال روڈ۔ کشمیر دلا ہوٹل۔ لاک وڈ ہوٹل۔ مرینہ ہوٹل لے فیر " ۔ مری گرینڈ ... مال روڈ۔ نیو روز ہوٹل ... پنجاب اینڈ فرنٹیئر ہوٹل مال روڈ رٹز ہوٹل۔ مسافر "۔ ... ہوٹل

عینک ساز :- حسین ...

ایشیائی فوٹو والے :- ماڈل فوٹو۔ جاپانہ ...

کتب فروش :- لندن بک سیلرز۔

Marfat.com

ٹیکسلا

یہ شہر راولپنڈی سے ۲۰ میل پشاور کی جانب واقع ہے۔ اور تاریخی مقام ہے۔ جس کے دلچسپ حالات آثار قدیمہ کے باب میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ اس شہر میں عموماً دوسرے علاقوں سے اشیاء آکر بکتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ :- محبوب الٰہی مولا داد۔ سید چراغ علی۔ علی اکبر روشن دل عبدالعزیز۔

متفرق :- خدا بخش عبدالرحیم کلاتھ مرچنٹ۔ حاجی لال محمد فقیر محمد لوہے والے۔ احمد شاہ فدا حسین

کریانہ مرچنٹ۔ دوست محمد عبدالعزیز ” ” ۔ پاکستان کریانہ سٹورز۔

سیمنٹ مرچنٹس :- حاجی ایم محمد سلیمان۔

منڈرا

یہ قصبہ راولپنڈی سے ۵ ۲ میل پشاور کی جانب واقع ہے۔ اس میں ایک بازار ہے۔ جس کے اندر متفرق کاروبار ہوتا ہے۔

متفرقات :- اقبال فارمیسی۔

پوٹھوہار کلاتھ ہاؤس۔ عبدالرحمٰن سائیکل ڈیلرز۔

آزاد ہوٹل۔ مسلم ” ۔

واہ

واہ کی بستی سیمنٹ کے کارخانے کے لئے خاص طور پر مشہور ہے۔ اور راولپنڈی سے پشاور جاتے وقت آتی ہے۔

سیمنٹ ورکس :- پنجاب پورٹلانڈ سیمنٹ ورکس۔

سیمنٹ مرچنٹ :- اظہر اینڈ کو (حسن ابدال۔)

کہوٹہ

یہ قصبہ اپنے صدر مقام راولپنڈی کی تحصیل ہے۔ اور اس سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر مشرق کی جانب

Marfat.com

واقع ہے۔ یہاں کی اجناس مثلاً مکئی۔ باجرہ۔ گندم۔ چنا۔ جوار۔ اناردانہ۔ اور شکر اور گڑ وساور کی جاتی ہیں۔

متفرقات :۔ اللہ دتہ شیخ سوداگر جنرل اشیاء۔ | ضیاؤالدین خاں راجہ کلاتھ مرچنٹ نضل داد عظیم اللہ آڑھتیان غلہ۔ | محمد نذیر محمد نواز خان۔ آڑھتیان غلہ۔

سرگودھا

یہ شہر بذریعہ ریلوے لائنوں کے لائلپور۔ خوشاب۔ ملکوال۔ اور شورکوٹ وغیرہ کے قریب تر ہے۔ اور یہاں سے لاریاں پنڈی بھٹیاں۔ چنیوٹ۔ شیخوپورہ۔ لاہور وغیرہ کے لئے عام ملتی ہیں بھینس اور گھوڑے یہاں اعلیٰ نسل کے بکتے ہیں۔ گھی کا کاروبار عام ہے۔ صابن کی فیکٹریاں۔ مینوفیکچر شورہ اور چمڑہ کے۔ روئی بیلنے۔ فلور ملز۔ آئل ملز اور ہوزری وغیرہ کے کئی کارخانہ جات چلتے ہیں۔ گندم۔ مکی۔ چنا۔ توریہ جو۔ تارامیرا۔ سرسوں۔ کپاس۔ باجرہ۔ شکر۔ گڑ اور پھلوں میں سے مالٹے۔ سنگترے۔ یہاں کی پیداوار میں شامل ہوتے ہیں۔ اور وساور جاتے ہیں۔

سوڈا واٹر کی اشیاء رکھنے والے : شیخ برادرز کارخانہ بازار۔

زراعتی اوزار کے اسپورٹرز۔ کسان ٹریڈرز کمپنی باغ۔ کوٹلی فونڈری ورکس 〃 〃۔

اسلحہ والے :۔ غازی بندوق گھر کچہری بازار۔ ایم غلام قادر۔ محمد شفیع کچہری بازار۔ خان برادرز اہین بازار۔ مرزا محمد عبداللہ اینڈ سنز کچہری بازار۔ شاہ پور ہاؤس 〃 〃

آٹو موبائل کی اشیاء رکھنے والے : مسرت برادرز 〃 〃 افغان آٹو موبائل اینڈ موٹر سٹورز کمپنی باغ روڈ۔ حیات موٹر سٹورز اینڈ انجینیئرنگ ورکس کمپنی باغ روڈ نیشنل موٹر سٹور 〃 〃 〃

بلاک بنانیوالے :۔ بخش اینڈ کمپنی بلاک علا۔

کتب فروش :۔ احسان برادرز رحیم بازار۔ انصار بک سٹال۔ 〃 〃۔ امتیاز بک ڈپو۔ بلاک ۲۔ خلجی برادرز خلجی بلڈنگ۔ مکتبۂ گلزار الاسلام رحیم بازار۔ پاکستان سٹینڈرڈ بک سٹال کچہری بازار۔ قاضی بک سٹال رحیم بازار۔ قریشی 〃 〃 〃 〃۔ سلطان برادرز بلاک ۲۔ تاج بک ڈپو کچہری بازار۔ ظہیر بک ڈپو رحیم بازار۔

عمارتی اشیاء والے :۔ علی محمد محمد عارف بلاک ۱۔ جنرل آئرن سٹور۔ ریل بازار۔ جالندھر 〃 〃۔ خان میاں خاں اینڈ کمپنی بلاک ۵۔ پاکستان آئرن سٹور ریل بازار۔

Marfat.com

دوائی فروش :۔ احمد برادرز کچہری بازار۔ غازی میڈیکل سٹور " " ۔امپیریل میڈیسن کمپنی " " ۔مسلم پاپولر میڈیکل ہال گول چوک ۔ فورنگ میڈیکل کمپنی کچہری بازار۔ نیو " کیمسٹس اینڈ پرفیومرز سبزی منڈی ۔پاکستان میڈیسن کمپنی کچہری بازار۔ سردار برادرز " " ۔ڈاکٹر اچی اینڈ سنز " " ۔شکور میڈیکل سٹور " " ۔شیخ " ہال " " "

سگریٹ اور تمباکو ڈیلرز ۔ کرنال شاپ کچہری بازار۔ صادق اینڈ کمپنی رحیم بازار۔ شیخ برادرز کارخانہ بازار۔

حکیم :۔ حکیم عبدالکریم ۔ " رفیق احمد۔ حکیم محمد حسین۔ " نواب دین۔ " اللہ بخش۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ امین کلاتھ ہاؤس امین بازار۔ اسلم کلاتھ ہاؤس امین بازار۔ باحلیم " " " ۔ ببلے " " " ۔ گلزار " " " ۔

اکرام کلاتھ ہاؤس امین بازار۔ اقبال " " " " ۔ جالندھر " " " " ۔ ماڈرن " " " " ۔ محسن " " " " ۔ مشتاق " " " " ۔ مسلم " " " " ۔ صادق " " " " ۔ یعقوب " " " " ۔ آزاد " " کچہری " ۔ کریسنٹ " " " " ۔ دہادل " " " " ۔ دارالباس گول چوک ۔ حفیظ " " " ۔ شملہ ہاؤس کچہری بازار۔

آڑھتیان غلہ :۔ عباس علی اینڈ کمپنی ریل بازار۔ شیخ عبدالرشید " " غلہ منڈی۔ آگرہ کمیشن شاپ " " ۔ احمد دین محمد ابراہیم ۔ سبزی منڈی ۔ چوہدری احمد خاں حق نواز غلہ " " " اللہ دتہ محمد امین خاں غلہ منڈی۔ انبالہ توکلی شاپ " " ۔ امیر خاں راج میر خاں " " ۔ انور اینڈ کمپنی " " ۔

چوہدری عطا محمد محمد اسمٰعیل سبزی منڈی بابا شریف جمعدار احمد اللہ شریف غلہ منڈی ۔ بلوچ کمیشن شاپ " " ۔ چائنہ " " " " ۔ چوہدری فتح محمد محمد قاسم سبزی " ۔ فرینڈس کمیشن شاپ غلہ " ۔ گھمن کمیشن شاپ غلہ منڈی چوہدری غلام محمد الیاس اختر " " " حبیب اللہ خاں بشیر احمد " " حافظ کمیشن شاپ غلہ منڈی ۔ حاجی " " " " ۔ " محمد قائم دین " " ۔ " محمد یعقوب محمد شفیع سبزی " " ۔ ہمدرد کمیشن شاپ غلہ " ۔ ہلال " " " " ۔ چوہدری حسین بخش محمد سرور " " ۔ انصاف کمیشن شاپ ریل بازار۔ " ٹریڈنگ کمپنی غلہ منڈی۔ شیخ عنایت اللہ ہدایت اللہ اینڈ کمپنی ریل بازار ۔ جعفری کمیشن شاپ غلہ منڈی ۔ جمعدار چوہدری غلام محمد اینڈ سن غلہ منڈی ۔ جالندھر کمیشن شاپ " " ۔ کلبار " ہاؤس " " ۔ کراچی " شاپ " " ۔

Marfat.com

کرنال ہمدرد کمیشن شاپ غلہ منڈی
گشتوار " " " "
خواجہ اینڈ کمپنی " "
" محمد یوسف افتخار احمد " "
" سلیم اینڈ کمپنی " "
کسان کمیشن شاپ ریل بازار۔
لکھنؤ " " غلہ منڈی۔
مدینہ " " " ۔
مہر دوست محمد اینڈ کمپنی " " ۔
محبوب " " " " ۔
مخدوم برادرز " " ۔
ملک امیر حیدر چوہدری محمد اشرف
اینڈ کمپنی غلہ منڈی۔

کمیشن ایجنٹس :۔ ملک حاکم خاں
شریف خاں غلہ منڈی۔ ملک
کرم بخش مولا بخش اینڈ کمپنی غلہ
منڈی۔ ملک شیر خاں محمد خاں "
" ۔ " ولی محمد خاں درمحمد خاں
خاں غلہ منڈی۔ منظور کمپنی ریل
بازار۔ میاں احمد بخش حافظ
عبدالرشید غلہ منڈی۔ میاں
فیروز دین اینڈ برادرز غلہ منڈی
میاں خان محمد کلیار اینڈ کو " "
محمد عبداللہ غلام حسین سبزی "
ایس۔ محمد اکبر علی اینڈ کو ریل بازار۔

محمد حیات [illegible]
محمد حسین اینڈ کمپنی "
شیخ محمد ابراہیم محمد شفیع " " ۔
محمد نواز خاں ملک فتح محمد " " ۔
محمد رمضان محمد نواز " " ۔
چوہدری محمد صادق غلام نبی " " ۔
محمد صادق جمعدار ملک غلام سرور
خاں غلہ منڈی۔ چوہدری
محمد شریف محمد حسین غلہ منڈی
محمد یوسف اینڈ کمپنی " "۔
مولوی دوست محمد عطا محمد " "
مختار احمد اینڈ کو ریل بازار۔
چوہدری نور محمد میاں خاں غلہ منڈی
پاک کمیشن شاپ ریل بازار۔
پاکستان " " " " ۔
" آڑھت غلہ منڈی۔
پراچہ ٹریڈنگ ایجنسی " " ۔
پرویز اینڈ کمپنی ۔ " " ۔
قریشی شاپ ۔ " " ۔
رفیق اینڈ کو سبزی منڈی۔
راجہ " کمپنی غلہ " ۔
راجپوت ٹریڈنگ کمپنی غلہ منڈی۔
سردار لال خاں محمد ایوب " "
شیخ سردار محمد اینڈ برادرز محمدی بازار
سرگودھا کو اپریٹو کمیشن شاپ [illegible]

شریف احمد [illegible]
سندھ " "
سوہیل اینڈ کمپنی "
سلطان علی " " غلہ [illegible]
سید بہاؤ الدین اینڈ سنز [illegible]
" شہباز حسین چوہدری [illegible]
منڈی۔ یونائیٹڈ کمپنی غلہ [illegible]
ولی محمد محمد اکرم ہوشیار پوری
ویسٹ پنجاب ٹریڈنگ کمپنی
زمیندار آفتاب کمیشن شاپ
سوداگران کپاس :۔ بابا [illegible]
جمعدار احمد اللہ شریف غلہ [illegible]
کٹلری ڈیلرز :۔ ہلال کٹلری
ہاؤس کارخانہ بازار۔ منڈی [illegible]
کچہری بازار۔ ممتاز برادرز
" " ۔ تاج جنرل [illegible]
ایجنسی " ۔
سائیکل ڈیلرز :۔ بجلی [illegible]
ورکس کچہری بازار [illegible]
سائیکل مارٹ " "
اینڈ سنز " "
" بھا [illegible]

... کچہری بازار۔

... اکرام " بلاک ۱۲ ۔ انصاف

سائیکل ورکس کچہری بازار ۔

صادق سائیکل سٹور گول چوک ۔

ستارہ " " " " ۔

ڈریپرز :۔ ماشاء اللہ بخش

اینڈ سنز امین بازار ۔ " غلام مصطفے

" " کچہری " ۔

خشک میوہ جات بھیجنے والے

عطا محمد عبدالخالق سبزی منڈی ۔

حاجی محمد یعقوب محمد شفیع " " ۔

ڈرائی کلینرز :۔ سرگودھا

واشنگ فیکٹری نزد سبزی منڈی

سنی ڈائرز ڈرائی کلینرز کچہری بازار

بجلی کے سامان والے :۔

حافظ الیکٹرک اینڈ سائیکل سٹورز

گول چوک ۔ ہلال کارپوریشن ۔

کچہری بازار ۔ سرگودھا الیکٹرک سٹور

" " ۔ شیخ برادرز ۔

" " ۔

جنرل مرچنٹس :۔ انبالہ فینسی

" سٹورز امین بازار ۔ سول

ملٹری جنرل " " " ۔ ناصر

" " " ۔ سید

اینڈ کمپنی " " ۔

شیخ برادرز کارخانہ بازار ۔ تاج

جنرل سٹورز امین " ۔

زینت " " " ۔

گھی مرچنٹس :۔ خواجہ سلیم

اینڈ کمپنی غلہ منڈی ۔ میزان کمیشن

شاپ " " ۔

لوہے کا سامان رکھنے والے

جنرل آئرن سٹور ریل بازار ۔

" ملز " " " ۔

جالندھر آئرن " " " ۔ مدینہ

ٹریڈنگ کمپنی آئرن سپلائی مسلم

بازار ۔ مغل " سٹور اکبر بازار ۔

پاکستان آئرن سٹور ریل بازار ۔

ہوزری تیار کرنے والے ۔

پاپولر ہوزری بلاک ۱۲ ۔

برف کے کارخانے ۔

امین آئس فیکٹری ۔ فیکٹری ایریا ۔

پاکستان " " " ۔

مل سٹور امپورٹرز :۔

خلجی برادر خلجی بلڈنگ ۔

چھاپہ خانے :۔ شائی پریس

کمپنی باغ روڈ ۔

ریڈیو اور گراموفون ڈیلرز

کمرشل ریڈیو سروس کچہری بازار

ہلال کارپوریشن " " ۔

رائل ریڈیو سروس کچہری بازار ۔

کلیار امپیریل " " "

کراچی میوزک ہاؤس امین " ۔

مرزا اینڈ کمپنی باغ روڈ ۔

شمشیر " " امین بازار ۔

صابن کے کارخانے :۔

عبدالغنی محمد بشیر بلاک ۲ ۔

آفتاب سوپ فیکٹری ریل بازار

بنگال " " چناب آئل

ملز ۔ رسولک نگر ۔ چغتائی سوپ

فیکٹری رحیم بازار ۔ کریسنٹ "

" کمپنی باغ روڈ ۔

کھیلوں کے سامان والے ۔

نصیر جنرل سٹورز امین بازار ۔

صدیقی سپورٹس گول چوک ۔ شملہ

سپورٹس کچہری بازار ۔ تاج

" کمپنی " " ۔

سٹیشنری والے :۔ احسان

برادرز رحیم بازار ۔ مسرت

" " سنائی برادرز

کمپنی باغ روڈ ۔

سوداگران لکڑ :۔ ملک

احسان الحق لکڑ منڈی ۔

ٹرانسپورٹس :۔ افغان بس

سروس کمپنی باغ ۔

Marfat.com

ویسٹرن ٹرانسپورٹ لمیٹڈ بلاک ۱۲
ملک گڈز ی " کمپنی باغ روڈ
مسلم بس سروس " " "
سرگودھا بھیرہ " " " "
" گڈس ٹرانسپورٹ " " "
" پاکستان گڈس " " بیرون
غلہ منڈی ۔ عبدالستار گڈز
ٹرانسپورٹ ۔ ایسٹرن سرگودھا
" ۔ منڈ بھابڑہ ٹرانسپورٹ

مالکان مقامی کارخانہ جات
کپاس :۔ میسرز عبدالعزیز ۔ جی ۔
اے قصور اینڈ کمپنی ۔ چوہدری
عبدالکریم ۔ حاجی احمد دین اینڈ
سنز ۔ حاجی اللہ دتہ اینڈ سنز ۔
دیگر ملز :۔ چناب آئل ملز ۔
پاک آئل ملز ۔
سوداگران پھل :۔
میسرز احمد دین محمد ابراہیم ۔

شیخ عطا محمد عبدالخالق
سیمنٹ مرچنٹس :۔
علی محمد محمد عارف ۔ خان
میاں خاں اینڈ کمپنی ۔
نون اینڈ نون ۔

بھیرہ

یہ قدیمی شہر جس کے آباد ہو جانے کی تاریخ کا صحیح پتہ نہیں چلتا ۔ قلعہ کی طرز کا ملک وال سے ۱۸ میل اور پھلروان سے ۱۱ میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔ یہاں کے کاریگر چاقو ۔ چھریاں ۔ اور تلواریں بنانے میں مشہور ہیں ۔ یہاں کی پیداوار میں گندم ۔ کپاس ۔ چنا ۔ تارامیرا ۔ وغیرہ شمار ہوتی ہیں ۔ اور دساور جاتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔ ڈان
ہنڈی کمیشن شاپ ۔ خان برادرز
بینک :۔ سنٹرل کوآپریٹو ۔
کلاتھ مرچنٹس :۔ عبدالرشید
عبدالخالق شیخ ۔ محمد شریف
محمد ادریس " ۔

جنرل مرچنٹس :۔ حفیظ فینسی
سٹور ۔ رائل سٹیشنری اینڈ جنرل
مارٹ ۔
سوداگران چرم :۔ شیخ محمد امیر
محمد حسین ۔ شیخ محمد دین ۔ محمد صدیق
دواخانے :۔ فیض دواخانہ ۔

حکیم غلام نبی ۔ حکیم فضل حق ۔
" عبدالرحمٰن ۔ حکیم نذیر احمد ۔
" شیخ عبدالرحیم ۔
سیمنٹ مرچنٹ :۔
میاں فضل الٰہی ۔

پھلروان

ملک وال سے شور کوٹ جاتے وقت ۱۸ میل کے فاصلے پر پھلروان کا قصبہ پایا جاتا ہے ۔ یہاں سے

Marfat.com

بذریعہ لاری لالہ موسےٰ اور میانی گوندل جانا پڑتا ہے فصل یہاں کے مالٹا سنگترہ۔ گندم۔ باجرہ۔ مسور چنا۔ جو۔ سرسوں۔ اور کپاس وغیرہ پر مشتمل ہیں۔ جو دساور جاتے ہیں۔

آڑھتیاں غلہ :۔ پاکستان کیشن شاپ۔ جنجوعہ کیشن شاپ۔ چوہدری دوست محمد عنایت اللہ۔ " رحمت خاں غلام رسول۔ چوہدری سردار خاں۔ صالح محمد۔ محمد افضل محمد نواز۔ چوہدری سلطان علی۔ فوجدار خاں۔ انصاف کیشن شاپ

کلاس ہاؤس :۔ صفدر کلاتھ ہاؤس۔

کارخانے :۔ کواپریٹو کاٹن اینڈ جنگ فیکٹری۔ زمیندارہ کارخانہ لمیٹا

فروٹ کیشن ایجنٹس :۔ برکت علی اینڈ کو۔ سراج دین عبدالحق چوہدری شبیر خاں۔ معراج دین۔

بھلوال

ملک وال سے شورکوٹ روڈ جاتے وقت ۲۹ میل کے فاصلہ پر بھلوال کا قصبہ واقع ہے۔ بھیرہ یہاں سے صرف ۱۲ میل دور ہے۔ گندم۔ توریہ۔ جو۔ چنا سیاہ۔ دھان میسور۔ قلمی شورہ۔ امریکن و دیسی کپاس یہاں کی پیداوار ہیں۔ اور دساور کو جاتی ہیں۔ پھلوں میں سے سنگترہ اور مالٹا کافی ملتا ہے۔

آڑھتیاں غلہ :۔ اللہ دتہ محمد یوسف چوہدری۔ پاک کیشن شاپ۔ " محمد دین۔ شیخ محمد صدیق۔ محمد یوسف۔ چوہدری محمد مسرت۔ ابراہیم۔ " محمد اکرم۔ خدا بخش۔ عزیز آڑھت شاپ۔ میاں نذیر احمد اینڈ کو

ٹمبر مرچنٹس :۔ محمد افضل۔

بیسرز ہند محمد شریف۔

جنرل مرچنٹس :۔ حبیب ہاؤس خواجہ محمد عمر۔ بشیر احمد۔ شالیمار ہاؤس۔

کریانہ مرچنٹس :۔ اکبر علی۔ عنایت علی۔ شفیق احمد۔ عبدالحمید عبدالقادر۔ عبدالخالق۔ فضل کریم۔ عنایت علی۔

ہوٹل :۔ زمیندار شریف ہوٹل۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ حاجی محمد اسمٰعیل محمد کامل۔

سوداگران لوہا :۔ پاکستان آئرن سٹور۔

بینک :۔ سنٹرل کواپریٹو۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔ عبدالعزیز۔ غلام نادر

خوشاب

خوشاب ریل گاڑیوں اور لاریوں کا بڑا اچھا سٹیشن ہے۔ سرگودھا۔ میانوالی۔ ملکوال۔ سرگودھا

Marfat.com

لائلپور وغیرہ جیسے مقامات کو لوگ اکثر آتے جاتے رہتے ... وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جن کے پک جانے پر آڑھتی ... لنگیاں۔ صافے اور لاچے وغیرہ بھی بنتے ہیں۔

جنرل سٹورز :۔ ہلال مسلم بازار میسرز خواجہ غلام رسول۔ آڑھتیان غلہ :۔ اعوان

فریڈیس متصل اڈہ۔ حافظ آڑھت شاپ ،، ،، ۔ خان برادرز ،، ،، ،، ۔ شیخ عطا محمد

محمد معصوم غلہ منڈی کتب فروش :۔ ... گلزار محمد اینڈ سنز۔ سیمنٹ مرچنٹ : شیر محمد غلام ...

رسلانوالی

شورکوٹ سے ملکوال جاتے وقت کوئی اسی میل کے فاصلہ پر یہ تجارتی منڈی پائی جاتی ہے۔ مکی۔ باجرہ چنا۔ سرسوں۔ توریہ۔ گندم۔ جو اور کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ کچھ روئی بیلنے کے کارخانے بھی پائے جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ برنالہ کیشن شاپ۔ بلوچ کیشن شاپ۔ حاجی محمد شیر محمد۔ خلیل احمد۔ وکیل احمد۔

چوہدری عبدالعزیز۔ نور محمد۔ ملک محمد چراغ صاحب خاں۔ چوہدری محمد حنیف۔ حافظ محمد عمر۔ کپاس کے کارخانے :۔ گنیش

کاٹن فیکٹری۔ گرونانک کاٹن اینڈ جننگ ،، ۔ متفرقات :۔ عبدالعزیز۔ سلطان ... سوداگران لکڑی چوہدری رحمت علی ... کریانہ والے

گنجیال

یہاں سے شہر بنوں ڈیڑھ سو میل۔ لاہور تقریب ایک سو ساٹھ میل۔ خوشاب کوئی چھبیس میل اور ... قریب ۹۰ میل پر واقع ہیں۔ ریل کی ایک لائن درچھا گئی ہے۔ جو نمک کی کان ہے۔ علاقہ گنجیال کے اندر نمک۔ گندم۔ موٹھ۔ تارا میرا اور چنا وغیرہ کا بیوپار ہوتا ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔ جھنڈا خاں۔ فتح خاں۔

محمد اکبر۔ عطا محمد۔ نور احمد۔ غلام محمد۔

ملک شیر محمد۔ محمد ... اینڈ برادرز ...

Marfat.com

مٹھا ٹوانہ

اس کا سٹیشن خوشاب سے قریب پندرہ میل اور لالہ موسلے سے کندیاں جاتے وقت قریب سواسو میل کے فاصلے پر واقع ہے ۔مٹھا ٹوانہ کا قصبہ اپنے ریلوے سٹیشن سے تین میل کے فاصلے پر آباد ہے ۔ تارا میرا ۔گندم ۔ چنا ۔ جوار ۔ وغیرہ یہاں کی پیدا اعلے شمار ہوتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔ دوست محمد ۔ | محمد رمضان ۔ محمد افضل ۔ محمد خاں ۔

میانی

ملک وال سے بھیرہ جاتے وقت یہ منڈی لب دریائے جہلم آباد ہے ۔گندم ۔ باجرہ ۔ کپاس لہسن ۔ پیاز یہاں کے فصل ہیں ۔ چونہ ۔قلعی ۔ چمڑہ خام ۔ اور نمک سب یہاں کی تجارتی اشیا ہیں ۔

متفرقات :۔

سوداگران چرم :۔ شیخ بشیر احمد اینڈ سنز ۔ غلام احمد ۔ کرم دین ۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ فتح دین ۔ محمد ایوب ۔ فضل احمد ۔ محمد دین ۔

کریانہ والے :۔ عبدالحکیم ۔ محمد صدیق ۔ محمد شریف ۔ محکم دین ۔

ورچھا

گنجیال ریلوے سٹیشن سے ۷ میل کے فاصلے پر ورچھا دامن کوہ میں واقع ہے ۔یہاں کے فصل قابل لحاظ نہیں ۔ مگر کوڑتما ۔ چونا ۔ قلعی ۔ اور پنیر ڈوڈا تیار کرنے کا پتھر سنگِ جراحت ۔ لائم سٹون بجری اور نمک وغیرہ بیرون جات بھیجا جاتا ہے ۔

آڑھتیان غلہ :۔ امیر علی ۔

حافظ محمد نور اینڈ برادرز ۔

ہڈالی

یہ چھوٹا سا تجارتی قصبہ خوشاب سے بذریعہ پکی سڑک دس میل کے فاصلہ پر ملا ہوا ہے ۔ لاریاں ہروقت

Marfat.com

چلتی رہتی ہیں۔ چنا۔ جوار۔ موٹھ۔ باجرہ۔ اور گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔ منظفر خاں۔ محمد حیات۔ | غلام محیی الدین۔ بشیر محمد۔
فتح محمد۔ غلام محمد۔ محمد نذیر۔

سیالکوٹ

قبل از تسلط اہل اسلام عہد راجگان ہند میں یہ ضلع دارالحکومت رہ چکا ہے۔ اور خاص شہر سیالکوٹ گدی کی جگہ تھی۔ مگر اس زمانہ کی صحیح تاریخ نہیں مل سکتی۔ مسٹر پرنسپ صاحب بہادر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حکایتاً مشہور ہے۔ کہ اول راجہ شل کے جو کہ رشتہ دار پانڈوؤں کا تھا۔ اور جس کو پانچ ہزار برس گزرے ہوں گے۔ اس شہر کو آباد کیا۔ اور اسی کے نام پر سیالکوٹ کہلایا گیا۔ اس سے زیادہ تحقیقاً روایت یہ ہے کہ عملداری راجہ بکرماجیت میں راجہ سلوان نے قلعہ بنایا۔ اور سیالکوٹ کا صوبہ قائم کیا چونکہ وہ ایک قوم سال سے تھا۔ اس واسطے نام اس کا سیالکوٹ مشہور ہو گیا مغلوں کی سلطنت سے پہلے کے حالات بصحت کہیں سے معلوم نہیں ہوتے۔ البتہ کاغذات قانونگویاں سے پایا جاتا ہے۔ کہ بعہد اورنگ زیب بادشاہ دہلی سیالکوٹ کچھ محالات پر منقسم تھا۔ جبکہ ہر محالکی سے اڑھائی لاکھ روپے کی آمدنی کا اندازہ تھا۔

ندی ایک شہر سے جانب مشرق جنوب گھومتی ہوئی مغرب کو نکل گئی ہے۔ اور اس ندی کے کنارہ پر موضع رنگپورہ اور نیکا پورہ۔ پورہ ہیراں ہیں جو اس پر آباد ہیں۔ سیالکوٹی کاغذات بنانے والوں کے کنبے آباد ہیں۔ ایک اور قسم کا کاغذ بنام جہانگیری بھی یہاں بہت عمدہ تیار ہوتا ہے۔ اور دور دور تک جاتا ہے۔

یہ ضلع کا صدر مقام اور راولپنڈی کے بعد پاکستان میں دوسرے درجہ کی چھاؤنی اور بہت بارونق شہر ہے۔ پاکستان کی سرحد یہاں سے صرف چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے سامان سپورٹس ڈاکٹری اوزار۔ مصنوعی اعضا۔ ٹرنک سازی۔ اور سیالکوٹی کاغذ جیسی اپنی مخصوص صنعتوں میں دنیا بھر کی مارکٹ سنبھالے ہوئے تھا ملکی تقسیم پر ہندوالوں کے اس نام کا نیا سیالکوٹ بسا لینے اور پراپیگنڈا نے اس کی تجارت کو بہت نقصان پہنچایا۔ مگر جب سے دنیا کو حالات کی آگاہی ہوتی جارہی ہے۔ اس کی تجارت اپنا پہلا ماحول پیدا کرتی جارہی ہے۔

اس شہر کے اندر کچہری روڈ۔ ریلوے روڈ۔ تحصیل بازار۔ گنج بازار۔ بازار کلاں۔ گھاس منڈی۔ کنک منڈی اور دھان منڈی مشہور تجارتی جگہیں ہیں۔ گندم۔ مکی۔ باجرہ۔ جو۔ مسور۔ چاول۔ آلو۔ کپاس۔ ادرک۔ کچالو۔

Marfat.com

سرسوں ۔ چاول ۔ اور نیشکر یہاں کے مشہور فصل ہیں ۔ اور دساور کو جاتے ہیں ۔ ریل گاڑیاں اور لاریاں یہاں سے سمبڑیال ۔ ڈسکہ ۔ وزیر آباد ۔ گوجرانوالہ ۔ اور نارووال کے لئے ہر وقت تیار ملتی ہیں ۔

آڑھتیاں غلہ منڈی :۔
میسرز چراغ دین محمد دین اینڈ سنز میوہ جات ۔ میسرز فیروز دین عبداللہ خاں " " ۔ " فیض عبداللہ حلوائی غلہ منڈی ۔ " غلام احمد محمد انور میوہ " ۔ " امام دین نظام دین " " ۔ خواجہ محمد حفیظ محمد جمیل ۔ میسرز محمد عبداللہ محمد حسین آزاد ۔ چوہدری محمد جمیل اینڈ برادرز غلہ منڈی ۔ محمد شریف دار غلہ منڈی ۔ حاجی نور الٰہی فضل دین ۔ حاجی تاج دین عبدالرؤف ۔ ایس ۔ ظہیر الدین ۔ میسرز ثناء اللہ ۔ عبدالغنی ۔

بینک :۔ آسٹریلیشیا ۔ حبیب ۔ سنٹرل ایکسچینج ۔ امپیریل ۔ سنٹرل کواپریٹو ۔

صراف :۔ میسرز عبدالکریم ۔ محمد اقبال ۔ " خوشی محمد اینڈ سنز

تجارتی کمپنیاں (متفرق)
اے ۔ ایف ۔ احمد اینڈ کمپنی ریلوے روڈ ۔ میسرز احمد نواز " امپیریل تمباکو کمپنی ۔ الائڈ ٹریڈنگ کمپنی ریلوے روڈ ۔ میسرز ایڈیسن لمیٹڈ وزیر آباد ۔ میسرز چانی سپورٹس چانن داس روڈ ۔ میسرز ڈار لیبرز لمیٹڈ گرین روڈ سٹریٹ " غلام قادر اینڈ کمپنی بازار روڈ گریٹیس بال مینوفیکچرنگ کمپنی ۔ ایم ۔ اے مجید اینڈ کمپنی وزیر آباد روڈ شبیر سپورٹس ۔ شبیر ہلڈنگ ۔ پائنر " ۔

موٹر کمپنیاں :۔ ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ کواپریٹو سوسائٹی ۔ سیالکوٹ "

کاٹھیاں بنانے والے :۔
شیخ محمد عبداللہ ۔

حکیم :۔ حکیم حاجی فیروز دین ۔ " محمد ناظر ۔ " اکبر علی زبیدی ۔ " عبدالرحیم ۔ " عبدالجلیل ۔ " فضل الٰہی ۔

کارخانہ جات :۔ سلطان سوپ فیکٹری ۔ کوٹھی برام جی ۔ میر ٹیکسٹائل ملز ۔ رتن مل گوبند رام سٹریٹ ۔ کرسٹل آئس فیکٹری ۔

مشتہر کرنے والے ایجنٹس :۔
پاک پبلسٹی ایجنٹس ریلوے روڈ ۔

اسلحہ والے :۔ امام دین اینڈ سنز چاہ جٹاں ۔ ایس موسے اینڈ کمپنی " " جیم سیٹھ جی اینڈ سنز ۔ ہسپتال روڈ ۔ محمد رفیق " " ۔ کچہری " " ۔

اسلحہ بنانے والے :۔
امام دین اینڈ سنز چاہ جٹاں ۔ اسمٰعیل راجپوت اینڈ سنز کوٹلی لوہاراں میسرز اللہ دتہ اینڈ سنز چاہ جٹاں ۔ ریلوے روڈ ۔ وارث برادرز مغل گن فیکٹری ۔ چاہ جٹاں ۔

نیلام گھر :۔ جیم سیٹھ جی اینڈ سنز ہسپتال روڈ چھاؤنی ۔ ماڈرن آکشن مارٹ ہسپتال روڈ چھاؤنی پاکستان نیلام گھر چوک گرین روڈ سٹریٹ ۔

آٹو موبائل کی اشیاء رکھنے والے
عبداللہ آٹو موبائل کی بازار روڈ چھاؤنی ۔ خاور موٹر سٹور ۔ ریلوے روڈ ۔

سوداگران بانس :۔ عبداللطیف بانس مرچنٹ ۔ راجہ بازار ۔ محمد یوسف بانس مرچنٹ " "

Marfat.com

سراج دین راجہ بازار۔

بلاک بنانے والے :۔

ایس۔اے۔لودھی اینڈ کو۔

ہڈیاں بیرونجات بھیجنے والے

ایس۔جے۔شاہ اسپورٹرز ایکسپورٹرز

کتب فروش :۔ کریسنٹ بکڈپو

آریہ روڈ۔ حبیب برادرز۔

ٹرنک بازار۔ کتب خانہ تاج محل

〃 〃 ۔ قریشی بک سیلرز

〃 〃 ۔

عمارتی اشیا والے :۔

اللہ رکھا برکت علی اینڈ سنز ٹرنک

بازار۔ چوہدری 〃 کمپنی۔

رنگ پورہ روڈ۔

سوداگران کمبل ودری وغیرہ

ایس۔ جے شاہ اسپورٹرز ایکسپورٹرز

شہر۔

دوائی فروش :۔ افغان

فارمیسی گرین روڈ سٹریٹ۔

احمد اینڈ کمپنی بازار پنساریاں۔

انور میڈیکل ہال۔ صدر بازار۔

ایشین دواخانہ 〃 〃 ۔

بھٹی میڈیکل ہال 〃 ۔

حجاز ڈسپنسری ٹرنک بازار۔

کمبوہ میڈیکل ہال تحصیل 〃 ۔

[illegible]

میڈیکل ہال 〃 [illegible]

کیمسٹ اینڈ ڈرگ سٹور تحصیل

بازار۔ ایم۔اے۔نصار اینڈ کمپنی

گرین روڈ سٹریٹ۔ راجپوت

میڈیکل ہال صدر بازار۔ رانا

کیمیکل سٹورز بازار کلاں۔ رشید

برادرز گرین روڈ سٹریٹ۔ سید

میڈیکل سٹورز ٹرنک بازار۔ یوسف

〃 تحصیل 〃 ۔

سگریٹ اور تمباکو ڈیلرز :۔

شیخ عبدالمجید اینڈ برادرز کنک منڈی

احمد نواز اینڈ کمپنی ریلوے روڈ۔

کے۔این۔ڈین اینڈ سنز ایبٹ 〃 ۔

فضل الرحمٰن اینڈ سنز بازار پنساریاں

کلاتھ مرچنٹس :۔ احمد اینڈ

کمپنی بازار کلاں۔ ایم۔ایس۔

علی برادرز بازار کلاں۔

عزیز کلاتھ ہاؤس 〃 〃 ۔

ببلے 〃 〃 〃 ۔

کلکتہ 〃 〃 〃 ۔

دارالباس 〃 〃 ۔

فینسی کلاتھ ہاؤس 〃 〃 ۔

گورنمنٹ 〃 〃 [illegible]

گرین 〃 [illegible]

جامعہ [illegible]

کراچی 〃

کشمیر 〃

خواجہ 〃

مخزن پارچات

مانچسٹر

مہتاب دین اینڈ سنز

ناصر پال برادرز

پیرس کلاتھ ہاؤس

سیٹھی 〃 〃

یونین 〃 〃

وَنڈر 〃 〃

یوسف 〃 〃

ملک تاج خاں شیر خاں

صدر بازار۔ نواب [illegible]

〃 〃 :

آڑھتیان غلہ [illegible]

اینڈ سنز کنک منڈی

برادرز لمیٹڈ کنک [illegible]

فیروز دین فیض [illegible]

غلام قادر [illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] ایم اینڈ [illegible] منڈی۔
خواجہ محمد عبد الجمیل 〃 〃
شیخ محمد فضل اینڈ کو 〃 〃
〃 محمد حسین 〃 〃 〃 〃
〃 محمد نواز ہمایوں پرویز 〃 〃
محمد صادق محمد نواز 〃 〃
خواجہ محمد یوسف غلام حیدر 〃 〃
نور حسین ریاض احمد اینڈ کو 〃 〃
نور محمد عبد القیوم 〃 〃
سید ظہیر الدین 〃 〃
شیخ محمد صادق محمد انور 〃 〃
تاج خاں شیر خاں 〃 〃
خواجہ ضیاء الدین ایم این 〃 〃

کٹلری ڈیلرز:۔ اے۔ کے
بار اینڈ کمپنی۔ کراس لے لیٹڈ
〃 〃۔ ہلیرج برادرز۔
میر اینڈ سنز۔ جی۔ آیچ میر بلڈنگ
اسلام آباد۔ پاکستان سرجیکل ورکس
ماجد پورہ۔ ٹینڈرا اینڈ کمپنی۔ ٹراجن
سرجیکل کمپنی (رجسٹرڈ)

سائیکل ڈیلرز:۔ بی۔ اے۔
عبد الحمید اینڈ کمپنی۔ گرین روڈ سٹریٹ
انور برادرز چوک کوٹلی برام جی۔
این۔ اے۔ بیچ اینڈ کمپنی سائیکل
مارکیٹ۔ نہال چند سٹریٹ۔

ایسٹرن سائیکل کمپنی کچہری روڈ۔
ایکسلسیر 〃 مارٹ گھنٹہ گھر۔
غوثیہ 〃 اینڈ موٹر سٹورز ریلوے
روڈ۔ جمرہ سائیکل کمپنی کرشن نگر۔
محمود برادرز ریلوے روڈ۔

ڈریپرز:۔ خورشید ٹیلرز
بازار کلاں۔ روشن دین اینڈ
برادرز (رجسٹرڈ) گھاس منڈی۔
اے۔ ایس ثناء اللہ اینڈ برادرز
ٹرنک بازار۔

ڈرائی کلینرز:۔ سردار ڈرائی
کلیننگ فیکٹری کچہری بازار۔
سنو وائٹ ڈائرز اینڈ ڈرائی
کلینرز ٹرنک بازار۔ سٹینڈرڈ
الیکٹرک کلینرز اینڈ ڈائی کمپنی۔
کچہری بازار۔

الیکٹریکل انجینئرز اور ٹھیکیداران
مرینہ کارپوریشن ریلوے روڈ۔
صادق الیکٹرک اینڈ ریڈیو مارٹ
ریلوے روڈ۔ ایس۔ ایم۔
ولی حسین الیکٹریکل انجینئرز صدر بازار

بجلی کے سامان والے:۔
محمود برادرز ریلوے روڈ۔ مرینہ
کارپوریشن پرانا پوسٹ آفس روڈ
ایس۔ ایم۔ ولی حسین اینڈ کمپنی

بازار روڈ چھاؤنی۔

نکل کرنے والے:۔
پال الیکٹرو پلیٹنگ ورکس۔ ایس
ایم۔ قریشی۔ گھاس منڈی۔
سٹرلنگ الیکٹرو پلیٹنگ ورکس۔
انجینئرز اینڈ انجینئرنگ ورکس۔
بٹالہ انجینئرنگ ورکس جندر روڈ۔
بدھوا اینڈ سنز 〃 〃 سرکلر 〃
دی پاک 〃 〃۔ زینتھ
انجینئرنگ نمک منڈی۔ کرم
〃 ورکس چاہ چنڈی۔ مجید
〃 〃 مہاراجہ روڈ۔
ماڈرن انجینئرز لمیٹڈ چرن داس
روڈ۔ پنجاب انجینئرنگ ورکس
ریلوے روڈ۔ وکٹوریہ اینڈ
کمپنی کالج 〃۔ یونائیٹڈ انجینئرنگ
اینڈ سرجیکل ورکس۔

فلور ملز:۔ حاجی مراد بن فلور ملز
میانہ پورہ۔ خدا بخش 〃 〃
گرین روڈ سٹریٹ۔ محمد امین سا اینڈ
فلور ملز لیپرور روڈ۔ محمد انور
〃 〃۔ شیخ میاں مولا بخش اینڈ
سنز کامو کے منڈی۔

لوہے کا سامان رکھنے والے
احمد اینڈ کمپنی ریلوے روڈ۔

Marfat.com

شیخ امین علی فقیر علی گرین روڈ
سٹریٹ۔ عنایت اللہ اینڈ سنز
راجہ روڈ۔ چوہدری فضل دین " "
ریلوے "۔ پنجاب ٹڈکہ آئرن سٹور
نزد پرانا پوسٹ آفس۔ ایم۔
سلطان احمد اینڈ سنز۔ ٹرنک بازار

کچے چمڑہ کا کام کرنے والے۔

سیل ڈیل انجینیر۔ ایس۔ جے۔ شاہ
اسپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز شہر۔

ہوٹل :۔ سنٹرل ہوٹل اینڈ
ریسٹورنٹ ریلوے روڈ۔ گرانڈ
ایسٹرن ہوٹل گرین " سٹریٹ

ہوزری تیار کرنے والے۔

ریگل ہوزری فیکٹری۔ ایم۔ اے
مجید اینڈ کمپنی ہوزری فیکٹری۔
نشاط " " ۔

برف کے کارخانے :۔

کینٹ آئس فیکٹری۔ کرسٹل
آئس فیکٹری۔ زمیندار کواپریٹو سٹور
کمپنی کلو روڈ۔

ٹرنک بنانے والے :۔

امرتسر ٹرنک فیکٹری۔ صدر بازار
اے۔ ڈی بٹ اینڈ کمپنی راجہ "
کشمیر ٹرنک فیکٹری ٹرنک "
میر افضل باکس میکرز کاٹھیانوالہ "

ایم۔ بی محمد صادق ٹرنک بازار
نور محمد اینڈ سنز " "۔
پاکستان ٹرنک ہاؤس " "۔
رشید " " " "۔

جیولرز :۔

احمد شریف مین بازار۔ اللہ رکھا
شبیر حسین بازار کلاں۔ برکت علی
فیروز دین مین بازار۔ بشیر احمد
بازار کلاں۔ فینسی جیولرز۔
" " ۔ ایف گولڈ سمتھ اینڈ
کمپنی مین بازار۔ خوشی محمد اینڈ سنز
بازار کلاں۔

پکے چمڑہ کی اشیا بنانے والے

چوہان سٹور بازار کلاں۔ زار
سپورٹس ہاؤس گرین روڈ سٹریٹ
(شہر) امپائر لیدر انڈسٹریز مینو
فیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز (شہر)

تالے بنانے والے :۔

پاکستان آئرن لاک مرچنٹس لاہور
بازار۔ پرل " ورکس راجہ بازار
ٹیچرز لاک ہاؤس، رام تلائی۔ یونائیٹڈ
آٹو موبائیل پارٹ مینوفیکچرنگ۔
کمپنی کوٹلی لوہاراں۔

عینک ساز :۔

حیدر علی اینڈ کمپنی گھاس منڈی۔

یونائیٹڈ آپٹیکل کمپنی ٹرنک بازار

چھاپہ خانے :۔

امیلگیمیٹڈ پرنٹنگ پریس بازار
کاٹھیاں۔ حق آرٹ " گرین روڈ
سٹریٹ۔ جمیل پرنٹنگ " اقبال "
ممتاز برقی پریس " "
نذیر پرنٹنگ " چرندا سن "
پاک نیشنل آرٹ " ٹرنک بازار۔
ریلائنس پریس نزد گھنٹہ گھر چھاؤنی
تعلیمی پریس تحصیل روڈ۔

ریڈیو اینڈ گراموفون ڈیلرز

بٹ ریڈیو سٹورز ٹرنک بازار۔
ڈان " انجینیرز " "
حمید " سروس چوک علامہ اقبال
محمود برادرز ریلوے روڈ۔
محبوب ریڈیو سروس " "۔
نیشنل ریڈیو اینڈ الیکٹرک سٹورز
گرین روڈ سٹریٹ۔ پیرامونٹ
سٹورز بازار روڈ صدر۔ شاہ
ریڈیو ہاؤس ریلوے روڈ۔

صابن بنانے والے :۔

ایڈیسن لمیٹڈ جی۔ ٹی۔ روڈ۔
چاند سوپ فیکٹری تحصیل بازار۔
حاجی تاج دین اینڈ سنز بکا گرد صدر
تاج سوپ فیکٹری تحصیل بازار۔

Marfat.com

ڈرٹ بپ فیکٹری جی۔ ٹی روڈ۔

کھیلوں کے سامان والے:۔

عبدالعزیز محمد شفیع گرین روڈ سٹریٹ شہر۔ عبدالغفور اینڈ کمپنی سیالکوٹ شہر۔ عبدالمجید۔ عبداللطیف رنگ پورہ۔ عبدالصمد اینڈ کمپنی گرین روڈ سٹریٹ شہر۔ علی محمد اینڈ برادرز رام تلائی۔ آمان کو لمیٹڈ بازار کاٹھیاں۔ امجد اینڈ کمپنی راجہ بازار۔ بجلے سپورٹس ٹرنک بازار۔ چیلنج 〃 چرنداس روڈ۔ زار 〃 گرین روڈ سٹریٹ شہر۔ ڈین اینڈ کمپنی سخی دربار۔

فضل الہٰی اینڈ کمپنی چرنداس روڈ۔ غوری 〃 〃 سبزی منڈی۔ گلوب ٹریڈرز لمیٹڈ پیرس روڈ۔ حاجی شیخ غفوری اللہ دتہ وزیر پورہ جان اینڈ کمپنی راجہ بازار۔ خواجہ برادرز کچہری روڈ۔ ملک اینڈ سنز نزد رام تلائی۔ محمد صادق۔ محمد باقر گرین روڈ سٹریٹ۔ نوید سپورٹس رام تلائی۔ نواب دین اینڈ کمپنی وزیر پور سٹریٹ نور دین 〃 〃 گرین روڈ 〃 پیرا مونٹ سپورٹس ایبٹ روڈ۔ رستم اینڈ کو 〃 سپیشلسٹ۔ سمندا 〃 سنز چرنداس روڈ۔

سٹیشنری والے:۔

فاروقی ٹریڈرز اسلام آباد۔ حبیب برادرز ٹرنک بازار۔ خالد 〃 گرین روڈ سٹریٹ

سیمنٹ مرچنٹس:۔

کے۔ بھٹی سٹورز۔ چوہدری فضل دین اینڈ سنز۔ نور الہٰی۔ فضل دین۔ محمد شفیع۔

نارووال

لاہور سے قریب ۵۵ میل کے فاصلہ پر نارووال کا جنکشن سٹیشن واقع ہے۔ دھان۔ باجرہ۔ چنا۔ مکی ماش سیاہ۔ جو۔ مسور۔ گندم۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو بیرونجات جاتے ہیں۔ ایک برف خانہ بھی موجود ہے۔ سیالکوٹ ظفروال اور شکر گڑھ کو اکثر لاریاں چلتی رہتی ہیں۔

جنرل سٹورز:۔

دلشاد علی نور محمد ریلوے روڈ۔ شیخ نور حسین حسین علی حسین اینا۔ وزیر حسین ریلوے روڈ۔ غلام علی۔ اللہ دتہ

برکت علی شیخ۔ کوثر بشیر احمد بٹ۔ دولت 〃 〃 تاج دین۔ سراج دین۔ 〃 ظہور دین۔ دولت علی۔ بشیر حسین۔ ملبیرز۔ بشارت عزیز۔ غلام سلیمان۔

غلام سرور۔

کلاتھ مرچنٹ:۔

امانت علی۔ اعجاز حسین۔

کریانہ مرچنٹس:۔

الطاف حسین۔ غلام حسین شیخ۔

Marfat.com

محمد رمضان۔ محمد اشرف شیخ۔
سائیکل ڈیلرز:۔
شیخ مظفر علی اینڈ سنز۔
بینک:۔
سنٹرل بینک۔
کتب فروش:۔
مولوی منظور حسین۔ اینڈ سنز

شیخ قمر اینڈ سنز۔
دوائی فروش:۔
غلام نبی میڈیکل ہال کچہری بازار
برف خانے:۔
سیمنٹ مرچنٹس:۔
محمد حسین اینڈ سنز۔ محمد اسلم
محمد اشرف۔

حکیم:۔
حکیم احمد علی۔
" محمد یعقوب۔
" محمد علی۔

پسرور

سیالکوٹ سے نارووال جاتے وقت کوئی بیس میل کے فاصلے پر اس کا ریلوے سٹیشن واقع ہے۔ شہر اس کا اپنے سٹیشن سے ایک میل کے فاصلے پر ہے۔ جس کے لئے ٹانگے کی عام سواری ملتی ہے۔ پسروری ہانڈیاں پنجاب بھر میں تحفۃً سمجھی جاتی ہیں۔ دھان۔ جو۔ چنے۔ چاول۔ گندم۔ گڑ وغیرہ یہاں کی اجناس تجارت ہیں۔ جو دیگر شہروں میں لے جائی جاتی ہیں۔

بینک:۔
سنٹرل کوآپریٹو۔
فلور ملز:۔
محمد بشیر۔ سرکلر روڈ۔
آڑھتیان غلہ:۔
غلام نبی اینڈ برادرز۔ ظہور اللہ
احسان اللہ۔ محمد عظیم اینڈ سنز۔
نذیر احمد بیگ اینڈ سنز۔
میسرز عبدالحق۔ عبدالغنی۔

چوہدری محبوب عالم۔ محمد شفیع۔
ملک ظفر اسمٰعیل اینڈ سنز۔
محمد صدیق۔ محمد ادریس۔
کریانہ مرچنٹس:۔
شاہ دین۔ مشتاق احمد۔
نور احمد۔ منظور احمد۔
خورشید عالم۔ محبوب عالم ملک
مولوی عبدالحق اینڈ سنز۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔
ظفر اسمٰعیل اینڈ سنز۔
متفرقات:۔
عبدالغفار برتن مرچنٹ۔
ابراہیم " "
ماسٹر عبدالمجید کلاتھ " ۔
شیخ عطاء اللہ اینڈ سنز کلاتھ مرچنٹ
محمد شفیع جنرل مرچنٹ۔
اقبال احمد " "

Marfat.com

مدو ملہی

لاہور سے نارووال جاتے وقت چالیس میل کے فاصلہ پر اس منڈی کا سٹیشن آتا ہے۔ بیوپاری اصحاب اس کے ہوٹل بنام "غریب ہوٹل" میں قیام کرتے ہیں۔ اور اپنی ضرورت کے مطابق کالی سرسوں۔ دھان۔ چنا۔ مسور۔ جوار گندم وغیرہ جیسے فصلی اپنے ہمراہ دیگر جگہوں پر لے جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔
چوہدری رحمت علی اینڈ سنز۔
" کرامت اللہ خاں " "۔
" غلام محمد۔ نور دین۔
" محمد شریف۔ برکت علی۔
محمد شفیع۔ محمد ظہور۔

بوٹ مرچنٹس :۔
اللہ رکھا۔ برکت علی۔ برکت علی۔
عنایت علی۔ حبیب اللہ۔

محمد اسمٰعیل۔

لوہے والے :۔
تاج دین میاں۔ عنایت علی۔
ولی محمد۔

سوداگران لکڑی :۔
بشیر احمد۔ مولا بخش۔

صراف :۔
خورشید احمد۔ محمد بخش۔
محمد شریف۔ بنیامین۔

محمد ابراہیم۔

متفرقات :۔
نور شاہ۔ جمال دین جنرل مرچنٹس
سراج الحق۔ افتخار الحق کلاتھ "
غلام مصطفٰے۔ " "
شیخ منظور احمد۔ نذیر احمد کریانہ "
محمد شریف۔ معراج دین۔
کریانہ مرچنٹس۔

نور کوٹ

لاہور سے قریب ستر میل دور واقع ہے۔ گندم۔ مسور۔ اور دھان وغیرہ یہاں سے بیرونجات کو جاتے ہیں۔

دوکاندار کریانہ :۔ عبدالواحد اینڈ برادرز۔

شکر گڑھ

یہ قصبہ لاہور سے قریب ۷۰ میل کے فاصلہ پر بطرف نارووال واقع ہے۔ اور ضلع سیالکوٹ کی اپنی

Marfat.com

نام کی تحصیل [illegible] مقام ہے۔ کشمیر کی طرف کی سرحد پر [illegible]
ریشمی لنگیاں۔ ریشمی پراندے۔ ریشمی ازار بند۔ [illegible]
جاتے ہیں۔

حکیم :۔
حکیم امداد حسین۔ محمد سلیمان۔
" علی محمد۔ محمد سلطان۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔
عبدالوحید اینڈ برادرز۔

چوہدری محمد [illegible]
محمد یوسف۔

ڈسکہ

یہ مشہور قصبہ لاہور سے سیالکوٹ بذریعہ لاری جاتے وقت قریب پچپن میل پر واقع ہے۔ [illegible] ریل اور لاریوں سے گوجرانوالہ۔ وزیر آباد۔ سمبڑیال اور سیالکوٹ کے نزدیک ترین ہے گ[illegible] اور تربوز وغیرہ یہاں بکثرت پیدا ہوتے اور دیگر شہروں میں جاتے ہیں۔

بینک :۔
سنٹرل کواپریٹو۔

آڑھتیان :۔
چوہدری نصر اللہ خاں۔ احمد دین
" بیدر سول شاہ اینڈ کمپنی۔
آغا محمد بوٹا۔ محمد شفیع۔ چوہدری
عبدالغفار۔ عبدالرحمٰن۔

جنرل مرچنٹس :۔
نیو لائٹ جنرل سٹورز۔ عبدالرشید
عبدالحمید۔ عبدالغفور، فضل محمد

لوہے والے :۔
محمد علی۔ قاسم علی۔

سائیکل ڈیلرز :۔
بشیر احمد۔ مسٹر ظہور۔

کلاتھ مرچنٹس :۔
اعجاز کلاتھ ہاؤس۔
فاروق " "۔
یوسف " "۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔
نبی بخش اینڈ سنز۔

متفرقات :۔
گلزار فرنیچر ہاؤس۔ محمد [illegible]
پنساری۔ انعام اللہ [illegible]
بک سیلرز۔

حکیم :۔
حکیم محمود علی مدنی۔
" عبدالرشید۔
" عبداللہ۔
" عبدالغنی۔

کوٹلی لوہاراں

کوٹلی لوہاراں دراصل شہر سیالکوٹ کا ایک حصہ ہی شمار کرنا [illegible]

Marfat.com

قریب پانچ چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں کے کاریگر لوہے کا دیگر سامان اور کٹلری کا سامان بنانے میں شہرہ آفاق ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔
میسرز احسان الٰہی۔
" محمد حسین۔
" نور محمد۔ علی احمد۔

تالے مینوفیکچرز :۔
نبی بخش اینڈ سنز۔
کلاتھ مرچنٹس :۔
میسرز الٰہی بخش محمد دین۔

میسرز خیر دین۔ محمد عالم۔
" عبدالغنی۔
حکیم :۔
" صادق علی۔

سمبڑیال

یہ قصبہ وزیر آباد سے سیالکوٹ جاتے وقت قریب پندرہ میل پر واقع ہے۔ گندم۔ چاول۔ مکی۔ آلو۔ باجرہ۔ چنے۔ جو اور نیشکر یہاں کے فصل ہیں۔ اور دیگر شہروں میں لے جائے جاتے ہیں۔ ریل اور لاریوں کے ذریعے لوگوں کی آمدورفت یہاں سے وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ اور ڈسکہ وغیرہ اکثر ہوتی رہتی ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔
چوہدری بشیر احمد۔ عنایت علی۔
" محمد ابرہیم۔ عبدالغنی۔
ملک خیر دین۔ عنایت اللہ۔
چوہدری محمد نواز اینڈ سنز۔

مستری محمد صادق۔ محمد ابراہیم۔
سوداگران کریانہ :۔
پاکستان سٹورز۔ زمیندارہ جنرل سٹورز
فیکٹری :۔
انصاف سوپ فیکٹری۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔
ایم۔ نبی بخش اینڈ سنز۔
حکیم :۔
نذیر احمد۔
محمد اکبر۔

شیخوپورہ

شہنشاہ جہانگیر (شیخو بابا) کا یہ آباد کردہ شہر لاہور سے بذریعہ ریل ۲۶ میل اور بذریعہ سڑک ۲۲ میل پر واقع ہے۔ شہنشاہ موصوف کے وقت کا تعمیر کردہ قلعہ اور ایک شکارگاہ بنام ہرن منارہ اب تک موجود ہیں۔ ۱۹۲۰ء کے اندر ضلع گوجرانوالہ سے کچھ علاقہ کو علیحدہ کر کے ضلع شیخوپورہ کی تشکیل کی گئی تھی جوار۔ باجرہ۔ جو۔ چاول۔ گندم۔ نیشکر اور کپاس وغیرہ اس کے فصل ہیں۔ جڑانوالہ۔ چنیوٹ۔ لائلپور۔ وزیر آباد

Marfat.com

سرگودھا ۔ پنڈی بھٹیاں ۔ لالیاں جھنگ ۔ اور دیگر مقامات کو جانے کے لئے یہاں سے ریل گاڑیاں بالاریاں جاتی رہتی ہیں ۔ جاتے رہتے ہیں ۔

کپاس کے کارخانے :-
تیج ناتھ کاٹن فیکٹری ۔ چرنداس
دولت رام " " ۔ حفیظ بخش
امام دین " " ۔ لکشمی کاٹن
فیکٹری ۔ راجہ مل ۔ مگنت رام "
" ۔ سرداری لال ۔ پریم سنگھ
کاٹن فیکٹری ۔

فلور ملز :-
گنیش آئس اینڈ فلور ملز ۔ فضل الٰہی
محمد شفیع فلور ملز لاہور روڈ ۔
حسن سنز " " پرانی آبادی ۔
لکشمی " " لاہور روڈ ۔
محمد شفیع " " احمد پورہ ۔
نور محمد ۔ محمد عاشق فلور ملز بستی بلوچاں
پاکستان حمید " مل ۔
قادری فلور ملز جنڈیالہ روڈ ۔
شیخ محمد ابن فلور ملز بھکھی روڈ ۔

جنرل مرچنٹس :-
عبدالکریم حاجی وارڈ اردو بازار
علی بخش ۔ عبدالواحد شاہی "
جناح جنرل سٹور اردو "
نظام دین ۔ محمد عمر شاہی "
پاکستان فینسی سٹور سٹیورٹ گنج ۔
پیر بھائی مورتی اینڈ سنز چبوترہ ۔

برف خانے :-
گنگارام اینڈ سنز پیر بوہڑ شاہ ۔
گلوب آئس فیکٹری ۔ سون آئس
اینڈ فلور ملز ۔ پریا آئس فیکٹری
لاہور روڈ ۔

رائس ملز :- محمد اسٹنڈرڈ رائس ملز
گنیش رائس اینڈ فلور ملز ۔ پریا
ملز ۔ سیٹھ الیکٹرک رائس فیکٹری

سیمنٹ مرچنٹس :-
حاجی مولا داد ۔ محمد سعید ۔
سردار علی اینڈ سنز ۔

حکیم :-
رفیق احمد روپڑی ۔
عبداللطیف چوہان ۔
محمد یٰسین خاں ۔
سید نذیر حسین ۔

بھیکی

یہ قصبہ لاہور سے جڑانوالہ جاتے وقت ۴۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ چاول ۔ گھی ۔ سنگترے اور مالٹے یہاں سے دیگر مقامات کو جاتے ہیں ۔

متفرقات :-
چوہدری برکت علی ۔ شیخ محمد اسحاق
شیخ رحیم بخش ۔ طفیل محمد کلاتھ
مرچنٹس ۔ مولوی سلطان علی ۔
خاں کریانہ مرچنٹ ۔

حکیم :- محمد صدیق ۔ حکیم شوکت محمود ۔

Marfat.com

ڈھاباں سنگھ

یہ قصبہ لاہور سے لائل پور بذریعہ ریل جاتے وقت ۱۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ باجرہ۔ جو۔ گڑ شکر۔ جوار۔ گندم۔ اور چاول وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔

بینک :۔
کواپریٹیو بنک۔
آڑھتیان غلہ :۔
میسرز حیدر براورز۔ چوہدری شیر محمد۔ فتح محمد۔ "
فقیر محمد۔ محمد افضل۔ "
محمد شفیع۔ عبدالقدیر۔

متفرقات :۔
علم دین۔ عبدالرحیم۔ کلاتھ مرچنٹس۔ فقیر محمد۔ عنایت محمد "
"۔ محمد دین۔ عبدالرحیم۔
کریانہ مرچنٹس۔ علی بخش۔
خدابخش کریانہ مرچنٹس۔

حکیم :۔
مختار احمد۔ حبیب اللہ۔
محمد علی۔
عبدالجبار۔

ریحان

یہ چھوٹی سی نئی منڈی ریحان یا دھوکہ منڈی کے نام سے لاہور سے قریب ۲۸ میل لائلپور جاتے وقت لب سڑک پڑتی ہے۔ کاروبار سر دست یہاں معمولی طور پر چلتا ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔
میسرز محمد الٰہی۔ میسرز محمد یونس
محمد حسین۔ " محمد علی۔
اصغر علی۔

متفرقات :۔
میسرز محمد دین۔ ابراہیم۔ کریانہ مرچنٹس۔ برکت علی مقصود احمد۔
کلاتھ "

حکیم :۔ عبدالرشید۔

سانگلہ ہل

یہ قصبہ لائلپور سے بذریعہ ریل لاہور آتے وقت ۲۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ توریہ۔ کپاس۔ جو۔ شکر۔ گڑ۔ چاول۔ دھان۔ روئی۔ بنولہ۔ اور گندم وغیرہ کے فصل اس منڈی سے دیگر مقامات کو جاتے رہتے ہیں۔ اس قصبہ کے قریب تر ہی ایک پتھریلی پہاڑی ہے۔ جس کے پتھر سڑکوں اور ریل کی

Marfat.com

لائنوں پر پہچانے کے لئے باہر جاتے رہتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ علی محمد۔ میسرز عصمت اللہ۔ شکر اللہ۔ چوہدری فضل دین۔ اللہ دین۔ میسرز محمد عبداللہ اینڈ سنز۔ محمد اسمٰعیل اینڈ کو۔ محمد صادق برکت علی۔ چوہدری عبداللہ خاں اللہ داد خاں۔ " اللہ داد خاں غلام حسین۔ عبدالستار۔ محمد شریف محمد صدیق۔ نذیر احمد۔

کارخانے :۔ بشیر احمد۔ جالندھری۔ کاٹن فیکٹری میسرز عبدالکریم۔ عبداللطیف " " سیٹھ بدرالاسلام اینڈ کو۔ میسرز رام مل۔ لبھایا شاہ۔ ایس۔ ڈی پرواز کاٹن فیکٹری۔

بلینک :۔ سنٹرل کواپریٹو۔

برکت علی ا...

حکیم :۔ نذیر احمد۔ محمد علی۔ حبیب اللہ۔ عطاء اللہ۔

شاہدرہ

یہ قصبہ دریائے راوی کے کنارے لاہور سے صرف ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اہل... کے لوگوں کے لئے ایک طرح کی سیرگاہ اور بیرونجات سے تشریف لانے والے حضرات کے لئے ... شہنشاہ جہانگیر اور ان کی ملکہ نورجہاں کے مقبرہ کے ایک زیارت گاہ ہے۔ چنے۔ جوار۔ مکی۔ باجرہ گندم اور چاول یہاں کے فصل ہیں۔ آٹے۔ چاول۔ دیا سلائی۔ اور برف کے یہاں کارخانے متعدد ...

کارخانے :۔ گورنمنٹ پاٹری۔ ویسٹرن انڈیا ماچس کمپنی لمیٹڈ۔ راوی ٹیکسٹائل پروسسنگ ملز۔ رحمان کیمیکل ورکس۔ پاکستان گلاس فیکٹری۔ پاکستان انڈسٹریز انیمیل ورکس۔ شیخ ودست محمد اینڈ براورز اٹرن فیکٹری۔

متفرقات :۔ ادپل کلاتھ ہاؤس۔ محمد شفیع میڈیکل سٹورز جی۔ ٹی روڈ۔ باٹا شو کمپنی

ڈاکٹر شریف احمد و ... محمڈن سٹورز۔ جنرل ...

حکیم :۔ مختار احمد۔ خیرالدین ... فضل حسین۔

مڑھ بلوچاں

شیخوپورہ سے بذریعہ ریل لاہور جاتے وقت ...

Marfat.com

جوار۔ کپاس۔ گندم۔ چاول۔ روئی۔ بنولے۔ وغیرہ یہاں کے فصل شمار ہوتے ہیں۔ جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں۔ کپاس اور چاول نکالنے کے چند ایک کارخانے بھی یہاں موجود ہیں۔

متفرقات:۔

بشیر احمد۔ مجید احمد۔ آڑھتیان۔	بیلین اینڈ برادرز۔ آڑھتیان۔	حکیم جالندھری۔
واہلہ اینڈ کو۔ "	صوفی دواخانہ۔	محمود خاں۔
	حکیم:۔ حاجی عبدالرحمن۔	

مریدکے

یہ قصبہ لاہور سے گوجرانوالہ جاتے وقت ۱۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کی چھوٹی سی منڈی طرح طرح کے چاولوں کے لئے مشہور ہے۔ یہاں کے چاول بہ اقسام رتوا۔ بیلا۔ پرمل۔ اور باسمتی گوجرانوالہ اور کامونکے کے مقابلے کے ہوتے ہیں۔ کپڑے صاف کرنے والے صابن کا ایک کارخانہ بھی یہاں موجود ہے۔

بینک:۔

سنٹرل کوآپریٹو۔

آڑھتیان غلہ:۔

چوہدری احمد دین۔ غلام رسول۔

" غدا بخش۔ محمد اکرم۔

شیخ جان محمد۔ محمد بشیر۔

" حسن دین۔ علی محمد۔ حاجی احمد دین۔ حسن محمد۔

چوہدری بشیر احمد۔ محمد سلیم۔

" صالح محمد۔ غلام محمد۔

ایس۔ اے مجید اینڈ کو۔ پیر عبدالغفور شاہ۔ نعیم اطہر شاہ۔

کارخانے:۔

مدھیال رائس اینڈ آئل ملز۔

پنجاب " " آئل "۔

چوہدری سلطان علی۔ غلام علی۔

رائس مل۔

کلاتھ مرچنٹس:۔

حاجی اللہ بخش نذیر احمد۔

شیخ غلام محمد۔ محمد شریف۔

" نور محمد۔ عبدالغنی۔

متفرق:۔

صادق خالد اینڈ کو۔ شیخ چراغ دین۔ محمد صدیق سوداگران چرم

نارنگ

یہ چھوٹی سی تجارتی منڈی لاہور سے ۲۹ میل بہ سمت چک امرو واقع ہے۔ اسے بوجہ سبزی اور باسمتی چاولوں کے شہرت حاصل ہے۔

Marfat.com

آڑھتیان غلہ :-

بشیر احمد ۔ محمد شفیع ۔ بشیر احمد

عبدالمجید چوہدری ۔ ,,

فیض احمد ,, ۔ خوشی محمد

محمد اسلم ۔ خوشی محمد ۔ محمد عاشق

جلال دین محمد ۔ میسرز حامد اینڈ

سردار محمد ۔ محمد علی ۔ محمد ...

وزیر خان ۔

سوداگران کریانہ :-

احمد علی شاہ ۔ اینڈ کو ۔ محمد بشیر ۔

حاجی چراغ دین ۔ میسرز

عبدالمجید اینڈ سنز ۔

متفرقات

غلام علی ۔ ...

شیخ اللہ دتہ محمد شفیع کلاتھ ...

,, محمد ابراہیم ۔ چراغ دین

مولوی عبدالغنی جنرل مرچنٹ

ننکانہ صاحب

یہ قصبہ بوجہ گورونانک صاحب کے جائے پیدائش کے سکھوں کے لئے خاص طور پر زیادہ متبرک مقام ہے ۔ جس کے گوردواروں کی زیارت کے لئے زائرین ملکی تقسیم کے بعد سے بذریعہ پرمٹ سالانہ طور پر عقیدتمندی سے حاضر ہوتے رہتے ہیں ۔ چنے ۔ جو ۔ مکی ۔ توریہ ۔ شکر ۔ گڑ ۔ کپاس ۔ روئی ۔ گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں ۔ برف اور روئی نکالنے کے چند کارخانہ جات بھی یہاں موجود ہیں ۔ فصل کے دنوں میں بیوپاریوں کی خاص رونق رہتی ہے ۔

جنرل سٹورز :-

افغان پرانا بازار ۔ غلام محمد ۔

خوشی محمد تنگ بازار ۔ سلطان احمد

منیر احمد ۔ ,, ,, ۔ ولی محمد

پرانا بازار ۔ محمد صادق اینڈ برادرز

برف کے کارخانے :-

محمد شفیع اینڈ کمپنی آئس فیکٹری ۔

آڑھتیان غلہ :-

میسرز ستار محمد ۔ مہتاب کمپنی ۔

عمر دین ۔ حاجی اللہ بخش ۔ احمد بیگ

مرزا اینڈ کو ۔

سیمنٹ مرچنٹ :-

حاجی نور احمد اینڈ سنز ۔

چوہدری محمد بخش ۔ مشتاق احمد ۔

,, علی محمد ۔ محمد امین ۔

,, محمد حیات ۔ رشید احمد ۔

,, غلام نبی اینڈ کو ۔ چوہدری

محمد رفیق ۔ عبدالغفور ۔ رائے

انور خان اینڈ کو ۔ میسرز محمد صادق

محمد فاضل ۔ چوہدری حاجی حسین بخش

اینڈ سنز ۔ رائے ولی محمد اینڈ کمپنی

رائے انور خان اکبر علی ۔ ملک ...

حسن خاں ۔ مولاداد ۔

کارخانے :-

ایوب احمد اینڈ کو ۔ ...

رئیس احمد ۔ شریف احمد ۔

محمد صادق ۔ محمد فاضل اینڈ کو

نشاط لمیٹڈ کاٹن فیکٹری

متفرقات :-

پاکستانی کتب خانہ ۔ ...

ہاؤس ۔ ملک لال خاں ...

مرچنٹ ۔ ...

Marfat.com

[illegible] فیکٹری - احمد دین -
ملک سرفراز خاں - شیخ اللہ دتہ -
غلام محی الدین - میسرز دلاور حسین

محمد شفیع - سید عابد حسین -
سجاد حسین - میسرز عبدالغنی -
اصغر احمد - چوہدری محمد حسین -

محمد شفیع - قاری انوار الحسن -
رائے نور محمد -

وار برٹن

یہ منڈی ایک انگریز کے نام پر موسوم شدہ ہے - اور لاہور سے بذریعہ ریل جڑانوالہ جاتے وقت ۵ میل کے فاصلہ پر پڑتی ہے - چنے - سرسوں - دھان - مکی - توریہ - گندم - گڑ - کپاس ٹینکر - چاول - بہ اقسام - رنوا - پرمل اور باستی وغیرہ یہاں کے فصل ہیں - اور یہاں کے مقامی کارخانوں سے صاف ہو کر بیوپاریوں کے سپرد ہوتے ہیں -

آڑھتیان غلہ :-
حاجی مہر بخش - محمد بخش - رانا محمود خاں
فضل محمد - رائے امیر علی -

اکبر علی - شیخ محمد ابراہیم -
غلام یٰسین - // محمد اسمٰعیل -
بشیر احمد - میاں اللہ بخش -

رحیم بخش -
سیمنٹ مرچنٹ :-
حاجی نور احمد اینڈ سنز -

چوہڑکانہ

آڑھتیان غلہ :-
احمد خاں - دوست محمد - اللہ دتہ -
محمد انور - چاندی خاں - محمد صادق -
خورشید عالم بھٹی - عمر دین - محمد بوٹا -
غلام حسین - صادق حسین - فیروز دین
علم دین - فیروز خاں - محمد حنیف -
فضل حمید - بہاول بخش - لال شاہ -
ولی شاہ - بلے خاں - محمد خاں -
محمد بشیر - محمد صادق - مولا داد -

بہاول بخش - محمد الدین - محمد اسلم -
کارخانے :-
جناح رائس ملز - جننگ پریسنگ
رائس اینڈ آئل ملز - رائس فیکٹری
عثمانیہ رائس مل - یوسف //
آڑھتیان پھل :-
محمد یوسف - دوست محمد -
کلاتھ مرچنٹس :-
بوٹے خاں - محمد صدیق - خادم حسین

محمد انور - چراغ دین -
کرم دین - محمد صدیق - محمد شریف -
ملک لال دین - خوشی محمد -
سیمنٹ مرچنٹس :-
محمد اسمٰعیل -
محمد شفیع -

Marfat.com

کیمبل پور

یہ چھوٹا سا صاف ستھرا شہر ضلع اٹک کا صدر مقام ہے۔ تمباکو، لہسن اور پیاز یہاں کی زیادہ تر پیداوار ہے۔ لوگوں کی باقی ضروریات عموماً باہر سے مال پہنچنے پر پوری ہوتی ہیں۔ راولپنڈی سے پشاور جاتے وقت قریب پچاس میل کے فاصلہ پر یہ شہر واقع ہے۔

اسلحہ والے:۔
سید سٹور۔ سول بازار۔

بینک:۔
سنٹرل کواپریٹو بنک۔

کتب فروش:۔
مہاجر بک ڈپو سول بازار۔

دوائی فروش:۔
کریسنٹ میڈیکل سٹورز۔ سول بازار

کلاتھ مرچنٹس:۔
امرتسر کلاتھ ہاؤس سول بازار۔
دہلی ” اینڈ جنرل ایجنسی ” ”

آڑھتیان غلہ:۔
عبد الغنی۔ سول بازار۔
اٹک ٹریڈ کمپنی۔ ” ”
چوہدری برادرز ” ”۔

میاں فضل قادر سول بازار۔
” غلام ربانی ” ”۔
” طالع محمد اینڈ برادرز ” ”۔
محمد اکبر۔ فیروز خان۔ ” ”
مشتاق احمد ” ”۔
رحمت دین چنن دیا ” ”۔

جنرل مرچنٹس:۔
امر برادرز سول بازار۔
دورالز بانش ۔ ” ”۔
اقبال برادرز ” ”۔
مرزا امام دین عبد الغفار ” ”۔
سید سٹور ” ”۔

آئرن مرچنٹس:۔
چوہدری عبد المجید خورشید احمد ” ”
ملک محمد قاسم۔ ” ”

ہوٹل:۔
مسلم ریگل ہوٹل سول بازار۔
تاج ” ” ”۔

پینٹ اینڈ وارنش ڈیلرز:۔
ایم۔ لال حسن سول بازار۔

دوائی خانے:۔
حیدری دواخانہ۔ جدی دواخانہ
خاندانی شفاخانہ۔
نومانی دواخانہ۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔
ایم۔ لال حسین۔

انجرا

یہ چھوٹی سی منڈی ملتان سے بذریعہ ریل کیمبل پور جاتے وقت قریب ۲۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

Marfat.com

خوب کلاں ۔ نارامیرا ۔ موٹھ ۔ جو اور گندم یہاں کے فصل ہیں شمار ہوتے ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔
حاجی احمد ملک ۔ شبیر خاں ۔
ظہور الحق ۔ لطف اللہ ۔

نصر اللہ ۔ ملک برادرز ۔
میاں کریم اللہ ۔ اینڈ کو ۔
محمد احسن ۔ محمد حسین ۔

متفرقات :۔
غلام ربانی ۔ سوداگر کریانہ ۔
محمد یوسف اینڈ برادرز کلاتھ مرچنٹ

پنڈی گھیب

یہ قصبہ راولپنڈی سے قریب ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ اپنی تحصیل کا صدر مقام ہے ۔ اپنی وضع کی جوتیاں اور نسوار یہاں کی عموماً مشہور اشیاء ہیں ۔ باہر سے دیگر اشیاء پہنچنے پر لوگوں کی ضروریات زندگی پوری ہوتی ہیں ۔ لاریاں یہاں سے کیمبل پور ۔ تلہ گنگ ۔ فتح جنگ ۔ اور راولپنڈی وغیرہ آتی جاتی رہتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔
اللہ یار خاں ۔ احمد خاں ۔
برخوردار محمد فاروق ۔ جمعدار شمس دین
عزیز خاں ۔ صوبیدار سلطان خاں ۔
کرم خاں ۔ صوبیدار گلاب " ۔
محبوب خاں ۔

بینک :۔
سنٹرل کواپریٹو ۔

پٹھواری جوتے فروش ۔
ایم ۔ سراج دین اینڈ سنز ۔
محمد حسین ۔ محمد صدیق ۔

کریانہ مرچنٹس :۔
احمد خاں ۔ محمد اصغر ۔ سلطان احمد

نذیر احمد ۔

متفرقات :۔
خادم حسین نسوار فروش ۔
عبداللہ خاں اینڈ سنز کلاتھ مرچنٹس ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔
فوڈ گرین سنڈیکیٹ ۔

جنڈ

کیمبل پور سے بذریعہ ریل جاتے وقت یہ منڈی ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ چنے ۔ باجرہ ۔ مکی ۔ جوار ۔ موٹھ ۔ گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں ۔ راولپنڈی ۔ کوہاٹ ٹیکسلا ۔ وغیرہ کے تجارتی لوگ اکثر یہاں آتے جاتے رہتے ہیں ۔

متفرقات :۔
عزیز اللہ ۔ محمد رمضان ۔ آڑھتیان غلہ
ایم ۔ عبدالرحمٰن سوداگران چرم ۔

عبدالسلیم تمباکو مرچنٹ ۔
عبدالرحمٰن ۔ عبدالمنان ۔
کلاتھ مرچنٹس ۔

حکیم :۔
عبدالرؤف ۔ نوازش علی ۔
نذیر احمد ۔

Marfat.com

فتح جنگ

آڑھتیان غلہ :۔
محمد افضل ۔ محمد اشرف ۔
زمرد خاں کیشن شاپ ۔
تمباکو مرچنٹس :۔
عبدالخالق بٹ اینڈ سنز ۔ چھاچھی ۔
عبدالغفور " " ۔
سوداگران چرم :۔
خلیفہ بشیر احمد ۔ خاکی جان ۔

میاں حشمت علی ستانہ ۔
سوداگران کریانہ :۔
محمد یونس ۔ میاں محمد ۔ دین محمد ۔
خدابخش ۔
جنرل مرچنٹس :۔
مولوی محمد اکرم ۔ مولوی خیر محمد ۔
عبدالخالق ۔ کلاتھ مرچنٹ ۔

ایم ۔ غلام سرور ۔
سیمنٹ مرچنٹ
ایم ۔ خدابخش ۔
حکیم :۔
عبدالرحیم ۔
نور محمد ۔ نور الٰہی

تلہ گنگ

پنڈی گھیب کی طرح اس قصبہ کو بھی ضروریات زندگی کے لئے دیگر مقامات سے اشیا فراہم کرنی ہیں ۔ یہاں کی جوتیاں مشہور ہیں ۔ لاریاں یہاں سے قریب ترین شہروں میں مثلاً چکوال ۔ پنڈی گھیب کیمبلپور اور میانوالی اکثر جاتی آتی رہتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔
میاں شیر محمد ۔ حاجی محمد ابراہیم ۔
" محمد اختر ۔ عبدالکریم ۔ شیخ
محمد اسلم اینڈ کو ۔ میاں محمد ۔
غلام جیلانی ۔

بینک :۔
سنٹرل کواپریٹو ۔
متفرقات :۔
تلہ گنگ لیدر اینڈ سٹریز لمیٹڈ بوٹ مرچنٹس
گلاب شاہ اینڈ برادرز تمباکو "

ملک فدا حسین جنرل مرچنٹ
گل محمد ۔ غلام محمد ۔ کریانہ
غلام سرور اینڈ برادرز ...
ملک بہادر خاں اینڈ ...
اینڈ سائیکل ڈیلرز شیخ ...

حسن ابدال

یہ چھوٹا سا پہاڑی طرز کا شہر پشاور سے راولپنڈی آتے وقت ...

Marfat.com

حضرت بابا ولی قندھاری کی بیٹھک اور سکھوں کا گوردوارہ موسوم پنجہ صاحب زیارت گاہیں ہیں۔ مکی۔ باجرہ سرسوں۔ جو۔ جوار۔ گندم۔ اور موٹھ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ اور چونکہ چشمے عام ہیں۔ آٹا وغیرہ پیسنے کا کام انہیں سے لیا جاتا ہے۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔ اظہر اینڈ کو۔ | سردار خاں۔ محمد امین۔ ملک مختار اینڈ کو۔ | اینڈ کو۔ محمد اکبر۔ محمد داؤد۔ صوبے خاں اینڈ سنز۔

آڑھتیان غلہ:۔ پہلوان شاہ۔ رسول شاہ۔

سوداگران کریانہ:۔ چوہدری مظفر خاں۔ ملک مظفر خاں

کتب فروش:۔ ایم۔ عبدالحفیظ۔

حضرو

یہ قصبہ کیمبلپور سے ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں سے لنگیاں۔ جوتیاں۔ تمباکو۔ اور نسوار تحفۃً دیگر جگہوں کو جاتی ہیں۔ فصل یہاں کے عموماً۔ چنے۔ مکی۔ جوار۔ موٹھ۔ تارامیرا۔ اور گندم پر مشتمل ہیں۔ یہ مقامی لوگوں کی ضرورت پوری کر جاتے ہیں۔

بینک:۔ سنٹرل کواپریٹو۔

سوداگران تمباکو اور نسوار۔ حاجی میر عالم خاں۔ کرم خاں۔ | شیخ محمد اکرم۔ سخاوت حسین۔ محمد عظیم خاں۔ اسلم خاں۔ عباس " " "۔ میاں محمد حسین۔ عبدالغفار۔ | میاں عبداللہ۔ محمد دین۔

حکیم:۔ محمد یوسف۔ مولا بخش۔

گجرات

لاہور سے بفاصلہ ۷۰ میل سمت (پشاور) شمال واقع ہے۔ ابتدائے آبادی سے اب تک صدر مقام ہے طول اس کا ۴۰ اور عرض ۳۶ میل ہے۔ حد مشرقی کا گوشہ شمالی سرحد ملاقہ جموں سے اور گوشۂ جنوبی ضلع سیالکوٹ سے ملتا ہے۔ اور کل حد غربی ضلع شاہ پور (سرگودھا) سے اتصال رکھتی ہے۔ حد شمالی ضلع جہلم سے اور حد جنوبی کا گوشہ مشرقی ضلع سیالکوٹ سے اور گوشۂ غربی ضلع گوجرانوالہ سے ملحق ہے۔

اس قصبہ کے اندر شاہ دولہ دریائی کا مزار ہے۔ جہاں عقیدتمند لوگ قریب ہر وقت ہی رہتے ہیں۔ اکبر بادشاہ کا

Marfat.com

تعمیر کروایا ہوا قلعہ بھی موجود ہے۔ گجرات مشہور سوہنی کا بھی پیدائشی شہر ہے۔ ماہ جون کے اندر شہنشاہ جہانگیر کے نام سے ایک بھاری میلہ لگتا ہے۔ چاول۔ باجرہ۔ مسور۔ چنا۔ جوار گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں اور گجراتی لوگ خاص قسم کے حقے۔ چھریاں۔ چاقو۔ تلواریں۔ ٹی سٹ۔ فرنیچر اور شیشے کی چادریں بنانے میں بھی خوب مہارت رکھتے ہیں۔ لاریاں یہاں سے پھالیہ۔ جلالپور جٹاں۔ بھمبر۔ کنجاہ۔ سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ۔ لاہور اور راولپنڈی وغیرہ اکثر چلتی رہتی ہیں۔

سوداگران لکڑی :۔
میسرز چوہدری اللہ بخش۔ محمد حسین۔

اسلحہ والے :۔
عبدالحکیم اینڈ سنز۔ مسلم بازار۔
کرم الٰہی " " "
شیر خاں۔ عبدالغفور خاں اینڈ سنز
شیشیاں والا گیٹ۔

اسلحہ بنانیوالے :۔
رولیکس مینوفیکچرنگ ورکس نئی آبادی

موٹر کی اشیاء رکھنے والے۔
بھٹی موٹر سٹورز۔ گرانڈ ٹرنک روڈ
کرم الٰہی۔ منیر حسین پرانا ہسپتال۔
خدا بخش اینڈ سنز گرانڈ ٹرنک روڈ۔
رحمت علی " کو " "
سٹار لائٹ انڈسٹریز نزد کرسنگھ گیٹ

بینک :۔
آسٹریلیشیا بنک سرکلر روڈ۔
گجرات سنٹرل کواپریٹو بنک۔

کتب فروش :۔
عسکر بک ڈپو کوچہ لوہاریاں۔
آزاد بک ڈپو پاکستان چوک۔
غلام حسین کچہری روڈ۔ ماڈرن
بک سٹال مسلم بازار۔ قومی
کتب خانہ " " ۔ ربانی
برادرز شیشیانوالہ گیٹ۔ سٹوڈنٹ
بک ڈپو سٹیشنری مارٹ مسلم بازار

تعمیری اشیاء رکھنے والے۔
ملک عبدالکریم۔ عبدالعزیز۔ ریلوے روڈ
محمد اسمٰعیل۔ عبدالرحیم مسلم بازار۔

ٹوپیاں بنانے والے :۔
شریف برادرز۔ پاکستان چوک۔

دوائی فروشاں :۔
بابو نبی بخش اینڈ سنز۔ مسلم بازار
اسحاق اینڈ برادرز " "
سلطانی دواخانہ " "
میاں برادرز کالرے دواخانہ
مغل میڈیکل سٹور۔ نئی مارکیٹ۔
نسکور " ہال شیشیانوالہ گیٹ۔

کلاتھ مرچنٹس :۔
افغان ہاؤس ریلوے روڈ۔
فینسی کلاتھ ہاؤس ریلوے روڈ۔
اعجاز " " "
عالم برادرز۔ مسلم بازار۔
" اینڈ سنز اندرون شیشیانوالہ گیٹ
بھٹی کلاتھ ہاؤس مسلم بازار۔
بٹ " " " "
خواجہ محمد دین اینڈ سنز۔ " "
سعید کلاتھ ہاؤس " "

آڑھتیان غلہ :۔
شیخ عبدالکریم۔ کرامت اللہ ریلوے روڈ
" محمد انور۔ محمد بشیر " "
میسرز عبدالغنی۔ عبدالحق " "
محمد امین اینڈ کمپنی " "
ملک فیروز دین۔ برکت علی " "
شیخ کرم الٰہی۔ محمد اشرف " "
ایم حاکم علی۔ اصغر علی کنک منڈی

بائیسکلوں والے :۔
افضل دین اینڈ سنز ریلوے روڈ۔
امپیریل سائیکل سٹورز " "
نظامی اینڈ سنز " "

Marfat.com

یوسف برادرز ریلوے روڈ۔
ایسٹرن سائیکل کمپنی " "
امداد ہاؤس کالرے گیٹ۔

ڈرائی کلینرز :۔
بیٹے بیریس لانڈری ورکس تحصیل بازار
گولڈن " " "

نکل کرنے والے :۔
لطیف نکل پالش فیکٹری شاہ دولہ گیٹ

انجینئرنگ ورکس :۔
ایسٹرن انجینئرنگ "۔ نیشنل
انجینئرنگ " نئی آبادی۔
وائل " کارپوریشن ریلوے روڈ
زمیندار فونڈری ورکس کنجاہ "

فلور ملز :۔
میاں کرم دین اینڈ کمپنی ریلوے روڈ

جنرل مرچنٹس :۔
شیخ عبدالکریم۔عبدالمجید مسلم بازار۔
بابو نبی بخش اینڈ سنز " "
شیخ فضل الٰہی۔محمد صادق " "
حاجی کرم دین۔فضل حسین " "
" میراں بخش۔محمد حسین " "
کراچی سٹورز ۔ " " "
سلیم ناولٹی سٹورز۔ " "
شریف دی ہٹی ۔ " "
شیخ کرم الٰہی بھنڈاری اینڈ سنز ریلوے روڈ

ملک برادرز شیشیانوالہ گیٹ ۔
مرکنٹائل ہوزری اینڈ جنرل سٹورز
نئی مارکیٹ ۔سندھو " "
ٹمبل بازار۔ظفر جی ۔افضل بھائی
کالری مارکیٹ ۔

لوہے کی اشیا والے :۔
ایم۔اللہ دتہ۔احمد دین ریلوے روڈ
فضل برادرز ۔ مسلم بازار۔
خوشی محمد اینڈ سنز " "۔
ملک عبدالکریم۔عبدالعزیز " "
" اقبال افضل ۔ ریلوے روڈ
مستری عطا محمد۔ " " "
" حسن اینڈ سنز " " "
محمد عبداللہ۔محمد ابراہیم مسلم بازار
محمد اسمٰعیل۔عبدالرحیم۔ " "
محمد شاہ۔ اصغر علی شاہ ریلوے روڈ
قریشی برادرز ۔ " "

ہوٹل :۔
نشاط ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ " "
سلیم " " " " "

چھاپہ خانے :۔
کرابیسنٹ پریس ٹمبل بازار۔اقبال
برنی " " ۔پنجاب
الیکٹرک " شیشیانوالہ گیٹ۔
شمیم پرنٹنگ " " ۔

صابن بنانیوالے :۔
غلام رسول۔رحیم بخش ریلوے روڈ
گجرات سوپ فیکٹری " "
محمد جان۔رحمت اللہ امر منزل ۔
مجاہد سوپ فیکٹری شیشیانوالہ گیٹ
مسلم یونائیٹڈ سوپ فیکٹری جی۔ٹی روڈ
نصیر احمد۔ ریلوے بازار۔

سٹیشنری والے :۔
ملک برادرز۔ شیشیانوالہ گیٹ۔
سٹوڈنٹس بک ڈپو اینڈ سٹیشنری مار
مسلم بازار۔یونس بک ڈپو۔
" " "

ٹمبر مرچنٹس :۔
سلطان احمد۔محمد عظیم کمپنی سرکلر روڈ

ٹرانسپورٹ :۔
گجرات پنجاب بس لمیٹڈ ریلوے روڈ

برتن بنانے والے :۔
امپیریل سٹیل ورکس شاہ دولہ گیٹ
سرکلر روڈ نیشنل سٹیل ورکس نئی آبادی

سیمنٹ مرچنٹس :۔
عبدالکریم۔عبدالعزیز۔مجید برادرز

حکیم :۔
عبدالرحیم جمیل۔
عبداللطیف بی۔اے۔
شیخ رحمت اللہ۔

Marfat.com

جلالپور جٹاں

یہ قصبہ شہنشاہ اکبر کے عہد میں جلال گوجر نے آباد کیا تھا۔ یہاں کے آڑھتی زیادہ تر کشال بافی کے لئے۔ دھسے اور گرم چادریں بنانے میں شہرت رکھتا ہے۔ اور گجرات سے ... واقع ہے۔

آڑھتیان غلہ:۔
میسرز محمد شفیع۔مسعود آغا۔

بینک:۔
سنٹرل کوآپریٹو۔

بوٹ مرچنٹس:۔
خواجہ بوٹ ہاؤس۔
کشمیر " "۔
مسلم " "۔

متفرقات:۔
اقبال فرنیچر ہاؤس۔مدنی ...
ہوزری ملز۔مسعود بک ...
ہلال میڈیکل سٹورز۔

ڈنگہ

یہ چھوٹا سا قصبہ جسے چوہدری مقیم خاں گوجر گوٹ کھٹانہ نے آباد کیا تھا۔ گجرات سے جہلم جا... ۱۲ میل کے فاصلہ پر آتا ہے۔ کنک اور گھی یہاں سے ملتان کی طرف جاتا ہے۔ اور وہاں سے ... یہاں آتا رہتا ہے۔

آڑھتیان غلہ:۔
اللہ دتہ۔محمد خاں چوہدری۔
سلطان احمد۔محمد اسلم "
چوہدری فضل داد اینڈ کو۔
میاں محمد اکبر اینڈ سنز۔

بینک:۔
سنٹرل کوآپریٹو۔

سوداگران مناری:۔
بشیر احمد۔منظور احمد قریشی۔
غلام حسین۔غلام رسول۔

سوداگران چرم:۔
یشیخ چراغ الدین۔ثناء اللہ۔
" محمد امین۔حسام الدین۔

سوداگران کریانہ:۔
مرزا محمد فیروز۔محمد حسین۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔
یشیخ ثناء اللہ۔
چراغ دین۔

متفرقات:۔
یشیخ محمد امین۔محمد اسلم ...
مرچنٹس۔میڈیکل ...
ہل اینڈ بوٹ ...

Marfat.com

کوٹلہ اردلی خاں

یہ منڈی گجرات سے قریب سترہ میل بھمبر روڈ پر واقع ہے۔ جوار۔ موٹھ۔ چنے۔ موٹھ۔ باجرہ۔ اور گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات بھیجے جاتے ہیں۔ کشمیر کے ریاستی مال کی فروختگی یہاں مارکیٹ سنبھال رہی ہے۔ اس لئے کہ بھمبر شہر جو کشمیر کا سرحدی شہر شمار ہوتا ہے۔ یہاں سے محض ۵ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

متفرقات:-

ستی محمد ملک کلاتھ مرچنٹ۔

ایکس سروس مین کلاتھ مرچنٹس۔

رحمت سٹورز جنرل مرچنٹ۔

کنجاہ

راجہ کنج کا یہ آباد کیا ہوا قصبہ گجرات سے مغرب کی جانب محض ۷ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ گندم اور چنے وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔

متفرقات:-

شیخ خوشی محمد۔ سوداگر چرم۔

عبدالعزیز کریانہ مرچنٹ۔

شیخ برادرز کریانہ مرچنٹ۔

اللہ دتہ۔ چراغ دین کلاتھ مرچنٹ

محمد دین۔ غلام حسین 〃 〃

حکیم:-

جہان داد خاں۔

مولا بخش۔

کھاریاں

یہ قصبہ گجرات سے راولپنڈی جاتے وقت ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے تحصیل کا صدر مقام ہے۔

کلاتھ مرچنٹس:-

بنارسی داد ڈابھٹ۔ غلام رسول

چراغ دین۔ احمد برادرز۔

کریانہ والے:-

رحمت خان محمد حسین۔

محمد افضل۔ فضل الٰہی۔

ہمدرد سٹورز۔

کتب فروش:-

مسلم سٹورز۔

ٹرنک بنانے والے:-

شمس ٹرنک ہاؤس۔

نیاری والے:-

رحیم داد۔ فضل داد۔ سٹورز۔

Marfat.com

موننہ

اس کی اہمیت محض ریماؤنٹ ڈپو کی وجہ سے سمجھی جاتی ہے۔ ریلوے سٹیشن بھی اس کا بہت معمولی سا ہے۔ دوکانداری کے اعتبار سے یہاں سے محض ایک جنرل مرچنٹ ہی اپنا کچھ کاروبار رکھتا ہے جس کا نام ہے۔ ایم محمد حیات نزد مسجد آرمی ریماؤنٹ ڈپو۔ حکیم عبداللہ۔ حکیم عبدالرحمٰن۔

ملک وال

یہ قصبہ لالہ موسٰے سے شورکوٹ روڈ جاتے وقت ۵۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سرسوں۔ باجرہ۔ جوار۔ موٹھ۔ مکی۔ چنے اور گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات پر جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ راجہ شاہ نواز۔ چوہدری محمد حیات سیٹھ کرم الٰہی۔ راجہ مرزا خاں۔ چوہدری غلام حیدر۔ محمد سعید۔

آڑھتیان میوہ جات :۔ راجہ مہدی خاں۔ ریاض علی۔ چوہدری نذیر حسین محمد سمیع۔

کلاتھ مرچنٹس :۔ اقبال کلاتھ ہاؤس۔ محمد سعید اینڈ کو۔ ملک محمد خاں۔

متفرقات :۔ شاہ سوپ فیکٹری۔ فضل بوٹ ہاؤس۔ مرزا دوست محمد۔ محمد الٰہی۔ سوداگران بیناری۔

مرزا محمد فیروز۔ محمد دین سوداگران بیناری۔ صوفی محمد حنیف۔ غلام محمد سوداگران کریانہ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔ چوہدری محمد علی۔ خدا بخش۔

حکیم :۔ محمد سلیمان۔ عبدالرحیم۔

لالہ موسٰے

یہ قصبہ لاہور سے راولپنڈی جاتے وقت قریب ۸۷ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چنا سیاہ۔ ماش۔ موٹھ۔ مسور۔ یہاں کے فصل ہیں۔ تاج روشنائی۔ اور چراغ روشنائی جو کاتب لوگوں اور پٹواریوں اور دیگر اردو میں کاروبار کرنے والوں کے کام کی چیز ہے۔ یہاں اعلےٰ بنائی جاتی ہے۔ بزلہ۔ تارامیرا۔ شکر وغیرہ دیگر جگہوں سے آتا ہے۔ اور کشمیر کو مال یہاں سے بھی جاتا ہے۔

Marfat.com

جنرل مرچنٹس :۔
چوہدری احمد خاں۔ اینڈ سنز۔
غلہ منڈی ۔ اللہ دتہ اینڈ کمپنی
" " ۔ بدر دین ۔ عبد اللطیف
" " ۔ چراغ دین ۔ محمد عظیم
اینڈ کمپنی ۔ غلہ منڈی ۔ شاہ اینڈ سنز
مین بازار ۔

سوپ فیکٹریاں :۔
آزاد سوپ فیکٹری ۔
پھلوال " " ۔
رائل " " ۔
طارق " " ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔
شیخ چراغ دین ۔ محمد اعظم ۔
چوہدری اینڈ کمپنی ۔

کتب فروش :۔
رشید اینڈ کو ۔ کوثر بک ڈپو ۔

مرزا غلام حسین جبدری ۔ اینڈ سنز

بوٹ ہاؤس :۔
باٹا شاپ ۔ عظیم بوٹ ہاؤس ۔
منصف بوٹ ہاؤس ۔

آڑھتیاں غلہ نئی منڈی :۔
چوہدری احمد خاں اینڈ سنز ۔
" بشیر احمد ۔ محمد اشرف ۔
" بدر دین ۔ عبد اللطیف اینڈ کو ۔
شیخ چراغ دین ۔ فضل الٰہی ۔
ریاض حسین شاہ ۔ محمد مصطفےٰ اینڈ کو ۔
چوہدری غلام احمد اینڈ سنز ۔
فضل الٰہی ۔ محمد اکبر ۔ سنہاس ۔
راجہ اللہ دتا اینڈ کو ۔ چوہدری
محمد عالم ۔ بشیر احمد ۔

پرانی منڈی :۔
برکت علی ۔ رحمت علی چوہدری ۔
چوہدری محمد دین اینڈ کو ۔

شیخ غلام محمد ۔ محمد رمضان ۔
" محمد شفیع ۔ محمد اکرم ۔ چوہدری
غلام رسول ۔ انور علی ۔
سیٹھ نور دین اینڈ سنز ۔

فیکٹریاں :۔
رائل کیمیکل ورکس ۔
جسیال کلرنگ فیکٹری ۔
زمیندار " "

کلاتھ مرچنٹس :۔
نبیٹے کلاتھ ہاؤس ۔
شیخ الٰہی بخش اینڈ سنز ۔

متفرقات :۔
پاکستان ٹرنک شاپ ۔
" کریانہ سٹور ۔
دلشاد تمباکو ہاؤس ۔

منڈی بہاؤالدین

یہ منڈی لالہ موسٰے سے ملکوال جاتے وقت ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ سرسوں ۔ توریہ ۔ جو ۔ مکی ۔ باجرہ ۔ کپاس ۔ دھان ۔ یہاں کے فصل ہیں ۔ کپاس ۔ دھان اور میدہ سوجی کے کارخانوں نے یہاں خوب کاروبار پیدا کر رکھا ہے ۔ جس کے لئے بیوپاری لوگ اردگرد کی جگہوں سے یہاں اکثر جمع ہوتے رہتے ہیں ۔ یہاں کی ایک چھوٹی سی مسجد قابل دید ہے ۔

Marfat.com

کپاس کے کارخانے :-
الٰہی کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری
منڈی بہاؤالدین - جگت کاٹن "
" " - راما "
" " - راما شام رام پرکاش
کاٹن اینڈ جننگ فیکٹری منڈی
بہاؤالدین - جاپان کاٹن فیکٹری -
میاں غلام فرید - محمد لطیف - میسرز
خدا بخش - محمد نواز -

آڑھتیاں غلہ :-
چوہدری عبدالمجید - کرم الٰہی -
میسرز حاکم علی - فتح محمد - ایم فیروز
اینڈ کو - ملک محمد دین اینڈ سنز
سردار خان - عطاء اللہ - کواپریٹو
کمیشن شاپ -

صراف :-
علاؤالدین - شہاب الدین -
خلیفہ دوست محمد - طفیل احمد -

سیمنٹ مرچنٹس :-
زمیندارہ بیٹھ - آئرن سنڈیکیٹ

چوہدری سردار خان [illegible]
محمد صدیق علوی - اینڈ برادرز
چوہدری غلام رسول - نذر محمد -
ملک محمد اسلم - اینڈ کو - چوہدری
فتح محمد - محمد ضیاؤالدین -
شیخ غلام سرور - عزیز احمد -
میاں فضل الٰہی - کرم الٰہی -
چوہدری ارشاد اللہ - منظور احمد
" عبدالعزیز اینڈ برادرز -
" امیر بخش - خان محمد -
ملک محمد عنایت اللہ - راجہ
نجیب اللہ - میاں بشیر الدین
عبدالحق - چوہدری نذر محمد -
محمد رفیق - میسرز حبیب اللہ -
محمود الحسن -

سوداگران کریانہ :-
اعجاز احمد - طفیل احمد -
اکرام اللہ - نذیر احمد -
خیر دین - احمد حسین - محمد ظفر
عبداللطیف -

علوی "
کراچی "
مجددیہ "

دواخانے :-
بھیک یونانی دوا[illegible]
کھوکھر
وحید اینڈ کو -

متفرقات :-
انصاف بوٹ ہاؤ[illegible]
کراچی "
مسلم بک ڈپو -
انصاف سائیکل ورکس
چوہدری اللہ بخش [illegible]
سوداگران لکڑی [illegible]
سٹور - جلالیہ جنرل [illegible]

گوجرانوالہ

کسی مستند تحریر سے مدت آبادی اس کی صحیح معلوم نہیں [illegible]
جبکہ اس کو سسی خاں جٹ معرف ساہی نے بطور [illegible]

Marfat.com

[...] اس نام کا اکثر حالات محررہ زمان سابق سے ظاہر ہے۔ اس کے بعد کسی سبب سے قوم جٹ [...] گوجر سے کئی شخص آکر دخیل ملکیت ہوئے۔ انہوں نے ایسا غلبہ پایا۔ کہ یہ قصبہ باسم گوجرانوالہ موسوم ہوا۔ یہ شہر لاہور سے راولپنڈی جاتے وقت ۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ توریہ۔ سرسوں سیاہ۔ جو۔ چنا۔ گندم۔ مونگ۔ نیشکر۔ گڑ۔ کپاس۔ دھان مثلاً سفید سیلا۔ پرمل۔ رنوا۔ باسمتی۔ یہاں کے فصل ہیں۔ صنعتی کاریگر۔ آہنی الماریاں۔ سیف۔ کانسی۔ پیتل۔ ایلومینیم کے برتن۔ ہینڈ پمپ۔ لکڑی کا فرنیچر وغیرہ بنانے میں بڑے طاق ہیں۔ کپاس اور چاول نکالنے کے متعدد کارخانے ہیں۔ حافظ آباد۔ وزیر آباد۔ سیالکوٹ۔ لاہور۔ ڈسکہ وغیرہ جیسے مقامات کے لئے لاریاں ہر وقت تیار ملتی ہیں۔ تجارت کے اعتبار سے ایک مرکزی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔

بینک :۔

آسٹریلیشیا۔ سنٹرل کواپریٹو۔

حبیب بینک۔ امپیریل۔

سوداگران غلہ :۔

میسرز غلام نبی۔ محمد شفیع۔

" کرم دین مقبول الہٰی۔

" محمد وزیر۔ محمد شفیع۔

" نواب دین۔ مہتاب دین۔

" ریلیا۔ نواب خاں چوہدری۔

" سراج دین۔ محمد شفیع۔

حکیم :۔

محمد علی۔ فضل دین۔ نابینا۔

علی محمد۔ محمد یعقوب۔ جالندھری

حکیم۔ محمد اسمٰعیل۔ عبداللطیف۔

محمد نقی۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔

گوجرانوالہ آئرن ڈپو۔

چوہدری محمد دین اینڈ سنز۔

صوفی شیر محمد۔ محمد شریف۔

شاہ دین۔

موٹر کمپنیاں :۔

سول موٹر ٹرانسپورٹ۔

ڈسٹرکٹ " کواپریٹو سوسائٹی

جی۔ ٹی۔ بس سروس۔ حافظ آباد

کواپریٹو ٹرانسپورٹ سوسائٹی

انجینئرنگ کے کام :۔

غازی سٹیل ورکس۔

راجپوت " ۔

فلور ملز :۔

امپیریل فلور ملز۔ پاکستان فلور ملز

زنکو " " ۔

سینما :۔

نشاط ٹاکیز۔

سوداگران چاول :۔

میاں محمد حسین اینڈ سنز۔ رائس ٹریڈنگ کمپنی۔

چینی کا کارخانہ :۔

شوگر ملز راہوالی۔

ایسڈ تیار کرنے والے :۔

چراغ محمد۔ محمد امین۔ بازار سیڈ گریاں

غلام حسین۔ نذر محمد۔ بازار نیک چوک

جلال دین تیزابیہ۔ " کسیرا

زراعتی اوزار بنانے والے۔

امیر بخش۔ اللہ بخش۔ بیرون توپ بار گیٹ

اسلحہ والے :۔

چوہدری اینڈ کمپنی لوہار منڈی۔

شہاب الدین اینڈ سنز بازار کھنڈ وال

اسلحہ بنانے والے :۔

کلامیکس انجینئرنگ کمپنی گرانڈ ٹرنک روڈ

کھوکھر " ورکس۔ قلعہ موہن سنگھ۔

Marfat.com

کتب فروش :-

ادبی کتب خانہ چوک نائیاں ۔
الہلال بک ڈپو بازار اچھر سنگھ
اسلامیہ کتب خانہ چوک نائیاں ۔
خالد بک ڈپو بازار اچھر سنگھ ۔
مدینہ کتاب گھر ″ ″ ″ ۔
منظور بک ڈپو چوک نائیاں ۔
پاکستان ″ ″ بازار اچھر سنگھ ۔
پاپولر ″ ″ ″ ″ ″
شیخ رحمان اسیر عبدالرؤف ″ ″ ″
شفیق بک ڈپو چوک نائیاں ۔
قاضی برادرز ″ ″ ۔

تعمیری اشیار رکھنے والے ۔

چوہدری محمد دین اینڈ سنز ریل بازار
محمد شریف ۔ شاہ دین لوہا والا ″

دوائی فروشاں :-

اللہ بخش اینڈ سنز سول لائن ۔
فضل سنز ریل بازار ۔ ہمکو میڈیکل
ہال ۔ ہیلتھ میڈیکل ہال چوک
باڑی والا ۔ حسین برادرز بازار
کھنڈ والا ۔ ملی ″ ریل ″
صدیق میڈیکل ہال ″ ″
نیو ″ سٹورز بازار پرانی
منڈی ۔ پاکستان میڈیکل ہال بازار
اچھر سنگھ ۔ پبلک ″ ″ ″
کھنڈ والا ۔ پبلک میڈیکل سٹورز نکا چوک
زیدی میڈیکل ہال ۔

کلاتھ مرچنٹس :-

عبدالواحد ۔ محمد لطیف ۔ اینڈ کمپنی ریل بازار
بیبئے کلاتھ ہاؤس ریل بازار
دہلی ″ ″ ″ ″
حاجی صدر دین اینڈ سنز ″ ″
حجاز کلاتھ ہاؤس ″ ″
اسلامیہ ″ ″ ″ ″
کپورتھلہ ″ ″ ″ ″
خداداد ″ ″ ″ ″
مہاجر ″ ″ ″ ″
مسلم ″ ″ ″ ″
پاکستان ″ ″ ″ ″
ربانی ″ ″ ″ ″
عزیز ″ ″ بازار سیدنگریاں
اعجاز ″ ″ ″ ″
بخاری ″ ″ بازار سیدنگریاں
جعفر بیگ اینڈ سنز جی ۔ ٹی ۔ روڈ

آڑھتیاں غلہ :-

چوہدری اللہ یار ۔ محمد شریف پرانی منڈی
مہر محمد وزیر ۔ محمد شفیع ″ ″
چوہدری محمد علی ۔ محمد نواز ″ ″
محمد امین ″ ″
محمد اسمٰعیل ″ ″
محمد رمضان ۔ محمد مصطفےٰ پرانی منڈی
چوہدری محمد ظہور الحسن محمد اقبال ″ ″
سید فضل شاہ ۔ ″ ″

کٹلری بنانیوالے :-

کلائمکس انجینئرنگ کمپنی گرانڈ ٹرنک روڈ

بائیسکلوں والے :-

افغان سائیکل اینڈ جنرل سٹورز چوک نکا
خالد ″ ڈیلرز ″ ″
منہاس جنرل سائیکل ″ ″ ″
اللہ دتہ سائیکل ڈیلرز اڈا گوندلانوالہ
عنایت ″ ″ ″ ″
امرتسر ″ کمپنی بازار کھنڈ والا
امپیریل ″ ″ اندرون ٹھاکر
سنگھ گیٹ ۔

ڈرائی کلینرز :-

بیبئے لانڈری ورکس اردو بازار
پبلک ″ ″ ″ ″
لدھیانہ ″ ″ ″ ″

نکل کرنے والے :-

کوبرا فونڈری اینڈ ورکشاپ کرشن نگر
سٹریٹ ۱ ۔ پاپولر الیکٹرو پلیٹنگ
ورکس بازار ارائیاں ۔

انجینئرنگ ورکس :-

انور میکینیکل ورکس شیخوپورہ گیٹ ۔
کلائمکس انجینئرنگ کمپنی گرانڈ ٹرنک روڈ

Marfat.com

چوہدری اکرم اینڈ سنز ٹھاکر سنگھ
گیٹ ۔ کھوکھر انجینئرنگ ورکس قلعہ
سوہن سنگھ ۔ میکینیکل فونڈری
ورکشاپ ٹھاکر سنگھ گیٹ ۔
محمد عبداللہ ۔ عبدالواحد شیخوپورہ گیٹ
پاپولر انجینئرنگ ورکس ریل بازار ۔
پبلک فونڈری ورکشاپ لمیٹڈ ۔
پنجاب انجینئرنگ ورکس سرکلر روڈ ۔
سراج دین اینڈ سنز اڈا گوندلانوالہ ۔
سٹار انجینئرنگ ورکس ریل بازار ۔
یونیک انجینئرنگ " گرانڈ ٹرنک روڈ

فلور ملز :۔

گنیش فلور ملز ریل بازار ۔ حیدر نواز
الیکٹرک " " چوک نکا ۔ اعجاز آئل
اینڈ " " نزد نیشنل بینک ۔
سلیم رحمت اینڈ کمپنی ۔ نزد پرانا
ہسپتال ۔
بیٹے جنرل سٹورز ریل بازار ۔
چیپ " " بازار کھنڈ والا ۔
دکن " " " " ۔
گوجرانوالہ " " ریل بازار ۔
خواجہ " " بازار کھنڈ والا
میاں اینڈ کمپنی بڑا چوک ۔ پروینہ
جنرل سٹورز بازار سید نگریاں ۔
شاہین " " گلی ارائیاں

ویسٹرن سٹورز بازار سید نگریاں ۔
ظفر اینڈ سنز بازار پرانی منڈی ۔

لوہے کی اشیا والے :۔

عبدالقیوم ۔ فضل محمد لوہے والا بازار
عبدالرحیم اینڈ سنز سرکلر روڈ ۔
اللہ بخش ۔ امیر بخش " " ۔
الطاف حسین بھائی بازار سید نگری ۔
امیر بخش ۔ اللہ بخش اینڈ سنز شیخوپورہ
گیٹ ۔ ڈائمنڈ سٹیل ورکس سرکلر روڈ
خداداد اینڈ کمپنی ۔ " "
محمد شفیع سیٹھی " " دارالاسلام
اسلام آباد ۔ مشتاق احمد ۔ عبدالرشید
سرکلر روڈ ۔ نیشنل سٹورز ۔
" " ۔ پاپولر سٹیل ورکس ٹرنک بازار
غلام نبی اینڈ سنز ٹرنک بازار ۔
مستری غلام محمد ۔

ہوٹل :۔

افغان ہوٹل گرانڈ ٹرنک روڈ ۔
ویسٹ اینڈ ہوٹل " " ۔

برف خانے :۔

آفتاب بشیر اینڈ کمپنی آئس فیکٹری
گرانڈ ٹرنک روڈ ۔ کوسٹل " "
بیرون خیالی گیٹ ۔ انبال آئس
اینڈ رائس ملز ۔ میاں آئس فیکٹری ۔

امپورٹرز ایکسپورٹرز :۔

میاں برادرز کوتوال بازار ۔
پاکستان جاوا ٹریڈرز ریل بازار ۔

زیورات والے :۔

چوہدری عبدالعزیز ۔ سید محمد شاہ
چوک نکا ۔ حاجی اللہ بخش ۔ مولا بخش
" " ۔ رزاق اینڈ سنز ٹرنک بازار
زمیندارہ ٹرنک فیکٹری صدر بازار

تالے بنانیوالے :۔

کھوکھر لاک ہاؤس چوک گھنٹہ گھر ۔

چھاپہ خانے :۔

ایمپریس پرنٹنگ پریس سرکلر روڈ ۔
انقلاب " " "
اسلامی برقی " " "
کریم پرنٹنگ " " "
مسلم الیکٹرک " ٹھاکر سنگھ ۔

رائس ملز :۔

آفتاب بشیر اینڈ کمپنی جی ۔ ٹی ۔ روڈ
سلیم رحمت " " لائسنس اینڈ
فلور ملز نزد پرانا ہسپتال ۔

صابن بنانے والے :۔

اچھابت سوپ فیکٹری خانہ جانی
گیٹ ۔ خواجہ احمد دین فاروق سالک
سول لائن ۔ الطاف سوپ فیکٹری
پرانی منڈی ۔ خواجہ غلام جیلانی
موڑ گھنٹہ گھر ۔

Marfat.com

لطیف سوپ فیکٹری اندرون
خارجانی گیٹ ۔ میاں محمد قاسم
نورباوا سٹریٹ ع‍ث ۔ پہلوان
سوپ فیکٹری بازار دال گراں ۔
رحیم " " کالج روڈ ۔

چینی کے کارخانے :۔

گوجرانوالہ شوگر ملز کمپنی راہ والی

دھاگا بنانے والے :۔

چغتائی ٹیکسٹائل ملز کمپنی بازار پرانی منڈی
کراؤن " بال مینوفیکچرنگ کمپنی
گوبند گڑھ ۔ دین ٹیکسٹائل بال مینو
فیکچرنگ کمپنی بیری والا چوک ۔
رفیق ٹیکسٹائل بال مینوفیکچرنگ کمپنی
۵ گورونانک پورہ ۔

ٹرانسپورٹ :۔

ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ سوسائٹی
جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔ حافظ آباد
ٹرانسپورٹ کوآپریٹو سوسائٹی اڈا
گوندلانوالا ۔ میکنیکل ہمالیہ ٹرانسپورٹ
کمپنی جی ۔ ٹی روڈ ۔ نیشنل "
کوآپریٹو سوسائٹی جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔

برتن بنانے والے :۔

امیر بخش ۔ اللہ بخش اینڈ سنز ٹھاکر
سنگھ گیٹ ۔ انٹرنیشنل ٹیل ورکس
" " ۔ ایشیا " "
" " ۔ بہار انڈسٹریز
بیرون ٹھاکر سنگھ گیٹ ۔
بریڈ ے ٹیل انڈسٹریز جی ۔ ٹی روڈ
بجلی برا س ورکس اہین آبادی گیٹ
ایف ۔ ڈی ۔ چوہدری اینڈ کمپنی
حافظ آباد روڈ ۔ سول ٹیل ورکس
خیالی گیٹ ۔ کریسنٹ میکنیکل "
اڈا دیدار سنگھ ۔ کراؤن انجینئرنگ "
حافظ آباد روڈ ۔ فضل ٹیل "
لوہاری گیٹ ۔ فرنیچر " "
جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔ امپیریل " "
بازار ٹھٹھیاں والا ۔ ایم ۔ اے
انوار انڈسٹریز نزد اسلامیہ ہائی سکول
میاں ٹیل " جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔
ماڈرن " ورکس خیالی گیٹ ۔
محمد دین ۔ محمد عبداللہ " "
" محمد شریف بھاگوان پورہ
محمد شفیع سیٹھی اینڈ کمپنی چوک
دارالاسلام ۔ سرکلر روڈ ۔ یونائیٹڈ
ٹیل ورکس اہین آبادی گیٹ ۔
مسلم " " اڈا میاں سنگھ ۔
ٹیل ورکس جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔
نذیر ٹیل " ۔ ۔ ۔
ورکس ۔ فیروزپور روڈ ۔ ۔ ۔
ٹیل " " ۔ پاکستان
" " احمد پورہ ۔ پاپولر
" " جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔ پنجاب
ایلومینیم فیکٹری ۔ نزد اسلامیہ
ہائی سکول ۔ رحمان ٹیل ورکس
شیخوپورہ روڈ ۔ راجپوت ٹیل
ورکس خیالی گیٹ ۔ رائل "
" سرکلر روڈ ۔ سٹینڈرڈ براس
" گوندلانوالہ روڈ ۔ یونائیٹڈ
ٹیل ورکس اینڈ آئرن اندرون
جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔

گھڑیوں والے :۔

صفدر واچ کمپنی بازار کھنڈ والا ۔
ماسٹر " اینڈ آپٹیکل کمپنی چوک چشمہ
ممتاز " ہاؤس سیالکوٹی
گیٹ ۔ مشتاق واچ ہاؤس
اردو بازار ۔ نیو " کمپنی بازار
کھنڈ والا ۔

اکال گڑھ

یہ قصبہ جو اول اول چوہدری علی محمد قوم چیٹھہ کا آباد کردہ تھا۔ سکھوں کے عہد حکومت سے اکال گڑھ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ وزیرآباد سے خانیوال جاتے وقت ۲۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ جوار۔ چنے۔ گندم اور دھان یہاں کے فصل ہیں۔ ردی نکالنے کا ایک مگر چاول نکالنے کے یہاں کئی کارخانے موجود ہیں

آڑھتیان غلہ:۔

حیات محمد۔ نور احمد۔

״ ״ ۔ نذر محمد۔

״ ״ ۔ بہادر شیر۔

غلام احمد۔ محمد خاں۔ کپتان

عطا محمد۔ شیخ اللہ بخش۔

عبدالمجید۔ شمس الدین کرم الہٰی

غلام رسول۔ فضل کریم۔ نذر محمد

شیخ میراں بخش۔ عبدالغنی۔

نذر محمد۔ شادی خاں۔

پرانی منڈی:۔

چوہدری غلام رسول۔ محمد اسلم خاں

چوہدری خیر دین۔ سردار خاں۔

نئی منڈی:۔

بشیر احمد۔ محمد شریف۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔

آغا بدر دین۔

حکیم:۔ محمد اعظم۔

پنڈی بھٹیاں

یہ بارونق قصبہ لاہور سے بذریعہ لاری جاتے وقت ۵۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چونکہ اس علاقہ میں گھوڑے اکثر پالے جاتے ہیں۔ لہٰذا زین سازی کا کام نہایت اچھا ہوتا ہے۔ چنے۔ مسور۔ گندم۔ چاول اور گھی یہاں سے دیگر مقامات کو جاتے رہتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

حرمت علی۔ نذیر احمد۔

سائے دوست محمد۔ نور محمد۔

محمد اسلم۔ محمد منشا۔ غلام محمد۔

محمد شریف۔

بینک:۔

سنٹرل کوآپریٹو۔

تیاری والے:۔

ارشاد جنرل سٹور۔

پاکستان ״ ״ ۔

متفرقات:۔

اللہ دتا۔ نور محمد۔ زین ساز۔

غلام محمد۔ محمد صدیق سوداگران کریانہ۔

جناح کلاتھ ہاؤس۔

حکیم:۔

فضل محمد۔

عبدالرحمٰن۔

عبدالکبیر۔

Marfat.com

جانکی چٹھہ

یہ چھوٹی سی منڈی وزیر آباد سے ۵ امیل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکی۔ جو۔ چنے۔ سرسوں [illegible]

دھان۔ گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ عبداللہ خان۔ نذر محمد۔ | کرم الٰہی۔ کرم بخش۔

اقبال احمد۔ لیاقت حیات۔

خانقاہ ڈوگراں

یہ بارونق منڈی شیخوپورہ سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ توریہ۔ سرسوں۔ گندم۔ چنے۔ کپاس روئی۔ دھان وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ متاخرالذکر اشیا کے لئے چند کارخانے بھی ہیں۔ مکی کا بیوپار بھی یہاں کافی ہوتا ہے۔ قرب وجوار کی آمد و رفت کے لئے یہاں لاریاں عام ملتی ہیں۔

متفرقات :۔ شیخ نذر محمد۔ غلام سرور۔

عطا محمد چوہدری۔

سکھے کی

یہ چھوٹی سی منڈی شیخوپورہ سے قریب ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکی۔ جو۔ شکر۔ گڑ۔ گندم چنے اور چاول وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ روئی نکالنے کا ایک کارخانہ بھی موجود ہے۔ قریب کے قصبوں [illegible] جانے کے لئے لاریاں عام ملتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ ملک محمد رفیق۔ مولوی سراج دین | حکیم [illegible]

پاکستان کمیشن شاپ۔ نذیر حسین اینڈ کو۔ | اللہ بخش۔ [illegible]

کالے کی

یہ چھوٹی سی منڈی وزیر آباد سے خانیوال جاتے وقت [illegible] میل کے فاصلہ پر [illegible]

Marfat.com

گندم ۔ چاول ۔ اور کپاس یہاں کے فصل ہیں ۔ جو دیگر مقامات کو لے جائے جاتے ہیں ۔

کلاتھ مرچنٹس :۔
بادی حسین شاہ ۔ ملک فیروز خاں
شیخ نور دین ۔ عبدالکریم ۔

سوداگران کریانہ :۔
شیخ عبدالکریم ۔ نور محمد ۔
محمد بشیر ۔ صالح محمد ۔

نظام آباد

یہ چھوٹا سا مغلیہ دور میں آباد شدہ قصبہ وزیر آباد سے ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ چمڑے کے سامان استرے ۔ چاقو ۔ چھریوں ۔ کٹلری کے سامان ۔ سائیکلوں کے پرزے ۔ بچہ گاڑیاں ۔ اور فرنیچر وغیرہ کے لئے مشہور ہے ۔

سوداگران چرم :۔
میاں برکت علی ۔ غلام محمد ۔
شیخ عبدالرحیم ۔
" عطاء اللہ ۔ سیٹھ
محمد حسین ۔ محمد رمضان ۔

سوداگران لوہا :۔
خان بہادر محمد علی ۔ اینڈ سنز ۔

کٹلری مرچنٹس :۔
آصف برادرز ۔ عبداللہ برادرز
حاجی کریم بخش اینڈ سنز ۔

ایم ۔ اے ۔ مجید اینڈ برادرز ۔
" ۔ شفیع " سنز ۔

حکیم :۔
عبدالرحیم ۔

کاموکے

یہ بارونق قصبہ لاہور سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ اگرچہ ۔ جوار ۔ سرسوں ۔ چنے ۔ جو ۔ مسور ۔ شکر ۔ گوڑ شکر ۔ اور گندم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں ۔ لیکن چاول یہاں پنجاب کی سب جگہوں سے زیادہ اور اعلیٰ ترین ہوتا ہے ۔ جس کی شہرت دیگر ممالک تک پہنچی ہوئی ہے ۔

جنرل مرچنٹس :۔
دار جنرل سٹور زمین بازار ۔
پاکستان " " " ۔
فیض القمر ۔ محمد ناصر " ۔

رائس ملز :۔
دیوی دیال بعد دیال ۔
گوپال سنگھ ۔ امولک رام ۔
رام چند ۔ بشن داس ۔ شادی لال ۔

پیارے لال ۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔
باجوہ برادرز ۔

بوٹ مرچنٹس :۔ نذیر احمد

Marfat.com

محمد شریف ۔ بشیر بوٹ ہاؤس ۔

حکیم :۔

محمد اسمٰعیل ۔ قمر دین ۔ محمد حسین ۔

بنک :۔

سنٹرل کوآپریٹو ۔ آسٹریلیشیا ۔

آڑھتیان غلہ :۔

باجوہ برادرز ۔ چوہدری تاج محمد اینڈ کو ۔ چوہدری صادق علی ۔

محمد لطیف مسلم برادرز ۔

چوہدری غلام رسول ۔ محمد شریف

،، طالع محمد ۔ محمد عبداللہ ۔

رحمت اللہ گل اینڈ کو ۔ ،،

سیالکوٹ آئس ڈیلرز ۔ پنجاب ٹریڈنگ کمپنی ،، ،،

بی ۔ آر اینڈ کو ،، ،، ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

رحمت اللہ [illegible]

غلام قادر ،،

حافظ آباد

شہنشاہ اکبر کے وقت سے حافظ نامی ایک بزرگ دین کا آباد کیا ہوا یہ بارونق قصبہ وزیر آباد سے ۲۰ میل اور گوجرانوالہ سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ چنے ۔ سرسوں ۔ مکی ۔ موٹھ ۔ مسور ۔ تمباکو ۔ گندم ۔ دھان اور کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں ۔ متاخرالذکر ہر دو کے کارخانے بھی متعدد ہیں ۔

فلور ملز :۔

معراج دین ۔ اللہ دتہ ۔

جنرل مرچنٹس :۔

اقبال جنرل سٹورز گوجرانوالہ روڈ ۔

تمامی ،، ،، ریلوے ،،

رائس ملز :۔

گلزار محمد ۔ معراج دین ۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔

عبدالعزیز ۔ محمد ابراہیم ۔

اللہ بخش اینڈ سنز ۔

بنک :۔

سنٹرل کوآپریٹو ۔

آڑھتیان غلہ :۔

منڈی جوتی رام ۔ چوہدری اللہ دتہ

جہان محمد ۔ میاں خدا بخش ۔ محمد اقبال

ظہور احمد ۔ عبدالغنی چوہدری ۔

محمد شریف ۔ مظفر حسین ،،

حمید احمد ۔ فضل احمد ،، ۔

میرزا محمد جمیل ۔ محمد خلیل ۔

،، عبدالمجید ۔ محمد یونس ۔

میاں محمد عالم ۔ عباس احمد ۔

شیخ محمد شفیع ۔ محمد شریف

سید علی بہادر شاہ ۔ محمد حسین

چوہدری محمد حیات خان ہانگ

آڑھتیان منڈی :۔

بلاقی رام ۔ جیون بخش ۔ محمود صادق

بشارت حیات خان ۔ میاں محمد یار

خان ۔ اسلم حیات ۔ آصف حیات

عبدالغنی ۔ غلام محمد ۔ میاں محمد شریف

اینڈ کو ۔

اسلحہ والے :۔

محمد رمضان اینڈ کو

بوٹ مرچنٹس

کلکتہ بوٹ ہاؤس [illegible]

کتب [illegible]

Marfat.com

کلاتھ مرچنٹس :-

رحیم بخش - محمد شفیع - اینڈ سنز -

عبدالغنی - غلام محمد - " برادرز

فیروز دین - رحمت اللہ -

کراچی کلاتھ ہاؤس -

دواخانے :-

جدید یونانی دواخانہ -

دواخانہ حکیم محمد شریف -

" ممتاز الشفا -

" ہمدرد پاکستان -

حکیم :-

عبدالرحیم - غلام حسین -

غلام حسن - ابوبکر -

عیسیٰ - محمد اسمٰعیل -

عبدالکریم -

محمد سلیمان -

وزیرآباد

شاہجہان مغل بادشاہ کے عہد حکومت میں وزیر خاں کا یہ قلعہ نما آباد کردہ شہر لاہور سے ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جوار - باجرہ - مکی - گندم - چاول - شکر قندی - تربوز وغیرہ یہاں کے فصل ہیں - کٹلری کا سامان اور چاندی کی مٹھی والی چھریاں بہت خوبصورت تیار ہو کر دیگر مقامات کو جاتی ہیں -

اسلحہ والے :-

چوہدری مولا بخش نظام آباد -

پاکستان سمال آرم کمپنی " "

خواجہ آرمز سٹورز مین بازار -

نصار احمد - " " -

قریشی آرمز سٹورز " "

بیکریاں :-

بمبئے ہاؤس مین بازار -

عبدالرحیم - ریلوے روڈ -

کتب فروش :-

مسلم بک ڈپو - مین بازار -

شیخ محمد شریف اینڈ سنز " "

دوائی فروش :-

حافظ غلام رسول میڈیکل ہال مین بازار

پبلک " " " " "

نفیسی " " " " "

کراکری اینڈ کٹلری ڈیلرز :-

اینگل ٹریڈنگ کارپوریشن ریلوے روڈ

پرنس کٹلری ورکس " "

رحمت اللہ اینڈ کو " "

" ثناء اللہ " "

زینت کٹلری کارپوریشن "

سودیشی " ورکس نظام آباد -

صندل " " " "

کریم بخش اینڈ سنز " "

جی - این کٹلری ورکس " "

امپیریل کٹلری ورکس نظام آباد

اے - جی " " " "

آصف برادرز " " "

بھونا " " "

جیولرز :-

حاجی محمد نظام الدین مین بازار

محمد طفیل - " "

راجپوتاں دی ہٹی " "

سیٹھ محمد یونس چراغ دین " "

شریف دین معراج دین " "

متفرق :-

ڈومینین ربڑ انڈسٹریز -

نور سیز اینڈ سنز سوداگران چرم

Marfat.com

حسن محمد اینڈ سنز سیمنٹ مرچنٹس۔
سلطان محمود۔ چراغ دین ،، ،،

حکیم :۔
عبدالمجید۔ نذیر حسین۔

گکھڑ

یہ بارونق قصبہ لاہور سے وزیر آباد جاتے وقت ۴۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ [illegible] چنے۔ توریہ۔ جو۔ گندم۔ دھان۔ تربوز۔ مالٹے اور سنگترے یہاں کے فصل ہیں [illegible] جاتے ہیں۔ دری کی صنعت کاری بھی قابل داد ہے۔ اب پنجاب کی ضرورت [illegible] بھی تیار ہو چکا ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔

رائل اینڈ کمپنی۔ اللہ دین۔
محمد دین۔ چوہدری سردار خاں
اینڈ سنز۔ ،، محمد حسین۔
محمد مالک۔ عمر دین۔ مسکین علی۔
سلطان علی۔ اینڈ کمپنی۔

زمیندارہ برادرز۔ رحیم بخش۔
محمد اصغر۔

کارخانے :۔

پاکستان رائس ملز۔ گورنمنٹ نیشنل
شوکرل۔ آغا دری فیکٹری۔
بٹ دری فیکٹری۔ چیف فینسی

دری فیکٹری۔ ملک دری فیکٹری
نیشنل دری ،، ۔ پنجاب گلاس
ورکس۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔

ایچ۔ ایم۔ محمد نواز خاں

لائل پور

لاہور سے ۸۷ میل کے فاصلہ پر یہ شہر سر لائل گورنر کے نام پر موسوم شدہ ہے۔ نقشہ اسکا سر [illegible] زمینداروں سے وصول شدہ رقوم سے تیار شدہ ہے۔ آٹھ بازاروں والا یہ شہر [illegible] سے اعلیٰ مقام رکھنے والے شہروں میں شمار ہوتا ہے۔

سوڈا واٹر کی اشیا والے :۔

الماس ٹریڈرز کچہری روڈ۔
لائلپور ٹریڈنگ کمپنی منٹگمری بازار

زرعی آلات اوزاروں والے :۔

فیروزدین اینڈ سنز۔ گولڈن انجینئرنگ [illegible]
کمپنی نزد منور ٹاکیز۔ [illegible]
فلور اینڈ جنرل ملز [illegible]

اسلحہ والے :۔

[illegible]

محمد علی اینڈ سنز چنیوٹ بازار۔
شیخ محمد امین۔ محمد رفیق گول ،، ۔
،، محمد لطیف چوک راجہ صاحب
محمد یوسف اینڈ کمپنی سرکلر روڈ۔
مختار حفیظ ریل بازار۔ نور دین
خالد اینڈ کمپنی چوک راجہ صاحب۔

موٹر کی اشیا والے :-

چیمپن موٹر سٹورز سرکلر روڈ۔
جالندھر ،، ،، ،، ،،
لائلپور آٹو موبائلز کمپنی ،، ،،
،، موٹر ،، ،، ،،
محمد شفیع اینڈ برادرز ،، ،،
پبلک آٹو سٹورز ریلوے ،،
ویسٹ پنجاب موٹر سپلائی کمپنی
سرکلر روڈ۔

بینک :-

الہ آباد بینک ریل بازار۔
آسٹریلیشیا گول ،، ۔
حبیب بینک سرکلر روڈ۔
امپیریل ،،
لائلپور سنٹرل کوآپریٹو بینک۔
کچہری بازار۔

بسکٹ فیکٹری :-

ملک بسکٹ فیکٹری کچہری بازار

کتب فروش :-

چوہدری غلام نبی اینڈ سنز امین پور بازار
لطیف برادرز ریل بازار۔
مجید بک ڈپو بھوانہ ،، ۔
ملک برادرز کارخانہ ،، ۔
منظور اینڈ کمپنی امین پور ،،
ایم۔ محمد حسین چنیوٹ ،،
،، ۔ محمد عثمان ریل ،،
پاکستان بک ڈپو گول ،،
قریشی برادرز امین پور ،،
رشید اینڈ کمپنی کچہری ،،
راست گفتار بھوانہ ،،
سٹوڈنٹ بک ڈپو امین پور ،،
صوفی برادرز۔ ریل ،،

عمارتی اشیاء رکھنے والے :-

احمد برادرز کارخانہ بازار۔
عزیز دین جھنگ ،، ۔
عظمت جنرل میٹریل سٹورز کارخانہ
بازار۔ نسیم اینڈ کمپنی جھنگ بازار۔

دوائی فروش :-

افغان میڈیکل ہال ریل بازار۔
ایلڈ کیمسٹ۔ کچہری ،، ۔
،، میڈیکل سٹورز ،، ،،
آسکو میوزیم ،، ،،
بدر میڈیکل ہال منٹگمری ،،
دیار ،، ،، جھنگ ،،
جنرل میڈیکل ہال کچہری بازار
گھوڑے اینڈ گھوڑے ،، ،،
انٹرنیشنل فارمیسی ،، ،،
اقبال میڈیکل سٹور ریل ،،
لائلپور ڈرگ ہاؤس ،، ،،
ملک میڈیکل سٹور گھنٹہ گھر۔
ماڈرن ،، اینڈ جنرل سٹور کچہری بازار
پاپولر ،، ہال ۔ ،، ،،
رحمان ،، اینڈ ،، ،، بھوانہ ،،
یونین میڈیسن کمپنی کچہری ،،
یونیورسل میڈیکل ہال ،، ،،

سگریٹ ڈیلرز :-

شیخ محمد اخلاص اینڈ برادرز سرکلر روڈ
پرویز اینڈ کمپنی بھوانہ بازار
رشید ،، برادرز منٹگمری ،،
شیشکو میشکو ،، ،، ،،

مشہور بزازہ :-

حاجی اصغر علی اینڈ کو ریل بازار۔
افضل کلاتھ ہاؤس ،، ،،
الکریم ،، ،، ،،
عطا محمد اینڈ سنز ،، ،،
آزاد کلاتھ ہاؤس ،، ،،
عزیز غلام رسول ،، ،، ،،
کلکتہ فینسی سٹورز ،، ،،
جیجیف کلاتھ ہاؤس ،، ،،

Marfat.com

دارالالباس ۔ ریل بازار
فاروق کلاتھ ہاؤس " "
حاجی فیروز دین اینڈ سنز " "
جالندھر فیشن سٹورز " "
کوثر کلاتھ ہاؤس " "
خواجہ " " " "
محبوب الٰہی اینڈ سنز " "
مرزا کلاتھ ہاؤس " "
مبارک " " " "
مجاہد " " " "
مراد " " " "
صوفی " " " "
زینت " " " "
چوہدری اللہ دتہ شاہ محمد گوئی "
چراغ ایجنسی " "
شیخ فقیر محمد اینڈ برادرز " "
فضل " " "
حافظ کی ہٹی " "
انعام اینڈ کمپنی " "
جالندھر کلاتھ ہاؤس " "
خان برادرز " "
لائلپور " " " "
محمد سعید اینڈ کمپنی "
محمد شفیع " برادرز "
راسخ میر محمد خاں جعفر علی " "

سستی دوکان ۔ ریل بازار
تاج کلاتھ ہاؤس " "
یونین " " " "
برکت " کچہری "
ٹبالہ ملک " کارخانہ "
چشتی کلاتھ " " "
ہمدرد " " " "
جناح " " " "
کٹاریہ " " " "
رحمان " " " "
شاہی " " " "
یوسف " " " "

آڑھتیاں غلہ :۔

چوہدری علی محمد ۔ عبدالحمید پرانی غلہ منڈی
عاشق حسین برادرز " "
عطا محمد عبدالرحمن " "
چوہدری غلام حسین اینڈ برادرز "
" فضل دین فضل محمد " "
عبدالعزیز کمیشن شاپ " "
حاجی خدا بخش اینڈ کمپنی " "
" فضل دین محمد اسمٰعیل " "
چوہدری حیات علی ۔ غلام محمد " "
حاجی نذیر حسین رنگ الٰہی ۔ "
لائلپور آڑھت "
چوہدری خیر دین عبدالحمید " "

چوہدری کریم بخش
" ابراہیم ۔ عبدالحق
میاں غلام حسین ۔ محمد خالد "
مقبول ٹریڈنگ کمپنی
ملک " شاپ "
" نذر حسین محمد اسلم " "
" کریم ۔ غلام محی الدین " "
" غلام حسین ۔ طالب حسین " "
" عبدالمجید " "
راجپوت کمپنی " "
چوہدری رحمت علی اینڈ کو " "
" پیر محمد ۔ محمد صادق " "
پاکستان کمیشن شاپ " "
چوہدری محمد طفیل رشید احمد " "
" محمد صدیق عبدالحمید " "
" محمد حسین محمد عبداللہ " "
" محمد دین محمد شریف " "
" سائیں محمد بشیر احمد " "
زمینداراں دی ہٹی " "
سید راجہ کمیشن شاپ " "
سردار اینڈ کمپنی " "

نئی غلہ منڈی :۔

عبدالرحمن اینڈ کو
غلام علی ملک
رحمت علی

Marfat.com

راجہ شیر خاں ۔ محمد یوسف لیلوی
شاہ دین ۔ چوہدری سمیع اللہ ۔
ایم ۔ اے وحید صدیقی اینڈ کو ۔
سید صفدر حسین شاہ برادران ۔
میسرز نذیر " اینڈ کو ۔
چوہدری عمر حیات " " ۔
" عمر دین اینڈ سنز ۔
محمد اسمٰعیل ۔ سید ابرار حسین ۔
مولا بخش اینڈ کو ۔ میسرز عبدالمجید
اینڈ برادرز ۔ محمد طفیل ۔ بشیر احمد
ایم ۔ کے ملک اینڈ کو ۔ محمد شریف
عبدالستار خاں ۔ راجہ اصغر خاں
سید محمد اینڈ کو ۔ کرم الٰہی محمد افضل
اینڈ کو ۔ انصاف کلیتھ شاپ
میر فضل دین ۔ محمد شفیع ۔ میسرز
شادی خاں ۔ محمد اسلم ۔ "
کریم بخش ۔ گلزار محمد ۔ پاکستان
غلہ امپوریم ۔ میسرز نبی بخش اینڈ کو
میسرز علی محمد اینڈ کو ۔ میاں
نواب دین ۔ محمد یعقوب میسرز
مراد علی ۔ محمد شریف ۔ "
فضل قادر ۔ محمد علی ۔ "
غلام رسول ۔ باقر علی ۔ "
نور محمد ۔ اینڈ کو ۔ چوہدری بشیر احمد
خاں ۔ منیر احمد خاں ۔

چوہدری شہاب الدین اینڈ کمپنی ۔
کسان کلیتھ شاپ ۔ رائے اللہ داد
خاں ۔ محمد رشید پرو پرائٹرز ۔
ملک امیر خاں ۔ میاں محمد بخش بھٹہ
شیخ غلام محمد مہر ہمایوں خاں ۔
میسرز خواجہ برادرز ۔ میسرز
عباس لطیف اینڈ کمپنی ۔ "
راجہ خاں ۔ ساداخاں ۔

کپاس ڈیلرز :۔

شیخ میاں محمد ۔ اللہ بخش ۔
" محمد اسمٰعیل ۔ اینڈ سنز ۔
" محمد صدیق اینڈ کو ۔ برانی غلہ منڈی
ایس مولا بخش ۔ محمد بشیر ۔

فلور ملز :۔

کالونی فلور ملز ۔ گنیش فلور ملز ۔
انٹرنیشنل " " اینڈ جنرل "
پیپلیز " " ۔

فرنیچر میکرز :۔

بیوٹی فرنیچر مارٹ بھوانہ بازار ۔
پنجاب " " کچہری " ۔

جنرل مرچنٹس :۔

جھنگ بازار ۔ ارشاد برادرز ۔
کچہری " ۔ سٹور ڈی لکیس ۔
اسلم جنرل سٹورز ۔ تاج اینڈ کمپنی ۔
ریل بازار :۔ اکرم جنرل سٹورز

علی اصغر خاں ۔ عزیز جنرل سٹورز
امین جنرل سٹورز ۔ چوہدری
غلام محمد خاں ۔ حاجی فیروز دین
اینڈ سنز ۔ زمیندار جنرل سٹورز
مکہ جنرل سٹورز ۔ مختیار حفیظ ۔
پنجاب " " سلیم جنرل سٹورز
شیخ " " ۔

سوداگران لوہا :۔

ریل بازار ۔ چوہدری آئرن سٹور
گلزار اینڈ کمپنی ۔ عبدالجبار اینڈ
کمپنی ۔ حاجیاں دی ہٹی ۔
محمد بخش ۔ عبدالحق ۔ مسلم آئرن
اینڈ ہارڈ ویر ۔ پاکستان
" " ۔ شیخاں دی ہٹی ۔
خدا بخش اینڈ سنز ۔

کارخانہ بازار :۔

دوآبہ آئرن اینڈ سٹیل کمپنی ۔
دانشمند " کمپنی ۔ احمد برادرز
مہاجر ہارڈ ویر سٹور ۔ محمد اکرم ۔
عبدالکریم ۔ صادقہ بٹالہ سٹور ۔

جھنگ بازار :۔

غلام مصطفٰے اینڈ برادرز ۔
غلام محمد ۔ عنایت محمد ۔

ہوٹل :۔

زمیندار ہوٹل رسیٹورنٹ ۔

Marfat.com

مدینہ ریل بازار۔ یونین ہوٹل
کشمیر ہوٹل۔ گرینڈ ہوٹل۔

ریڈیو:۔

آواز ریڈیو۔ سرکلر روڈ۔
چیف ایجنسی جھنگ بازار۔
مفتی ریڈیو ریل " ۔
غنی گراموفون امین پور "۔
ویسٹرن ریڈیو کچہری "۔
یونیورسل " "

امپورٹرز ایکسپورٹرز:۔

امنر[redacted] ریل بازار۔
حبیب ٹریڈنگ کمپنی " " ۔
انٹرنیشنل ٹریڈرز گول "
ایم سلیمان۔ حبیب الرحمٰن۔
منٹگمری بازار۔

برف خانے:۔

عزیز آئس فیکٹری۔ غلام فرید۔
محمد لطیف۔ " عبداللہ پور۔
کوثر " " ۔ شیخ میاں
محمد بخش " " ۔ " مولا بخش
اینڈ سنز " " ۔

جیولرز:۔

عبداللطیف۔ محمد شریف ریل بازار
چوہدری علی محمد۔ دوست محمد " "
امرتسری صرافاں دی ہٹی " "
شاہ محمد۔ طفیل محمد۔ رائل
رائل جیولری ہاؤس۔
چراغ دین صراف۔ عنایت اللہ
خاں۔ " " ۔ بٹالہ آرنمنٹ
ہاؤس۔ چوہدری محمد یٰسین سلطان علی
رحیم دین۔ فضل دین۔ جان محمد اینڈ سنز
کریم بخش۔ حاکم بخش۔

عینکوں والے:۔

ڈاکٹر قادری کچہری بازار۔
حاکم علی دندان ساز " " ۔
ڈاکٹر محمد دین۔ بھوانہ " ۔

سیمنٹ مرچنٹس:۔

گلزار اینڈ کو۔ خان مسعود خاں

حکیم:۔

حارث گیلانی۔ محمد شریف۔
نور دین۔ عبدالشکور۔ عبدالخالق
عبدالرحیم۔ عبدالجبار۔
محمد سلیمان۔ نور احمد۔

لائلپور کے مشہور ایم۔ بی۔ بی۔ ایس۔ ڈاکٹر۔

انوار الحق صاحب۔ انٹرنیشنل
فارمیسی کچہری بازار۔ غلام رسول
صاحب چیمہ بھوانہ بازار۔
محمد شفیع صاحب کچہری
اعلیٰ التعلیم کے ڈاکٹر
سبیل [illegible]
نذیر کمرشل سکول [illegible]
پاکستان انسٹیٹیوٹ [illegible]

لائلپور کی کاٹن فیکٹریاں:۔

میسرز عبدالکریم اینڈ کمپنی۔
" غلام فرید۔ محمد لطیف۔
" مولا بخش اینڈ سنز ریاض کاٹن
فیکٹری۔

کپڑے کے کارخانہ جات۔

لائلپور کاٹن ملز۔ کوہ نور ملز
" ٹیکسٹائل " ۔ میسرز عبدالکریم
اینڈ کمپنی۔ میسرز غلام فرید۔ محمد لطیف
میسرز مولا بخش اینڈ سنز ریاض فیکٹری
اینڈ اے آن ملز۔

اخبار:۔

سعادت۔ غریب۔ [illegible]
ڈیلی بزنس۔ لائلپور [illegible]
فلاح عام ہفتہ وار [illegible]
ہفتہ وار۔

بینک:۔

[illegible]

لائلپور انجینئرنگ کارخانہ جات

میسرز عبدالقیوم - فضل محمد - گولڈن انجینئرنگ ورکس - بٹالہ انجینئرنگ ورکس سمندری روڈ - لائلپور ،، کمپنی ،، ،، -

مشہور سینما :-

نشاط سینما - سنز روڈ ٹاکیز - ریگل ،، -

چھاپہ خانے :-

نگار - کچہری بازار - راست گفتار بھوانہ ،، -

پنجاب الیکٹرک پریس امین پور بازار
پاکستان پریس بھوانہ بازار -

سوداگران بوٹ :-

گجرات شو فیکٹری چنیوٹ بازار -
سٹینڈرڈ ،، ،، کچہری ،، -

جڑانوالہ

یہ بارونق قصبہ لاہور سے شورکوٹ بذریعہ ریل جاتے وقت ۰ ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو - چنے - سرسوں - توریہ - مکی - مسور - موٹھ - گندم - نیشکر - گڑ شکر - دہان اور کپاس یہاں کے فصل ہیں - سیم اس علاقہ کو خراب کرنی شروع ہو چکی ہے - اصلاحی تدابیر کا محکمہ بھی روک تھام کے لئے معروف کار ہے - لاہور - لائلپور - چک جھمرہ - اوکاڑہ - سیدوالا وغیرہ کے لئے یہاں سے عام لاریاں ملتی ہیں -

حکیم :-

فضل محمد - عبداللطیف - عبداللہ

سیمنٹ مرچنٹس :-

محمد یوسف اینڈ کمپنی - چوہدری اللہ رکھا - محمد علی - اشرف اینڈ کو

جنرل مرچنٹس :-

چوہدری جنرل سٹورز منڈی بازار
راوی ،، ،، ،، ،،
کراچی ہاؤس ریلی ،،

آڑھتیان غلہ :-

میسرز عبدالرحیم اینڈ سنز -
شیخ علی محمد - رحمت اللہ -

رائے انور خاں - عاشق علی -
کواپریٹو کمیشن شاپ - غلام حسین خاں - حبیب اللہ خاں - شیخ حسن دین - عبدالرشید - امام دین - محمد شفیع - محمد صلح - محمد امین - محمد دین - عبدالسلام - چوہدری محمد یوسف اینڈ کمپنی - صوفی نور محمد - میسرز حاجی رحیم بخش اینڈ سنز - ظہور احمد - فضل احمد -

سوداگرانِ چرم :-

میسرز مولا بخش - نور احمد - محمد دین -

اسلحہ ڈیلرز :-

رائے متا خاں - اصغر علی -

ٹرانسپورٹ :-

کواپریٹو ٹرانسپورٹ کمپنی -

ٹمبر مرچنٹس :-

چوہدری مہتاب دین - اللہ رکھا -

کارخانہ جات :-

برلا کاٹن فیکٹری - نارائن فلور ملز
ظہور احمد - فضل احمد کاٹن فیکٹری
محمد بیدار انور خاں - عاشق حسین

ڈاکٹر :-

رمضان علی - پی سی - ایم - ایس ریٹائرڈ

کریانہ مرچنٹس :۔
شیخ محمد شریف اینڈ سنز۔ دولت علی خان۔ محمد شفیع۔ شیخ غلام رسول اینڈ کو۔ حاجی رحیم بخش اینڈ سنز۔ شیخ غلام رسول اینڈ سنز۔

کلاتھ مرچنٹس :۔
اشرف کلاتھ ہاؤس۔ شیخ اللہ دتہ اینڈ سنز۔ پاکستان سلک سٹور۔ انصاف کلاتھ ہاؤس۔ چوہدری ...

... زمیندار بوٹ ہاؤس ...

چک جھمرہ

یہ بارونق قصبہ لائلپور سے لاہور آتے وقت ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چوچے۔ سرسوں۔ توڑئیے۔ مسور۔ گندم۔ کپاس۔ نیشکر۔ شکر۔ گڑ۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ اور بافراط پیدا ہوتے ہیں۔ یہاں کی پیدا کردہ دیسی کھانڈ بہت اچھی ہوتی ہے۔ گھی بھی اعلیٰ درجہ کا میسر ہوتا ہے۔ لاریاں وزیر آباد۔ لائلپور۔ لاہور۔ خوشاب وغیرہ کے لئے ملتی ہیں۔

جنرل مرچنٹس :۔
جہانگیر عالم سٹور۔ فضل محمد اینڈ برادرز۔

آڑھتیان غلہ :۔
انصاف کمیشن شاپ۔ برنالہ کمیشن شاپ۔ حافظ اللہ دتہ۔ محمد اسمٰعیل۔ اشاعت کمیشن شاپ بشیر احمد۔ رشید احمد۔ اینڈ کو۔ بشیر احمد۔ محمد اسلم۔ چوہدری غلام حسین۔ غلام قادر۔

دواخانے :۔
افضل دواخانہ۔ پاکستان میڈیکل ہال۔ عزیز ،، ۔ یونائیٹڈ ،،

آئرن ڈیلرز :۔
مرزا نور حسین۔ جلال دین۔ محمد عبداللہ۔ محمد اسمٰعیل۔

بینک :۔
سنٹرل کوآپریٹیو۔

سیمنٹ مرچنٹس :۔
خان اینڈ کمپنی۔ لطیف سنز۔

فیکٹریز :۔
حاجی امان اللہ فضل دین۔ ... اینڈ کو ...

کمالیہ

نواب کمال خان کھرل کا یہ آباد کردہ قصبہ شور کوٹ سے لاہور آتے ... اس کے ریلوے سٹیشن سے منڈی تین فرلانگ اور شہر ایک میل دور ...

سے ہٹا کر ضلع لائلپور میں شامل کیا گیا تھا۔ نیشکر۔ گڑ شکر۔ توریہ۔ سرسوں۔ چنے۔ گندم۔ کپاس اور لاہوریاں والا چک کا اعلیٰ درجہ کا تباکو اور لال مرچ یہاں کے فصل ہیں۔ روئی کے کارخانوں کی وجہ سے تیل بنولہ بھی عام ملتا ہے۔ دستر خوان۔ رضائیوں کے ابرے۔ پلنگ پوش۔ میز پوش۔ اور بستر کے کھیس بھی یہاں کے مشہور ہیں۔

البدر فلور ملز ریلوے روڈ۔

جنرل مرچنٹس :۔

مسلم جنرل سٹورز صدر بازار۔
بسملا " " " "
اللہ بخش۔ خدا بخش "
غلام محمد خان اینڈ سنز بڑا "

سیمنٹ مرچنٹ :۔

ایس محمود۔ ایم۔ ایوب۔

آڑھتیان غلہ :۔

حاجی چراغ خان اینڈ سنز۔
حافظ محمد یعقوب " کو۔
رائے نصر اللہ خان۔ حفیظ اللہ۔
" محمد سرور اینڈ کو۔ میاں
محمد علی۔ برکت علی۔ محمد دین اینڈ کو
میسرز محمد رشید۔ محمد شفیع۔
شیخ عبد الرحمٰن اینڈ کو۔

بوٹ مرچنٹس :۔

بشیر بوٹ ہاؤس۔
اتحاد " "

سوداگران کریانہ :۔

عبد الرحمٰن۔ غلام نبی چوہدری
خورشید احمد۔ شیخ بشیر احمد۔ محمد اسحٰق۔
بائنکنگ :۔ سنٹرل کواپریٹو۔

تاندلیانوالہ

جڑانوالہ سے شورکوٹ جاتے وقت قریب ۳۲ میل کے فاصلہ پر گھی کی سب سے مشہور منڈی یہ پڑتی ہے چنے نیشکر۔ گڑ شکر۔ توریہ۔ تارامیرا۔ گندم مسور۔ موٹھ۔ کپاس۔ مالٹے سنگترے۔ یہاں کے فصل ہیں۔ سمندری گوجرہ۔ ڈجکوٹ۔ لائلپور۔ جڑانوالہ۔ اس کے قریب تر ہیں۔ لہٰذا ایسے مقامات کے لیے لاریاں ہر وقت ملتی رہتی ہیں۔

سوداگران غلہ :۔

چوہدری عبد الکریم۔ قادر بخش۔
" عبد الواحد۔ راؤ اختر حسین
اینڈ کمپنی۔ میاں محمد صدیق۔ محمد فاضل
میسرز محمد بخش۔ اینڈ کمپنی۔ میاں
محمد سلطان۔ محمد صادق۔ کواپریٹو
کمیشن شاپ۔ حاجی اللہ بخش۔
محمد علی اینڈ کو۔ محمد سلیمان۔ محمد علی
طور۔ میاں محمد ابراہیم۔ محمد اسمٰعیل
میاں سراج دین۔ غلام محمد۔
شیخ دلدار احمد۔ ظہور احمد۔ ڈاکٹر
خوشی محمد۔ چوہدری محمد ابراہیم۔
نواب محمد۔ لال خان عالمگیر خان سکھیرا
شیخ محمد عمر۔ محمد امین۔ شیخ
محمد شفیع اینڈ کمپنی۔

مالکان مقامی کارخانہ جات

میاں محمد۔ رؤف احمد۔ رشید احمد

بینک :۔

سنٹرل کواپریٹو۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔

شیخ محمد اسلم۔

Marfat.com

بوٹ مرچنٹ :-
انبالہ فینسی بوٹ ہاؤس۔
جنرل مرچنٹس :-
اقبال جنرل سٹورز۔
سعید " "
اسلحہ مرچنٹس :-
بھٹی اینڈ کمپنی - میر محمد خاں۔

سوداگران لدا :-
چوہدری شریف احمد اینڈ کو۔
محمد اسلم اینڈ کمپنی۔
سوداگران کریانہ :-
احمد کریانہ سٹورز۔ قریشی کریانہ
سٹورز۔ محمد انور۔ عبدالمجید۔
محمد بوٹا۔ محمد رمضان۔

کتب فروش :-
طور کتب فروش
کلاتھ مرچنٹس :-
بشیر کلاتھ ہاؤس۔
نواب " "

پیر محل

یہ نئی اور خوبصورت منڈی شورکوٹ سے لاہور جاتے وقت ۱۱ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ یہاں کے شکر۔ گڑ۔ توریہ۔ مکی۔ جوار۔ باجرہ۔ گندم۔ کپاس سنگترے۔ مالٹے۔ یہاں کے فصل ہیں۔ روئی کے بیلنے کے یہاں دو کارخانے ہیں۔ نزدیک کے مقامات کے لئے لاریاں مل جاتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ :-
ڈاکٹر تاج محمد اینڈ کو۔ چوہدری
رحیم بخش۔ الٰہی بخش۔ راجہ اینڈ کمپنی
میسرز خورشید اینڈ برادرز۔
زمیندارہ کمیشن شاپ۔ میسرز
شوکت برادرز۔ شاہ برادرز۔
چوہدری محمد رمضان۔ عبدالغفور

میسرز محمد شریف۔ محمد طفیل۔
جالندھری۔ چوہدری غلام محمد۔
فرید بخش۔ میسرز سردار علی عبدالعزیز
بنگالوی۔ نظامیہ ٹریڈنگ کمپنی۔
چوہدری یوسف علی۔ محمد طفیل۔
شیخ محمد شفیع اینڈ برادرز۔
کنور عنایت علی خاں۔ عبدالوہاب خاں

حکیم :-
ذوالفقار علی۔ محمد علی
محمد اسمٰعیل۔
متفرق :-
مسلم برادرز۔ [illegible] مرچنٹس
راجہ عبدالرحمٰن۔ [illegible]
سوداگران [illegible]

ٹوبہ ٹیک سنگھ

یہ قصبہ ایک چوڑاسی کے نام پر موسوم شدہ ہے۔ لائلپور سے قریب [illegible]
ماش۔ مکی۔ لال مرچ۔ باجرہ۔ جوار۔ جو۔ کپاس۔ سنگترے۔ [illegible]

Marfat.com

پیرمحل بوٹ کوٹ۔ جڑانوالہ کے لئے لاریاں ملتی ہیں ۔

سوداگران غلہ :۔

میسرز عبدالعزیز۔ خادم حسین۔

عبدالغفور۔ برادرز۔ میسرز

امیرالدین ۔ محمد شریف ۔ "

برکت علی شاہ۔ مختار محمود۔ "

کامحمود اینڈ برادرز۔ چوہدری

محمد علی ۔ اسمٰعیل ۔ "

محمد شریف ۔ پاکستان مرکنٹائل

کارپوریشن ۔ احمد دین ۔ معراج دین

اعجاز احمد ۔ محمد انور ۔ میسرز

رحیم بخش ۔ محمد صدیق ۔

شاہ محمد اینڈ سنز ۔ چوہدری

سراج دین ۔ احمد دین ۔

خوشی محمد ۔ محمد یوسف ۔ "

رحیم بخش ۔ محمد صدیق ۔ "

عبدالغفور ۔ " ۔ "

فقیر محمد ۔ محمد ابراہیم ۔ اینڈ برادرز

چوہدری شاہ محمد ۔ محمد صدیق ۔

" غلام نبی ۔ حسن محمد ۔ عبدالعزیز

خادم حسین ۔ عبدالحفیظ اینڈ کمپنی

شیلی کٹنگ شاپ ۔

بوٹ مرچنٹس :۔

حبیب بوٹ ہاؤس ۔

زمینداره بوٹ ہاؤس ۔

غفور " " ۔

سوداگران منیاری :۔

شیخ انوارالحق ۔

شریف جنرل سٹور ۔

مفتی " " ۔

سوداگران چرم :۔

شیخ اللہ دتا ۔ دوست محمد ۔

حافظ فضل کریم ۔ عبدالرشید ۔

شیخ محمد رمضان ۔ عبدالغفار ۔

کلاتھ مرچنٹ :۔

انصاف کلاتھ ہاؤس ۔

ستار " " ۔

شریف " " ۔

عزیز " " ۔

میاں " "

شیخ الٰہی بخش ۔ فیض احمد ۔

حکیم :۔

محمد صدیق ۔

محمد اسمٰعیل ۔

عبدالحمید ۔

عبدالرحیم ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔

محمد یوسف ۔

سوداگران لوہا :۔

چوہدری فضل کریم مسعود احمد

" محمد اسمٰعیل اینڈ کو ۔

دواخانے :۔

حجازی فارمیسیوٹیکل ورکس ۔

غادم حسین ۔ عبدالعزیز ۔

صدیق میڈیکل ہال ۔

سوداگران کریانہ :۔

حبیب کریانہ سٹورز ۔

رحیم بخش ۔ محمد صدیق ۔

طفیل کریانہ سٹورز ۔

عبدالعزیز ۔ غلام محمد ۔

ملک کریانہ سٹورز ۔

مرزا جان محمد ۔ محمد شفیع ۔

Marfat.com

روڑالہ روڈ

یہ نئی منڈی لاہور سے شورکوٹ جاتے وقت ۸۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چنے۔ جو۔ باجرہ۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ تارا میرا۔ موٹھ۔ گندم یہاں کے فصل ہیں۔ اور گھی بھی یہاں اچھا ملتا ہے۔

حسب ذیل دوکاندار ہیں۔

سرفراز خاں۔ عالمگیر خاں۔ آڑھتیان۔

سمندری

اپنی تحصیل کا صدر مقام ہے۔ تاندلیانوالہ سے ۱۲ میل کے فاصلہ پہ بذریعہ لاری یہاں پہنچا جاتا ہے۔ نیشکر۔ شکر۔ گڑ۔ توریہ۔ سرسوں۔ جو۔ چنے۔ باجرہ۔ چاول۔ گندم یہاں کے فصل ہیں۔ کھانڈ بھی یہاں اچھی بنتی ہے۔ لیکن ریل نہ ہونے سے رونق کم رہتی ہے۔ گوجرہ۔ تاندلیانوالہ۔ اور لائلپور کے لئے لاری ملتی رہتی ہے۔

آڑھتیان غلہ :-

احمد دین۔ عبدالخالق چوہدری۔

خدا بخش چوہدری اینڈ سنز۔

خیر دین اینڈ کو۔ خیر دین۔

خلیل احمد۔ چوہدری۔

چوہدری فقیر محمد۔ محمد حسین۔

بینک :-

سنٹرل کواپریٹو۔

بوٹ مرچنٹس :-

پاکستان بوٹ ہاؤس۔

سوداگران کریانہ :-

اللہ بخش۔ غلام رسول۔ مولوی عبدالحمید۔ حکیم محمد علی۔ محمد افضل۔

سوداگران تیاری :-

حبیب اللہ۔ فقیر محمد۔ مولوی نذیر قریشی

حکیم :-

نذیر احمد۔ عبدالخلیل۔

نوازش علی۔

سالاروالا

یہ چھوٹی سی منڈی لائلپور سے لاہور جاتے وقت ۱۰ میل کے فاصلہ پہ آتی ہے۔ نیشکر۔ گڑ۔ سرسوں۔ گندم۔ کپاس۔ سنگترے۔ مالٹے یہاں کے فصل ہیں۔

دوکاندار۔ محمد صادق۔ عنایت

Marfat.com

ماموں کانجن

یہ چھوٹا سا قصبہ شورکوٹ سے لاہور آتے وقت ۵۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ سمندری۔ لائلپور۔ بھاگٹ اور مرید والا یہاں سے قریب ہیں۔ ان مقامات کے لئے لاری یہاں سے مل جاتی ہے۔ گندم نیشکر۔ گڑ شکر۔ چنے۔ جو۔ باجرہ۔ سرسوں۔ توریہ۔ کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

ریاض حسین۔ محمد حنیف۔

ذوالفقار خاں۔ محمد علی۔

عبدالغفور۔ عمر دین۔ میاں عبدالرشید

غلام باری۔

سوداگران منیاری:۔ طفیل محمد

سیمنٹ مرچنٹ:۔

چھمن خاں۔

گوجرہ

سرمہدی شاہ مرحوم کا آباد کردہ یہ مشہور قصبہ لائلپور سے چالیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ چنے۔ سرسوں۔ نیشکر۔ گڑ شکر۔ مکی۔ کپاس۔ گندم۔ سنگترے۔ مالٹے۔ یہاں کے فصل ہیں۔ متعدد کارخانوں کی وجہ سے تیل اور بنولے بھی یہاں سے میسر ہوتے ہیں۔ سمندری۔ لائلپور۔ خانیوال۔ وزیر آباد۔ ٹانڈلیانوالہ۔ اور ایسے دیگر نزدیک مقامات کے لئے لاری ملتی رہتی ہے۔

سوداگران غلہ:۔

میسرز عبدالکریم۔ محمد اسحاق۔

شیخ چراغ دین۔ الطاف احمد۔

چوہدری فضل احمد۔ سعید احمد۔

میسرز غلام محمد۔ محمد علی۔ چوہدری غلام رسول۔ محمد شفیع۔ شیخ حسین بخش۔ بشیر احمد۔ حاجی محمد نواب۔ اینڈ سنز۔ میسرز رحمت علی۔ محمد علی۔ ″

شاہ محمد۔ فضل الٰہی۔ میسرز

سلطان محمد۔ عنایت اللہ۔ ″

عمر دین۔ محمد امین۔ ″

ولایت اللہ۔ خدا بخش۔ ″

مالکان مقامی کارخانہ جات کپاس

چوہدری احمد علی۔ عبدالکریم۔

محمد امین برادرز۔

سوداگران چوب:۔

خلیفہ محمد عیسٰے۔ عبدالکریم۔

سیمنٹ مرچنٹس:۔

محمد عیسٰے۔ عبدالکریم۔ محمد افضل۔ نثار اکبر۔

صابن کے کارخانے:۔

شہزادہ سوپ فیکٹری۔

پاکستان ″ ″۔

چناب ″ ″۔

حبیب ″ ″۔

خالد ″ ″۔

Marfat.com

احمد سوپ فیکٹری ۔
شوکت " " ۔
ملک " " ۔

بینک :۔

دی لائلپور سنٹرل کواپریٹو بینک

پاکستان نیشنل بینک ابھی کھلا نہیں کھلنے کی امید ہے ۔

سینما :۔

امپیریل ٹاکیز گوجرہ

آڑھتیان غلہ منڈی :۔

مشہور بارونق غلہ منڈی ہے ۔

" آڑھتیان کا حسب ذیل نام ہے

چوہدری شاہ محمد ۔ فضل الٰہی کمیشن ایجنٹ ۔ غلہ منڈی گوجرہ ۔ چوہدری فتح محمد ۔ برکت علی ۔ شیخ چراغ دین الطاف احمد ۔ کرم الٰہی ۔ محمد ابراہیم ۔ چوہدری محمد شفیع ۔ شمشاد احمد ۔

آڑھتی میوہ جات :۔

چوہدری علی محمد میوہ فروش گوجرہ ۔

" رحمت اللہ ۔ عبدالرحیم آڑھتی

بوٹ :۔

ملک غلام محمد مالک پیلس بوٹ ہاؤس گوجرہ ۔

کلاتھ مرچنٹس :۔

آفتاب کلاتھ ہاؤس گوجرہ ۔
شیخ غلام حسین " "
رفیق " "
شیخ محمد صادق " "

ڈیزل آئل ۔ موبل آئل ۔ تیل مٹی ۔

مسرت اظہر اینڈ کو ایجنٹ سٹینڈرڈ ویکم آئل ۔ گوجرہ ۔ غلہ منڈی ۔

ہارڈ ویئر وارنش و رنگ روغن مرچنٹ ۔ ایم مظہر حق آئرن اینڈ ہارڈ ویئر مرچنٹ ۔ گوجرہ ۔

سیمنٹ سٹاکٹ :۔

خلیفہ عبدالکریم ۔ ایم مظہر حق ۔ آئرن مرچنٹ اینڈ سیمنٹ ۔ سٹاکٹ گوجرہ ۔ میسرز محمد افضل نثار اکبر سیمنٹ سٹاکٹ گوجرہ ۔

موٹر بس سروس :۔

کسان ٹرانسپورٹ ۔
پنجاب " ۔

چوہدری محمد صدیق سگریٹ مرچنٹس

[illegible] آ[illegible]

حکیم

حکیم عبدالکریم [illegible] نور بیدہ گوجرہ ۔

دواخانہ یونانی :۔

حسینیہ دواخانہ گوجرہ ۔

ڈاکٹر محمد طفیل احمد [illegible] ایل ایم ایس ۔ محمد یعقوب [illegible] گوجرہ

نمبردار ۔ خلیفہ عبدالکریم نمبردار گوجرہ ۔

سوداگران لکڑی :۔

خلیفہ عبدالکریم سوداگر لکڑی ۔

کارخانہ جات :۔

تین کارخانہ برف ہیں ۔
پانچ " روئی " [illegible]
جس میں دو کارخانہ [illegible]
باقی تین " [illegible]
اشخاص کی [illegible]
محمد افضل [illegible] کارخانہ [illegible]
فیکٹری گوجرہ ۔
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

لاہور

لاہور کی تاریخ اور اس کے تمدن کی امتیازی صفحہ ۱۲ سے صفحہ ۲۱ تک کی تفصیلات میں ملاحظہ فرمائیں مزید برآں یہ کہ تمباکو ۔ باجرہ ۔ جوار ۔ موٹھ ۔ جو ۔ مکی ۔ چاول ۔ گندم ۔ نیشکر ۔ گڑ ۔ شکر ۔ لال مرچ ۔ سنگترے ۔ مالٹے، خربوزے ۔ تربوز ۔ انار ۔ امرود ۔ دیگر اور کئی قسم کے پھل یہاں کے فصل ہیں ۔ جو بیوپاری اصحاب دیگر مقامات پر حسب ضرورت لے جاتے ہیں ۔ پنجاب کے تمام مشہور مقامات جانے کے لئے ریل اور لاریوں کی سواری میسر ہے ۔

ایسڈ بنانے والے :-

کراؤن پینٹ سٹورز اندرون لوہاری گیٹ ۔ فضل عمر ریسرچ انسٹیچیوٹ اچھرہ ۔ انڈین کیمیکل ورکس سرکلر روڈ ۔ پاکستان آکسیجن اینڈ ایکسیلین کمپنی ۔ تیزاب احاطہ گراؤنڈ ٹرنک روڈ ۔

ایجنٹس ۔ مینوفیکچرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

حق برادرز ۔ کارپوریشن ۔ مال روڈ ۔
ٹاٹا آڈو سوپائنز ۔ ،، ،، ۔
علی بخش اینڈ سنز ۔ میکلوڈ ،، ۔
انور انجینیز ۔ ٹمپل ،، ۔
برڈ اینڈ کمپنی ۔ مال ،، ۔
بکول ،، کو ،، ،،
ڈنلوپ ربڑ کمپنی ،، ،، ۔
الیکٹرانک فلم اکوپلنٹ ،، ،، ۔
فرید سنز ۔ ،، ۔
فضل دین اینڈ سنز ۔ ،، ،، ۔
فاضل اینڈ کمپنی ۸۸ انار کلی ۔
جنرل الیکٹرک کمپنی چیرنگ کراس ۔
گلیکو لیباٹرز ۔ مال روڈ ۔
گڈ ایئر ٹائر اینڈ ربڑ کمپنی ،، ،، ۔
الہی برادرز اندرون بھاٹی گیٹ ۔
امپیریل تمباکو کمپنی ۔ مال روڈ ۔
جلیل برادرز ۔ ،، ،، ۔
کوڈک ۔ ،، ،،
لپٹن ۔ میکلوڈ ،، ۔
محمد ابراہیم اینڈ کو مال ،، ۔
مبارک علی شیخ بونچھ ،، ۔
پاکستان انڈسٹریل سنڈیکیٹ مال روڈ
ریمنگٹن اینڈ ۔ ،،
سلمان برادرز ۔ بیڈن ،،
شاہنواز ۔ مال ،،
شیخ محبوب عالم ۔ ،، ،،
،، میاں محمد اینڈ سنز ،،
ظہور احمد اینڈ کمپنی نرسنگھ داس بلڈنگ مال روڈ ۔

زراعتی اوزاروں والے :-

بٹالہ انجینیرنگ کمپنی مال روڈ ۔
برنٹ فورڈ جیمز اینڈ ،، ،، ۔
بکول ۔ ،، ،، ،، ،،
غلام نبی کارپوریشن میکلوڈ ،، ۔
عثمانیہ ٹریڈرز ،، مال ،، ۔
ولکرٹ برادرز ،، ،، ۔
ولیم جیمز اینڈ کمپنی ،، ،، ۔
زراعتی انجینیرنگ ورکس بیڈن ،، ۔
بٹالہ ،، کمپنی باحامی باغ ۔
سنٹرل اینڈ داؤد فونڈری ،، ،، ۔
فارمرز فونڈری برانڈرتھ روڈ ۔
جنرل میکینکل ورکس لٹن ،، ۔
جی ۔ ای ۔ پاک انڈسٹریز مغلپورہ ۔
گڈلک فونڈری اینڈ ورکشاپ ۔
برانڈرتھ روڈ ۔ حسن دین اینڈ سنز
فتح محمد ،، ۔ حسین فونڈری
برانڈرتھ ،، ۔

Marfat.com

حسین اینڈ سنز بادامی باغ۔
ملک " " فلیمنگ روڈ۔
پاکستان سٹیل رولنگ ملز بادامی باغ
سلطان فونڈری " "
یونیورسل میکینیکل ورکس ریلوے روڈ
زم زم انجینرنگ " برانڈرتھ "
اسلحہ والے :۔
اکرم اینڈ کو ۔ مال روڈ۔
ایس ۔ اورنگ زیب " "۔
بنیا حسین دل محمد روڈ۔
ایم ۔ اے بخش اینڈ کمپنی نئی انارکلی
مسجد نزد ریلوے سٹیشن ۔ سنٹرل
آرمز اینڈ آٹو سٹورز ۔ مال روڈ۔
چوہدری اینڈ کمپنی ۔ نسٹگمری "
" سردار سردار احمد اینڈ سنز
میکلوڈ روڈ۔ حبیب اینڈ کمپنی ۔
مال " ۔ حسین " "
نسبت " ۔ جلیل " "
انارکلی ۔ مجید " "
نیلہ گنبد ۔ مستری محمد ابراہیم اینڈ
برادرز میکلوڈ روڈ۔ محمد اسمٰعیل "
سنٹر ریلوے " ۔ چوہدری
محمد یعقوب میکلوڈ " ۔ راجپوت
آرمرز ۔ " ۔ شاہ اینڈ
کمپنی مال روڈ۔

سراج الحق اینڈ سنز ٹمپل روڈ۔
سید برادرز مال " ۔
ولکن کمپنی برانڈرتھ "
واٹرلاک اینڈ کمپنی مال " ۔
نیلام گھر :۔
انڈین آکشن رومز میکلوڈ روڈ۔
جیمسٹ جی اینڈ سنز چھاؤنی۔
ایف ۔ جے ۔ کنگ اینڈ کمپنی مال روڈ
معصوم علی اینڈ کمپنی میکلوڈ "
یونائیٹڈ آکشن مارٹ " "
موٹر کی اشیا والے :۔
آٹوموبائلز ۔ مال روڈ۔
آدم موٹر ورکس چھاؤنی۔
ارشد موٹرز ۔ میکلوڈ روڈ۔
برٹش موٹر ٹریڈنگ کمپنی سرکلر "
میسرز شاہنواز لمیٹیڈ مال روڈ۔
چیمپین آٹوموبائلز نیلہ گنبد۔
کرنشل موٹر سٹورز ۔ مال روڈ۔
دہلی موٹرز ۔ نیلہ گنبد ۔ ولیسٹرن
آٹوموبائل انجینرز ۔ مال روڈ۔
فرید سنز " " ۔
نرینڈرز اینڈ کمپنی ۔ چھاؤنی ۔
غلام حسین " " میکلوڈ روڈ۔
غلام قادر " " "
گڈوِل " " "

حاجی محمد اینڈ سنز سرکلر روڈ
ہیرا اینڈ سنز نیلہ گنبد
جالندھر موٹر کمپنی " "
کرنال آٹو ٹریڈرز " "
کنڈا والا کمپنی ۔ مال روڈ
لاہور آٹو " " ۔
ایم ۔ عبداللہ اینڈ سنز نیلہ گنبد۔
مولابخش " میکلوڈ روڈ
ملک " " مزنگ چونگی
نیو آٹو ٹریڈنگ کمپنی نیلہ گنبد۔
پاک موٹرز ۔ " "۔
پرویز آٹوموبائلز برانڈرتھ روڈ
پنجاب موٹر ٹریڈنگ کمپنی سرکلر "
رانا موٹرز مال روڈ ۔ ماڈل
سائیکل اینڈ موٹر کمپنی نیلہ گنبد۔
حبیب موٹرز مال روڈ۔
شا ہبردن اینڈ کو " "۔
وکٹر آٹو سٹورز نیلہ گنبد۔
ویسٹرن موٹرز " " ۔
بیکریاں :۔
برٹش بیکرز اینڈ کنفیکشنرز بیڈن روڈ
کیمپ اورینٹ ۔ مال روڈ
دین محمد نیلہ گنبد ۔ ٹبی لکشمی
انڈین بیکری ۔ بیڈن روڈ
ایلفنسٹن ۔ مال روڈ
انگلش بیکری

Marfat.com

جہانگیر بیتم۔ بیڈن روڈ۔
جان برادرز۔ نکلسن روڈ۔
جانس بیکری بیڈن "۔
لڈکا برادرز میو "۔
علم دین اینڈ سنز انارکلی۔
میٹرو۔ مال روڈ۔ پنجاب بیکری
نزد مسجد شب دیغاں۔ شاہزادہ
بیکرز کوپر روڈ۔ سٹینڈرڈ مال نقد
سٹل۔ مال روڈ۔ زمیندارہ
ڈیری فارم نکلسن روڈ۔
بلاک میکرز: ۔
البلاغ پریس۔ سرکلر روڈ۔
عالم برادرز۔ انارکلی۔ سول
اینڈ ملٹری گزٹ مال روڈ۔

شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار
کیمبرج بک ڈپو۔ میکلوڈ روڈ۔
کاروان " ہاؤس۔ ایبک "۔
دارالاشاعت موری گیٹ۔
" " ریلوے روڈ۔
ملک دین محمد اینڈ سنز کشمیری بازار
ایم۔آر برادرز۔ اردو بازار۔
وداّبہ ہاؤس۔ اردو بازار۔
پاکستان پبلشرز۔ اردو بازار۔
فرمان علی اینڈ سنز۔ "
فیروز سنز۔ مال روڈ۔ شیخ
غلام علی اینڈ سنز۔ کشمیری بازار۔
حق برادرز۔ انارکلی۔ گرشہ
ادب - "۔ اقبال اکیڈمی
ایبک روڈ۔ ارشاد بک ڈپو۔
کچہری "۔ استقلال پریس،

پبلشرز یونائیٹڈ۔ انارکلی۔
پنجاب بک ڈپو۔ لوہاری گیٹ۔
رہنما " "۔ نسبت روڈ۔
رمضان " " کشمیری بازار۔
رومی " " سرکلر روڈ۔
سٹینڈرڈ " سٹال مال "۔
تاج کمپنی۔ ریلوے "۔
قومی کتب خانہ " "
یونیورسل پبلشنگ کمپنی اردو بازار
یونیورسٹی بک ایجنسی کچہری "
اردو اکیڈمی۔ انارکلی۔
" بک سٹال " "۔
" مرکز گنپت روڈ۔
ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی اردو

رانا موٹرز

مال روڈ
لاہور

ٹیلیفون ۴۳۸۹ / ۳۷۰۹ ——— تار RANMOT

ایجنٹس برائے

جنرل موٹرز

انگلستان کی تیار کردہ

واکسہال ——— (۱۶ اور ۲۴ ہارس پاور)

اولڈز موبیل ——— کاریں

اور

بیڈفورڈ ——— ٹرک اور بسیں

یہ کاریں اور ٹرک اپنی بے شمار صفات کی وجہ سے معروف ہیں۔ جہاں خوش ذوق حضرات ان کاروں کو پسند کرتے ہیں
والے ٹرانسپورٹ کمپنیوں کے مالکان بیڈفورڈ ٹرک خرید کر فخر سے سر بلند رکھتے ہیں۔

Marfat.com

حسین اینڈ سنز بادامی باغ۔
ملک " " فلیمنگ روڈ۔
پاکستان سٹیل رولنگ ملز بادامی باغ
سلطان فونڈری " "
یونیورسل میکینکل ورکس ریلوے روڈ
زم زم انجینئرنگ " برانڈرتھ "
اسلحہ والے :۔
اکرم اینڈ کو۔ مال روڈ۔
ایس۔ اورنگ زیب " "۔
بنیاد حسین دل محمد روڈ۔
ایم۔ اے۔ بخش اینڈ کمپنی ہاسپٹل روڈ
مسجد نزد ریلوے سٹیشن۔ سنٹرل
آرمز اینڈ آٹو سٹورز مال روڈ۔
چوہدری اینڈ کمپنی۔ منٹگمری "

سراج الحق اینڈ سنز شیل روڈ۔
سید برادرز مال " "
ولکن کمپنی برانڈرتھ "
واٹر لاک اینڈ کمپنی مال " ۔
نیلام گھر :۔
انڈین آکشن رومز میکلوڈ روڈ۔
جیمسٹ جی اینڈ سنز چھاؤنی۔
ایف۔ جے۔ کنگ اینڈ کمپنی مال روڈ
معصوم علی اینڈ کمپنی میکلوڈ "
یونائیٹڈ آکشن مارٹ " "
موٹر کی اشیا والے :۔
آٹو موبائلز۔ مال روڈ۔
آدم موٹر ورکس چھاؤنی۔
ارشد موٹرز۔ میکلوڈ روڈ۔

حاجی محمد اینڈ سنز [illegible]
ہیرا اینڈ سنز۔ نیلا گنبد
جالندھر موٹر ایجنسی " [illegible]
کرنال آٹو ٹریڈرز۔ " "
کنڈا والا کمپنی۔ مال روڈ
لاہور آٹوز " " ۔
ایم۔ مصطفےٰ اینڈ سنز نیلا گنبد۔
مولا بخش " میکلوڈ روڈ۔
ملک " " مزنگ چنگی
نیو آٹو ٹریڈنگ کمپنی نیلا گنبد۔
پاک موٹرز۔ " "۔
پرویز آٹو موبائلز برانڈرتھ روڈ
پنجاب موٹر ٹریڈنگ کمپنی سرگودھا "
رانا موٹرز مال روڈ۔ ہائی

Marfat.com

جہانگیر سٹیم - بیڈن روڈ۔
جان برادرز - نکلسن روڈ۔
جانسن بیکری بیڈن ،، ۔
لاڈلا برادرز میو ،، ۔
حکم دین اینڈ سنز انارکلی۔
میٹرو - مال روڈ۔ پنجاب بیکری
نزد مسجد شیعاں - شاہزادہ
بیکرز کوپر روڈ۔ سٹینڈرڈ مال روڈ
سٹنل - مال روڈ۔ زمیندارہ
ڈیری فارم نکلسن روڈ۔
بلاک میکرز :۔
البلاغ پریس - سرکلر روڈ۔
عالم برادرز - انارکلی - سول
اینڈ ملٹری گزٹ مال روڈ۔
پیکو آرٹ پریس موچی گیٹ۔
فوٹو ،، ،، گنپت روڈ۔
صدیق بادنٹن کمپنی چوک انارکلی
کتب فروش :۔
اقبال کمپنی لمیٹڈ اردو بازار لاہور۔
سیٹھ آدم جی کمپنی - اردو ،، ۔
ادارہ فروغ اردو - ایبک روڈ۔
ادبستان - بیرون موچی دروازہ
القرآن لمیٹڈ - کشمیری بازار۔
انجمن حمایت اسلام - براندرتھ روڈ
سید ارشد علی اینڈ سنز کشمیری بازار
اشرف برادرز - صدر بازار چھاؤنی

شیخ برکت علی اینڈ سنز کشمیری بازار
کیمبرج بک ڈپو - میکلوڈ روڈ۔
کاروان ،، ہاؤس - ایبک ،، ۔
دار الاشاعت موری گیٹ۔
،، ،، ریلوے روڈ۔
ملک دین محمد اینڈ سنز کشمیری بازار
ایم - آر برادرز اردو بازار۔
دوآبہ ہاؤس - اردو بازار۔
پاکستان پبلشرز - اردو بازار۔
فرمان علی اینڈ سنز - ،،
فیروز سنز - مال روڈ۔ شیخ
غلام علی اینڈ سنز - کشمیری بازار۔
حق برادرز - انارکلی - گوشہ
ادب - ،، - اقبال اکیڈمی
ایبک روڈ۔ ارشاد بک ڈپو۔
کچہری ،، - استقلال پریس
سرکلر ،، - کمال پبلشرز۔
مال ،، - حاجی کریم بخش شاہ علی
انارکلی - خواجہ بک ڈپو - اردو بازار
کتابستان - اردو بازار۔
کتب خانہ حفیظ ،، ،، - مکتبہ
جدید - چوک انارکلی - شیخ
محمد اشرف کشمیری بازار - ،،
مبارک علی - لوہاری منڈی۔
نیا ادارہ - سرکلر روڈ - پاکستان
بائیبل سوسائٹی - انارکلی - ،،
پبلشرز - میکلوڈ روڈ۔

پبلشرز یونائیٹڈ - انارکلی۔
پنجاب بک ڈپو - لوہاری گیٹ۔
رہنما ،، ،، - نسبت روڈ۔
رمضان ،، ،، کشمیری بازار۔
رومی ،، ،، سرکلر روڈ۔
سٹینڈرڈ ،، سٹال مال ،، ۔
تاج کمپنی - ریلوے ،، ۔
قومی کتب خانہ ،، ،،
یونیورسل پبلشنگ کمپنی اردو بازار
یونیورسٹی بک ایجنسی کچہری ،،
اردو اکیڈمی - انارکلی۔
،، بک سٹال ،، ،،
،، مرکز گنپت روڈ۔
ویسٹ پاک پبلشنگ کمپنی اردو بازار۔
جہانگیر بک ڈپو اردو بازار۔
سوداگران بوٹ :۔
باٹا شو کمپنی - باٹا کمپنی۔
فری واک لیمٹڈ - انارکلی۔
کرنال بوٹ شاپ ،، ،،
مالو شو کمپنی ،، ،، ۔
پاپوش لیمٹڈ ،، ۔
سعید شو سٹورز ،، ۔
سلیم بوٹ شاپ ،، ۔
اورینٹل شو کمپنی ،، ،، ۔
کالج شو سٹورز ،، ۔

Marfat.com

چیت بوٹ ہاؤس - انارکلی -
سمارٹ شو کمپنی - " "
کریسنٹ " " - " "
سٹیشن بوٹ ہاؤس " "
نادلٹی شو کمپنی - " "
قادر " " - " "
مدراس بوٹ ہاؤس - " "
پیر بخش اینڈ سنز بوٹ مرچنٹس " "
ہاپسن اینڈ کمپنی - مال روڈ -
کنگسن " " - " "
عمارتی اشیاء رکھنے والے :-
برڈ اینڈ کمپنی - مال روڈ -
بلڈنگ سٹور - برانڈرتھ " -
سیمنٹ بجری اور ٹائل فیکٹری -
راوی روڈ - سیمنٹ مارکٹنگ
کمپنی - مال روڈ - فرینڈس بلڈنگ
میٹریل سٹورز باغبانپورہ -
غلام نبی مین بازار - گنج منڈی -
ایم - اے - حاکم اینڈ کمپنی -
برانڈرتھ روڈ - حیات اینڈ کمپنی
بیرون شاہ عالمی گیٹ -
محمد دین اینڈ سنز - نسبت روڈ -
" سراج دین بیرون شاہ
عالمی گیٹ - محمد الیاس اینڈ سنز
انارکلی - محمد شریف " "

بل روڈ - محمد طفیل اینڈ سنز [illegible]
نسبت " - پنجاب بیٹول سٹور
عبدالکریم " - واحد برادرز -
برانڈرتھ " -
بٹن بنانے والے :-
انٹرنیشنل مینوفیکچرنگ کمپنی شاہدرہ
جنڈا " " " فیروزپور روڈ
سپلیکس سٹیل پراڈکس سراج روڈ
مغلپورہ -
موم بتی بنانے والے :-
آل پاکستان کینڈل ورکس شاہدرہ
کمبل اور قالین بنانیوالے -
اللہ بخش اینڈ سنز - میکلوڈ روڈ -
کارپٹ " فرسٹورز مال "
وینتر " ڈیلرز - میکلوڈ "
ایسٹرن سٹورز - مال "
ایسٹ انڈیا کارپٹ کمپنی " "
حبیب الرحمٰن ظفر جیرا کبر منڈی -
کشمیر اینڈ قالین سٹورز مال روڈ -
لاہور کارپٹ " "
ماڈرن فرکارپوریشن " "
سلطان غنی برادرز " "
سگریٹ ڈیلرز :-
عبدالکریم اینڈ سنز بیرون شاہ [illegible]
گیٹ - [illegible]

[illegible]
میکلوڈ روڈ
اسپیشل تمباکو کمپنی
لنڈن کیمیکلز ہاؤس [illegible]
محمد الیاس اینڈ سنز میکلوڈ روڈ
ایس - نبی بخش [illegible]
پاکستان ٹریڈنگ [illegible]
سمو کرکارپوریشن - مال روڈ
کلاتھ مرچنٹس :-
نور شیرازی اینڈ کمپنی [illegible] -
آرائش ہاؤس [illegible]
باڑی سنز [illegible]
بمبئے کلاتھ ہاؤس [illegible]
بیوٹی سلک [illegible]
دار اللباس [illegible]
حاجی علی محمد [illegible]
حنیف محمد علی احمد [illegible]
حیات اینڈ سنز [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

شیخ برادرز ۔ انار کلی
شملہ کلاتھ ہاؤس ″ ″ ۔
یعقوب ″ ″ ″ ″
کراؤن ہاؤس ۔ مال روڈ۔
فضل حسین ۔ ″ ″
حق اینڈ کمپنی ″ ″
لیڈیز کورنر ″ ″
رشکن اینڈ کمپنی ″ ″
سنگر ″ ″ ″ ″
زینت ۔ ″ ″
بٹ برادران براز ہٹہ ۔
فینسی سٹور ″ ″
غوثیہ کلاتھ ہاؤس ″ ″
نیو ″ ″ ″ ″
پنجاب ″ مارکیٹ میر فرنیچر
سٹورز ″ ″ ۔ رانا حمید احمد
رحمت اللہ اینڈ کمپنی پنجاب کلاتھ مارکیٹ
یونائیٹڈ برادرز ″ ″

آڑھتیان غلہ :۔

عبدالکریم ۔ عبدالغفور ۔ بیرون
اکبری منڈی ۔ عبدالکریم برادرز
سرکلر روڈ ۔ خورشید احمد اینڈ
کمپنی ″ ″ ۔ جنرل ٹریڈرز
″ ″ ۔ حفیظ اینڈ کمپنی
دلی بلڈنگ ۔ ادریس ٹریڈنگ ″
مال روڈ ۔ محمد الیاس برانڈرتھ
روڈ ۔ منظور اینڈ کمپنی مال روڈ ۔
پاکستان کمرشل کارپوریشن ″ ″
عثمانیہ ٹریڈرز ″ ″
زبیر کو بیڈن روڈ ۔

کپاس ڈیلرز :۔

امیر الدین اللہ دتہ اکبری دروازہ
ایس ۔ ایم انور اینڈ کمپنی ″ ″
اے ۔ کریم ″ ″ ″ ″
آسیو افریقن ″ مال روڈ
حلیم اینڈ کو ۔ ″ ″
میاں محمد اللہ بخش ″ ″
شمس الدین اینڈ کمپنی ″ ″
ونکرڈ برادرز ″ ″
زاہد اینڈ کمپنی ″ ″
دوست محمد خاں ″ ″ میکلوڈ
ملک اینڈ برادرز ″ ″
حبیب الرحمٰن جعفر بشیر سرکلر
حاجی فضل الٰہی اینڈ سنز ″ ″
حسین ″ کو سید ″
جے سین اینڈ کمپنی نیلا گنبد ۔
قادر بخش مولا بخش ماڈل ٹاؤن
انٹل ٹریڈرز بیڈن روڈ ۔
امدو لیفتہ اینڈ اوورسیز کارپوریشن
برانڈرتھ روڈ ۔

فلور ملز :۔

عبدالمجید فلور ملز رحیم بخش روڈ
بادامی باغ ″ بادامی باغ ۔
باغبانپورہ رولر فلور ملز باغبانپورہ
بدرالدین ″ ″ بازار فرنگ
کریسنٹ ″ ″ ″ ″ ″
غلام محی الدین ″ ″ فلیمنگ روڈ
حبیب فلور ملز مسلم سٹریٹ اکھاڑہ
بودھامل ۔ امپیریل فلور اینڈ رائس
ل اکبری منڈی ۔ ″ ″ ملز چھاؤنی
کریم بخش الیکٹرک رولر فلور ملز
مصری شاہ ۔ خواجہ ″ ″
نسبت روڈ ۔ مقبول ″ اینڈ
آئل ملز میو روڈ ۔ محمد اسلم محمد اشرف
بھاٹی گیٹ ۔ منٹگمری فلور اینڈ
جنرل ملز ۔ مال روڈ ۔ نقاب دین
فلور ملز راج گلی ۔ پائنیر فلور ملز
شاہدرہ ۔ پنجاب فلور اینڈ جنرل ″
کمپنی ″ ۔ راٹل رولر ″ آئل
کشمیری گیٹ ۔ صابری فلور ملز
شاہ عالمی گیٹ ۔ شاہدرہ ″ ″
شاہدرہ ۔

فرنیچر میکرز :۔

ایسوسی ایٹڈ کارپوریشن نیلا گنبد
الفنسٹن فرنیچر ۔ مال روڈ ۔

Marfat.com

حیات فرنیشرز مال روڈ۔
اورنٹیل امپوریم " "۔
الی وڈ فرنیشرز میکلوڈ "۔
امپیریل فرنیچر سٹور " ۔
خان فرنیچرز ہاؤس " "
پاک " " "
حسن برادرز " "
سید فرنیشرز " "
وحید اینڈ کمپنی ۔ " "

آڑھتیاں غلہ :۔
میاں محمد عبداللہ اکبر منڈی۔
میسرز افتخار برادرز " "
چوہدری برکت علی احمد علی " "
میسرز علی محمد عبدالعزیز " "
معراج دین محمد صادق " "
محمود ٹریڈنگ کارپوریشن " "
کریم بخش اینڈ برادرز " "
ٹریڈرز آف پاکستان " "
میسرز محمد علی اینڈ برادرز " "
میاں جلال دین اینڈ کو " "
" جان محمد غلام محمد " "
پاکستان ٹریڈرز کمپنی " "
میسرز متین دین میاں صوبہ " "
" نواب دین علی بخش اینڈ کو " "
میاں غلام صادق خورشید احمد " "

میسرز اللہ رکھا محمد علی اکبری منڈی
امیر الدین اللہ دتہ " "
نئی اسلامی دوکان " "
میر مبارک شاہ ذکریہ شاہ " "
میاں سردار محمد اینڈ کو " "
" محمد اکرم " کمپنی " "
خلیفہ غلام محی الدین اینڈ سنز " "
میسرز زمیندار برادرز
" محمود ٹ اینڈ کمپنی " "

آڑھتیاں میوہ جات میوہ منڈی
چوہدری اللہ بخش علی بخش۔
میسرز چراغ دین۔ محمد اقبال۔
چوہدری دین محمد۔ مولا بخش
" محمد دین۔ محمد اسلم۔
" " ۔ محمد حفیظ۔
" علم دین۔ ظہور دین۔
" اللہ بخش۔ شوکت علی۔
میسرز اللہ دین۔ سراج دین۔
بابو چراغ دین۔ حسن محمد۔
چوہدری کرم دین۔ اللہ دتہ۔
میسرز چراغ دین۔ محمد اقبال۔

آڑھتیاں سبزی منڈی۔
چوہدری اللہ دین معراج دین
" جمال دین۔ محمد دین۔
" جلال دین۔ "

چوہدری [illegible]
" [illegible]
" غلام محمد [illegible]
" چمن دین۔ محمد [illegible]
" کرم دین۔ فضل دین
" محمد شفیع۔ محمد رفیع۔

جنرل مرچنٹس :۔
انارکلی بازار۔ انارکلی ہاؤس۔
حسین۔ شیخ عنایت اللہ اینڈ سنز
اقبال اینڈ کمپنی۔ کریم اینڈ کمپنی۔
محمد لطیف۔ محمد اعظم۔
شمیم داؤد کراچی ہاؤس۔

مال روڈ :۔
الحمرہ۔ بڑی بی۔ چیپ ہاؤس
چک جنرل سٹورز۔ دہلی ہاؤس۔
ابراہیم اینڈ سنز۔ امپائر سٹورز۔
جلیل برادرز۔ جیمز اینڈ کمپنی۔
کریم بخش اینڈ سنز۔ واچ ہاؤس
نبی بخش اینڈ سنز۔ پاک سٹورز
ڈبلی بازار [illegible]
جانیز ہاؤس۔ راجپوت ہاؤس
میکلوڈ روڈ :۔
جنرل [illegible]
محبوب [illegible]
[illegible]

Marfat.com

لیبے برانٹ کارپوریشن ۔
موتی اینڈ کمپنی ۔
ماڈل ٹاؤن :۔
حاجی شیخ محمد الیاس ۹ ھ سی ۔
مزنگ :۔
روپڑ سٹورز ۔
ٹمپل روڈ :۔
کوثر سٹورز ۔ وندسٹر ۔
سوداگران لوہا ۔
برانڈرتھ روڈ ۔ ماڈرن
ہارڈویر ۔ ل سٹورز ۔ مشین
ٹول کمپنی ۔ علم دین اینڈ سنز ۔
بلال ہارڈویر ۔ حبیب اینڈ کمپنی
غلام نبی اینڈ سنز ۔ چوہدری
برادرز ۔ چاند کمپنی ۔ ثناء مشین
عزیز برادرز ۔ رینگل ہارڈویر ۔
پنجاب ہارڈویر ۔ نیوٹل سٹور ۔
محمد شریف اینڈ سنز ۔ محمد دین
اینڈ سنز ۔
مال روڈ :۔
ٹیالہ انجینئرنگ کمپنی ۔
میکلوڈ روڈ :۔
سنٹرل ہارڈویر ۔
امپورٹرز ایکسپورٹرز :۔
انارکلی ۔

عبداللہ اینڈ کمپنی پیر بخش سٹریٹ ۔
حاجی اللہ بخش اینڈ سنز ۔
بھیٹے کلاتھ ہاؤس ۔ ادریس
باڑی اینڈ کمپنی ۔ اسمٰعیل بٹن والا
اورنٹیل سپورٹس ۔ شیخ امام دین
چراغ دین ۔ ضیاء الدین لمیٹڈ
مال روڈ :
ظفر امپورٹرز ۔ اصبہانی اینڈ کمپنی ۔
دلکرٹ برادرز ۔ عثمانیہ ٹریڈرز
سعید ،، ۔ سپورٹس لمیٹڈ ۔
شمس الدین اینڈ کمپنی ۔ شاہ سوار
اینڈ کمپنی ۔ رحمان ،، ،، ۔ پاکستان
کمرشل کارپوریشن ۔ جیمز فنلے اینڈ
کمپنی ۔ ایم ۔ ایم ۔ اصفہانی لمیٹڈ ۔
ہارون اینڈ کمپنی ۔ کلینک لیباٹریز ۔
ایپائن ٹریڈرز ۔
بیڈن روڈ :۔
عبدالعزیز بھوٹل اینڈ کو ۔
عبدالوہاب ۔ عبداللطیف ۔ آدانی
برادرز ۔ قریشی سٹور ۔ انڈوپاک
ٹریڈرز ۔ ل ٹریڈنگ کارپوریشن
عمر سنز ۔ پاک سنز ۔ اینڈ کمپنی
سعید سٹور ۔ زبیر کمپنی ۔
برف خانے
کراؤن آئس فیکٹری باغبانپورہ ۔

باغبانپورہ فیکٹری باغبانپورہ ۔
خواجہ آئس ،، جی ۔ ٹی ۔ روڈ ۔
گورنمنٹ کولڈ سٹوریج ،، ،، ،،
پنجاب آئس فیکٹری نکلسن روڈ ۔
لاہور ،، ،، میوہ منڈی ۔
کوہ نور ،، ،، ریلوے روڈ ۔
نارتھ ،، ،، میو ہسپتال ۔
پنجاب ،، اینڈ ملز شاہدرہ ۔
مدینہ ،، فیکٹری گڑھی شاہو ۔
نسیم ،، ،، بادامی باغ ۔
سراج ،، ،، ،، ،،
حبیب سنز ،، ،، ،،
احمد برادرز ،، ،، ،،
تسکین ،، ،، فیض باغ ۔
کے ۔ جی ،، ،، ،،
پنجاب کولڈ سٹوریج شیرانوالہ گیٹ
لکشمی آئس فیکٹری عقب شاہی قلعہ
ٹکسالی ،، ،، ٹکسالی گیٹ ۔
بسنت بہار ،، ،، راوی روڈ ۔
موہنی ،، ،، چنگڑ محلہ ۔
کرسٹل ،، ،، عقب داتا گنج بخش
جعفر سنز ،، ،، بہاولپور روڈ ۔
سبحان ،، ،، ،، ،،
شہسوار ،، ،، نواں کوٹ ۔
انیرہ ،، ،، اچھرہ ۔

Marfat.com

راوی آٹس فیکٹری اچھرہ۔
پاکستان " " "۔
جناح " " "۔
فردوس " " "۔
کوثر " " "۔
گنگا " "میاں میر چھاؤنی

جیولرز:۔

انارکلی۔ دہلی جیولرز ہاؤس۔
اسحاق ہاؤس۔ لیڈیز اور جواہر
ماڈرن جیولرز۔ محمد یعقوب اینڈ سنز
ایس۔ ایم۔ یونس دنڈرو۔

مال روڈ:۔

گگ اینڈ کلوسے دیاک، لمیٹڈ۔
فرحت علی۔ گلیمر۔ گولڈ سمتھ کمپنی

بناز ہٹہ:۔

حاجی عبدالعزیز۔ محمد رفیع۔
پاکستان جیولری ہاؤس۔
شریف " "۔

سوہا بازار:۔

علی محمد ٹبالوی۔ بمبئے ہاؤس۔
دہلی جیولری ہاؤس۔ حاجی
محمد دین۔ حاجی محمد اسحاق۔

عینکوں والے:۔

انارکلی۔ ایسٹرن آپٹیکل انڈسٹریز
ریاض اینڈ کمپنی۔ حاجی۔ ایس

امیر الدین۔ دہلی آپٹیکل [illegible]

مال روڈ:۔

ایسٹرن آپٹیکل کمپنی۔ لارنس اینڈ
میو (پاک لمیٹڈ۔) پلومر اینڈ کمپنی۔

ریڈیو ڈیلرز:۔

مال روڈ۔ انصاری برادرز۔
خشکاگو ریڈیو الیکٹرک کمپنی۔
فاسٹ " "۔
فضل بھائی لمیٹڈ۔ جین اینڈ الرٹو
ریڈیو۔ لوبو اینڈ کمپنی۔ لائٹ
ہاؤس۔ محمود ابراہیم اینڈ کمپنی۔
نیو میٹرو کمپنی۔ قادر اینڈ سنز۔
ریڈیو کارنر۔ شاہ نواز لمیٹڈ۔
یونیورسل ٹریڈرز۔ وارث ریڈیو
کارپوریشن۔

انارکلی:۔

قادر سنز۔ محمد یعقوب اینڈ سنز

ہال روڈ:۔

بھٹی ریڈیو کارپوریشن کیپٹل
ٹریڈنگ کمپنی۔ ڈائمنڈ ریڈیو
کمپنی۔ فارورڈ "
" ۔ رگ اینڈ کمپنی۔ ماڈرن
ریڈیو۔

نکلسن روڈ:۔

لکی ریڈیوز۔

[illegible]
ایوننگ [illegible]
خاتون۔ مغربی پاکستان [illegible]
مجاہد۔ پاکستان ٹائمز۔ [illegible]
طاقت۔ تسنیم۔ زمیندار۔
نوائے وقت [illegible]

پنجاب کی مشہور بیمہ کمپنیاں

بینکرز اینڈ ٹریڈرز۔ برٹش انڈیا
جنرل [illegible] کمرشل یونین۔
کوآپریٹو سوسائٹی آف پاکستان۔
ایسٹرن فیڈرل یونین۔ حبیب
انشورنس۔ لکشمی انشورنس۔
لنڈن اینڈ لنکا شائر۔ موٹر یونین
مسلم انشورنس۔ مسلم انڈیا۔
نیو انڈیا۔ نیوزی لینڈ انشورنس۔
ورشن ایکسیڈنٹ اینڈ گارنٹی
کارپوریشن۔ اورینٹل گورنمنٹ
سکوری لائف انشورنس
پاک انشورنس۔ پاکستان جنرل
انشورنس۔
پروڈنشل

Marfat.com

لاہور کے مشہور چھاپہ خانے

[illegible] عالم پریس ـ
افضل " ـ
الائیڈ " ـ
آدمی " ـ
اشرف " ـ
بزنس " ـ
کلکتہ " ـ
کاروان " ـ
سنٹرل جیل " ـ
ڈائمنڈ " ـ
فیروز " ـ
علمی " ـ
انشا " ـ
کشمیر آرٹ " ـ
لائن " ـ
نیو ماڈرن " ـ
نارواں پاکستان " ـ
نورانی " ـ
پاکستان گورنمنٹ " ـ
" پرنٹنگ " ـ
" ٹائمز " ـ
پیکو آرٹ " ـ
دین " ـ
نشان الیکٹرک " ـ

من ہیم کمرشل آرٹ پریس ـ
تعلیمی " ـ
ویر ملاپ " ـ

لاہور کے مشہور ہوٹل :ـ

ایڈ لفی ۸، ٹھنڈی سڑک ـ
بلو سٹار ریسٹورنٹ، " ـ
کیمت اورینٹ ۱۷ " " ـ
الفنسٹن ۶۹ " " ـ
لاہور ہوٹل میکلوڈ " "
بیٹرو " "
پاک ٹی ہاؤس " "
شیزان ۴۲ " "
سٹینڈرڈ " "
دہلی مسلم انارکلی نادار ـ
میجسٹک " بازار ـ
بریگنزا نزد ریلوے سٹیشن ـ
برسٹل میکلوڈ روڈ ـ
وکٹوریہ ہوٹل " " ـ
ویسٹ اینڈ " " ـ
نیپر لاہور چھاؤنی ـ
پال کیٹ ۲ ولنگٹن مال ـ لاہور چھاؤنی
پرنسس ہوٹل ۱ ـ منٹگمری روڈ ـ
سنی ویو ـ کشمیر "
پیراماؤنٹ ۲ ـ ایبٹ "
فلیٹس ـ ایجرٹن روڈ
مدینہ ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ لکھا ـ

لاہور کے مشہور حکیم :ـ

حکیم الحاج شمس الحق خاں پرنسپل
پاکستان طبیہ کالج ـ حکیم عبداللطیف
خاں شیدائی ـ بھارت بلڈنگ ـ
حکیم اعظم علی ـ موچی دروازہ ـ
" حافظ جلیل احمد پرنسپل طبیہ کالج
فلیمنگ روڈ ـ حکیم محمد حسن قریشی
دل محمد روڈ ـ " محمد یحییٰ مرزا
چھتہ بازار ـ " نیر واسطی ـ
ستی دروازہ ـ " سعید احمد
کچہری نزد انارکلی ـ
حکیم سید اکبر حسین بخاری بازار سنہاں
" " نوازش علی چونہ منڈی ـ
" عبدالحمید اختر ہیلپ ویل موچی دروازہ
حکیم حاجی خیر دین
صاحب صدر آل پاکستان طبیہ
کانفرنس ـ حکیم عبدالمجید فرحت
ایم ـ اے ـ " عبدالغنی نائب
صدر آل پاکستان طبیہ کانفرنس ـ
حکیم مولوی عبدالقیوم نکلسن روڈ ـ
" حافظ محمد طیب " "

Marfat.com

فروٹ مینوفیکچررز :-
ایس-اے-رحمان اینڈ سنز جی-ٹی روڈ
پاکستان انڈسٹریز نمبر ۲ ملتان ،،

لاہور کے سینما :-
کیپٹیل سینما ایبٹ روڈ۔
ملک تھیٹر بیرون موچی دروازہ
نگار ،، موری ،،
نشاط ایبٹ روڈ۔
ناولٹی ٹاکیز۔ شاہی محلہ۔
اوڈین ایبٹ روڈ۔ پاک
فورسز سینما۔ نیر ریکس لاہور چھاؤنی
پیلس۔ میکلوڈ روڈ۔ پیراماؤنٹ
ٹاکیز بھاٹی گیٹ۔ پلازا۔
چیرنگ کراس۔ قیصر میکلوڈ روڈ
رتن ،، ،،
ریگل ۔ ،،
ریجنٹ ۔ ،، ،،

رٹز۔ میکلوڈ روڈ۔ ریوالی
نزد ریلوے سٹیشن۔ روز گوالمنڈی
صنوبر ٹاکیز میکلوڈ روڈ۔
ملک تھیٹر بیرون بھاٹی دروازہ۔
ناولٹی ٹاکیز۔ شاہی محلہ۔
پیراماؤنٹ ،، ۔ بھاٹی گیٹ۔

لاہور کے دوائی فروش :-
بیلی رام اینڈ برادرز۔ انارکلی
وشنپورہ۔ کریسنٹ میڈیکل سٹورز
مال روڈ۔ ڈاکٹر دلاور حسین
ڈرگسٹ یکی دروازہ۔ ای۔ پلومر
مال روڈ۔ فضل دین اینڈ سنز۔
گنگارام بلڈنگ مال روڈ۔
گلیکسو لیبارٹریز۔ ،، ،،
ہیلتھ ویز کمرشل بلڈنگ۔
امپیریل میڈیکل ہال۔ چوک انارکلی۔
اسماں ڈرگ ہاؤس کمرشل ہاؤس۔
ملیکو لیبارٹریز گارڈن ٹاؤن۔
ملک جی سرور اینڈ کمپنی انارکلی۔
میڈیکل سٹورز۔ چوک انارکلی۔
نورانی ڈسپنسنگ کیمسٹ۔ نیلا گنبد
لاہور۔ میسرز اولمپین۔ مال روڈ۔
پاک فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ نسبت ،،
پائینیر میڈیکل سٹورز۔ نکلسن روڈ
میسرز پاپولر کیمیکل ورکس۔ انارکلی

پاپولر [illegible]
میسرز رشید برادرز [illegible]
میکلوڈ روڈ۔ میسرز [illegible]
فارمیسوٹیکل کیمسٹ [illegible]
سٹینڈرڈ میڈیکل ہال۔ [illegible]
سن شائن میڈیکل سٹور۔ مال روڈ
ٹسکو کیمیکل۔ جیل روڈ۔ میسرز
یونیورسل میڈیسن کمپنی چوک انارکلی
وطنی میڈیکل سٹورز۔ ،،

لاہور کے بینک :-
الہ آباد۔ بینک۔
آسٹریلیشیا ،، ۔
بھارت ،، ۔
سنٹرل ،، آف انڈیا۔
،، ایکسچینج ،، ۔
فرنٹیر ،، ۔
گرنڈلیز ،، ۔
حبیب ،، ۔
ہندوستان ،، ۔
امپیریل ،، آف انڈیا
سنٹرل کواپریٹیو ،، ۔
لائیڈز ،، ۔
مسلم کمرشل ،، ۔
نیشنل ،، [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible]ں ـ	″ ـ	[illegible] روڈ ۔ [illegible] ″	[illegible] صاحب بازار
چوہڑکانہ ـ	″ ـ	۳۲ نسبت روڈ ۔ عبدالرشید	نیرا بیاں ۔ کیپٹن چوہدری محمددین
چونیاں یونائیٹڈ	″ ـ	ارائیں صاحب محمدنگر میو روڈ ″	کرشن نگر ۔ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب
ڈسٹرکٹ ـ	″ ـ	ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نسبت ″	مصری شاہ ۔ میجر محمد حسین صاحب
جی ۔ ٹی ۔ بس	″ ـ	پروفیسر عبدالسمیع ″ لیڈی ولنگٹن	سید ممتاز حسین صاحب ۔ میوروڈ
گجرات ۔ پنجاب	″ ـ	ہسپتال ۔ ایم ۔ اختر خاں ۳۴ ۔	نذیر احمد چوہدری مزنگ ۔ ڈاکٹر
لاہور ۔ ہربیکے ـ	″ ـ	میکلوڈ روڈ ۔ ڈاکٹر الطاف محمود	″ ″ صاحب اندرون موچی
″ ۔ نولکھا ـ	″ ـ	صاحب جان بلڈنگ میو روڈ ۔	دروازہ ۔ سید ریاض علی شاہ
″ ۔ پٹھانکوٹ	″ ـ	اے ۔ ایچ ۔ آمان صاحب ۲۲ ۔	صاحب گنج دسن پورہ ۔
″ ـ	″ ـ	لارنس روڈ ۔ ای ۔ پی ۔ بھٹو وجیہ	سید ریاض علی صاحب ۱۲ نکسن
موڈل ـ	″ ـ	صاحب ۹۸ میکلوڈ روڈ ۔	روڈ ۔ ڈاکٹر ریاض قدیر ۹ شبلی سٹریٹ
نیشنل کواپریٹیو سوسائٹی	″ ـ	محمد فاضل بٹ صاحب ۱۰۲ علامہ	پیر محمد روڈ ۔

Marfat.com

پاکستان فوڈ [illegible]

۱۴ ملتان روڈ (پوسٹ بکس ۱۹۷) لاہور

یہ صنعتی ادارہ جو ملکی تقسیم سے اپنے کارپردازان کے زیرِ اہتمام بحسن و خوبی [illegible] قائم کیا گیا تھا۔ اس وقت اپنے ماہرین کی ان تھک کوششوں سے قدردان حضرات کے لیے [illegible] درجہ کی مصنوعات اثمار و سبزیات نہایت مناسب داموں پیش کرنے میں پاکستان بھر کی مارکیٹ حاصل [illegible] ہے۔ خاص مصنوعات ذیل میں درج ہیں:-

جام - جیلی - مارملیڈ - ٹن فروٹ - مربہ جات

شربت - سکویش - اچار و چٹنیاں وغیرہ وغیرہ۔

نرخنامہ و دیگر تفصیلات کے لیے مندرجہ بالا پتہ پر متوجہ ہوں۔

ملک محتبیٹر بیرون موچی دروازہ

نگار ” موری ”

نشاط ایبٹ روڈ۔

ناولٹی ٹاکیز۔ شاہی محلہ۔

اوڈین ایبٹ روڈ۔ پاک

فورسز سینما۔ نیپر بیرکیس لاہور چھاؤنی

پیلس۔ میکلوڈ روڈ۔ پیراماؤنٹ

ٹاکیز بھاٹی گیٹ۔ پلازا۔

چیئرنگ کراس۔ قیصر میکلوڈ روڈ۔

رتن [illegible] ” ”

[illegible]نگل - ” ”

ریجنٹ - ” ”

گلیکسو لیبارٹریز۔ ” ” ۔

ہیلتھ دیز کمرشل بلڈنگ۔

امپیریل میڈیکل ہال۔ چوک انارکلی۔

اسماں ڈرگ ہاؤس کمرشل ہاؤس۔

ٹکیکو لیبارٹریز گارڈن ٹاؤن۔

ملک جی سرور اینڈ کمپنی انارکلی۔

میڈیکل سٹورز۔ چوک انارکلی۔

نورانی ڈسپنسنگ کیمسٹ۔ نیلہ گنبد

لاہور۔ میسرز ادلپین۔ مال روڈ۔

پاک فارمیسوٹیکل ورکس لمیٹڈ قسبت”

پائینر میڈیکل سٹورز۔ نکلسن روڈ۔

میسرز پاپولر کیمیکل ورکس۔ انارکلی۔

سنٹرل ” آف انڈیا۔

” ایکسچینج ” ۔

فرنٹیر ” ۔

گرنڈلیے ” ۔

حبیب ” ۔

ہندوستان ” ۔

امپیریل ” آف انڈیا۔

سنٹرل کواپریٹیو ” ۔

لائیڈز ”

مسلم کمرشل [illegible]

نیشنل ” آف انڈیا

[illegible]

Marfat.com

اورئینٹل بینک آف کامرس۔
نیشنل بینک آف پاکستان
پنجاب کواپریٹو ” ۔
پاکستان انڈسٹریل کواپریٹو بنک لمیٹڈ
” نیشنل ” ۔
” پراونشل کواپریٹو ” ۔
سٹیٹ بینک آف پاکستان۔
ٹریڈرز ” ۔
ایشیاٹک کمرشل بینک۔

لاہور کی مشہور ٹرانسپورٹ کمپنیاں :۔

اے۔ جی گڈز ٹرانسپورٹ۔
امرتسر پٹھانکوٹ ” ۔
سنٹرل ۔ ” ۔
چوہڑکانہ ۔ ” ۔
چونیاں یونائیٹڈ ” ۔
ڈسٹرکٹ ۔ ” ۔
جی۔ ٹی۔ بس ” ۔
گجرات۔ پنجاب ” ۔
لاہور۔ بریکے ۔ ” ۔
” ۔ نولکھا ۔ ” ۔
” ۔ پٹھانکوٹ ” ۔
” ۔ ” ۔
موڈل ۔ ” ۔
نیشنل کواپریٹو سوسائٹی ” ۔

پبلک گڈس۔ ٹرانسپورٹ ۔
پنجاب ۔ ” اوپریٹر یہ
” ۔ ” سروس ۔
یونائیٹڈ ” سرگودھا۔

لاہور کے مشہور ایم۔ بی۔ بی ایس۔ ڈاکٹر۔

اے۔ اے۔ خاں صاحب ۔ ۸۔ سرکلر روڈ۔ کیپٹن عباس علی شاہ صاحب۔ ۳ سی۔ ماڈل ٹاؤن عبدالغنی بھٹی صاحب نیلمنگ روڈ پروفیسر عبدالحمید ” ۱۲۔ ڈیوس ” ملک ” ” مبارک پارک چوبرجی ۔ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب الشن روڈ۔ کیپٹن عبدالودود ” ۳۲ نسبت روڈ۔ عبدالرشید ارائیں صاحب محمد نگر میو روڈ محمد ڈاکٹر عبدالصمد صاحب نسبت ” پروفیسر عبدالسمیع ” لیڈی ولنگڈن ہسپتال ۔ ایم۔ اختر خاں ۳۲۔ میکلوڈ روڈ۔ ڈاکٹر الطاف محمود صاحب جان بلڈنگ میو روڈ۔ اے۔ ایچ۔ آمان صاحب ۲۲۔ لارنس روڈ۔ اے۔ پی۔ بھڑوچہ صاحب ۹۳ میکلوڈ روڈ۔ محمد فاضل بٹ صاحب ۱۰۲ علامہ اقبال روڈ۔ ایم۔ اے چوہدری ۸ اشیش محل روڈ۔ دلاور علی شاہ صاحب چونہ منڈی۔ ڈاکٹر فخرالدین صاحب ۷ رام گلی ۷ میکلوڈ روڈ۔ ڈاکٹر غلام حبیب صاحب ۸ نیپئر روڈ۔ کیپٹن غلام محی الدین صاحب اکبری دروازہ۔ ڈاکٹر غلام محمد صاحب بازار ستھاں ” غلام لیسین ” ریلوے روڈ۔ ” اکرام الدین ” اندرون شیرانوالہ دروازہ۔ عبدالقوی لقمان صاحب ۳۷ نسبت روڈ۔ کیپٹن ایم۔ اے مقصود صاحب باغبانپورہ ۔ ملک سرفراز علی صاحب بازار نیرا بیاں۔ کیپٹن چوہدری محمددین کرشن نگر ۔ ڈاکٹر محمد حفیظ صاحب مصری شاہ ۔ میجر محمد حسین ملوکی۔ سید ممتاز حسین صاحب۔ ۸ میو روڈ نذیر احمد چوہدری مزنگ ۔ ڈاکٹر ” ” صاحب اندرون موچی دروازہ ۔ سید ریاض علی شاہ صاحب گنج داسن پورہ ۔ سید ریاض علی صاحب ۱۲ نکلسن روڈ۔ ڈاکٹر ریاض قدیر ۵ شبلی سٹریٹ پیر محمد روڈ۔

ڈاکٹر صادق حسین صاحب پرنسپل طبیہ کالج ۹ بیڈن روڈ۔ ڈاکٹر بشیر حسین صاحب ۱۱ ٹمپل روڈ۔ خواجہ توفیق احمد ،، گنگارام ہسپتال ۲۔ مزنگ روڈ۔ ڈاکٹر طفیل حسین صاحب بھاٹی دروازہ۔

لاہور میں اعلیٰ تعلیم کے ڈاکٹر

خواجہ احمد شفیع صاحب میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مشن ہسپتال۔ جی۔ ایم۔ کے بلوچ صاحب ۱۵ فیروزپور روڈ۔ ایم۔ بشیر ،، ۲۷ ڈیوس روڈ ایم۔ ایم۔ ڈی چغتائی صاحب وائس پرنسپل میڈیکل آفیسر۔ ۱۳ میوگارڈن لفٹننٹ کرنل الٰہی بخش صاحب۔ پرنسپل میڈیکل کالج۔ ڈاکٹر سے۔ ایکا۔ رمذان صاحب ۲/۱۳ سوفسبت روڈ ڈاکٹر محبوب ربانی ،، ۳۔ کالج روڈ ،، محمد یوسف صاحب ریٹائرڈ سول سرجن ۵۔ ڈیورنڈ روڈ۔ پیرزادہ محمد اسلم صاحب ۱۲۔ ڈیوس روڈ۔ ڈاکٹر رمضان علی صاحب ۱۱ مال روڈ۔ سید ریاض علی شاہ ،، ۴۶ میکلوڈ روڈ۔ ایچ۔ ایم۔ سلفری۔ ۵۵۔ لارنس ،، ڈاکٹر شجاعت علی صاحب پرنسپل جناح فاطمہ کالج۔

ایم۔ اے۔ صدیقی ۳ ٹمپل روڈ میجر ایس۔ ایم۔ کے۔ واسطی ایڈورڈ روڈ۔ خان بہادر یار محمد خان صاحب ۳ میکلوڈ روڈ۔ کرنل محمد ضیاء اللہ ۲/۱۳ نسبت ،، ۔ ڈاکٹر رفیع الدین جوہر۔ ۸ سوپرانی انارکلی روڈ۔

مس صاحب علی بخش ۲۹ کچا نسبت روڈ۔ مس ،، ،، محمد ۱ ،، ،، ۔ مسز اللہ بخش۔ ۳ نکلسن ،، ۔ مس صاحب زیدہ۔ ۱۷ے کریم ۱ ب۔ ڈیوس روڈ۔ مسز محبوب۔ نیلا گنبد۔ ،، مقصودہ۔ انصاری ۴۳ ماڈل ٹاؤن مس ممتاز اعظم۔ ۲۹ نکلسن روڈ۔ مسز ایس۔ ایم۔ سعید۔ مزنگ ،، ڈاکٹر مس سنجانا۔ ۳ الف کوپر ،، ،، مسز سنڈیرہ ۵ ۵ لارنس ،، مسز سنگرہ ۱۵ شرک بیت ملک۔

لاہور میں دانتوں کے مشہور ڈاکٹر :-

محمد عبد الحق صاحب پرنسپل پنجاب ڈی مونٹ مورنسی کالج برائے دندان سازی۔ احمد جلال الدین صاحب [illegible] شرک۔ علاوہ اللہ

ایم۔ [illegible] مس [illegible] لارنس [illegible] پنجاب ڈینٹل [illegible] حکیم حمید احمد صاحب شفیق ،، ،، انارکلی محمد ظہیر صاحب [illegible] ڈینٹل سرجن الحسین [illegible] سلطان احمد صاحب انارکلی [illegible] شیخ محمد اسلم حیات صاحب۔ مال روڈ۔

ہومیوپیتھک ڈاکٹر

ڈاکٹر عبد السمیع ایم۔ ایل۔ سی ماڈل ٹاؤن۔ ڈاکٹر عبد الستار صاحب ۱۱ میسن روڈ۔ احمد حسین ملک صاحب [illegible] لین روڈ۔ ایف۔ ایم۔ [illegible] صاحب۔ ۵۹ ریلوے روڈ۔ ڈاکٹر اے۔ ایچ۔ [illegible] ہسپتال [illegible] ڈاکٹر [illegible]

حق نواز روڈ۔ باغبانپورہ
ڈاکٹر دلاور حسین صاحب بیرون
یکی دروازہ۔
ڈاکٹر فرید احمد جعفری ۲۷۔
نسبت روڈ۔
ڈاکٹر مصباح الدین نکلسن روڈ
" ایم۔ اے۔ مرزا ۱۷۔ راجہ
رام مشربٹ گوال منڈی۔
محمد اکرم اے جی۔ ماڈل ٹاؤن۔
ایس۔ محمد علی صاحب چیمبرلین
روڈ۔
محمد عالم اے ۱۱۲ ماڈل ٹاؤن
میجر محمد اسلم ۱۹ ڈیوس روڈ
محمد مسعود ۳۰ علامہ اقبال "
ایم۔ اے۔ نیازی صاحب۔
۵۰ فیروزپور روڈ۔
ڈاکٹر رفیع الدین جوہر پرانی
انارکلی۔
رحمان چوہدری ۸۲ جیل روڈ۔
ایم۔ اے سعید۔ ۹ نکلسن " ۔
سمیع اللہ خاں ۱۲۰ میکلوڈ "۔

کمرشل بلڈنگ :۔

سلیم کردنا سگار ہاؤس۔
ڈی۔ پی۔ رڈل جی اینڈ کمپنی۔
شراب فروش امام دین اینڈ سنز

ہوزری مرچنٹس۔ میراں بخش اینڈ
سنز ٹیلرز۔ بیزی۔ بی۔ جنرل مرچنٹس
مہرالدین اینڈ کمپنی
جنرل سٹورز۔ پیف مشین۔
عثمان دوائی فروش۔ صوفی برادرز
جنرل مرچنٹس۔ لیڈیز کورنر۔
لینڈرز میڈیکل ہال۔ حسین
ہاؤس ہوزری مرچنٹس۔ ونڈر
سینڈ بچوں کے کھلونے اور کھیلوں
کا سامان۔ بلیک وائٹ ڈرائی
کلینرز۔ حبیب ہاؤس۔ ٹیلرز اور
کلاتھ مرچنٹس۔ ٹائم اینڈ ٹائیڈ۔
دوائی فروشی۔
ایوری باڈیز کورنر
ہوزری مرچنٹ۔
معراج دین۔ رحمت الہی جنرل مرچنٹس
ماڈل سٹورز۔ پاک اسٹورز
عبدالرحمن اینڈ سنز ڈریپر ٹیلرز۔
فرحت علی جیولرز۔ ڈائمنڈ سٹورز
دین اینڈ کمپنی کیمرا۔
جنرل ہٹ ریمپ۔ یم۔ سپلویڈ برز
دوائی فروش۔ شیخ محمد اجبر
چوہدری۔ انگلش سٹورز۔

کمرشل بلڈنگ کی دوسری طرف

گوہر نیکس ٹائمز۔ سن شائن
میڈیکل سٹورز۔ گریٹ لیبارٹری
دا ہا درز سائنٹفک سٹورز۔

دہلی ہاؤس جنرل مرچنٹس۔
حبیب جان۔ لائٹ ہاؤس۔
الائیڈ فوٹو۔ سٹیشنری کارنر۔
لندن پروونشل سٹورز۔
ماڈرن " "
الحمرہ " "

ٹائپ گھر کے ادارے۔

ریلی کالج آف کامرس۔
ٹائپ گھر انارکلی۔ وائی ایم سی
اے۔ نیو ایرا کمرشل کالج۔
چیمبرلین روڈ۔ کنگ " " ۲۵
بیرون لوہاری دروازہ۔
لاہور کمرشل کالج۔
پنجاب کمرشل سکول۔
نیشنل کالج آف کامرس میکلوڈ روڈ

لاہور کے مشہور کاتب :۔

عطاء الملک منشی تاج الدین زریں رقم
دہاری گیٹ۔
پیر عبدالحمید وسن پورہ۔
منشی محمد صدیق الماس رقم موری دروازہ
حافظ محمد یوسف گرڈھی شاہو۔

Marfat.com

قصور

یہ شہر لاہور سے بذریعہ ریل ۴۸ میل اور بذریعہ سڑک ۳۴ میل دور واقع ہے۔ سرسوں۔ مکی۔ کپاس۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ سنگترے اور مالٹے وغیرہ یہاں کے حاصل ہیں۔ یہ بھاری منڈی ہے۔ لہٰذا گھوڑوں کے زین۔ جوتیاں۔ اور فولادی عام بنتے ہیں۔ [illegible] قصوری [illegible] بھی یہاں سے تحفۃً باہر جاتی ہیں۔ اور حضرت بلّھے شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کا مزار زائرین کے لئے [illegible] خاص جگہ ہے۔

آڑھتیاں غلہ:۔

میسرز عبدالعزیز۔ نذیر احمد۔
" عبدالرحمٰن۔ خوشی محمد۔
فضل کریم اینڈ کمپنی۔ میسرز
حاجی عبدالمجید اینڈ سنز۔ "
" محمد محمد اسلم۔ میسرز حاجی محمد
محمد اقبال۔ " امام دین
محمد صدیق۔ " جاوید خورشید
اینڈ کمپنی۔ میسرز کریم بخش۔ فضل دین
میسرز کریم اللہ۔ اینڈ سنز۔
" محمد امین۔ دینا نا تھ۔
" ایم۔ صدیق اینڈ کمپنی۔
" محمد حسین۔ محمد صادق۔
" مکھی۔ حفیظ بخش۔ محمد لطیف
" شہاب الدین۔ غلام محمد۔
شیخ الٰہی بخش۔ عبدالکریم۔
" غوث محمد۔ فتح محمد۔
میسرز شیر محمد۔ محمد شفیع۔
میسرز وزیر عالم۔ منیر عالم۔

کارخانہ جات:۔

میسرز عبدالمجید۔ محمد سرور۔
" " رشید احمد کاٹن آئل
فیکٹری۔ میسرز اودھم سنگھ۔
غلام محمد۔ سنٹرل فلور ملز۔
اے۔ آر کمپنی " اینڈ آئل ملز۔
انجینئرنگ آئرن آئل ملز۔
میسرز غلام فرید۔ محمد لطیف۔
" " محمد شفیع۔
" " محمد سعید۔
الٰہی کاٹن فیکٹری رشیخ محمد امین۔
محمد سردار اینڈ کمپنی۔

بینک:۔

آسٹریلیشیا۔ سنٹرل کماہو محمد [illegible]
امپیریل۔

حکیم:۔

" حاجی امیر الدین [illegible]
حکیم محمد علی۔ حکیم [illegible]۔

آڑھتیاں میوہ جات:۔

چوہدری عبدالغنی۔ بشیر احمد۔
" علی محمد۔ الٰہی بخش۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔

شیخ برکت علی اینڈ سنز۔

آڑھتیاں چرم:۔

حاجی سلطان محمود۔ نذیر حسین۔
ڈینگرہ۔ شیخ فضل الٰہی اینڈ کو
اندرون پنواڑا لہ گیٹ۔ [illegible]
محمد امین۔ محمد صادق [illegible]
شیخ شہاب الدین محمد [illegible]
" محمد شفیع
" [illegible]
[illegible]

Marfat.com

...ے روڈ - عبدالمجید محمد سعید

〃 〃 〃

ہوزری بنانے والے :-

جین ہوزری فیکٹری -

برف کے کارخانے :-

اسلم آئس فیکٹری - انجینئرز آئس

فیکٹری - نور آئس فیکٹری -

ٹرنک بنانے والے :-

محمد سلیم - محمد لطیف - اینڈ برادرز

نیا بازار -

اون والے :-

محمد گلزار اینڈ کمپنی - محمد شوکت بشیر احمد

کلاتھ مرچنٹس :-

برکت علی اصغر علی نیا بازار -

تاج الدین نیا بازار - فضل دین

محمد شریف 〃 〃 - عمر دین

فضل دین 〃 〃 -

ٹرانسپورٹ :-

قصور ٹرانسپورٹ -

پتوکی

یہ بارونق منڈی لاہور سے بذریعہ ریل اور سڑک قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - گندم چاول مکی - سرسوں - چنے - جو - توریہ - نیشکر - گڑ - شکر اور کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں چاول نکالنے اور روئی نکالنے کے کارخانے بھی ہیں -

آڑھتیاں :-

میسرز بھاگ دین - محمد شفیع -

〃 عبدالرحیم خاں - صادق احمد

〃 فضل دین - محمد یعقوب -

〃 حاجی محمد دین - ریاض احمد

〃 شیخ محمد ابراہیم - محمد اقبال -

〃 ثناء اللہ اینڈ سنز -

آڑھتیان غلہ :-

حاجی محمد دین - ریاض احمد -

شیخ محمد ابراہیم - محمد اقبال -

ثناء اللہ اینڈ سنز -

عبدالرحیم خاں - صادق احمد -

فضل دین - محمد یعقوب -

کارخانہ جات :-

ار نسر شوگر ملز - میسرز غلام فرید

محمد سعید - آئس فیکٹری -

رعنا اینڈ کمپنی جننگ فیکٹری -

یا الہٰی کاٹن فیکٹری -

منٹگمری فلور اینڈ جنرل ملز -

سوداگران کریانہ :-

شیخ محمد یعقوب - امیر الدین -

〃 محمد ابراہیم - محمد صدیق -

حکیم :-

حکیم محمد شفیع -

کوٹ رادھا کشن

لاہور سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع شدہ یہ منڈی ہے تو چھوٹی سی مگر یہاں کے گندم اور کپاس کے

Marfat.com

فصل اچھے ہوتے ہیں۔ روئی نکالنے کے کارخانے بھی یہاں ہیں۔ لہذا بنولہ [illegible] چنے۔ سرسوں۔ نیشکر۔ شکر۔ گڑ۔ دھان۔ تمباکو۔ لال مرچ۔ خربوزے بھی پیدا ہوتے اور [illegible] جاتے جاتے ہیں۔

جنرل مرچنٹس:۔
بشیر احمد اینڈ کمپنی۔ صوفی غلام محمد۔ غلام سرور۔ میسرز محمد اقبال۔ خان اینڈ سنز۔

آڑھتیان غلہ:۔
غلام علی۔ نیک احمد۔

خضر ٹریڈنگ کمپنی۔

کلاتھ مرچنٹس:۔
غلام یٰسین۔ محمد حسین۔ حافظ محمد امین۔ غلام قادر۔

سیمنٹ مرچنٹ:۔
محمد صادق۔ فضل رحمان۔

کپاس کے کارخانے:۔
غلام فرید۔ سعید احمد۔ ملک علم دین۔ ظہور دین۔

حکیم:۔
حکیم حاجی کرم دین [illegible]
" محمد دین۔

کنگن پور

یہ چھوٹی سی منڈی قصور سے قریب ۱۴ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں پیدا ہونے والی عام اجناس مثلاً لال مرچ۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ سرسوں۔ جو۔ ماش۔ چنے۔ چاول۔ گندم وغیرہ یہاں آکر بکتی ہیں

آڑھتیان غلہ:۔
حاجی محمد۔ محمد ابراہیم۔
چراغ دین۔ کرم الٰہی۔
حبیب اللہ۔ خادم حسین۔

سوداگران کریانہ:۔
حاجی محمد۔ محمد ابراہیم۔
شہاب دین۔ محمد حسن۔
نواب دین۔ خوشی محمد۔

کلاتھ مرچنٹس:۔
فیروز دین۔ محمد صادق۔
محمد دین۔ "
محمد عظیم۔ فضل دین۔

کھڈیاں

یہ چھوٹی سی منڈی چونیاں سے ۱۷ میل اور قصور سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر [illegible]

اس علاقہ کے پیدا ہونے والی عام اجناس مثلاً چنے۔ گندم۔ چاول۔ نیشکر۔ لال مرچ۔ ماش۔ گڑ۔ [illegible]
وغیرہ اکثر یہاں آکر بکتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔ سردار محمد اینڈ برادرز۔ محمد دین۔ غلام [illegible]

Marfat.com

واں رادھا رام

یہ چھوٹی سی مگر بارونق منڈی لاہور سے بذریعہ ملتان روڈ ۶۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔
اس علاقہ کے پیدا ہونے والے عام اجناس مثلاً۔ چنے۔ گندم۔ چاول نیشکر۔ لال مرچ۔ گڑ۔ ماش شکر۔ جو۔ سرسوں اور کپاس وغیرہ اکثر یہاں آکر بکتے ہیں۔

دوکاندار :۔ شیخ اللہ داد۔ حاجی محمد شفیع۔

چونیاں

یہ قلعہ نما قصبہ لاہور سے بذریعہ لاری پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اپنی تحصیل کا صدر مقام ہے
اس علاقہ میں پیدا ہونے والے عام اجناس مثلاً لال مرچ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ سرسوں۔ جو۔ ماش۔ موٹھ۔ باجرہ تمباکو۔ کپاس۔ توریہ۔ وغیرہ یہاں آکر بکتے ہیں۔ روئی نکالنے کے کارخانے بھی یہاں ہیں۔ اور چھوٹے مقامات اس کی زندگی کا دم بھرتے رہتے ہیں۔

دوکاندار :۔ ماسٹر جمال دین۔ غلام رسول۔

حکیم :۔ ,, کرم الٰہی۔ حکیم محبت علی۔ حکیم محمد دین۔ ,, نور محمد کھوکھر۔

رائے ونڈ

یہ بارونق منڈی لاہور سے قریب چوبیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ روئی نکالنے اور شورہ نکالنے کے کارخانہ جات موجود ہیں۔ علاقہ کے اجناس عموماً جو۔ جوار۔ کی۔ گندم۔ خربوزے۔ توریہ۔ تمباکو۔ ماش وغیرہ ہیں۔ جو یہاں آکر بکتے ہیں۔ گھی کا بیوپار بھی عام ہے۔

آڑھتیاں غلہ :۔ حاکم علی۔ بشیر احمد۔ جلال دین۔ محمد عاشق۔ شیخ۔ ستار محمد۔ احمد دین۔ چراغ دین۔ فضل دین۔ قریشی محمد زبیر۔ محمد انور۔ شیخ محمد انور۔ خوشی محمد۔ میاں احمد دین اینڈ برادرز۔ میاں شمس دین۔ قمر دین۔

حکیم :۔ صالح محمد۔

Marfat.com

عثمان والا

یہ چھوٹی سی منڈی قصور سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس علاقہ میں پیدا ہونے والی اجناس مثلاً نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ چنے۔ دھان۔ گندم۔ اور کپاس وغیرہ یہاں آکر بکتے ہیں

آڑھتیان غلہ:۔
برکت علی۔ قمر دین۔ محمد علی اینڈ کو۔ " دین محمد۔

حکیم:۔
حکیم [illegible] صاحب

منٹگمری

یہ نیا شہر نہر لوئر باری دوآب پر لاہور سے بذریعہ ریل و سڑک قریب ایک سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ضلع کا صدر مقام ہے۔ سفید سرسوں۔ توریہ۔ مونگ سبز۔ جو۔ چنے سیاہ۔ ماش۔ موٹھ۔ مسور۔ السی سیاہ۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ تمباکو۔ دھان۔ کپاس۔ یہاں کے فصل ہیں۔ جو اس منڈی میں آکر کافی دام پاتے ہیں۔ لاہور۔ اوکاڑہ۔ پاکپتن۔ عارف والا۔ ملتان۔ چیچہ وطنی وغیرہ کے لئے لاریاں عام ملتی ہیں۔

آڑھتیان:۔
چوہدری عبدالغنی۔ بشیر احمد۔ (میوہ جات)۔ راجہ علی اکبر اللہ بخش (غلہ) چوہدری علی محمد۔ اللہ بخش (میوہ جات) میسرز اللہ دتا۔ حاجی عبدالسلام۔ " غلام نبی۔ نذیر احمد۔ میسرز گلزار محمد۔ عبدالکریم شیخ۔ شیخ کرم بخش۔ فقیر محمد۔ (میوہ جات) میسرز خالق اینڈ نجم کمپنی۔ " خدا بخش۔ نعیم احمد۔ شیخ محمد لا بخش۔ محمد بشیر۔

سردار محمد صوفی اینڈ سنز۔ زمیندار کمیشن شاپ۔ قمر دین۔ حاجی اللہ بخش۔

بینک:۔
آسٹریلیشیا۔ سنٹرل کواپریٹو۔ حبیب۔ امپیریل۔

کارخانہ جات:۔
میاں چنن دین۔ محمد دین۔ [illegible]
گاباسوپ ورکس [illegible] منٹگمری
فلور اینڈ جنرل ملز۔ پاکستان
اٹلس [illegible]

بزاز:۔
میسرز محمد عبداللہ۔ محمد [illegible]

سوداگران اون:
شیخ محمد یوسف [illegible]
فیروز دین [illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] :-

[illegible]محمد صادق اینڈ برادرز۔

اسلحہ والے :-

جمیل اینڈ کمپنی صدر بازار۔

پاکستان سمال آرم کمپنی۔

کتب فروش :-

پاکستان کتب خانہ۔ صدر بازار

بوٹ مرچنٹس :-

ایس۔ اے۔ فٹ ویر پاکپتن ،،

تعمیری اشیا والے :-

شیخ نواب دین سنز دیپالپور ،،

دوائی فروش :-

آزاد میڈیسن کمپنی پاکپتن بازار۔

انلینڈ ٹریڈرز ،، ،،

مغل عالم میڈیکل ہال صدر ،،

پاک لینڈ ڈرگ کیمسٹ ،، ،،

پاکستان میڈیکل ہال ،، ،،

کلاتھ مرچنٹس :-

سول اینڈ ملٹری کلاتھ ہاؤس پاکپتن

فینسی ،، ،، ،، ،،

کرتیجا ،، ،، ،، ،،

حاجی میاں غلام محمد ولی محمد ،، ،،

حنیف کلاتھ ہاؤس ،، ،،

انلینڈ ٹریڈرز ،، ،،

جالندھر کلاتھ ہاؤس ،، ،،

ملک کلاتھ ہاؤس پاکپتن بازار

مسلم ،، ،، ،، ،،

شیخ محمد شفیع محمد صادق ،، ،،

،، غلام حسین صدر ،،

آڑھتیان غلہ :-

افغان آڑھت غلہ منڈی۔

حاجی عطا محمد فضل کریم ،، ،،۔

خدا بخش نذیر احمد ،، ،،

میاں مقبول الہٰی ،، ،،

پنجاب کیشن شاپ ،، ،،

مولا بخش محمد بشیر اون مارکیٹ

نواب دین خاں ،، ،،

کراکری والے :-

حاجی غلام حسین محمد اسمٰعیل دیپالپور بازار

سائیکل ڈیلرز :-

فردوس سائیکل اینڈ الیکٹرک مارٹ

دیپالپور بازار۔ ملک ،، اینڈ

جنرل سٹورز صدر بازار۔

فلور ملز :-

پاکستان رائس اینڈ فلور ملز۔

جلال دین اینڈ سنز ،، ،،۔

جناح آئل فلور اینڈ رائس ،، ۔

مستری باغ علی ،، ،، ہما

منٹگمری فلور ،، جنرل ،،

مسلم ،، ملز۔ مسلم فلور اینڈ سا ملز

شریف فلور ملز۔

کریسنٹ ،، اینڈ رائس ملز۔

جنرل مرچنٹس :-

غفور سٹور پاکستان بازار

حاجی میاں غلام محمد ،، ،،

مسلم ٹریڈنگ کمپنی ،، ،،

سکھ سٹورز ،، ،،

سکندر بخش مولا بخش ،، ،،

پرانی دوکان ،، ،،

شالامار ٹریڈرز ،، ،،

آئرن مرچنٹس :-

بھائیاں دی ہٹی۔ صدر بازار

نسیم اینڈ کمپنی جھنگ ،،

ایم غلام حسین حاجی اسمٰعیل ریلوے روڈ

برف خانے :-

منٹگمری آئس اینڈ فلور ملز۔

پاکستان ،، فیکٹری۔

جیولرز :-

امرتسر آرنمنٹ ہاؤس دہٹر بازار

پینٹ اینڈ وارنش ڈیلرز۔

حاجی غلام حسین محمد اسمٰعیل دیپالپور

بازار۔ برادرز کمپنی صدر بازار

چھاپہ خانے :-

پبلک پرنٹنگ پریس جناح چوک

گریجویل ،، ،، اونچی گلی۔

Marfat.com

کراؤن پرنٹنگ پریس صدر بازار

ریڈیو ڈیلرز :۔

ملک الیکٹریکل اینڈ جنرل سٹورز۔ صدر بازار۔

صابن کے کارخانے :۔

اللہ دتہ عبدالسلام غلہ منڈی۔

اصغر علی محمد نواز۔ غلہ منڈی

چوہدری اینڈ کمپنی " "

عبدالمجید اینڈ سنز " "

گلزار محمد عبدالرحیم " "

ملک دوئم خان محمد رفیع " "

ملک [illegible]

پبلک [illegible]

سیمنٹ [illegible]

شیخ نواب دین [illegible]

ایم۔ علی " "

اوکاڑہ

یہ اعلیٰ پایہ کی منڈی لاہور سے بذریعہ ملتان روڈ قریب ۸۰ (اسی) میل دور واقع ہے۔ گندم۔ تورییہ۔ مونگ سبز۔ جو۔ چنے سیاہ۔ ماش۔ موٹھ۔ مسور۔ اڑد سیاہ۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ تمباکو۔ دھان۔ کپاس۔ یہاں کے فصل ہیں۔ جو اس منڈی میں آکر کافی دام پاتے ہیں۔ مسافروں کے قیام کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کی سرائے موجود ہے۔ پاکستان بھر میں مکھن بنانے کا واحد کارخانہ یہاں ہی واقع ہے۔ اور اس کے اندر تقریباً ۱۲ ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ کپاس کے کارخانوں کی وجہ سے بنولے کا کام بھی کافی ہے۔ یہاں کی ستلج کاٹن ملز سے پاکستان بھر میں کپڑے کی مانگ کافی حد تک پوری ہوتی ہے۔ لاریاں یہاں سے منٹگمری۔ ملتان۔ لاہور۔ دیپالپور۔ فتح پور۔ جڑانوالہ وغیرہ کے لئے عام ملتی ہیں۔

آڑھتیان :۔

میسرز عبدالغنی۔ محمد صادق۔ میسرز چوہدری برادرز۔ میسرز شیخ علی علی احمد۔ میسرز حاجی غلام محی الدین۔ محمد بشیر ادریس اینڈ کمپنی۔ ملک برادرز۔ میسرز عبدالحق عبدالحمید۔ میسرز بشیر احمد مشتاق احمد۔ میسرز چوہدری فضل غفور اینڈ سنز۔ میسرز غلام نبی رفیق احمد۔ میسرز کرم دین قادری غلام دستگیر۔ میسرز کریم بخش محمد سعید۔

میسرز خورشید محمد محمد طفیل۔ میسرز محمد ارشد شکر دین۔ میسرز محمد اسمٰعیل قطب دین۔ میسرز محمد صادق سنز۔ میسرز محمد شریف غلام حسین۔ میسرز نور حسین فخر حسین۔ میسرز سائیں فضل دین محمد دین (میوہ جات) میسرز تاج دین معراج دین۔ میسرز فتح کریم بخش نذیر احمد۔ میسرز نواب دین اینڈ کمپنی۔ میسرز شیخ عنایت اللہ محمد شریف۔ میسرز شیخ محمد اسحاق انعام الحق۔ شیخ محمد صادق اینڈ کمپنی۔

بنک :۔

آسٹریلیشیا۔ پاکستان نیشنل۔ حبیب۔ امپیریل۔ کواپریٹو۔ سنٹرل۔

کارخانہ جات :۔

بر لا کاٹن فیکٹری۔ حاجی اسمٰعیل [illegible]

گنگا رام " [illegible]

رحمان جننگ اینڈ [illegible]

اوکاڑہ [illegible]

[illegible]

Marfat.com

... رٹ :۔
... ٹرانسپورٹ کمپنی ۔
زرا عتی اوزار ڈیلرز :۔
اوکاڑہ انجینرنگ ورکس تحصیل روڈ
جنرل مل سٹور کمپنی دیپالپور "
دوائی فروش :۔
ڈان میڈیکل سٹال ہسپتال بازار
حیات " سٹور " "
خالد " " " "
عمر " ہال " "
کلاتھ مرچنٹس :۔
سٹینڈرڈ کلاتھ ہاؤس صدر بازار
فیشنی " " " "
کراچی " " " "
محمد صدیق سنز غلہ منڈی ۔
شیخ محمد وارث ۔ دوست محمد
ریل بازار ۔ ایس نور الٰہی فضل دین
منڈی " ۔
آڑھتیان غلہ :۔
ابو احمد علوی ۔ غلہ منڈی
ارشد اینڈ کمپنی ۔ " "
آصف الدین یار محمد " "
چوہدری برادرز " "
" فضل احمد فضل دین " "
حیات ۔ " "

رانا محمد اسلم خاں شیخ محمد اسلم غلہ منڈی
خورشید محمد محمد طفیل " "
ملک برادرز ۔ " "
محمد حیات ۔ غلام حسین " "
فضل دین اینڈ برادرز " "
فردوس " کمپنی " "
شیخ عبد الغنی محمد شریف " "
غلام سرور نصر اللہ خاں " "
حاجی چراغ دین فتح محمد " "
" محمد بخش علی شیر " "
کسان آڑھت شاپ " "
محمد حیات غلام حسین " "
محمد اسمٰعیل قطب الدین " "
شیخ نواب دین اینڈ سنز " "
نظام فرید ٹریڈنگ کمپنی " "
قاضی غلام دستگیر کریم دین " "
شیخ برادرز محمد عبد الرحمٰن ۔ " "
سوداگران کپاس :۔
چوہدری خورشید محمد محمد طفیل غلہ منڈی
حاجی غلام محی الدین محمد بشیر " "
نور حسن فخر حسین " "
زمیندار برادرز " "
شیخ محمد صدیق اینڈ کو " "
فردوس " "
سائیکل ڈیلرز :۔

منصور سٹورز ۔ کچہری بازار ۔
فلور ملز :۔
جناح فلور ملز ۔ جاوید فلور اینڈ
جنرل انڈسٹریز ۔ رحمان " "
رائس ملز ۔ چوہدری محمد عبد اللہ
فلور " ۔ محمد اشرف ۔ محمد شفیع
" اینڈ سا ملز ۔ اوکاڑہ فلور اینڈ
جنرل ملز ۔ پاکستان فلور ملز ۔
کریسنٹ فلور ملز ۔
لوہے والے :۔
دوآبہ ہاؤس ریل بازار ۔
ہیپی برادرز صدر " ۔
نیشنل ہارڈ ویر اینڈ پینٹ مارٹ
ریل بازار ۔
ہوٹل :۔
ڈیسنٹ ہوٹل حق بازار ۔
مسلم گرینڈ " " " "
برف کے کارخانے :۔
اوکاڑہ فلور ۔ رائس آئس فیکٹری
کرسٹل آئس فیکٹری جنرل ملز ۔
آڑھتیان چرم :۔
شیخ رحیم بخش نور احمد ۔
ٹرنک بنانے والے :۔
مستری لال دین ۔ محمد بوٹا
صدر بازار ۔

Marfat.com

چھاپہ خانے :-
کرشل پرنٹنگ پریس ۔

لکڑی چیرنے کے کارخانے
علی محمد ۔ چوہدری صادق علی ۔
علم دین ۔ محمد حسین ۔ محمد شفیع ۔

نواب دین [illegible]
مہاجر ۔

سیمنٹ مرچنٹ :-
دو ہیرو برادرز ۔ راجپوت برادرز ۔

حکیم :-

پاکپتن

یہ قصبہ جسے امیر تیمور کے زمانہ تک لوگ اجودھن پکارتے رہے ۔ اور بعد سے عوام میں [illegible] رحمتہ اللہ علیہ کے نام پر پاکپتن موسوم ہوا تصور لودھراں ریلوے لائن پر منٹگمری سے قریب ۔۔ میل ایک [illegible] پیداوار ہے ۔ گندم ۔ جو ۔ سرسوں ۔ تل ۔ دریہ ۔ نیشکر ۔ گڑ ۔ شکر ۔ تمباکو ۔ ماش ۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں [illegible] بھی عام ہے ۔ ملمع سازی کا کام بھی اعلیٰ ہوتا ہے ۔ قرب وجوار کے مختلف اطراف کے لئے لاریاں مل جاتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :-
اجمیری کمیشن شاپ ۔ پیر بخش ۔
غلام قادر ۔ برکت علی محمد یوسف
حاجی نظام الدین ۔ عبدالعزیز ۔
حبیب احمد ۔ غلام احمد ۔
پاکستان کمیشن شاپ ۔ سردار علی
مشکور علی ۔ حق نواز ۔ محمد اکبر ۔
فرید بخش ۔ علی بخش ۔ فضل دین ۔
محمد اسلم ۔ محمد لطیف ۔ رشید احمد
سید نور نبی شاہ ۔ جہانگیر شاہ
نذر محمد ۔ دین محمد ۔ محمد امین ۔
محمد امیر ۔ فضل احمد ۔ فقیر سائیں

بوٹ مرچنٹس :-
آزاد شو سٹور ۔

سوداگران بنیاری :-
زمیندارہ جنرل سٹور ۔
عرشی ،، ،، ۔ صابر
برادرز ،، ،، ۔ محمد اسمٰعیل
اینڈ ،، ۔

فلور ملز :-
حاجی علی اکبر فلور ملز ۔ ملک
سردار علی ،، ،،

سیمنٹ مرچنٹ :-
نذیر احمد اینڈ کو

کلاتھ مرچنٹس :-
زمیندارہ کلاتھ ہاؤس
عباسی ،،
حاجی غلام محمد ،،

سوداگران تمباکو :-
چوہان تمباکو سٹور

کریانہ مرچنٹس
[illegible]

Marfat.com

حکیم محمد یعقوب ۔ حکیم محمد ایوب ۔

چیچہ وطنی

یہ قصبہ لاہور سے بذریعہ ملتان روڈ تقریباً ۱۰۳ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ گندم ۔ چنے ۔ باجرہ ۔ جو ۔ جوار ۔ مونگ ۔ ماش ۔ لال مرچ ۔ تمباکو ۔ نیشکر ۔ شکر ۔ موٹھ ۔ گڑ ۔ کپاس ۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں گھی کا کاروبار بھی عام ہوتا ہے ۔ روئی کے کارخانے بھی عام ہیں ۔ یہاں دریائے راوی پر بیڑیوں کا پل مسافروں کی آمد و رفت کے لئے باندھا ہوا ہے ۔ مگر طغیانی کے ایام میں دریا کو کشتیوں کے ذریعہ عبور کیا جاتا ہے ۔ لاریاں جھنگ ۔ کمالیہ ۔ منٹگمری ۔ ملتان وغیرہ کے لئے ملتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔

چوہدری چراغ دین غلام رسول غلہ منڈی
" حیات محمد محمد علی " "
خواجہ احمد محمد حسین " "
رائے جان محمد خلیل الرحمٰن " "
چوہدری حاکم علی نیاز احمد " "
فتح محمد حبیب اللہ " "
چوہدری عبدالکریم فیض محمد " "
سردار خاں محمد اشرف " "

فضل احمد ۔ اللہ رکھا غلہ منڈی ۔
چوہدری سلطان محمد امین " "
میسرز عبدالکریم ۔ فیض محمد ۔
" علی احمد ۔ محمد علی ۔
" چراغ دین ۔ غلام رسول ۔
" فضل احمد ۔ اللہ رکھا ۔
" حاکم علی ۔ نذیر احمد ۔
" حیات محمد ۔ علی احمد ۔
" نبی بخش ۔ منصور احمد ۔

میسرز شیخ برادرز ۔

جنرل سٹورز :۔

ایگل جنرل " ۔ عبدالغفور ۔ محمد احمد ۔

کاٹن فیکٹری :۔

یونائیٹڈ کاٹن فیکٹری ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔

افتخار احمد خاں اینڈ کمپنی ۔
شیخ قمرالدین " سنز ۔

کارخانہ جات :۔

یونائیٹڈ کاٹن فیکٹری ۔

حکیم :۔ حکیم علی محمد اختر ۔

بصیر پور !

یہ ایک چھوٹی منڈی ہے ۔ علاقہ کے فصل ماش ۔ موٹھ ۔ جو ۔ چنے ۔ نیشکر ۔ گڑ ۔ شکر ۔ گندم اور کپاس وغیرہ یہاں آکر بکتے ہیں ۔ دیپالپور ۔ اوکاڑہ ۔ ہیڈ سلیمان درکس ۔ قصور ۔ کھڈیاں ۔ اور پاکپتن وغیرہ سے

Marfat.com

یہاں آمد و رفت رہتی ہے۔ اور لاریاں بھی [illegible]

آڑھتیان غلہ:۔

حاجی امام الدین۔ غلام محمد۔

چراغ دین۔ محمد موسےٰ۔

کریانہ [illegible]

محمد شریف۔ [illegible]

چوبلی لکھا

یہ چھوٹی سی منڈی قصور رادھراں ریلوے لائن پر واقع ہے۔ نیشکر۔گڑ [illegible] چنے۔گندم چاول۔کپاس۔دھنیا۔اور زیرہ سفید جیسے فصل اس علاقہ کے ہیں۔جو اس منڈی میں [illegible] کا بیوپار ہوتا ہے۔ ہیڈ سلیمان ورکس یہاں سے گیارہ میل ہے۔ لاریاں قریب رہنے کے [illegible]

آڑھتیان غلہ:۔

حاکم علی۔ غلام محی الدین۔

حاجی علی گوہر۔ غلام محمد۔میاں

محمد اسمٰعیل۔ اینڈ سنز۔ عبدالستار

اینڈ کمپنی۔ مولوی عبداللہ بشیر احمد

بینک:۔

سنٹرل کواپریٹو۔

سوداگران بنیاری:۔

سید احمد شاہ اینڈ سنز۔

سوداگران چرم:۔

اکبر اینڈ کمپنی۔ محمد حیات۔ محمد اکبر۔

محمد سعید۔ محمد اشرف۔

کلاہ مختصر چٹس:۔

قطب الدین۔ بشیر احمد۔

سلامت علی۔ نصیر احمد۔

علم دین۔ محمد دین۔

سوداگران کریانہ

حاجی غلام قادر [illegible]

محمد۔ محمد شریف [illegible]

محمد طفیل۔ محمد شریف۔ فضل دین

محمد شریف۔

مالک مقامی کارخانہ:۔

سیٹھ غلام جیلانی اینڈ [illegible]

کاٹن اینڈ فیکٹری۔

دیپالپور

یہ قصبہ جو کبھی چغتائی خاندان کے عہد حکومت میں نجومیوں کی تجربہ کے مطابق [illegible] کے نام سے موسوم ہوا۔ اوکاڑہ سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر قلعہ نما واقع ہے۔ [illegible] نیشکر۔ شکر۔گڑ۔ تل۔ بیر۔ سرسوں۔ موٹھ۔ مسور۔ ماش [illegible] اس منڈی میں آکر بکتے ہیں۔ لاریاں قریب وجوار کے مقامات سے [illegible]

Marfat.com

...ل ..۔	سوداگران کریانہ :۔	پیر محمد شریف ۔ محمد طفیل ۔
پاکستان جنرل سٹورز ۔	برکت علی محمد طفیل ۔ علی محمد فتح محمد	شیخ اسمٰعیل الیاس ۔
شیخ محمد امین ۔ احمد دین ۔	کلاتھ مرچنٹس :۔	، سلطان اینڈ سنز ۔
محمد طفیل اینڈ سنز ۔	پیر خلیل الرحمٰن ۔	

عارف والا

یہ بارونق منڈی منٹگمری سے قریب ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔ نیشکر ۔ گڑ شکر ۔ موٹھ ۔ ماش ۔ سرسوں ۔ توریہ ۔ چنے ۔ جو ۔ تارامیرا ۔ گندم اور کپاس وغیرہ یہاں کے اجناس ہیں ۔ جو اس منڈی میں آ کر بکتے ہیں ۔ گھی کا کاروبار بھی عام ہوتا ہے ۔ لاریاں منٹگمری ۔ لاہور ۔ قصور ۔ پاکپتن ۔ وغیرہ کے لئے ملتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔	محمد یعقوب ۔ قمر عباس ۔ رحمت علی	پاکستان کلاتھ ہاؤس ۔
پاکستان ٹریڈنگ کمپنی ۔ افغان	سیمنٹ مرچنٹ :۔	خان ، ، ۔
آڑھت گھر ۔ بھنڈارہ شاپ ۔	اللہ دتہ ۔ اعجاز حسین ۔	خواجہ ، ، ۔
حق برادرز ۔ دوآبہ کمیشن شاپ	جنرل مرچنٹس :۔	زمیندار ، ، ۔
راجپوت اینڈ کمپنی ۔ خدا بخش ۔	پاکستان جنرل سٹورز ۔ رحمت	مسلم ، ۔
عبدالعزیز ۔ جان محمد ۔ محمد رمضان	دی ہٹی ، ، ۔ چوہدری	سوداگران کریانہ :۔
حاجی محمد صادق ۔ ، ،	جنرل سٹورز ۔ فینسی ، ۔ قاضی	بشیر احمد ۔ محمد لطیف ۔
لاہور آڑھت گھر ۔ عنایت علی ۔	، ، ۔	حاجی رحمت علی اینڈ سنز ۔
علی محمد چوہدری ۔ فریدیہ کمیشن شاپ	بوٹ مرچنٹس :۔	حمید اللہ ۔ خیردین ۔ قمرالدین ۔
قلندر شاہ ۔ قائم دین ۔ شیخ عبدالستار	راجپوت بوٹ ہاؤس ۔	عبدالعزیز ۔
عبدالجبار ۔ چوہدری غلام محمد ۔	سراج ، ، ۔	کارخانے :۔
نور محمد ۔ ، نیاز احمد منظور احمد	تمباکو ڈیلرز :۔	رانا اینڈ برادرز کاٹن فیکٹری ۔
شیخ ارشاد احمد ۔ منیر احمد ۔	چوہدری تمباکو کمپنی ۔ شمس دین ۔	شیخ محمد صدیق پاک ،
نور احمد ۔ انور عزیز ۔ حکیم محمد یوسف	عالم خان ۔ علم الدین محمد اسلام	ٹڑی پریز سوسائٹی ، ،
محمد صادق ۔ شیخ سلطان احمد	کلاتھ مرچنٹس :۔	حکیم :۔ اکبر علی ۔

Marfat.com

کسووال

یہ چھوٹی سی منڈی لاہور سے قریب ۰ہ میل کے فاصلہ پر بڑی سڑک واقع ہے۔
ماش۔ موٹھ۔ تارامیرا۔ سرسوں۔ گندم۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ اور کپاس وغیرہ یہاں کے فصل اس
بکتے ہیں۔

دکاندار :۔ غلام سبحانی اینڈ کو آڑھتی۔

حکیم :۔ حکیم علی محمد۔

حکیم محمد

منڈی ہیرا سنگھ

یہ ایک چھوٹی سی منڈی قصور۔ لودھراں ریلوے لائن پر واقع ہے۔ نیشکر۔ شکر۔ گڑ۔ چنے۔ گندم۔ سرسوں۔
جو۔ دھان۔ کپاس۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں۔ ذیل کے دوکاندار ہیں :۔

آڑھتیان غلہ :۔ محمد الدین۔ غلام محمد۔

سوداگران کریانہ :۔ شیخ محمد اشرف۔ فضل کریم۔

ہڑپہ

اس شہر کی تاریخ اور اس کے تمدن کی تفصیلات صفحہ ۔۔۔ پر ملاحظہ فرمائیں۔ مزید یہ کہ
جو۔ چنے۔ جوار۔ باجرہ۔ توریہ۔ گندم۔ ماش اور کپاس وغیرہ یہاں کے فصل اس
دیگر مقامات پر جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔ چوہدری اینڈ کو۔ راجہ بہادر ز۔

آئرن ڈیلرز :۔ غلام فرید۔ محمد دین۔

بینک :۔ سنٹرل کواپریٹو۔

سوداگران کریانہ :۔ شیخ عبدالرشید۔ محمد شفیع

شیخ محمد

Marfat.com

رینالہ خورد

یہ قصبہ لاہور سے قریب ۰ ۷ رستر) میل دور ملتان روڈ پر آباد ہے۔ قصبہ سے ۳ میل کے فاصلہ پر رینالہ سٹیٹ واقع ہے۔ رینالہ خورد میں گنگا الیکٹرک ورکس تیار کردہ ۱۹۲۵ء سے سرکاری دفاتروں کے علاوہ ہیڈ ورکس بلو کی تک بجلی مہیا کی جاتی ہے۔ دو کارخانے کپاس بیلنے اور ایک بہت بڑا کارخانہ موسومہ مچل فروٹ فارم یہاں کے کاروبار کا بڑا ذریعہ ہے۔ نیشکر۔ گڑ شکر۔ ماش۔ موٹھ۔ مسور۔ چنے سیاہ۔ اڑد سیاہ۔ سرسوں گندم۔ دھان۔ کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں۔ قرب وجوار کے لئے لاریاں مل جاتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

زمیندارہ کمیشن شاپ۔ اسمٰعیل

بہادرز۔ شادمان خاں۔ عبدالرشید

چوہدری کمیاز کمیشن شاپ۔

حکیم:۔

حکیم غلام محمد۔

" فخر الدین۔

" ہارون رشید۔

حکیم خادم حسین۔

فروٹ کنشید کاری:۔

انڈین ملڈورا فروٹ فارمز لمیٹڈ

مچل فروٹ " "

ملتان

یہ شہر لاہور سے ۲۰۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور صوبہ پنجاب کے اندر دیسی کپڑے کی آم اور کھجور کی سب سے بڑی منڈی ہے۔

ملتان کی تاریخ آبادی معلوم نہیں ہو سکی۔ سر الیگزینڈر کننگھم۔ ڈائریکٹر جنرل محکمہ آثارِ قدیمہ نے اس کے مٹی کے ڈھیروں کو سنہ ۳۲۶ قبل مسیح میں سکندر اعظم کی فتح سے منسوب کیا ہے۔ مگر ساتویں صدی عیسوی میں جبکہ سندھ کا چاچھ خاندان اس پر قابض ہوا۔ اس وقت سے ہی یہ شہر تاریخی طور پر ظہور میں آیا۔

گندم۔ سرسوں۔ توریہ۔ مکی۔ باجرہ۔ جو۔ موٹھ اور کپاس اس علاقہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور شروع سے اب تک افغانستان اور قندھار کے علاقوں سے آلو بخارہ۔ انگور۔ میوہ۔ منقہ اور خشک میوہ جات بکثرت یہاں آتے ہیں۔ چونکہ باقاعدہ کوئی منڈی شہر میں نہیں۔ لہٰذا فصل اور میوہ جات درآمدہ کی آڑھت شہر کی مختلف جگہ واقع شدہ دکانوں پر ہوتی ہے۔ دھنیا کا تیل۔ کھیس وغیرہ یہاں کی خاص اشیا ہیں۔

Marfat.com

پاک دروازہ ۔حرم دروازہ ۔ بوہڑ دروازہ ۔ گھنٹہ گھر ۔ [illegible]
گھومنڈی ۔ کالے منڈی ۔حسین آگاہی ۔ زیادہ [illegible]
کے مزارات پر عقیدتمندان زیادہ تعداد میں حاضر ہوتے ہیں ۔ ڈیرہ غازی خان [illegible]
لاریاں بآسانی ملتی ہیں ۔

زراعتی اوزار بنانے والے :۔

آئرن فونڈری اینڈ ایگریکلچرل امپلیمنٹ مینوفیکچرنگ کمپنی ۔ قاسم پور انڈسٹریل کالونی ۔ ماڈرن فونڈری ورکشاپ ۔ ریلوے روڈ ۔ پاکستان فونڈری ” ” ” ۔

اسلحہ والے :۔

آدم جی ۔ عیلے جی اینڈ سنز صدر بازار
دہلی تارا انجینئرنگ ورکس ریلوے روڈ
جعفری برادرز حرم گیٹ ۔
نور بھائی ۔ قادر بھائی ۔ اینڈ سنز حسین آگاہی ۔ پاکستان اسلحہ فیکٹری ریلوے روڈ ۔

بیکری :۔

قادر بخش ۔ اشتیاق محمد ریلوے روڈ

بینک :۔

آسٹریلیشیا چوک بازار ۔
سنٹرل بینک حسین آگاہی ۔
امپیریل ” شہر ۔ نیشنل سیونگ بینک

کتب فروش :۔

ادبی کتب خانہ حسین آگاہی ۔
بٹالہ ہاؤس چوک بازار ۔
ایجوکیشنل سٹور حسین آگاہی ۔
نیا مکتبہ ” ” ۔
قرآن ہاؤس ” ” ۔
کتابستان لوہاری گیٹ ۔
کتب خانہ آوارسیہ بوہڑ ” ۔
” ” صدیقیہ ” ” ۔
شوکت حسین فدا حسین ” ” ۔
شیخ اللہ چراغ علی چوک بازار ۔
مسلم راجپوت بک اینڈ سٹیشنری ہاؤس حرم گیٹ ۔ پاک پریم بک ڈپو ہسٹنگز سٹریٹ ۔

بوٹ مرچنٹس :۔

پاکستان فٹ ویئر کواٹر ہسٹنگز سٹریٹ

تعمیری اشیا والے :۔

کاشتکار کارپوریشن حرم گیٹ ۔
سعید اینڈ کمپنی ” ”

دوائی فروش :۔

کراؤن میڈیکل ہال کیپ بازار
داتا لائٹ شیا حرم گیٹ
ایڈورڈ میڈیکل ہال
[illegible] میڈیکل
[illegible] ہال ” ”
میڈیکل [illegible] ” ”
الٰہی ڈرگ سٹور [illegible] بازار ۔
پاپولر میڈیکل ہال ” [illegible]
یونائیٹڈ ” ” ”
جنرل میڈیسن کمپنی صدر ” ”
ملتان میڈیکل ہال ” ” ”
پرنس ” ” ” ”
سیفی ” ” ” ”

سگریٹ اینڈ تمباکو ڈیلرز :۔

احمد اینڈ سنز صدر بازار ۔
امیر علی شاہ عظیم علی شاہ ” ” ۔
انور خان
حاجی علی محمد حاجی [illegible]
[illegible]
محمد [illegible] حرم گیٹ
[illegible] خان [illegible]
[illegible]

کلاتھ مرچنٹس :-

عبدالجبار محمد ابراہیم حسین آگاہی -
اکبر کلاتھ ہاؤس " " " -
الناس بلبلاس " " -
دارالملباس " " -
ملاٹ کلاتھ ہاؤس " " -
پاکستان " " " " -
قریشی " " " " -
زینت " " " " -
اکبر " " چوک بازار
المدینہ " " " "
چیف " " " "
دوآبہ " " " "
فینسی " " " "
فرزند علی خورشید علی " " " "
فیروزپوری مسلم " " " "
فائن " " " "
گل محمد خاں ترین " " " "
کراچی " " " "
خواجہ " " " "
لدھیانہ " " " "
شیخ محمد صادق غلام مصطفےٰ " " " "
ملتان " " " "
مسلم بیبیٹے " " " "
نیشنل " " " "

نشاط کلاتھ ہاؤس چوک بازار
پرنس " " " "
رحمت " " " "
مدینہ " " حرم گیٹ
معراج " " " "
محمد عبداللہ محمد صادق " " " "
مختار " " " "
پیرس " " " "
پبلک " " " "

آڑھتیان غلہ :-

شیخ غلام نبی احمد علی غلہ منڈی
" گلزار محمد محمد شریف " "
حافظ برکت علی حاجی محمد شفیع " "
" محمد صدیق محمد صادق " "
حاجی محمود کرامت علی " "
" نور محمد عبدالخالق " "
ہمدرد کمیشن ہاؤس - " "
چوہدری محمد حنیف اینڈ کو " "
شیخ مختار علی " "
" قاسم علی محمد یامین " "
قریشی کمیشن شاپ " "
حجاز فروٹ اینڈ کریانہ کمپنی نئی منڈی
محمد صادق حشمت علی " "
عبدالعزیز بوہڑ گیٹ
اقبال نور محمد اینڈ کمپنی " "

محمد افضل محمد اکرم اینڈ کو بوہڑ گیٹ
نذیر نواز " " " "
رحیم بخش مشتاق احمد " " " "
سندھ ساگر ٹریڈنگ کمپنی " "

سوداگران کپاس :-

شیخ عبدالرحمٰن صدرالدین لوہاری گیٹ
خدا بخش محمد اسمٰعیل " "
محمد اشرف محمد ابراہیم " "
شیخ ضیاءالدین اینڈ کو " "
نذیر نواز " " بوہڑ گیٹ
سندھ ساگر ٹریڈنگ کمپنی " "

کراکری والے :-

آزاد پاکستان جنرل سٹورز صدر بازار
دیسٹرن " " " "
کراچی ہاؤس " "
حسن علی نور بھائی اینڈ سنز چوک "
شیخ حسین بخش " حرم گیٹ

سائیکل ڈیلرز :-

بیبے سائیکل ورکس " "
نیشنل " سٹور " "
پاپولر الیکٹرک " " "
رحمت اللہ اینڈ سنز " "
سلیم سائیکل سٹور " "
ہریانہ " ورکس صدر بازار
ملتان " ایجنسی " "

Marfat.com

اوریل ٹریڈنگ ایجنسی صدر بازار

فلور ملز :-

انصار فلور ملز پاک گیٹ۔

خواجہ شفیع اینڈ کمپنی فلور ملز پاک گیٹ

شیر محمد محمد جمیل " " " "

امیرالدین " " دہلی "

ابرار " " " "

محمدی " " " "

ملتان " " " "

یونین " " " "

فرنیچر میکرز :-

عزیز فرنیچر ورکس حسین آگاہی

ٹالہ " ہاؤس " "

دہلی " " "

حصار " " "

پاکستان " " "

علی بھائی ولی جی سنز صدر بازار

جنرل مرچنٹس :-

حسن علی نور بھائی چوک بازار

خواجہ جنرل سٹورز " "

شیخ ممتاز حسین اینڈ کو " "

نور بھائی قادر بھائی " "

ناولٹی جنرل سٹور " "

رحمان " " "

شیخ علی محمد اینڈ سنز حرم گیٹ۔

اشرف جنرل سٹور حرم گیٹ

اسلم " " "

ڈائمنڈ " " "

فینسی " " "

حمید اینڈ کمپنی " "

انٹرنیشنل ٹریڈرز " "

لطیف اینڈ سنز " "

محمد شفیع محمد رفیع " "

ملتان جنرل سٹور " "

مسلم " " "

پاکستان " " "

شیخ میڈیکل اینڈ " " "

آزاد پاکستان " صدر بازار

حاجی علی محمد حاجی محمد رضا اینڈ سنز " "

حسین بخش اینڈ برادرز " "

جیون جی ابراہیم جی اینڈ سنز " "

لندن ہاؤس " "

شفیع جنرل سٹور " "

ویسٹرن " " " "

آئرن مرچنٹس :-

سعید اینڈ کمپنی حرم گیٹ

" برادرز چوک بازار

حاجی حسن بخش ہدایت اللہ ریلوے روڈ

ملتان مشینری سٹور [illegible]

جیون جی ابراہیم جی اینڈ سنز [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

بابر [illegible]

عزیز ہوٹل اینڈ [illegible]

برف خانے :-

ایڈلجی دین شا آئس فیکٹری [illegible]

پاپولر آئس کمپنی " "

انور آئل ملز اینڈ آئس [illegible] ایریا

کریم آئس فیکٹری ضلع کچہری۔

مولا بخش آئل ملز اینڈ " ل ایریا۔

جیولرز :-

محمد فیض اینڈ کمپنی کالے منڈی

ماعد حسین حمید حسین " "

اصلاح زیور " "

عنایت اللہ خیر اللہ بوہڑ گیٹ

میاں امام دین غلام حسین صدر بازار

پینٹ اینڈ وارنش ڈیلرز

انگلش پینٹ سٹور [illegible]

مسلم رنگ " "

رفیق پینٹ [illegible]

سعید اینڈ کمپنی حرم گیٹ

[illegible] پینٹ [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] ڈیلرز :۔
ہریانہ پیپر مارٹ کالے منڈی

چھاپہ خانے :۔

نوبہار پریس بوہڑ گیٹ
پاکستان " " "
یونین " " "
وکٹوریہ " " "
الیکٹرک " " "
ہمدرد " " "
صدیقیہ " " "
ملتان " ریلوے روڈ
رائل " صدر بازار

ریڈیو ڈیلرز :۔

جنرل ٹریڈنگ سٹورز صدر بازار
مہدی منظور اینڈ کمپنی " "
ملتان ریڈیو ہاؤس
اولنگا " " "
پاکستان " " "
رحمان " " "
وزیر محمد محمد شریف " "
تاج ریڈیو اینڈ الیکٹرک سٹور

حسین آگاہی۔ آسٹریلیا ریڈیو ورکس
" " ۔

صابن کے کارخانے :۔

افغان سوپ فیکٹری حرم گیٹ
اکبر علی اینڈ سنز " "
بٹ سوپ فیکٹری " "
نفیز حسین " "
حاجی لال محمد " "
انصاف سوپ کیمیکل " "
نکھار " فیکٹری کپ بازار۔
سعادت " ورکس " "
سفر " " "
مسلم جالندھر سوپ فیکٹری ریلوے روڈ

سوداگران اون :۔

میسرز محمد شفیع۔ محمد دین۔

کارخانہ جات :۔

ایس۔ ایم۔ الٰہی اینڈ کمپنی کاٹن ملز
سکھ دیو ملز۔

حکیم :۔

" شمس دین احمد مسیح ۔
" فاروق احمد ادیبی ۔

حکیم نتھے خاں۔ حکیم صابر خاں۔
" لال " ۔ " محمد " ۔
" محمد یٰسین ۔ " محمد الیاس۔
" عزیز الدین ۔

سینما :۔

امپیریل ۔ ستارہ ٹاکیز۔

کمپنیاں :۔

میسرز علی بھائی دالی جی ۔
الٰہی بخش اینڈ کمپنی ۔
میسرز محمد اسمٰعیل مولا بخش ۔
" محمد محسن ۔ " ۔
" محمد عمر۔ محمد حسین ۔
" ایورسیٹ شو کمپنی ۔

ٹرانسپورٹ کمپنیاں :۔

ہریانہ ٹرانسپورٹ ۔
ملتان " ۔

سیمنٹ مرچنٹ :۔

ویسٹ پنجاب آئرن سٹور ۔
رشید اینڈ کمپنی ۔
نادر داد خاں ۔

خانیوال

ضلع ملتان کی اول درجہ کی یہ منڈی لاہور سے پونے دو سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ گندم تلنگر۔ گڑ

Marfat.com

شکر میٹھرے ۔ جو ۔ چنے ۔ تورید ۔ سرسوں ۔ تارامیرا ۔ تمباکو ۔ سوٹھ ۔ ساٹھی ۔ لال مرچ ادرک [illegible]
خربوزے ۔ تربوز یہاں کے فصل ہیں ۔ ان علاقوں سے جو خانیوال کی زندگی کا دم بھرتے [illegible]
ہوکر یہاں کا مال لے جاتے ہیں ۔ ملتان ۔ میاں چنوں ۔ منٹگمری ۔ لاہور ۔ ڈیرہ غازی خاں ۔ [illegible]
لئے لاریاں بآسانی مل جاتی ہیں ۔

آڑھتیان غلہ :۔

میسرز عبدالحکیم ۔ عبدالستار ۔
" علی برادرز اینڈ کمپنی ۔
" بشیر احمد ۔ ظہور احمد ۔
" فاروقی سنڈیکیٹ ۔
" فضل الہٰی ۔ محمد بشیر ۔
" فضل کریم ۔ ممتاز احمد ۔
" غلام قادر خاں ۔ ذوالفقار علی شاہ
" آفتاب احمد " ۔ خاں محمد خاں ۔
" محمد حیات ۔ نور اکبر ۔
" محمد امین ۔ عزیز الرحمٰن ۔
" محمد شریف ۔ عبداللطیف ۔
" یعقوب اینڈ سنز ۔
" ظفر اللہ خاں ۔ محمد اسمٰعیل خاں

کارخانہ جات :۔

داتا گنج بخش آئل اینڈ آئس ملز ۔
بی ۔ سی ۔ جی ۔ اے پنجاب لمیٹڈ فیکٹری
" " " " آئل ملز
مولا بخش کاٹن فیکٹری ۔ محمد اسمٰعیل
" " ۔
سید نو بہار شاہ فیکٹری ۔

بنک :۔

سنٹرل کواپریٹو ۔ حبیب ۔

کمپنیاں :۔

سر ہمٹ رابرٹس اینڈ کمپنی سوداگران کپاس ۔ ناردرن انڈیا الیکٹرک سپلائی کمپنی ۔ پاکستان کارپوریشن لمیٹڈ ۔ ولکرٹ برادرز ۔
ویسٹرن پنجاب کاٹن کمپنی ۔

حکیم :۔

" محمد محمود احمد ۔
" عزیز الدین ۔
" محمد صدیق ۔

ڈاکٹر :۔

محمد اسمٰعیل نذر میڈیکل ہال ۔

آڑھتیان غلہ :۔

علی برادرز غلہ منڈی ۔
بشیر احمد ظہور احمد " "
فاروقی سنڈیکیٹ " "
فضل الہٰی محمد بشیر " "
حاجی فضل احمد اینڈ سنز " "
راجہ غضنفر خاں " "

شیخ محمد شریف عبداللطیف غلہ منڈی
یعقوب سنز اینڈ کمپنی " "

سوداگران کپاس :۔

میاں عبدالعلی عبدالحکیم غلہ منڈی
حافظ فضل احمد اینڈ سنز " "
شیخ محمد دین عزیز الرحمٰن " "
علی برادرز " "
یعقوب سنز اینڈ کمپنی " "

سائیکل ڈیلرز :۔

انگلش سائیکل سٹور کچہری بازار
مسلم " اینڈ گراموفون سٹور
عزیز " ورکس مین بازار
ملک " سٹور " "

فلور ملز :۔

جنرل فلور ملز ۔
مہاجر " " ریلوے روڈ ۔

جنرل مرچنٹس :۔

آفتاب جنرل سٹور ۔ اکبر بازار
حق برادرز کچہری [illegible]
اسلامیہ جنرل سٹور ۔ اکبر [illegible]
عزیز " "

نیو جنرل سٹورز اکبر بازار۔
پاکستان " " کچہری "
خواجہ برادرز " "
فیروز جنرل سٹورز " "
لوہے والے :۔
کمرشل ہارڈویر نور بازار۔

پینٹ اینڈ وارنش :۔
کمرشل ہارڈویر۔ مسلم آئرن سٹور
لکڑی چیرنے کے کارخانے
محمد اسمٰعیل۔ رحمت اللہ۔
سٹیشنری والے :۔
عزیز جنرل سٹورز۔

دوائی فروش :
حسن دین اینڈ کمپنی۔
سیمنٹ مرچنٹ :۔
شیخ برادرز۔
مسلم آئرن سٹورز۔

میاں چنوں

لاہور سے ملتان جاتے وقت ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر یہ بارونق منڈی واقع ہے۔ گندم۔ باجرہ۔ سرسوں۔ اڑد سبز۔ سبز موٹھ۔ سیاہ مونگ۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ توریہ۔ تارامیرا۔ چنے۔ دھان۔ اور کپاس۔ مسنگترے۔ مالٹے۔ خربوزے۔ تربوز۔ یہاں کے فصل ہیں۔ روئی کے کارخانوں کی وجہ سے بنولہ کا بیوپار بھی عام ہوتا ہے۔ اور لاریاں۔ کبیر والا۔ ملتان۔ بورے والا۔ اور میاں عبدالحکیم وغیرہ جیسے مقامات کے لئے مل جاتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔
میسرز چوہدری عبدالحق اینڈ کمپنی۔
" عبداللہ۔ " "
" چوہدری " "
" کواپریٹو کمرشل شاپ۔
" چوہدری ہدایت اللہ عبدالقادر
" خوشی محمد محمد یوسف۔
" نور ماہی۔ محمد صادق۔
بنک :۔
کواپریٹو۔
کارخانہ جات :۔

میاں محمد اللہ بخش فیکٹری۔
میسرز محمد اسمٰعیل " "۔
کمپنیاں :۔
پائنیر جنرل ٹریڈنگ کمپنی۔
آڑھتیان غلہ :۔
ایس عبدالحق برادرز۔ غلہ منڈی
راوی زمیندارہ فرم " "
زمیندار برادرز " "
رحمت اللہ محمد یوسف " "
پائنیر ٹریڈنگ کمپنی " "
ممتاز برادرز " "

چوہدری اینڈ کمپنی غلہ منڈی
دوست محمد خاں دار محمد خاں " "
چوہدری فتح محمد اینڈ سنز " "
کریم " " " "
چوہدری خوشی محمد محمد یوسف " "
ملک احمد خاں محمد نواز خاں " "
" غلام نبی محمد یوسف " "
محمد عبداللہ۔ " "
فلور ملز :۔
رحیم داد فلور ملز۔ میاں رحمت اللہ اینڈ سنز۔ " اینڈ راٹس ملز۔

Marfat.com

شکر میتم سیمین فلور اینڈ سالمز۔
محمد دین " " " ۔
سکندر فلور ملز۔

جنرل سٹورز :۔

آزاد دین بازار اقبال مین بازار
سٹینڈرڈ " "
"
فلاں [illegible]

سوپ فیکٹریاں :۔
حاجی محمد حفیظ احمد۔ امام دین " " خدا بخش [illegible]

لودھراں

یہ قصبہ لاہور سے ۲۶۰ میل کے فاصلہ پر دریائے ستلج کے قریب تر واقع ہے۔ [illegible] امرا۔ توریہ۔ اڑد۔ باجرہ۔ جو۔ چنے۔ سرسوں۔ گندم۔ موٹھ۔ مسور۔ ماش۔ کپاس۔ سنگترے۔ مالٹے یہاں کے فصل ہیں۔ روئی کا کارخانہ بھی موجود ہے۔

آڑھتیان غلہ :۔
سردار شاہ صادق محمد اینڈ کو۔
عبدالمجید مولوی " "

بینک :۔
سنٹرل کواپریٹو۔

کارخانے :۔
پاکستان انڈسٹریز لیمیٹڈ۔ لودھراں
کاٹن جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری۔

متفرقات :۔
شیخ عزیز الدین نصیر الدین کلاتھ مرچنٹس

غلام فرید چوہدری کلاتھ مرچنٹس۔
اللہ وسایا ملک محمد عثمان سوداگران [illegible]
مولا بخش میاں رسول بخش حلوائی [illegible]

حکیم :۔
" عبدالغفور۔ حکیم اللہ وسایا [illegible]

جہانیاں

یہ بارونق منڈی خانیوال سے ۲۰ میل اور ملتان بذریعہ سڑک ۲۷ میل فاصلہ پر واقع۔ [illegible] سرسوں۔ تارامیرا۔ سیفر۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ روئی [illegible] بنولوں کا بیوپار بھی اکثر ہوتا ہے۔ کرایہ کی لاریاں عام مل سکتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ :۔
اقبال آڑھت شاپ۔ جمال الدین
محمد شریف چوہدری۔ رحمت خاں
فیض رسول۔ خاں بیگ۔ غلام قادر

اعوان ٹریڈرز۔ اعجاز علی۔ عزیز الدین
چوہدری محمد یعقوب۔ غلام مصطفےٰ
" نصر اللہ خاں۔ عطا محمد
" اللہ دیا احمد۔ معشوق علی

مشتاق احمد اینڈ کو
[illegible]
غلام [illegible]

Marfat.com

...ظہورا حمد۔ چوہدری ملک نور محمد۔ فضل حسین۔

عبداللہ۔ سید محمد حسین۔ "

علی احمد۔ شمعون محمد۔ ملک

دوست محمد۔ ملک محمد شریف۔

ملک غلام سرور عبدالمجید۔ میسرز

غلام محمد خاں۔ جہان خاں۔

عبدالخالق اینڈ کو۔ ملک نبی بخش

اینڈ کو۔ مرزا فضل احمد اینڈ کو۔

ملک محبت خاں۔ " "

مرزا عبدالغفور۔ " "

رفیق الزارعین۔

کارخانے:۔

پنجاب سندھ فارمز لمیٹڈ۔

رانا آئل ملز۔ چوہدری اللہ دتا

اینڈ سنز کاٹن فیکٹری۔ میاں محمد سعید

محمد وارث " "۔ سودیشی وولن

اینڈ آئل ملز لمیٹڈ۔ چوہدری

فضل دین کاٹن فیکٹری۔

بینک:۔ سنٹرل کواپریٹو۔

فلور ملز:۔

ظہور احمد مہاجر فلور ملز۔

جنرل سٹورز:۔

قاضی جنرل سٹورز چاند بلڈنگ

کریم بخش اینڈ برادرز۔

حکیم:۔

" محمد عبدالغنی۔

" ثناء اللہ۔

" فقیر محمد۔

جلال پور پیروالہ

یہ چھوٹا سا قصبہ شجاع آباد سے قریب ۱۷ میل پر دریائے چناب کے کنارے واقع ہے۔ گندم۔ جو۔ مکی۔ موٹھ۔ سرسوں۔ اور کپاس اور لال مرچ یہاں کے فصل ہیں۔ ذیل کے دوکاندار ہیں۔

کمیشن ایجنٹس:۔ عاشق محمد عبداللطیف۔ عبدالرزاق محبوب احمد۔

درکھانہ

یہ چھوٹی سی منڈی خانیوال سے ۲۸ میل کے فاصلہ پر واقع گندم۔ سرسوں۔ توریہ۔ مکی۔ جو۔ نیشکر۔ گڑ۔ شکر۔ کپاس وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ ذیل میں ضروری کوائف ہیں۔

متفرقات:۔

خدا بخش شیخ کلا محمد مرچنٹس۔

خیردین آئس فیکٹری۔

فیض محمد سوداگران کریانہ۔

اقبال اینڈ کو آڑھتیان۔

سردار خاں اینڈ کو۔ "

کاٹھیا ٹریڈرز کمپنی۔ آڑھتیان

Marfat.com

دیپالپور

یہ چھوٹی سی منڈی خانیوال سے ۲۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ماش۔ چنے۔ تلہ۔ گندم۔ گڑ۔ شکر۔ چاول اور کپاس یہاں کے فصل ہیں۔ یہاں سے ملیسی کو لاری جاتی ہے۔ ذیل کے دوکاندار ہیں۔

متفرقات:۔ سوداگر کریانہ۔ طالب حسین۔ محمد اسلم چوہدری اینڈ کمپنی۔ | ملڑی پرپز سوسائٹی کاٹن فیکٹری۔ | بشیر میڈیکل ہال۔ چراغ دین

شجاع آباد

یہ قصبہ لاہور سے ۲۳۰ میل کے فاصلہ پر کراچی ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اس کے شہر اور سٹیشن کا فاصلہ دو میل ہے۔ جس پر ٹانگے اکثر چلتے ہیں بسیں نہیں۔ بسبب چھوٹا پیانہ سنگتر ے۔ جو۔ چنے۔ چاول۔ کپاس۔ وغیرہ اس کے عام فصل ہیں۔ گڑ۔ کھجور۔ آم اور سرسوں کی یہ خاص منڈی مانی جاتی ہے۔ ذیل کے دوکاندار ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

اللہ بخش۔ دین محمد۔ حاجی امیر بخش۔

اللہ وسایا۔ فرینڈز کمیشن شاپ

قریشی آڑھت شاپ۔

آڑھتیان میوہ جات:۔

میسرز بھائی خان۔ بابو دین۔

〃 حکیم الدین۔ نیاز محمد۔

بینک:۔

سنٹرل کوآپریٹو۔

سوداگران بنیاری:۔

جالندھر جنرل سٹورز۔

قدیر 〃 〃۔

مشتاق 〃۔

نواز 〃 〃۔

کارخانے:۔

پاکستان شو فیکٹری۔ علیم شو فیکٹری۔

شیخ مولا بخش اینڈ سنز کاٹن فیکٹری

کالونی ٹیکسٹائل ملز۔

متفرق:۔

حاجی صدرالدین اینڈ سنز سوداگران چرم

سید محمد یٰسین لطیف حسین کلاتھ مرچنٹس

عبدالحکیم

یہ قصبہ میاں عبدالحکیم صاحب رحمتہ اللہ علیہ جن کا مزار اس قصبہ کے اندر موجود ہے۔ [illegible] نیشکر۔ شکر۔ گڑ۔ باجرہ۔ جوار۔ جو۔ چاول۔ کپاس۔ گندم۔ اس کے فصل ہیں۔ کبیر والا [illegible]

...ل یہاں سے جاتی ہیں

آڑھتیان غلہ :-

بہادر خان اینڈ کو - غلام فرید اینڈ برادرز - مہربان خان - محمد عاشق -

بینک :-

سنٹرل کوآپریٹو -

سوداگران تیار ریڈی :-

افغان جنرل سٹورز - عبدالرشید اینڈ برادرز - غلام محمد اینڈ برادرز

کارخانے :-

ملک اینڈ قریشی کاٹن جننگ پریسنگ فیکٹری -

متفرق :-

اللہ بخش محمد بخش چوہدری سوداگران کریانہ

محمد بخش - امام دین " "

نواز اینڈ کو کلاتھ مرچنٹس -

خلیفہ محمد یعقوب اینڈ کو " "

کچاکھوہ

لاہور سے ۲۰۹ میل دور واقع ہے - علاقہ کی پیداوار گندم - جو - چنے - توریہ - تارامیرا - سرسوں - موٹھ - باجرہ کپاس وغیرہ آتی اور دیگر مقامات کو جاتی ہے -

متفرقات :-

احمد بخش - منزل دین سوداگران کریانہ

سید منظور شاہ " "

غلام حسن ذوالفقار خاں سوداگران کریانہ

زمان تمباکو مرچنٹ -

پیر محمد بادشاہ کارخانہ کپاس -

اقبال حسین خادم حسین کلاتھ مرچنٹس

زمیندارہ کمیشن شاپ -

کہروڑپکا

یہ قصبہ لودھراں سے ۱۹ میل ریلوے سٹیشن سے قریباً ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے - گندم - جو - چنا - سرسوں - توریہ - موٹھ - نیشکر - گڑ شکر - باجرہ - تارامیرا - مونگ - کپاس - تمباکو یہاں کے فصل ہیں جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں -

آڑھتیان غلہ :-

امیرالدین - کمال الدین -

میسرز اللہ وسایا -

" رحمت اللہ - فقیر شاہ -

میسرز محمد اسمٰعیل - محمد شریف -

" کریم اینڈ سنز -

متفرق :-

اللہ بخش - محمد شریف کلاتھ مرچنٹ

ایس - اے کاٹن فیکٹری -

حکیم :-

" عبداللطیف - حکیم نور احمد -

" محمد جلیل -

Marfat.com

بورے والا

لودھراں سے ۰۰ میل نئی آباد شدہ منڈی ہے۔ مونگ۔ [illegible] چاول۔ خربوزے وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو [illegible] یہاں سے پیچیچہ وطنی۔ کمالیہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ جھنگ اور لائلپور کے لئے مل سکتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ:-	کواپریٹو کمیشن شاپ غلہ منڈی	دوآبہ [illegible]
چوہدری ابراہیم ظہور احمد غلہ منڈی	چوہدری نیاز احمد اینڈ کو " "	رحمان اینڈ کو
سردار خاں محمد اشرف " "	**جنرل مرچنٹس:-**	**سیمنٹ مرچنٹ**
بیلاں جان محمد محمد شریف " "	افغان برادرز عارف والا بازار	عبدالغفور اینڈ کو
ملک بہادل بشیر اینڈ کو " "	اقبال سٹور " "	**حکیم:-**
چوہدری سلطان محمد رفیق " "	زمیندار جنرل سٹور " "	" جلال الدین [illegible]
عبدالرحیم نذیر احمد " "	شوکت " " " "	" نوازش علی
چوہدری علی بخش برکت علی " "	**صابن کے کارخانے:-**	" نذیر احمد

وہاڑی

یہ بارونق منڈی لودھراں سے ۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ [illegible] مکئی۔ تارامیرا۔ سونف۔ دھنیا۔ چنے۔ جو۔ موٹھ۔ مسور۔ گندم اور کپاس یہاں کے فصل ہیں۔ [illegible] بھی لے جاتے ہیں۔ روئی اور تیل نکالنے کے کارخانے بھی ہیں۔ [illegible] لڈن کو یہاں سے پکی سڑک جاتی ہے۔

آڑھتیان غلہ:-	روشن دین اینڈ سنز۔ [illegible]	[illegible]
افغان برادرز۔ بشیر احمد۔	نادر خاں۔ محمد شریف۔ [illegible]	[illegible]
محمد طفیل۔ بشیر الدین اینڈ کو۔	سکندر خاں۔ محمد منیر۔ [illegible]	
شیخ اللہ بخش۔ محمد ادریس۔	علی احمد۔ محمود [illegible]	

Marfat.com

...ری جنرل سٹور ۔
بھٹی
سیمنٹ مرچنٹ :۔
محمد بشیر ۔ محمد اشرف ۔
سوداگران کریانہ :۔

چوہدری بشیر احمد ۔ میاں
چراغ دین ۔ محمد شفیع ۔
کارخانے :۔
ایس ۔ پی ۔ کاٹن فیکٹری ۔
پی سی جی ۔ اے نیلی کاٹن فیکٹری ۔

سرہند کاٹن فیکٹری ۔ کریم بخش رحیم بخش
آئل ملز ۔
متفرق :۔
پاکستان سائیکل ورکس سیالکوٹ
ٹرنک ہاؤس ۔ چوہدری کلاتھ
ہاؤس ۔ حاجی کلاتھ ہاؤس ۔

سرائے سدھو

یہ بھی ضلع کی ایک تجارتی منڈی ہے ۔ ہرنگی ۔ موٹھ ۔ مسور ۔ سرخ مرچ ۔ جو ۔ مکی ۔ گندم ۔ ماش ۔ او کپاس یہاں کے فصل ہیں ۔ جو دیگر مقامات پر بھی لے جائے جاتے ہیں ۔ لاریاں یہاں سے عبدالحکیم ۔ خانیو وزیر آباد اور ملتان کے لئے مل جاتی ہیں ۔

آڑھتیان :۔
ممتاز علی ۔ ہوشیار علی ۔
میسرز محمد حبیب ۔
سوداگران بساطی :۔
ممتاز حسین شاہ ۔ دلاور حسین ۔
آئرن ڈیلرز :۔

محمد صدیق ۔ محمد شریف ۔
کلاتھ مرچنٹس :۔
جمال الدین ۔ محمد یونس ۔
خدا بخش ۔ کریم بخش ۔ غلام رسول
فضل حسین ۔
میسرز عبدالقدوس ۔

متفرق :۔
میسرز احمد دین ۔ سائیکل ڈیلر
〃 محمد گل سوداگر کریانہ ۔
شیخ محمد بخش 〃 〃 ۔

میلسی

لودھراں سے قریب ۴۴ میل دور واقع ہے ۔ چنے ۔ سرسوں ۔ توریہ ۔ تارامیرا ۔ سونف ۔ لال مرچ تمباکو ۔ مونگ ۔ دھنیا ۔ باجرہ ۔ گندم ۔ کپاس ۔ نیشکر ۔ یہاں کے فصل ہیں ۔ جو دیگر مقامات کو بھی جاتے روئی کے کارخانے رونق کا موجب ہیں ۔ لاریاں یہاں سے ملتان کے لیئے مل جاتی ہیں ۔

آڑھتیان :۔
چوہدری بندو خاں حافظ سلیمان | زمیندارہ آڑھت گھر ۔ نذیر حسین
حاجی عبدالغفور ۔ اینڈ کو ۔
اینڈ برادرز ۔ غلام اکبر خاں اینڈ کمپنی ۔

Marfat.com

سوداگران چرم :-
شیخ تاج محمد - فضل کریم -
کلاتھ مرچنٹس :-
رضاکار کلاتھ ہاؤس -
محمد یار خاں اینڈ کو -

سیمنٹ مرچنٹ :-
افضل اینڈ کو -

مظفر گڑھ

نواب مظفر خاں کا آباد کیا ہوا یہ شہر اپنے ضلع کا صدر مقام ہونے کی حیثیت میں [illegible]
تمباکو - چنے - جوار - موٹھ - گندم - دھان - کپاس اور آم وغیرہ یہاں کے فصل ہیں - [illegible]
کھجور کی چٹائیاں - کمبل - لاچے - کھیس - لنگیاں یہاں کے نہایت عمدہ بنتے ہیں - ملتان ڈیرہ [illegible]
اور خوشاب وغیرہ کے لئے یہاں سے لاریاں ملتی رہتی ہیں -

بینک :-
ایشیاٹک کمرشل -

سگریٹ ڈیلرز :-
عبدالخالق اصغر حسین ریلوے روڈ
اصلاح الدین عبدالشکور خاں " "

آڑھتیان غلہ :-
زمیندارہ آڑھت شاپ -
منشی نتھو ملتان روڈ -
حبیب اللہ حفیظ اللہ ملتان گیٹ -
چوہدری محمد اسمٰعیل محمد شریف غلہ منڈی
حاجی امیر اکبر غلہ منڈی -
مسلم ٹریڈنگ کمیشن شاپ -
میسرز عبدالرحمٰن اینڈ کو -

کراکری ڈیلرز :-
امین کراکری سٹورز ریلوے گیٹ

سائیکل ڈیلرز :-
مسلم سائیکل سٹورز ریلوے گیٹ

سیمنٹ مرچنٹ :-
صفدر علی گیلانی [illegible]

دواخانے :-
اقبال میڈیکل [illegible]

خان گڑھ

یہ چھوٹی سی غلہ منڈی اپنے ضلع [illegible]

Marfat.com

[illegible] کپاس یہاں کے فصل ہیں۔ مظفرگڑھ اور قرب وجوار کے دیہاتوں

[illegible] جاتے ہیں۔

حسب [illegible] ہیں۔

غلام نبی حاجی گلاب [illegible]۔ حکیم عبدالرحیم۔ حکیم محمد صدیق۔ حکیم عبدالغنی۔

سناواں

یہ قصبہ بصورت اپنی تحصیل کے صدر مقام ملتان سے قریب ۴۵ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ گندم۔ تمباکو نیشکر۔ موٹھ۔ کپاس۔ کھجور۔ اور آم یہاں کے فصل ہیں۔ اور گھی کا بھی عام بیوپار ہوتا ہے۔

حسب ذیل دوکاندار ہیں۔

گرمانی کیش ایجنٹس۔

کوٹ ادّو

ادو خاں کا آباد کردہ یہ چھوٹا سا قصبہ بحثیت اپنی تحصیل کے صدر مقام کندیاں ملتان ریلوے لائن پر واقع ہے۔ اون۔ گندم۔ چاول۔ نیشکر۔ موٹھ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو بھی جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔
شیخ محمد اقبال اینڈ کمپنی۔ سید عابد علی گیلانی آڑھتی۔ ہول سیل سنڈیکیٹ۔

حکیم:۔
محمد قاسم۔ حکیم نور احمد۔

لیّہ

یہ قصبہ ملتان سے قریب ۹۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ باجرہ۔ جوار۔ جو۔ خربوزے۔ تربوز۔ کپاس اور چٹی داس کھیس۔ لنگیاں۔ لاچے۔ یہاں کی تجارتی اشیاء ہیں۔

آڑھتیان:۔
نذیر حسین۔ خادم حسین۔ رب نواز۔ فضل کریم۔ صدیق۔ عبدالکریم۔ محمد اکبر۔ حافظ عبداللطیف

بینک:۔
ایشیاٹک کمرشل۔

Marfat.com

متفرق :-

پاکستان شفاخانہ ۔ ریاض بوٹ ہاؤس | خان کلاتھ ہاؤس

میانوالی

یہ شہر کیمبلپور سے ملتان بذریعہ ریل جاتے وقت قریب ۱۱ میل [illegible] ریگستانی [illegible] آباد ہے ۔ مگر تھل پراجیکٹ کی وہ سکیمیں ، جن کی کچھ تفصیلات اس کتاب کے [illegible] سبزہ زاروں میں تبدیل کرتی دکھائی دے رہی ہیں ۔ نیشکر گڑ شکر ۔ موٹھ ۔ ماش ۔ چنے [illegible] گندم ۔ کپاس ۔ یہاں کے موجودہ فصل ہیں ۔ اور دیگر مقامات کو بھی جاتے ہیں ۔ یہاں [illegible] سرگودھا ۔ لائلپور ۔ بنوں ۔ جھنگ ۔ پنڈی بھٹیاں ۔ چنیوٹ وغیرہ کے لئے لاریاں [illegible]

ایسٹڈ بنانے والے :-

مصطفےٰ اینڈ برادرز مین بازار

نواز برادرز گلی کلوریاں ۔

اسلحہ والے :-

کمرشل ڈسٹری بیوٹرز مین بازار ۔

بینک :-

میانوالی ۔ سنٹرل کوآپریٹیو ۔

کتب فروش :-

ادبی دنیا ۔ صدر بازار

اسلامی کتب خانہ " "

کتب خانہ مقبول عام " "

مسلم بک ڈپو " "

تعمیری اشیا والے :-

خداداد اینڈ سنز کچہری روڈ ۔

دوائی فروش :-

عبدالکریم خان اینڈ برادرز مین بازار

پیراڈائز کیمیکل سٹورز " "

شاہی میڈیکل ہال " "

کراکری والے :-

پاکستان ہاؤس صدر بازار ۔

سائیکل ڈیلرز :-

قاضی برادرز سائیکل ورکس کچہری بازار

عبدالرحمن سائیکل ۔ صدر "

سیمنٹ مرچنٹ :-

ظفر اینڈ کو ۔

بجلی کے سامان والے :-

حبیب سٹورز مین بازار [illegible]

عزیز الیکٹریکل [illegible]

جنرل مرچنٹس :-

[illegible]

مصطفےٰ [illegible]

میانوالی جنرل سٹورز "

نیازی " "

قریشی برادرز

لوہے والے

عقیلے برادرز [illegible]

عبداللہ اینڈ [illegible]

ہوٹل [illegible]

تاج ہوٹل [illegible]

[illegible]

Marfat.com

...کریوں والے :-	,, مولوی امیر علی شاہ۔	,, عبدالغنی ۔حکیم منور علی۔
,, ,,	حکیم ,,	,, عنایت اللہ۔
...	غلام محمد چوک فتح محمد۔	حکیم عبدالحفیظ شاہ۔

بھکر

اپنی تاریخی روایات کا یہ چھوٹا سا شہر جھنگ سے قریب ایک سو میل کے فاصلہ پر لب دریائے سندھ واقع ہے۔ تمباکو۔ گندم۔ جوار۔ تربوز۔ خربوزے۔ چنے۔ سونف۔ دھنیا اور تارامیرا وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو جاتے ہیں۔ قرب و جوار کے مقامات کے لئے یہاں سے لاریاں مل جاتی ہیں۔ ذیل کی دوکانیں ہیں۔

امین حسین شاہ۔ خورشید احمد شاہ
اکبر خاں شتی بلاک۔ اللہ وسایا
بھنڈ وال۔ تاج الدین۔
ظہور حسین۔ غلام حسین۔
نور احمد۔

بنیک :-
سنٹرل کوآپریٹو۔

سوداگران قیاری :-
اللہ رکھا۔ اللہ وسایا۔ امیر حسین
خورشید حسین۔ خدا بخش۔

محمد خاں۔

متفرقات :-
پاکستان دواخانہ۔ غلام محمد
شفیع احمد کلاتھ مرچنٹس۔
سلیم بک ڈپو۔

پپلاں

یہ تجارتی منڈی کندیاں سے ۱۱ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ علاقہ کی پیداوار چنا۔ سرسوں۔ توریہ۔ گندم۔ باجرہ۔ مکی۔ تارامیرا۔ وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ جو دیگر مقامات کو بھی جاتے ہیں۔

حسب ذیل دوکاندار ہیں۔

آڑھتیان غلہ :-
رب نواز خاں۔ عطا محمد۔
زمان خاں۔ محمد خاں۔
مہربان خاں اینڈ سنز۔

ملک غلام نبی۔ محمد نواز۔
کلاتھ مرچنٹس :-
شیخ فتح دین نذیر احمد۔
رب نواز خاں۔ عطا محمد۔

اللہ بخش۔ محمد صدیق۔
متفرقات :-
غلام حیدر خاں۔ امر خاں جنرل مرچنٹس
فتح محمد۔ محمد رمضان تمباکو ,,

Marfat.com

فیض محمد۔ غلام یٰسین۔ ...

داؤد خیل

کندیاں سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ... اپنی تحصیل کا صدر مقام ہے۔ گندم۔ جوار۔ چنے۔ گنّی۔ ... ہیں۔ پہاڑی علاقہ ہونے کی وجہ سے بجری بھی بیرون جات کو لے جائی جاتی ہے۔

دوکاندار:۔

خان صاحب عمر حیات خاں کلاتھ مرچنٹ۔

کالاباغ

ماڑی انڈس سے ۵ میل دریائے سندھ کے پار سلسلہ کوہ نمک میں واقع ہے۔ ... سے بھی نمک باہر جاتا ہے۔ اس کے علاوہ پھٹکڑی بھی یہاں سے لے جائی جاتی ہے۔ ... بان۔ پٹھ۔ گندم۔ چٹائی۔ پنکھا۔ ٹوکریاں۔ وغیرہ یہاں سے باہر جاتی ہیں۔

دوکاندار:۔

خدا بخش محمد رمضان۔ غلام مصطفےٰ غلام رسول۔

کندیاں

کیمبل پور سے ۱۵۸ میل دور ایک معمولی سی منڈی ہے۔ ... کی امید ہے۔ جوار۔ باجرہ۔ گندم۔ چنے وغیرہ یہاں سے ... جاتے ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

میسرز محمد حیات ...

ملک فتح محمد اینڈ برادرز۔

Marfat.com

... غلام محمد تباکو مرچنٹ۔

... فضل کریم جنرل مرچنٹس۔

دریا خاں

یہ مقام ... یاں سے قریب پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مکی۔ تارامیرا۔ چنے۔ باجرہ۔ گندم یہاں کے فصلیں ہیں۔ جو دیگر مقامات کو بھی لے جائے جاتے ہیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور کچھ دیگر جگہوں کے لئے بھی لاریاں مل جاتی ہیں۔

آڑھتیان غلہ:۔

پیر بخش اینڈ سنز۔ حاجی سلیمان محمد وارث۔ میرزا میر محمد۔ شیخ عبدالرحیم غلام قادر۔

میسرز عبدالحلیم اینڈ برادرز۔ شیخ محمد امین چوہدری فتح محمد۔ فضل میر اینڈ کمپنی۔ محمد فضل خاں کریم بخش۔

بنیک:۔

سنٹرل کوآپریٹو۔

سوداگران نیاری:۔

شیخ عبدالرحیم غلام قادر۔

عیسےٰ خیل

یہ قصبہ ماڑی انڈس سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ بان بیٹھا۔ چنے۔ باجرہ۔ اور گندم وغیرہ یہاں کی تجارتی اشیاء ہیں۔ دوکاندار حسب ذیل ہیں۔

اللہ داد خاں عبداللہ خاں آڑھتیان۔ خالق داد خاں عطاء اللہ خاں آڑھتیان۔

وان بھچراں

یہ قصبہ میانوالی سے ۱۵ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ مکی۔ باجرہ۔ تربوز۔ اور خربوزے یہاں کے زیادہ تر فصل شمار ہوتے ہیں۔ لاریاں یہاں سے خوشاب۔ سرگودھا۔ بنوں۔ میانوالی وغیرہ کے لئے بہ آسانی مل جاتی ہیں۔

حسب ذیل دوکاندار ہیں۔

Marfat.com

آڑھتیان غلہ :-
ملک غلام محمد محمد امیر آڑھتیان غلہ
" غلام حسن اینڈ کمپنی " "
کلاتھ مرچنٹس :-

دوست محمد [illegible]
خدا بخش مولوی نظام الدین " "
خان محمد نور محمد
سوداگران پاپوش " -

[illegible]
ملک دوست [illegible]

کلورکوٹ

یہ چھوٹی سی تجارتی منڈی کندیاں سے قریب بائیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے [illegible] وغیرہ یہاں کے فصل ہیں۔ حسب ذیل دوکاندار ہیں -

سردار خاں اینڈ کو۔ محمد معصوم حبیب اللہ -

Marfat.com

سررشتہ تعلیم پنجاب اور سپرنٹنڈنٹ محکمہ تعلیم بلوچستان سے منظور شدہ سکولوں کی فہرست

سکول لڑکیوں کے واسطے

ضلع کیمبلپور :-

(۱) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کیمبلپور۔

ضلع ڈیرہ غازی خاں :-

(۲) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈیرہ غازی خاں۔

ضلع گوجرانوالہ :-

(۳) فتح دین اسلامیہ گرلز ہائی سکول گوجرانوالہ۔

(۴) گورنمنٹ " " " " " -

(۵) " " " " " حافظ آباد۔

(۶) چوہدری سردار خاں اسلامیہ گرلز ہائی سکول وزیر آباد

(۷) ایم۔ اے۔ " " " " " " ویدار سنگھ

ضلع گجرات :-

(۸) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گجرات۔

(۹) مشن " " " " " -

(۱۰) ایم۔ بی " " " " " -

(۱۱) گورنمنٹ " " " جلال پور جٹاں۔

(۱۲) " " " " منڈی بہاؤالدین

(۱۳) مس فیروزدین " " " گجرات۔

ضلع جھنگ :-

(۱۴) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول جھنگ۔

(۱۵) نصرت " " " ربوہ۔

ضلع جہلم :-

(۱۶) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چکوال۔

(۱۷) " " " " " جہلم۔

ضلع لاہور :-

(۱۸) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قصور۔

(۱۹) " " " " باغبانپورہ۔

(۲۰) " " " " چوبرجی۔

(۲۱) " " " " چونی منڈی لاہور

(۲۲) اسلامیہ " " " لاہور چھاؤنی۔

(۲۳) گورنمنٹ " " " فیروزپور روڈ لاہور

(۲۴) " " " " " راوی روڈ "

(۲۵) انجمن اسلامیہ " " " برانڈرتھ " "

(۲۶) جناح " " " " مزنگ "

(۲۷) ماڈل " " " " ماڈل ٹاؤن "

(۲۸) کینرڈ " " " لاہور۔

(۲۹) لیڈی میکلیگن " " " " -

(۳۰) فارمن مشن " " " " -

(۳۱) کوئین میری کالج " -

(۳۲) چوہدری سردار خاں اسلامیہ گرلز ہائی سکول میورروڈ لاہور۔

(۳۳) وکٹوریہ گرلز ہائی سکول لاہور۔

(۳۴) اسلامیہ " " " ۲۔ فین روڈ لاہور

Marfat.com

(۳۵) اسلامیہ گرلز ہائی سکول [illegible]

(۳۶) بٹالہ " " " [illegible]

(۳۷) اسلامیہ " " " مصری شاہ "

(۳۸) جناح " " " سنت نگر

ضلع لائل پور :-

(۳۹) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول گوجرہ۔

(۴۰) " " " " کمالیہ۔

(۴۱) " " " " لائلپور۔

(۴۲) ایم۔بی۔ " " " " " ۔

(۴۳) مسلم " " " " ۔

(۴۴) گورنمنٹ " " " ٹوبہ ٹیک سنگھ

ضلع میانوالی :-

(۴۵) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میانوالی۔

ضلع منٹگمری :-

(۴۶) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول چیچہ وطنی۔

(۴۷) " " " " منٹگمری۔

(۴۸) امریکن مشن " " " " ۔

(۴۹) " " " " اوکاڑہ۔

(۵۰) " " " " پاکپتن۔

(۵۱) " " " " رینالہ خورد۔

(۵۲) این۔اے۔سی۔ " " عارف والا۔

ضلع ملتان :-

(۵۳) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول خانیوال۔

(۵۴) " " " " ملتان۔

(۵۵) ایم۔بی۔ اقبال " " [illegible]

(۵۶) گورنمنٹ گرلز [illegible]

(۵۸) [illegible]

(۵۹) [illegible]

ضلع سرگودھا :-

(۶۰) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول [illegible]

ضلع شیخوپورہ :-

(۶۱) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول شیخوپورہ۔

ضلع سیالکوٹ :-

(۶۲) گورنمنٹ گرلز ہائی سکول [illegible]

(۶۳) " " " [illegible]

(۶۴) لیڈی اینڈرسن گورنمنٹ ہائی سکول [illegible]

(۶۵) اسلامیہ گرلز [illegible]

(۶۶) سکاچ مشن [illegible]

(۶۷) " گرلز [illegible]

(۶۸) ایم۔بی۔ [illegible]

(۶۹) مسلم [illegible]

ضلع [illegible] :-

(۷۰) گورنمنٹ [illegible]

(۷۱) [illegible]

Marfat.com

★ FOR

School College

&

ISLAMIC BOOKS

KINDLY PATRONIZE

IQBAL COMPANY LTD.

URDU BAZAR, LAHORE

Marfat.com

پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ لیجیے

ہے۔ (دو اشخاص مل کر تیس ہزار روپے تک جمع کر سکتے ہیں)۔

۳۔ مبلغ پانچ، دس، پچاس، سو، پانسو، ہزار اور پانچ ہزار روپے کی مالیت کے سرٹیفکیٹ مل سکتے ہیں ... والے چار چار آنے، آٹھ آٹھ آنے اور ایک ایک روپے کے سیونگ اسٹامپ خریدے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ہر دس روپے بارہ سال کے بعد پندرہ روپے بن جائیں گے گویا ۴½ فیصدی سالانہ نفع ہوگا۔

۵۔ اٹھارہ ماہ کے بعد ہر سرٹیفکیٹ نفع سمیت بھنایا جا سکتا ہے (پانچ روپے والے سرٹیفکیٹ کی صورت میں بارہ ماہ کے بعد)

۶۔ حکومت اصل رقم اور نفع دونوں کی ادائیگی کی ضامن ہے۔

۷۔ اس طرح حاصل کیے ہوئے منافع پر انکم ٹیکس ادا نہیں کرنا پڑے گا۔

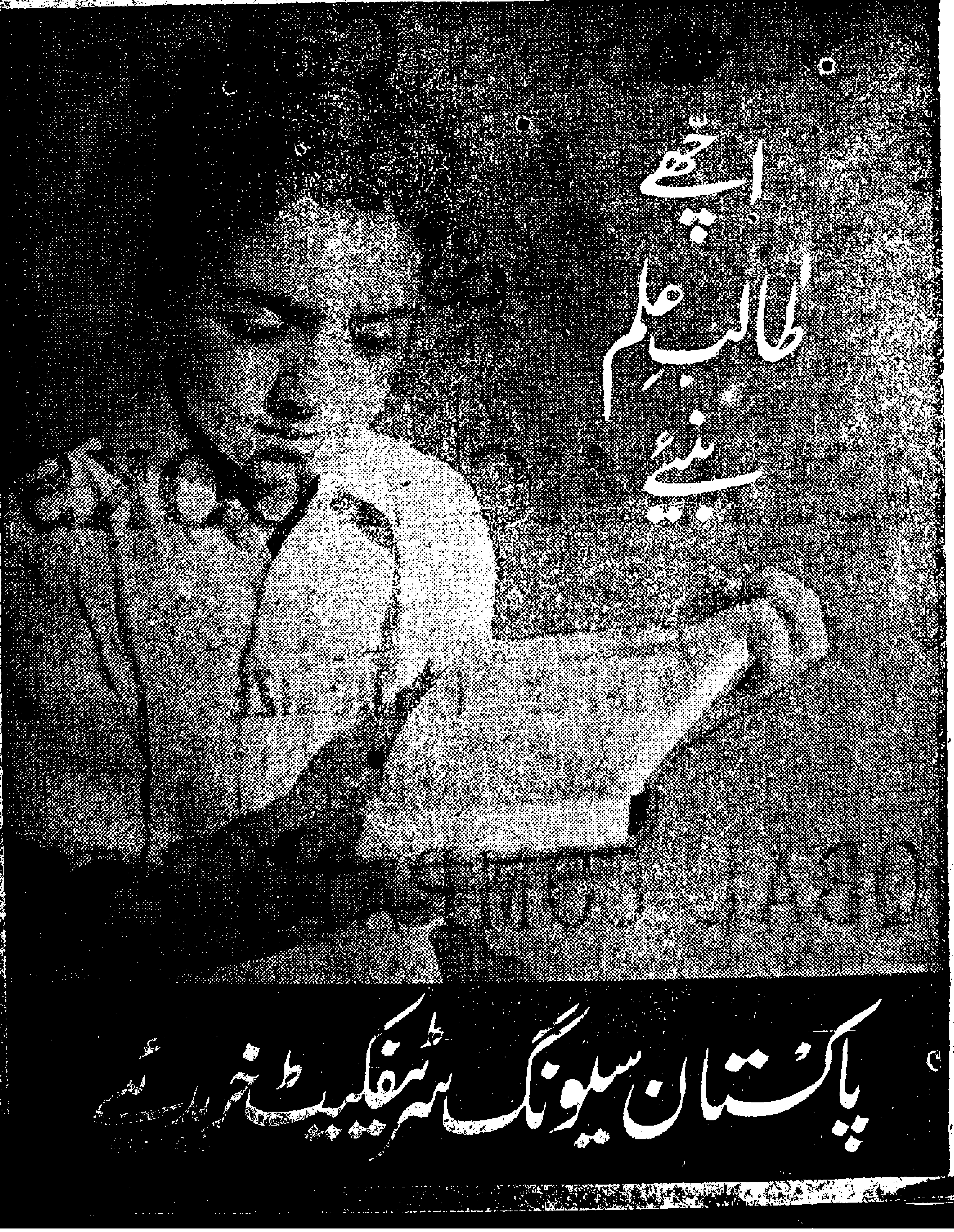

Marfat.com

[illegible]ول لڑکوں کے واسطے

[illegible]

(۷۲) [illegible] ہائی سکول [illegible] -

(۷۳) " " باسل -

(۷۴) [illegible] " کیمبلپور -

(۷۵) [illegible] " فتح جنگ -

(۷۶) " " حسن ابدال -

(۷۷) " " حضرو -

(۷۸) " " پنڈی گھیپ -

(۷۹) " " تلہ گنگ -

(۸۰) ڈی - بی " تامن -

ضلع ڈیرہ غازی خان :-

(۸۱) گورنمنٹ ہائی سکول ڈیرہ غازی خاں -

(۸۲) اسلامیہ " " " -

(۸۳) ڈی - بی " " فاضل پور -

(۸۴) گورنمنٹ " " جام پور -

(۸۵) " " " راجن پور -

(۸۶) " " " تونسہ شریف -

(۸۷) ڈی - بی " " دے ہودہ -

ضلع گوجرانوالہ :-

(۸۸) گورنمنٹ ہائی سکول اکال گڑھ -

(۸۹) اسلامیہ " " ایمن آباد -

(۹۰) جناح میموریل اسلامیہ " فیروز والا -

(۹۱) ڈی - بی - ہائی سکول گکھڑ -

(۹۲) گورنمنٹ ہائی سکول گوجرانوالہ -

(۹۳) ایم - اے اسلامیہ ہائی سکول " -

(۹۴) جناح میموریل مسلم " " "

(۹۵) ایم - بی - " " حافظ آباد -

(۹۶) " " " " کاموکے -

(۹۷) اقبال " " گوجرانوالہ -

(۹۸) اللہ دتہ ماڈل " " " -

(۹۹) گورنمنٹ " " پنڈی بھٹیاں -

(۱۰۰) ڈی - بی - " " سودھراں -

(۱۰۱) " " " " قلعہ دیدار سنگھ -

(۱۰۲) ایم - بی - " " وزیر آباد -

(۱۰۳) سکاچ مشن " " " -

ضلع گجرات :-

(۱۰۴) ڈی - بی - ہائی سکول دولت نگر -

(۱۰۵) اسلامیہ " " ڈنگہ -

(۱۰۶) پبلک " " گجرات -

(۱۰۷) سی - ایم - نذیڈ " " " -

(۱۰۸) اسلامیہ " " " -

(۱۰۹) مشن " " " -

(۱۱۰) مسلم " " " -

(۱۱۱) اقبال " " جلالپور جٹاں -

(۱۱۲) اسلامیہ " " " -

(۱۱۳) ڈی - بی " " ککرالی -

Marfat.com

(۱۱۴) ڈی۔بی۔ ہائی سکول کھاریاں۔
(۱۱۵) اسلامیہ " " کنجاہ۔
(۱۱۶) " " " لالہ موسیٰ۔
(۱۱۷) ایم۔بی " " ملکوال۔
(۱۱۸) ڈی۔ " " " کھمن وال۔
(۱۱۹) ایم۔ " " " منڈی بہاؤالدین۔
(۱۲۰) گورنمنٹ " " پھالیہ۔
(۱۲۱) پاکستان اسلامیہ " " شادی وال۔
(۱۲۲) " " " ٹانڈہ۔
(۱۲۳) اسلامیہ " " دارہ عالم شاہ۔
(۱۲۴) ریاض الدین احمد " " مدینہ۔
(۱۲۵) پبلک " " کنجاہ۔
(۱۲۶) ماڈل " " لالہ موسیٰ۔

ضلع جھنگ :۔

(۱۲۷) ڈی۔بی۔ ہائی سکول احمد پور سیال۔
(۱۲۸) اسلامیہ " " چنیوٹ۔
(۱۲۹) تعلیم الاسلام " " "۔
(۱۳۰) اسلامیہ " " "۔
(۱۳۱) ڈی۔بی۔ " " چک ۵ جھنگ
(۱۳۲) " " " " حویلی بہادر شاہ۔
(۱۳۳) اسلامیہ " " جھنگ۔
(۱۳۴) گورنمنٹ " " "۔
(۱۳۵) ایم۔بی۔ " " "۔
(۱۳۶) اسلامیہ " " مگھیانہ۔
(۱۳۷) سند صوبڑا مسلم " " جھنگ۔

(۱۴۱) ڈی [illegible]
ضلع جہلم [illegible]
(۱۴۲) ڈی [illegible]
(۱۴۳) " " [illegible]
(۱۴۴) " " [illegible]
(۱۴۵) " " " [illegible]
(۱۴۶) گورنمنٹ " [illegible]
(۱۴۷) ڈی۔بی۔ " [illegible]
(۱۴۸) گورنمنٹ " چکوال
(۱۴۹) اسلامیہ " [illegible]
(۱۵۰) مشن " [illegible]
(۱۵۱) ڈی۔بی " [illegible]
(۱۵۲) پبلک " [illegible]
(۱۵۳) ڈی۔بی " [illegible]
(۱۵۴) " " " [illegible]
(۱۵۵) " " " [illegible]
(۱۵۶) گورنمنٹ [illegible]
(۱۵۷) [illegible]
(۱۵۸) [illegible]
(۱۵۹) [illegible]

Marfat.com

(۱۶۲) ڈی۔ بی۔ ہائی سکول لبری۔

(۱۶۳) " " پنڈسے۔

(۱۶۴) گورنمنٹ " پنڈدادنخاں۔

ضلع لائلپور:۔

(۱۶۵) ڈی۔ بی۔ ہائی سکول چک ۵۸ گ۔ ب۔

(۱۶۶) اسلامیہ " " ۱۰۴ جی۔ بی۔ لائلپور

(۱۶۷) غوثیہ " " ۳۳۳ گ۔ ب۔

(۱۶۸) ڈی۔ بی " " ۲۷۹ ج۔ ب۔

(۱۶۹) مشن " ٹنگری والا ۴۸ ج۔ ب۔ "

(۱۷۰) تھامس " ۵۱ ج۔ ب۔ خوش پور

(۱۷۱) ڈی۔ بی " چک جھمرہ۔

(۱۷۲) " " " ۲ ج۔ ب۔ لائلپور۔

(۱۷۳) اسلامیہ " دسوہہ۔

(۱۷۴) ایم۔ بی " گوجرہ۔

(۱۷۵) گورنمنٹ " جڑانوالہ۔

(۱۷۶) " " کمالیہ۔

(۱۷۷) سٹی مسلم " لائلپور۔

(۱۷۸) ایم۔ بی " " ۔

(۱۷۹) مسلم " پکی ماڑی لائلپور۔

(۱۸۰) پاکستان ماڈل " " ۔

(۱۸۱) ڈی۔ بی " موردٹی پور۔

(۱۸۲) جامع اسلامیہ " ۴۶۔ آر۔ بی۔ لائلپور

(۱۸۳) ڈی۔ بی " سلار والا۔

(۱۸۴) " " " سمندری۔

(۱۸۵) " " " ستیانہ۔

(۱۸۶) اسلامیہ ہائی سکول ٹھیکری والا ۷۴ ج۔ ب۔ لائلپور۔

(۱۸۷) ایم۔ بی۔ ہائی سکول تاندلیانوالہ۔

(۱۸۸) ڈی۔ بی۔ " ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

(۱۸۹) مسلم " اڈا ۳۰۸ ج۔ ب۔ لائلپور۔

ضلع میانوالی:۔

(۱۹۰) گورنمنٹ ہائی سکول بھکر۔

(۱۹۱) ڈی۔ بی۔ " چکڑالہ۔

(۱۹۲) " " " دریاخاں۔

(۱۹۳) گورنمنٹ " عیسےٰ خیل۔

(۱۹۴) ایم۔ بی " کالاباغ۔

(۱۹۵) ڈی۔ بی " کمار مشانی۔

(۱۹۶) " " " کندیاں۔

(۱۹۷) گورنمنٹ " میانوالی۔

(۱۹۸) ایم۔ بی " " ۔

(۱۹۹) ڈی۔ " " مچھ۔

(۲۰۰) " " " پپلاں۔

(۲۰۱) " " " واں بھچراں۔

(۲۰۲) " " " داؤد خیل۔

ضلع منٹگمری:۔

(۲۰۳) این۔ اے۔ سی ہائی سکول عارف والا۔

(۲۰۴) ڈی۔ بی " بامابالا۔

(۲۰۵) " " " چک ۱۲۷ ای۔ بی

(۲۰۶) مشن " ۱۴/۹ ۔ ایل

(۲۰۷) ڈی۔ بی " ۲۶۹ ای۔ بی

Marfat.com

(۲۰۸) ایم ۔ اے ۔ بی ۔ [illegible]

(۲۰۹) ڈی ۔ بی ۔ " [illegible]

(۲۱۰) " " "

(۲۱۱) گورنمنٹ " [illegible]

(۲۱۲) اسلامیہ " " ۔

(۲۱۳) بٹالہ مسلم " " ۔

(۲۱۴) اسلامیہ " اوکاڑہ ۔

(۲۱۵) ستلج کاٹن ملز ۔ " " ۔

(۲۱۶) ایم ۔ بی ۔ " " ۔

(۲۱۷) گورنمنٹ " پاکپتن ۔

(۲۱۸) " " دینار خورد ۔

ضلع ملتان :۔

(۲۱۹) این ۔ اے ۔ سی ۔ " بوڑے والہ ۔

(۲۲۰) ڈی ۔ بی ۔ " چک ۱۳۵ / ۱۰ ۔ د

(۲۲۱) این ۔ اے ۔ سی ۔ " جہانیاں ۔

(۲۲۲) ڈی ۔ بی ۔ " جلالپور پیروالہ ۔

(۲۲۳) " " " کبیروالہ ۔

(۲۲۴) " " " کچاکھوہ ۔

(۲۲۵) گورنمنٹ " کہروڑ پکا ۔

(۲۲۶) " " خانیوال ۔

(۲۲۷) اسلامیہ " " ۔

(۲۲۸) ڈی ۔ بی ۔ " لودھراں ۔

(۲۲۹) " " " مخدوم رشید ۔

(۲۳۰) " " " میلسی ۔

(۲۳۱) " " " [illegible]

(۲۳۶) [illegible]

(۲۳۸) مسلم [illegible]

(۲۳۹) ڈی ۔ بی " [illegible]

(۲۴۰) ایم ۔ بی " [illegible]

(۲۴۱) ڈی ۔ بی ۔ " [illegible]

(۲۴۲) " " " [illegible]

(۲۴۳) این ۔ اے ۔ سی " [illegible]

ضلع مظفرگڑھ :۔

(۲۴۴) گورنمنٹ ہائی سکول [illegible]

(۲۴۵) ڈی ۔ بی " [illegible]

(۲۴۶) " " [illegible]

(۲۴۷) " " [illegible]

(۲۴۸) گورنمنٹ [illegible]

(۲۴۹) ڈی ۔ بی [illegible]

(۲۵۰) گورنمنٹ [illegible]

Marfat.com

(۲۵۸) [illegible]
(۲۵۹) " " گکر۔
(۲۶۰) " " بسالی۔
(۲۶۱) گورنمنٹ " مری۔
(۲۶۲) ڈی۔بی " ساگری۔
(۲۶۳) کینٹ بورڈ " بی۔آئی۔بازار راولپنڈی
(۲۶۴) ڈینی " راولپنڈی۔
(۲۶۵) اسلامیہ " " ۔
(۲۶۶) مشن " " ۔
(۲۶۷) مسلم " " ۔
(۲۶۸) سینٹ پیٹرس " " ۔
(۲۶۹) کاظمیہ " سید۔
(۲۷۰) اسلامیہ " سکھو۔
(۲۷۱) ڈی۔بی۔ " دیوی۔
(۲۷۲) فیض الاسلام " راولپنڈی۔

ضلع سرگودھا:۔

(۲۷۳) ڈی۔بی۔ ہائی سکول بھگٹانوالہ۔
(۲۷۴) " " جھلوال۔
(۲۷۵) گورنمنٹ " بھیرہ۔
(۲۷۶) ڈی۔بی۔ " چک نمبر ۳۲ س۔ب
(۲۷۷) " " " چک نمبر ۱۰۱ ن۔ب
(۲۷۸) " " [illegible]۔

(۲۷۹) ڈی۔بی۔ ہائی سکول ہڈالی۔
(۲۸۰) گورنمنٹ " خوشاب۔
(۲۸۱) " " مٹھہ ٹوانہ۔
(۲۸۲) " " نوشہرہ۔
(۲۸۳) ڈی۔بی۔ " نورپور تھل۔
(۲۸۴) " " " پیل۔
(۲۸۵) گورنمنٹ " ساہیوال۔
(۲۸۶) اسلامیہ " چک نمبر ۴۹ س۔ب سرگودھا
(۲۸۷) انبالہ مسلم " سرگودھا۔
(۲۸۸) گورنمنٹ " " ۔
(۲۸۹) خالقینہ " " ۔
(۲۹۰) اسلامیہ " چک نمبر ۹۵ س۔ب سرگودھا
(۲۹۱) گورنمنٹ " شاہ پور صدر۔

ضلع شیخوپورہ:۔

(۲۹۲) ایم۔بی۔ ہائی سکول چوہڑکانہ۔
(۲۹۳) ڈی۔بی۔ " خانقاہ ڈوگراں۔
(۲۹۴) " " " مانانوالہ۔
(۲۹۵) " " " مریدکے۔
(۲۹۶) عثمانیہ اسلامیہ " نواں پنڈ۔
(۲۹۷) گورنمنٹ " ننکانہ صاحب۔
(۲۹۸) " " سانگلہ ہل۔
(۲۹۹) ایم۔سی " شاہدرہ۔
(۳۰۰) ڈی۔بی " شاہ کوٹ۔
(۳۰۱) گورنمنٹ " شرقپور۔
(۳۰۲) امریکن یو۔پی مشن " مارٹن پور۔

Marfat.com

(۳۰۴) گورنمنٹ " [illegible]

(۳۰۵) ڈی-بی " ماڈل [illegible]

(۳۰۶) " " [illegible]

(۳۰۷) " " نارنگ۔

ضلع سیالکوٹ:-

(۳۰۸) مسلم ہائی سکول بدوملہی۔

(۳۰۹) جناح اسلامیہ " بھوپال والہ۔

(۳۱۰) ڈی-بی " اگوکی۔

(۳۱۱) اشاعت تعلیم " بارہ مانگا۔

(۳۱۲) ڈی-بی " چونڈہ۔

(۳۱۳) گورنمنٹ " ڈسکہ۔

(۳۱۴) اسلامیہ " دھوچک۔

(۳۱۵) پبلک " گگڑتل۔

(۳۱۶) ٹی-آئی " گھٹیالیاں۔

(۳۱۷) ڈی-بی " جامکے۔

(۳۱۸) مسلم ماڈل " کوٹلہ افغاناں۔

(۳۱۹) اسلامیہ " کلاس والہ۔

(۳۲۰) " " کنجروڑ۔

(۳۲۱) ڈی-بی " کوٹلی [illegible]

(۳۲۲) " " قلعہ [illegible]

(۳۲۳) جی-ٹی اسلامیہ " [illegible]

(۳۲۴) اسلامیہ " [illegible]

(۳۲۵) سی-ایم-ایس " [illegible]

[illegible]

(۳۳۳) گورنمنٹ [illegible]

(۳۳۴) اسلامیہ [illegible]

(۳۳۵) اقبال [illegible]

(۳۳۶) پاکستان [illegible]

(۳۳۷) مسلم [illegible]

(۳۳۸) [illegible]

(۳۳۹) سی-ایم-ایس [illegible]

(۳۴۰) جناح [illegible]

(۳۴۱) گورنمنٹ [illegible]

ضلع لاہور:-

(۳۴۲) گورنمنٹ [illegible]

(۳۴۳) [illegible]

Marfat.com

(۳۷۶) سینٹ انتھنی ہائی سکول لاہور

(۳۷۷) وطن اسلامیہ " "

(۳۷۸) ایم۔بی " پتوکی۔

(۳۷۹) کریسچن انسٹیٹیوٹ رائے ونڈ۔

(۳۸۰) ڈی۔بی ہائی سکول نیاز بیگ۔

(۳۸۱) " " " کنگن پور۔

(۳۸۲) " " " بھائی پھیرو۔

(۳۸۳) " " " للیانی۔

(...) [illegible] " باغبانپورہ۔

(...) [illegible] " "

(...) اقبال " گڑھی شاہو لاہور

(۳۵۸) آزاد مسلم " پکچر ہاؤس "

(۳۵۹) اسلامیہ " اچھرہ لاہور۔

(۳۶۰) " " چھاؤنی " ۔

(۳۶۱) " " لوئر مال " ۔

(۳۶۲) " " مصری شاہ "

(۳۶۳) " " مغلپورہ " ۔

(۳۶۴) " " موہنی روڈ "

(۳۶۵) " " مزنگ " ۔

(۳۶۶) " " شیرانوالہ گیٹ۔

(۳۶۷) مشن " رنگ محل لاہور۔

(۳۶۸) ماڈل " ماڈل ٹاؤن ۔

(۳۶۹) اسلامیہ " ملتان روڈ لاہور

(۳۷۰) مسلم " ۱ "

(۳۷۱) " " ۲ "

(۳۷۲) " " چھاؤنی "

(۳۷۳) مسلم لیگ " لاہور۔

(۳۷۴) مسلم ماڈل " " ۔

(۳۷۵) سینٹ لارنس " " ۔

ضلع لورالائی :۔

(۳۸۴) گورنمنٹ ہائی سکول لورالائی۔

ضلع کوئٹہ :۔

(۳۸۵) گورنمنٹ ہائی سکول چمن ۔

(۳۸۶) " " " فورٹ سنڈیمان۔

(۳۸۷) " سپیشل " کوئٹہ۔

(۳۸۸) " سنڈیمان " " ۔

(۳۸۹) اسلامیہ " " ۔

(۳۹۰) سینٹ بانکل " " ۔

(۳۹۱) گورنمنٹ بارنس " سبی ۔

(۳۹۲) " " ژوب مسلم باغ۔

(۳۹۳) " " پشین۔

(۳۹۴) فرانسس گرامر سکول کوئٹہ۔

(۳۹۵) گورنمنٹ ہائی " اوسکا۔

ریاست قلات :۔

(۳۹۶) سٹیٹ ہائی سکول قلات سٹیٹ۔

(۳۹۷) احمدیار " مستنگ۔

Marfat.com

(۳۹۹) ... ماڈل ہائی سکول قلات
(۴۰۰) ہائی سکول بھاگ قلات ...

ریاست سوات:-

(۴۰۰) ودودیہ ہائی سکول سیدو شریف

ریاست بہاولپور:-

(۴۰۱) صادق عباس ہائی سکول احمد پور شرقیہ۔
(۴۰۲) گورنمنٹ " اللہ آباد۔
(۴۰۳) اے۔ ایس۔ پبلک " بہاولپور۔
(۴۰۴) سی۔ ایم " " ۔
(۴۰۵) بہاولپور انٹر کالج بہاول نگر۔
(۴۰۶) ایس۔ ڈین۔ ہائی سکول بہاولپور۔
(۴۰۷) " ۔ سی۔ " چشتیاں۔
(۴۰۸) گورنمنٹ " چک ۳۲ پ ر
(۴۰۹) عباسیہ " بہاولپور۔
(۴۱۰) گورنمنٹ " دھرن والا۔
(۴۱۱) " " فورٹ عباس۔
(۴۱۲) " " ہارون آباد۔
(۴۱۳) " " حاصل پور منڈی۔
(۴۱۴) " " خان پور۔
(۴۱۵) " " ٹامے والی۔
(۴۱۶) " " رحیم یار خان۔
(۴۱۷) " " صادق آباد۔
(۴۱۸) سٹیٹ " صادق گنج ...
(۴۱۹) گورنمنٹ " ...

ریاست آزاد کشمیر:-

(۴۲۵) ...
(۴۲۶) ...
(۴۲۷) ...
(۴۲۸) " ...
(۴۲۹) آزاد گورنمنٹ ...
(۴۳۰) گورنمنٹ ...
(۴۳۱) آزاد کشمیر گورنمنٹ ...
(۴۳۲) گورنمنٹ ...
(۴۳۳) " ...
(۴۳۴) " ...
(۴۳۵) ...

ریاست ...

Marfat.com

[illegible] یونیورسٹی سے ملحقہ کالج

(لاہور کے اندر)

(۱) [illegible]
(۲) لا[illegible]
(۳) ہیلی [illegible] کامرس۔
(۴) کے [illegible] میڈیکل کالج۔
(۵) [illegible] ٹریننگ کالج۔
(۶) گورنمنٹ ״ ۔
(۷) اسلامیہ ۔ ״ ۔
(۸) دیال سنگھ ״ ۔
(۹) لاہور کالج فار وومن۔
(۱۰) ایم۔ اے۔ او۔ کالج۔
(۱۱) ایل۔ ایم۔ ٹی کالج فار وومن۔
(۱۲) پنجاب وٹنری ״ ۔
(۱۳) فاطمہ جناح میڈیکل کالج۔
(۱۴) ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹسٹری۔
(۱۵) اسلامیہ کالج فار وومن۔
(۱۶) تعلیم الاسلام کالج۔
(۱۷) پنجاب کالج آف انجینئرنگ۔
(۱۸) ایف۔ سی۔ کالج۔
(۱۹) کنیرڈ کالج فار وومن۔

(لاہور سے باہر)

(۲۰) پنجاب زراعتی کالج لائلپور۔
(۲۱) گارڈن کالج راولپنڈی۔
(۲۲) مرے ״ سیالکوٹ۔
(۲۳) گرلز ״ گجرات۔
(۲۴) زمیندار ״ ״ ۔
(۲۵) صادق ایجرٹن کالج بہاولپور۔
(۲۶) گورنمنٹ کالج لائلپور۔
(۲۷) ״ ״ فار وومن لائلپور۔
(۲۸) ״ ״ جھنگ۔
(۲۹) ایمرسن ״ ملتان۔
(۳۰) نشتر میڈیکل کالج ״ ۔
(۳۱) گورنمنٹ کالج فار وومن ملتان۔
(۳۲) ڈی مونٹ مورنسی کالج سرگودھا۔
(۳۳) گورنمنٹ کالج منٹگمری۔
(۳۴) ״ ״ کوئٹہ۔
(۳۵) ״ ״ فار وومن راولپنڈی۔
(۳۶) ״ ״ راولپنڈی۔
(۳۷) ״ ״ ڈیرہ غازی خاں
(۳۸) ״ ״ میانوالی
(۳۹) کے۔ جی۔ آر۔ پی۔ ایم۔ کالج۔ سرائے عالمگیر
(۴۰) گورنمنٹ کالج۔ چکوال
(۴۱) بہاول کالج۔ بہاول نگر
(۴۲) اسلامیہ کالج گوجرانوالہ
(۴۳) گورنمنٹ کالج کیمبل پور

Marfat.com

یہ انسٹی ٹیوٹ شوکت [illegible]
قائم ہوئی ۔ اور انہی کی ذات اور ان کے [illegible]

ایک وقت شوری پکچرز لاہور والے اپنے [illegible]
فلمو لمیٹڈ کا تذکرہ تھوڑی سی تاریخ دیئے بغیر [illegible]

متذکرہ بالا شوری پکچرز ۔ لاہور کا ادارہ جسے جنم [illegible]
ملکی تقسیم پر عوام کے ہاتھوں تودۂ خاک بنا دیا گیا اور پنجاب کی فلم لائن ختم [illegible]
شوکت حسین رضوی صاحب نے جو بمبئی سے پاکستان کو اپنا وطن بنانے [illegible]
پہنچ کر پاکستان کے صدر مقام یعنی کراچی ہی میں سٹوڈیو قائم کر لینے کی دھن میں [illegible]
آرڈر دے دیا اور مملکت پاکستان کے حکام سے اپنے مفید مطلب جگہ [illegible]
غرض سے میل ملاپ شروع کیا ۔ مگر انہیں اپنے مقصد میں کامیابی [illegible]
کے سرکاری ملازمین اس لائن کو کسی انڈسٹری کے لحاظ سے [illegible]
انہیں لاہور کا رُخ کرنا پڑا ۔ اور اس شہر میں بے حد تگ و دو [illegible]
الاٹ ہو سکا ۔

ایک طرف لاہور میں ان کے نام الاٹمنٹ ہوئی [illegible]
بندرگاہ پر مشینری کا سامان انگلستان سے پہنچ گیا [illegible]
سٹوڈیو جن میں سے ایک تو ۱۲۰ [illegible]
میوزک ہال اور ایک [illegible]
سٹور روم ۔ کارپینٹری شاپ [illegible]
کا پلانٹ اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

[illegible] فلم لائن کے ناظم اعلیٰ شوکت حسین رضوی صاحب کا خیال [illegible] سازوسامان اور جدید ترین ذرائع معیشت سے انھیں بھی دیگر ممالک [illegible] وغیرہ کی طرح یہاں کا سرکاری التفات حاصل ہو سکے اور وہ پکچر [illegible] اقدام پہلے سے تیز تر کر سکیں۔ لیکن معاملہ خلاف توقع رہا اور شوکت حسین رضوی صاحب کی ہمت پست ہوئی۔

[illegible] سال بعد فلم لائن کے کچھ ڈسٹری بیوٹرز نے ایک مرتبہ جوش میں آکر امداد کے وعدے کیے جو شکل پذیر نہ ہوئے بلکہ رضوی صاحب کو اُلٹا نقصان اُٹھانا پڑا۔ اس واقع کے چھ ماہ بعد شوکت حسین رضوی صاحب کے ایک دیرینہ رفیق نے ان کا حوصلہ باندھا اور وہ پکچر بنام "گل نار" جو ان دونوں دوستوں کی محنت سے شروع کی گئی تھی۔ تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ روپے کی لاگت سے تکمیل پذیر ہو چکی ہے۔

جیسا کہ صفحہ ۴۸ پر ضمناً ذکر آ چکا ہے مملکت پاکستان کے چند سٹوڈیو صرف لاہور ہی میں موجود ہیں۔ اور شاہ نور فلمز لمیٹڈ ستر کنال زمین کے اندر عمارات۔ مشینری کے سازوسامان۔ باغات۔ ٹیوب ویل۔ بجلی کی روشنی۔ انجینئروں اور پاک و ہند کے علم موسیقی کے سب سے اعلےٰ ماہرین کی چہل پہل سے گوناگوں دکھائی دیتا ہے۔ مختلف ٹولیاں وقتاً فوقتاً یہاں جوق در جوق جمع ہو کر اپنے جوہروں سے عجیب بہار دکھلاتی ہیں۔ خواص الناس کے طریقۂ تعلیم کے اس انسٹی ٹیوٹ کو جو عام بحث و تمحیص میں آچکا ہے۔ اگر حکومتِ وقت کی سرپرستی نصیب ہو سکے تو ہو سکتا ہے کہ حیاتِ نو کی مطلوبہ تشکیل کما یہ اور بہتر نتائج دکھلا سکے اور مسلم قوم اپنی فلاح و بہبود میں خود کو حکومت کی رہینِ منت سمجھنے لگے۔

Marfat.com

نیشنل ...

گذشتہ جنگ عظیم کے اثرات ختم ہو جانے ...
کی معاشی کمزوریوں کو بروئے کار لا کر ان کو خوشحالی ...
میں بدلنا اور زندگی کو پوری نا برابیوں سے پاک کرنا پاکستان ...
حکومت کے تعمیری اخراجات۔ یا دفاعی منصوبوں کو قرض ...
نہیں۔ اور نہ ہی وہ نئے ٹیکسوں کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ ...
بہترین راستہ حکومت مملکت خداداد پاکستان کے فائدہ کے لئے اور ...
کے لئے ہے۔

مثلاً صرف چار آنہ فی ماہ فی کس بچا کر نیشنل سیونگ سکیم کے ماتحت ترتیب کے ...
ٹکٹ خرید کر سیونگ سرٹیفکیٹ کے حصول سے اپنی حکومت کا ...
زندگی کے لئے قسم قسم کے سکولوں۔ کالجوں۔ کارخانوں اور دیگر اس قسم کی ...
اور قائد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کا ذیل کا فرمان پورا ہوتا ہے۔

"کفایت شعاری ایک قومی دولت ہے۔

اس دولت سے مملکت کی تعمیر میں زبردست مدد ملے گی۔

برائے کرم روپیہ بچائیے۔ اور اس سے پاکستان سیونگ سرٹیفکیٹ ...
یہ یاد رہے۔ کہ نیشنل سیونگ سکیم کے ماتحت جس رقم کے ...
منافع پر آپ کو انکم ٹیکس معاف ہو گا۔

مزید معلومات دفتر صوبائی قومی بچت ...

Marfat.com

اول خیمہ جات

[illegible] الدین محمد الدین اینڈ سنز لاہور

تار کا پتہ :- کینوپیز - لاہور

[illegible] یہ ادارہ عہد انگلشیہ کے اوائل ایام میں سنہ ۱۸۹۴ء کے اندر اس وقت کی ضرورت کے مطابق زرکثیر سے حاجی [illegible] الدین صاحب (مرحوم) کے ہاتھوں قائم ہوا۔ ان کے صاحبزادہ حاجی میاں محمد الدین صاحب (مرحوم) کی محنت سے وسعت پذیر ہوا۔ [illegible] بفضل تعالیٰ حاجی میاں چراغ الدین صاحب (مرحوم) کے ہر دلعزیز پوتے میاں مبارک الدین صاحب دبار ہا منتخب شدہ میونسپل کمشنر لاہور کے اثر و رسوخ سے پروان چڑھا۔ موجودہ نیز روی کے زمانہ میں کارگزاریوں کے اعتبار سے اس کا مقام ذیل کی عبارت سے عیاں ہے :-

۱ **مینوفیکچرنگ حیثیت** :- انواع و اقسام کے خیمہ جات - شامیانے - چھولداریاں - میدانی جھنڈے - ٹینس کھیلنے کے جال - ٹینس کھیلنے والے پردے - کیمپ فرنیچر - سوتی رسے اور پلنگ بننے کی نوار کے زمانہ حضرہ کے بہترین کاریگروں کے گروہ یہاں کئی اطراف سے جمع ہوتے اور اپنے فن کے جوہر دکھلاتے رہتے ہیں۔

۲- **اشیائے بافتہ** کے لحاظ سے اونی اور کاٹن دریاں - کاٹن ٹیپ - کاٹن کارڈیج - کاٹن لائن ہیمپ روپ - کینوس کی ترپالیں - چمڑے کے بوٹ - پشاوری چپل - ڈاک کے تھیلے - حکام کو نقدی بھیجنے کے تھیلے - ڈاکیہ کے لئے ڈاک نکالنے کے جال اور دیگر اس قسم کی کئی اشیا سرکاری محکمہ جات کو مہیا کرتے رہتے ہیں۔

۳- **حیثیت بطور سٹاکسٹ** :- اونی اور سوتی کپڑے - سفید لال اور نیلی چادریں - مختلف اقسام کی کینوس - اونی مرج اور سردی و گرمی سے میدانِ جنگ میں بچنے کے لئے کار آمد اشیاء موجود رکھتے ہیں۔

یہ ادارہ حکومتِ پاکستان کے التفات اور اس کے مرکزی و صوبائی محکمہ جات مثلاً محکمہ خارجی - محکمہ فوج - محکمہ جنگلات [illegible] محکمہ پی - ڈبلیو - ڈی - محکمہ ڈاکخانہ جات - کمشنری - ٹیکسٹائل کمشنر - ڈائریکٹر جنرل سپلائی اینڈ ڈویلپمنٹ وغیرہ وغیرہ کی مرفت سے سرکاری ٹھیکیداران کی حیثیت میں سربلند ہے۔

نیز

یہاں سے شادیوں اور ٹی پارٹیوں کے لئے بہترین کراکری - ٹی سیٹ - ڈنر سیٹ - کٹلری - کرسیاں - [illegible] [illegible] شامیانے - قالین وغیرہ ہر وقت کرایہ پر مہیا ہوتے رہتے ہیں - نرخ مناسب - مال عمدہ اور [illegible] ہوتا ہے۔

Marfat.com

ملکی تقسیم کے وقت سے فلمی صنعت کے [illegible]

صفحہ ۱۹۲ پر آچکا ہے یہاں پر موجود ہیں۔ پاکستان کے [illegible]

گئے نیز حکومتِ پاکستان کے ٹیرف کمیشن کی علاوہ [illegible]

چوہدری صاحب کا خیال ہے کہ پاکستانی فلمی صنعت جا [illegible]

تاب نہیں لا سکتی جب تک کہ اشیاء متعلقہ فلمی صنعت کی قیمتوں میں [illegible]

ہندوستان کی مارکیٹ ان کے لئے نہ کھول دی جائے نیز موجودہ حالات [illegible]

سامنا کرنا پڑیگا جس کے وہ متحمل نہیں ہو سکتے اور یا سینما دیکھنا ترک کر دینا پڑیگا [illegible]

ڈیوٹی سیل ٹیکس۔ انکم ٹیکس۔ زیادہ نفع رسانی کے ٹیکس۔ سینما لائسنس [illegible]

پہنچتا ہے۔

چوہدری صاحب اور ان کے رفقا کا گمان ہے کہ اس خیال پر اعتماد [illegible]

کہ ہم فلمی صنعت میں بامراد ہو سکتے ہیں۔ زیادہ اصراف کی واپسی کا [illegible]

پاکستان جیسی محدود منڈی سے لاگت لگانے والے اشخاص کو ایک [illegible]

سے کم تیار نہیں ہو سکتی اپنی لاگت پوری کر لینے کا یقین نہیں ہو سکتا [illegible]

چوہدری صاحب کا یہ خیال بھی قابل قدر ہے کہ جس طرح کسی [illegible]

نہیں سمجھا سکتا اسی طرح ناموافق اقدام کسی صنعت میں [illegible]

ہندوستان کے ساتھ معاہدہ [illegible]

فلمی صنعت کو اس وقت تک فروغ [illegible]

اعتبار سے مالا مال نہ ہو جائیں [illegible]

فرق ظاہر نہ ہو سکے ہم ہندوستانی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ہے کہ سالہا سال تک حکومت [illegible]

[illegible] اور [illegible] کسی صاحب نے اجازت [illegible]

[illegible] ضرورت [illegible] ہے۔

[illegible] سکتا ہے:۔

[illegible]	۲۵۰ ...	۷۵۰۰
ملازمین فی [illegible]	۳۰	
فانئہ [illegible]	۴۰	۱۲۰۰
اوسط ملازمین فی دفتر	۳۰	
سٹوڈیو	۳	
اوسط ملازمین فی سٹوڈیو	۲۰۰	۶۰۰

میزان ملازمین ۹۳۰۰

مذکرہ بالا ملازمین ۹۳۰۰ ہی کنبوں کے کفیل سمجھے جائیں گے۔ اور اگر فی کنبہ پانچ اشخاص پر مشتمل سمجھا جائے تو [illegible] پر گذران کرنے والوں کی تعداد ذیل کے مطابق ہے:۔

۵ × ۹۳۰۰

۴۶۵۰۰

اشخاص کے لئے دھوبیوں کی مطلوبہ تعداد	۲۰۰	
منادی کرنے والے	۲۵۰۰	
درزی	۲۰	
نجی نوکر	۲۰۰	۴۳۲۰
کریانہ ڈیلرز	۱۰۰	
متفرق ملازمین	۴۰۰	

یہ ۴۳۲۰ اشخاص بھی اگر فی شخص محض ۵ افراد کی روزی کے حساب سے کفیل سمجھے جائیں تو ان سب کی تعداد ۴۳۲۰ × ۵ = ۱۶۱۰۰ بھی اصل کے ساتھ جمع کرنی لازمی معلوم ہوتی ہے۔ لہذا کل میزان ہوا:۔

۴۶۵۰۰ + ۱۶۱۰۰ = ۶۳۶۰۰

[illegible] ۶۳۶۰۰ اشخاص کی وجہ سے ضمناً حد پر جن اور اصحاب کو فائدہ یا نقصان پہنچتا ہو ان کا شمار

[illegible]

Marfat.com

زر دیان گرا [illegible]

۹۳ × ۸۰ × ۱۲ =

اوسطاً اخراجات متعلقہ ماہانہ [illegible]

ماہوار فی کس سمجھا جائے اور فی سینما [illegible]

سمجھے جائیں تو تفصیل مندرجہ بالا عنوان کے مطابق [illegible]

درجہ کے اصحاب کی تعداد

۲۵۰ × ۲ + ۴۰ × ۳ + ۳ × ۳ + ۴۰ =

اور ان کا سالانہ خرچ ۲۰۰۰ × ۹۶۹ × ۱۲ =

لہٰذا کُل خرچ ان اصحاب کا جو براہِ راست
اس صنعت سے متعلق ہیں۔

اپیل:۔ فلمی صنعت جو کروڑوں روپے کے لین دین کی کفیل [illegible] ہے۔ حکومت کو کروڑوں روپے سالانہ بطور ٹیکس ادا کرنے کے [illegible] قائم رکھنے کا بھی بڑا زبردست ذریعہ ہے۔ بنابریں اگر کسی [illegible] مدبرین کی حکومت سے مودبانہ اپیل ہے کہ وہ حالات کے مواز [illegible] مسرتوں میں اور اضافہ ہو سکے۔

Marfat.com

یں

ہر زبان کی درسی۔ غیر درسی، اسلامی و دیگر مطبوعات

ملنے کا پتہ:

اقبال کمپنی لمیٹڈ۔ اردو بازار۔ لاہور

Marfat.com